بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (الآیہ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو بیشک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔

(ترجمہ کنزالایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بُک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار، لاہور ۲

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم، جلد سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ — فتنوں کا بیان

پہلی فصل

۵۱۴۴ (۱) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے اور آپ نے کھڑے ہونے کے وقت سے قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر وہ بیان فرما دی۔ یاد رکھا جس نے اُسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اُسے بھول گیا جب کوئی بات واقع ہوتی تو میرے اُن ساتھیوں میں سے کوئی بتا دیتا جس کو میں بھول گیا ہوتا تو مجھے بھی یاد آجاتی جیسے غائب آدمی کا چہرہ یاد آجاتا اور میں دیکھ کر اُسے جان جاتا۔ (متفق علیہ)

۵۱۴۵ (۲) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُنہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنے دلوں پر ایسے پیش کیے جاتے ہیں جیسے چٹائی پر تنکا۔ جو دل اُن سے محبت کرے تو اُس میں سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل انہیں ناپسند کرے اس میں سفید نقطہ لگایا جاتا ہے۔ حتی کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید سنگِ مرمر جیسا جس کو آسمانوں اور زمینوں کے رہنے تک فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا سیاہ مٹیالا جیسا اوندھے کوزے کی طرح کہ نہ نیک کام کو پہچانے اور نہ بُرے کام کو ناپسند کرے۔ بس اُسے اپنی خواہشات سے محبت ہوگی۔ (مسلم)

۵۱۴۶ (۳) وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ

اُنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دو باتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے ایک کو میں نے دیکھ لیا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی تہہ

جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُّؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نازل ہوئی ہے پھر لوگ قرآن مجید سکھائے جاتے ہیں اور پھر سنت کا علم اور آپ نے اس کے اٹھنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا تو امانت اُس کے دل سے کھینچ لی جائے گی یہاں تک کہ اُس کا اثر چھالے کی طرح رہ جائے گا. پھر سوئے گا تو اُس سے کھینچ لی جائے گی اور اتنا اثر باقی رہے گا جیسے تم اپنے پاؤں پر چنگاری لڑھکاؤ تو آبلہ پڑ جاتا ہے. تم اُسے پھولا ہوا دیکھو گے لیکن اُس کے اندر کچھ نہیں ہوگا. صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے اور اُن میں امانت ادا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا. پس کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں امانت دار آدمی ہے کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کتنا عقلمند، کتنا خوش مزاج اور کتنا ہوشیار ہے لیکن اُس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا.

(متفق علیہ)

۵۱۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَّسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ

اُنہی سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے اور میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا، اس خوف سے کہ مبادا وہ مجھے پہنچ جائے. میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ اس خیر کو لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں. میں عرض گزار ہوا کیا اُس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا، ہاں لیکن اُس میں دھواں ہوگا. میں عرض گزار ہوا کہ اُس کا دھواں کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگ میرے طریقے کے سوا دوسرا طریقہ اور میری عادت کے سوا دوسری عادت اختیار کریں گے. اُن کی بعض باتیں اچھی اور بعض بری ہوں گی. میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا، ہاں جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے جو اُن کی مانے گا تو اُسے اُس میں ڈال دیں گے. ہماری ہی بولی بولیں گے. عرض کی کہ اگر میں انہیں پاؤں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام سے وابستہ رہنا. عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی جماعت اور امام نہ ہو؟ فرمایا تو اُن تمام فرقوں سے کنارہ رہنا، خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آ جائے. (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ میرے بعد امام ہوں گے جو میرے راستے پر نہیں چلیں گے اور نہ میرا طریقہ اختیار کریں گے. اُن میں ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ انسانی جسموں کے اندر اُن کے دل شیطانوں جیسے ہوں گے. حضرت حذیفہ عرض گزار

حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

ہے کہ یا رسول اللہ! وہ وقت پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا کہ امیر کی بات سُننا اور اطاعت کرنا۔ وہ تمہیں مارے اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اُس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔

۵۱۴۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اندھیری رات کے حصوں جیسے فتنوں سے پہلے اعمال جلدی کر لو جن میں آدمی صبح کو مومن اور شام کو کافر ہوگا۔ شام ایمان کی حالت میں کی اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اپنے دین کو لوگ دنیاوی مال کے بدلے بیچ دیں گے۔ (مسلم)

۵۱۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اُن کی طرف جھانکے گا اُسے وہ کھینچ لیں گے۔ جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ گاہ مل جائے تو اُس کی پناہ حاصل کرے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے فتنے ہوں گے جن میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جاگنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ گاہ ملے تو اُس کی پناہ حاصل کرے۔

۵۱۵۰ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب فتنے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ پھر فتنے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ پھر فتنے ہوں گے بیٹھنے والا اُن میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اُن کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو کہ جب واقع ہو جائے تو جس کے پاس اونٹ ہے وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کیا رسول اللہ! جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین

أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کچھ نہ ہو؟ فرمایا کہ اپنی تلوار لے کر اس کی دھار پتھر پر مارے اور جہاں تک ہو سکے تو بھاگ کر نجات حاصل کرے۔ تین دفعہ کہا: اے اللہ! میں نے حکم پہنچا دیا؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر میں ناپسند کروں لیکن دونوں گروہوں میں سے ایک میں لے جایا جائے، یہاں تک کہ آدمی مجھ پر تلوار سے وار کرے یا مجھے تیر لگے کہ میں مر جاؤں؟ فرمایا کہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹے گا اور وہ جہنمیوں سے ہے۔

(مسلم)

۵۱۵۱ [۸] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر لے جائے گا اپنے دین کی خاطر فتنوں سے بھاگتے ہوئے۔ (بخاری)

۵۱۵۲ [۹] وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کی طرح گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(متفق علیہ)

۵۱۵۳ [۱۰] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھوں ہے۔

(بخاری)

۵۱۵۴ [۱۱] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہو جائے گا، علم اٹھایا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، بخل دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل۔ (متفق علیہ)

۵۱۵۵ [۱۲] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہو گی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسے دن نہ آجائیں کہ قاتل نہیں جانے گا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو معلوم نہیں ہو گا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کی گئی کہ ایسا کیوں ہو گا؟ فرمایا کہ قتل عام کے باعث قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گے۔ (مسلم)۔

٥١٥٦ (١٣) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قتلِ عام کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے جیسا ہے۔ (مسلم)۔

٥١٥٧ (١٤) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے شکایت کی جو حجاج نے ہم پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر زمانہ نہیں آئے گا مگر اُس کے بعد والا اُس سے بھی بُرا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو اور میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

٥١٥٨ (١٥) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا بھولے بن بیٹھے، خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے ختم ہونے تک کسی فتنے کے قائد کو نہیں چھوڑا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تک پہنچے یا اس سے زیادہ مگر ہمیں اُس کا نام بتا دیا اور اُس کے باپ کا نام اور اُس کے قبیلے کا نام۔ (ابوداؤد)

٥١٥٩ (١٦) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت کے متعلق گمراہ کرنے والے سرگروہوں کا ڈر ہے۔ جب میری اُمت میں تلوار چل پڑی تو قیامت تک اُٹھا کر رکھی نہیں جائے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

٥١٦٠ (١٧) وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُونَ سَنَةً ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہی ہوگی۔ پھر حضرت سفینہ فرمایا کرتے کہ حساب کرو کیونکہ حضرت ابوبکر کی خلافت دو سال، حضرت عمر کی دس سال، حضرت عثمان کی بارہ سال اور حضرت علی کی چھ سال۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

٥١٦١ (١٨) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جیسے اس سے پہلے شر تھا؟ فرمایا: ہاں۔

ثُمَّ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهٖ وَجَبَ أَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ أَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

میں عرض گزار ہوا کہ بچانے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تلوار۔ عرض گزار ہوا کہ تلوار کے بعد کچھ باقی رہے گا؟ فرمایا ہاں ناپسندیدہ حکومت ہوگی اور صلح میں کدورت ہوگی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا۔ فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے پیدا ہو جائیں گے۔ اگر زمین میں اللہ کی طرف سے کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا اور وہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جانا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر اس کے بعد دجال نکلے گا جس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں گرا، اُس کا اجر واجب ہو گیا اور اس کے گناہ جھڑ گئے اور جو اُس کی نہر میں گرا اُس پر گناہ کا بوجھ لازم آیا اور اس کا ثواب ختم ہوا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ گھوڑی بچہ جنے گی اور ابھی اس پر سواری نہیں کی جائے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک روایت میں فرمایا کہ کدورت پر صلح ہوگی اور ناپسندیدگی پر اجتماع ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اَلْھُدْنَۃُ عَلَی الدَّخَنِ کیا ہے؟ کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرا فتنہ ہوگا، جس میں بلانے والے جہنم کے دروازے پر ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لیے ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے۔

(ابو داؤد)

٥١٦٣/١٩ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى أَنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب مدینہ منورہ کے گھروں سے آگے بڑھے تو فرمایا: اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ بھوک میں مبتلا ہوگا اور جب تم بھوک کی تنگی کے باعث اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں نہ جا سکو گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! قناعت اختیار کرنا۔ فرمایا اے ابوذر! تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ موت میں مبتلا ہوگا یعنی گھر غلام کی قیمت کو پہنچے گا کہ قبر کی جگہ غلام کے بدلے بکے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! صبر کرنا۔ فرمایا اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ قتل میں مبتلا ہوگا کہ احجار الزیت بھی خون میں ڈوب جائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُن کے پاس

الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَأْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَّبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

چلے جانا جن سے تم ہو۔ عرض گزار ہوا کہ ہتھیار بند ہو کر؟ فرمایا اگر تمہیں ڈر ہو کہ تلوار کی شعاعیں نہ دیکھ سکو گے تو اپنے کپڑے کو کنارا چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ (قاتل) تمہارا اور اپنا گناہ لے کر لوٹے۔

(ابوداؤد)

۵۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بیکار لوگوں میں رہ جاؤ گے؟ اُن کے عہد و پیمان اور امانتوں میں بگاڑ آجائے گا۔ ایسے اختلاف کریں گے اور اپنی مبارک انگلیاں آپس میں پیوست کیں۔ عرض گزار ہوا کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کام کو اچھا سمجھو اُسے کرنا اور جس کو بُرا سمجھو اُسے چھوڑ دینا۔ صرف اپنی ذات کی فکر کرنا اور عوام الناس کو خیال چھوڑ دینا۔ ایک روایت میں ہے کہ اپنے گھر میں رہنا، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، نیک کام کرنا، جو کام بُرا نظر آئے اُسے چھوڑ دینا، تم پر اپنا معاملہ سنبھالنا ضروری ہوگا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی۔

۵۱۶۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں جیسے فتنے ہیں۔ اُن میں صبح کے وقت آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ بیٹھا ہوا اُس میں کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اُس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اُس میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا، چلّوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مارنا۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی اندر داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔ (ابوداؤد) اسی کی ایک روایت میں خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ تک ہے۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھروں کی چٹائیاں بن جانا۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے کے دوران اپنی کمانیں توڑ ڈالنا، اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں کے اندر [illegible]

الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا أَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۵۱۶۵/۲۲ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۱۶۶/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)

۵۱۶۷/۲۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۵۱۶۸/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ

لازم کر لینا اور حضرت آدم کے بیٹے کی طرح ہو جانا۔ کہا (ترمذی نے) کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر فرمایا اور اُسے قریب بتایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اُس میں بہتر آدمی کون ہوگا؟ فرمایا کہ جو اپنے مویشیوں میں ہے اُن کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے دشمن کو ڈرائے اور وہ اُسے ڈرائیں۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایک فتنہ ہوگا جو سارے عرب کو گھیرے گا اُس میں قتل ہونے والے جہنمی ہیں۔ اُس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے سخت ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب بہرے گونگے اور اندھے فتنے ہوں گے۔ جو اُن کی طرف جھانکے گا وہ اُسے کھینچ لیں گے اور اُن میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے کثرت سے فتنوں کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ فتنۂ احلاس کا ذکر بھی فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ فتنۂ احلاس کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ بھاگنا اور جنگ ہے۔ پھر فتنۂ سَرّا اور اُس کی ابتدا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ میرا ہونے کا دعویٰ کرے گا لیکن میرا نہیں ہوگا کیونکہ میرے دوست تو متقی ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر متفق ہو جائیں گے جو پسلی پر گوشت کی طرح ہوگا۔ پھر دہیماء کا فتنہ ہوگا جو اس اُمّت میں سے کسی کو بھی طمانچہ مارے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جب کہا جائے گا کہ ختم ہو گیا تو اور پھیلے گا۔ آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ یہاں تک کہ آدمی دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک خیمے میں نفاق کے بغیر ایمان ہوگا اور دوسرے

كافراً حتى يصير الناس إلى فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا إيمان فيه فإذا كان ذٰلك فانتظروا الدجال من يومه أو من غده۔ (رواه أبو داود)

میں ایمان کے بغیر نفاق۔ جب ایسا ہو جائے تو اس روز یا اس سے اگلے روز دجال کا انتظار کرنا۔

(ابوداؤد)

۵۱۶۹/۲۶ وعن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل للعرب من شر قد اقترب أفلح من كف يده۔ (رواه أبو داود)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب کی خرابی اس شر سے ہے جو نزدیک آگیا جس نے اس میں اپنا ہاتھ روکا وہ نجات پا گیا۔ (ابوداؤد)

۵۱۷۰/۲۷ وعن المقداد بن الأسود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن السعيد لمن جنب الفتن إن السعيد لمن جنب الفتن إن السعيد لمن جنب الفتن ولمن ابتلي فصبر فواهاً۔ (رواه أبو داود)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھا گیا، خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھا گیا، خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھا گیا۔ جو مبتلا ہو گیا اور صبر کیا تب بھی اچھا ہے۔ (ابوداؤد)

۵۱۷۱/۲۸ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وضع السيف في أمتي لم يرفع عنها إلى يوم القيامة ولا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من أمتي بالمشركين وحتى تعبد قبائل من أمتي الأوثان وإنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي الله وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي ولا تزال طائفة من أمتي على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى يأتي أمر الله۔

(رواه أبو داود والترمذي)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت قائم ہونے تک رکھی نہیں جائے گی یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ بتوں کی پوجا کرنے لگے گا اور میری امت میں تیس بہت ہی جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غلبے کے ساتھ حق پر رہے گا۔ ان کے مخالف قیامت کے آنے تک انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

۵۱۷۲/۲۹ وعن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تدور رحى الإسلام لخمس وثلاثين أو ست وثلاثين أو سبع وثلاثين فإن يهلكوا فسبيل من هلك وإن يقم لهم دينهم يقم لهم سبعين عاماً قلت أمما بقي أو مما مضى قال مما مضى۔

(رواه أبو داود)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس اور چھتیس اور سینتیس سال چلتی رہے گی۔ اور ہلاک ہو گئے تو یہ ہلاک ہونے والے کا راستہ ہے۔ اور اگر یہ قائم رہے تو ان کا دین ستر سال ان کے لیے قائم رہے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ باقی سے یا گزرے ہوئے سالوں سے؟ فرمایا کہ گزرے ہوئے سے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۱۷۳ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ كَانُوا يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسٰى اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ وہ لوگ اپنا اسلحہ لٹکا کرتے تھے اور اُسے ذات انواط کہا جاتا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن کے ذات انواط کی طرح ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو اُسی بات کی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لیے معبود مقرر کر دیجیے جیسے اُن کے معبود ہیں (الاعراف: ۱۳۸) قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور پہلے لوگوں کے راستوں پر چلو گے۔ (ترمذی)

۵۱۷۴ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولٰى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن مسیب نے فرمایا کہ پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان کی شہادت والا واقع ہوا تو اصحاب بدر میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور دوسرا فتنہ حرہ والا واقع ہوا تو بیعت رضوان کرنے والوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور جب تیسرا فتنہ واقع ہوا تو ختم نہ ہوا یہاں تک کہ طاقت یعنی عقل یعنی صحابی کوئی نہ رہا۔ (بخاری)

بَابُ الْمَلَاحِمِ

جنگوں کا بیان

پہلی فصل

۵۱۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم لشکروں کی آپس میں جنگ نہ ہو جائے۔ اُن کا دعویٰ ایک جیسا ہوگا، یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال و کذاب ہوں گے۔ ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ علم اُٹھا لیا جائے گا، کثرت سے زلزلے آئیں گے، زمانے قریب ہو جائیں گے، فتنے ظاہر ہوں گے، ہرج یعنی قتل بڑھ جائے گا، مال کی تمہارے پاس اتنی کثرت ہو جائے گی کہ مال والے کو فکر ہوگی کہ میرا صدقہ کون قبول کرے گا۔ وہ کسی کو مال دے گا تو

فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسرا کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے یہاں تک کہ لوگ لمبی لمبی عمارتوں پر فخر کریں گے۔ لوگ قبر کے پاس سے گزریں گے تو کہیں گے کہ کاش! میں اس جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے جبکہ اُس وقت کا ایمان لانا اُنھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لائے ہوں اور اپنے ایمان کے ساتھ نیکیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اتنی جلدی قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑے کھولے ہوں گے اُسے بیچنے یا لپیٹنے نہیں پائیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر لائے گا۔ اُسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنے حوض کو پلستر کر رہا ہوگا اُسے پانی سے بھر نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ آدمی نے لقمہ اپنے منہ کی طرف اُٹھایا ہوگا لیکن اُسے کھا نہیں سکے گا۔

(متفق علیہ)

۵۱۷۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے جنگ نہ کر لو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور یہاں تک کہ ترکوں سے نہ لڑو جو چھوٹی آنکھوں، سرخ چہروں اور چپٹی ہوئی ناکوں والے ہوں گے۔ اُن کے چہرے کُٹی ہوئی ڈھالوں جیسے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۵۱۷۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم خوز اور کرمان والے عجمیوں سے جنگ نہ کر لو۔ اُن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی، آنکھیں چھوٹی، چہرے کُٹی ہوئی ڈھال جیسے اور اُن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ (بخاری) اور اسی کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے چوڑے چہرے والے ہے۔

۵۱۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کر لیں۔ مسلمان انھیں قتل کریں گے یہاں

یَخْتَبِئَ الْیَهُوْدِیُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْیَهُوْدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپا ہوگا تو پتھر اور درخت کہے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے، آ کر اسے قتل کر دو۔ سوائے غرقد درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا ہے۔ (مسلم)

٥١٧٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان قبیلے سے ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (متفق علیہ)

٥١٨٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِكَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ حَتّٰی یَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دن اور رات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ موالی میں سے ایک بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

٥١٨١ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ عنقریب مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو ابیض کے مقام پہ ہوگا۔ (مسلم)

٥١٨٢ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا یَكُوْنُ كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَقَیْصَرُ لَیَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا یَكُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَةً (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسریٰ ہلاک ہوگا اور اُس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ قیصر بھی ضرور ہلاک ہوگا اور اُس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ تم اُن دونوں کے خزانوں کو ضرور اللہ کی راہ میں تقسیم کرو گے اور جنگ کا آپ نے جنگی تدبیر نام رکھا۔ (متفق علیہ)

٥١٨٣ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَةَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جزیرۂ عرب سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ پھر ایران سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر روم سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر دجال سے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ (مسلم)

٥١٨٤ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَاْخُذُ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تھے۔ فرمایا۔ کہ قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گن لینا۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کا فتح ہونا، پھر عام

فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

5185 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهٗ فِي حَرْبَتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

5186 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي الرُّومَ

موت جو تم میں یوں پھیلے گی جیسے بکریوں میں وبا، پھر مال کا بہت بڑھ جانا، یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تب بھی وہ ناراض ہی رہے گا، پھر ایک فتنہ ہوگا جو عرب کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اُس میں داخل ہو جائے گا، پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی تو وہ عہد شکنی کر کے تم پر اسی جھنڈوں والا لشکر لائیں گے جبکہ ہر جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی مقابلے کے لیے اعماق یا دابق کے مقام پر نہ اتر پڑیں گے۔ اُن کی طرف مدینہ منورہ سے لشکر نکلے گا جو اُن دنوں اہلِ زمین کے بہترین افراد ہوں گے۔ جب وہ صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اُن آدمیوں کو چھوڑ دیجیے جن کو آپ نے قید کیا ہے تاکہ ہم ان سے لڑیں۔ مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے۔ پس ان سے لڑائی ہوگی تو ایک تہائی شکست کھا جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ایک تہائی شہید کر دیے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے افضل شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح پائیں گے جو کبھی فتنے میں نہیں ڈالے جائیں گے پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ ابھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور تلواریں اُنہوں نے زیتون کے درخت سے لٹکائی ہوں گی کہ ان میں شیطان چیخے گا کہ تمہارے بعد دجال تمہارے گھر والوں کے پاس آگیا۔ وہ نکلیں گے مگر یہ خبر غلط ثابت ہوگی۔ جب وہ شام میں ہوں گے تو وہ نکل آئے گا۔ وہ جنگ کی تیاری کر کے صف بستہ ہو رہے ہوں گے۔ جب نماز کی اقامت کہی جائے گی تو حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور اُن کی امامت کریں گے۔ جب اللہ کا دشمن اُنہیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اگر چھوڑے رکھیں تو سارا پگھل جائے، یہاں تک کہ اپنا وجود کھو بیٹھے، لیکن اللہ تعالیٰ اِن کے دستِ مبارک سے اُسے قتل کرائے گا۔ پس وہ اپنے نیزے میں لوگوں کو اُس کا خون دکھائیں گے۔ (مسلم)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے اور مال غنیمت پر خوشی نہ کی جائے۔ پھر فرمایا کہ دشمن شام والوں کے لیے جمع ہوں گے اور اہلِ اسلام رومیوں کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ پس مسلمان موت کی بازی لگانے والی ٹولیاں بھیجیں

فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى أَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غلبہ کے ساتھ۔ پس وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات اُن کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ دونوں فریق غالب ہوئے بغیر لوٹیں گے اور یہ لشکر فنا ہو جائے گا۔ پھر مسلمان موت کی بازی لگانے والا دوسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہو کر۔ وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات اُن کے درمیان حائل ہو جائے گی اور فریقین غلبہ کے بغیر واپس لوٹیں گے اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا۔ پس مسلمان موت کی بازی لگانے والا تیسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہو کر۔ وہ لڑیں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور ہر فریق غلبہ کے بغیر لوٹے گا اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا۔ چوتھے روز باقی سارے مسلمان اُن کی طرف چل پڑیں گے تو اللہ کافروں میں بھگدڑ ڈال دے گا۔ یہ ایسی جنگ سے لڑیں گے کہ اُن جیسا کوئی دیکھا نہ ہو گا۔ پرندہ اُن کے پاس سے گزرنے لگے تو آگے نہ نکل سکے گا مر کر گر جائے گا۔ اگر کسی دادا کی اولاد کو گنیں جو سو تھے تو اُن میں سے ایک آدمی کو باقی پائیں گے۔ پس کس غنیمت کی خوشی منائی جائے اور کس میراث کو تقسیم کیا جائے۔ وہ اسی حالت میں اس سے بھی بڑی جنگ کی خبر سنیں گے۔ وہ آواز سنیں گے کہ دجال اُن کے بال بچوں میں آ گیا۔ وہ چھوڑیں گے جو اُن کے ہاتھوں میں ہو گا اور اُس کی جانب متوجہ ہوں گے۔ پس دس سوار حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اُن کے نام جانتا ہوں اور اُن کے باپوں کے نام اور اُن کے گھوڑوں کے رنگ۔ وہ زمین پر بہترین سوار ہوں گے یا اُس وقت زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔

(مسلم)

۵۱۸۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاؤُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ

۱۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے ایسا شہر سنا ہے جس کے ایک جانب خشکی اور ایک جانب سمندر ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہاں۔ فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اُن سے جہاد کریں۔ جب وہ وہاں جا کر اتریں گے تو ہتھیار سے نہیں لڑیں گے بلکہ لا الٰہ الا

يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو اُس کی فصیل کی ایک جانب گر جائے گی۔ ثور بن یزید راوی نے کہا کہ میرے علم کے مطابق سمندر کی جانب والی کہا۔ پھر دوسری مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو دوسری جانب سے گر پڑے گی۔ پھر تیسری مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو اُن کے لیے راستہ نکل آئے گا۔ پس اُس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے اسی دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ چیخ آئے گی۔ کہا جائے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اُس کی طرف لوٹیں گے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۵۱۸۸ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی میں ہے اور یثرب کی خرابی جنگ عظیم ہے اور جنگ عظیم میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا خروج ہے۔

(ابوداؤد)

۵۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [15] اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

اُنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال تینوں سات مہینوں میں ہیں۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۵۱۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ [16] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنگ عظیم اور فتح مدینہ کے درمیان چھ سال ہیں اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ بہت صحیح ہے۔

۵۱۹۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ [17] اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان مجتمع ہو کر مدینہ میں محصور ہو جائیں گے اور زیادہ سے زیادہ اُن کی سرحد سلاح تک ہو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ إِلٰى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: عنقریب تم رومیوں سے امن والی صلح کرو گے پھر تم اور وہ اپنے پیچھے والے دشمن سے جنگ کرو گے۔ پس تمہاری مدد کی جائے گی، غنیمت دیئے جاؤ گے اور سلامت رہو گے پھر تم واپس لوٹتے ہوئے ٹیلوں والی چراگاہ میں اترو گے۔ پس نصرانیوں میں سے ایک آدمی صلیب اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب آئی۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی غصے میں آ کر اُسے توڑ دے گا۔ اُس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ عظیم کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ بعض راویوں نے یہ بھی کہا: مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے۔ اُس جماعت کو اللہ تعالیٰ شہادت سے معزز فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

۵۱۹۳ (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَإِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں کیونکہ نہیں نکالے گا خانۂ کعبہ کے خزانے کو مگر دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی۔ (ابوداؤد)

۵۱۹۴ (۲۰) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں اور ترکوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔ (ابوداؤد)

۵۱۹۵ (۲۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: تم سے چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک لڑیں گے۔ تم انہیں تین دفعہ ہانکو گے یہاں تک کہ جزیرۂ عرب تک پہنچا دو گے۔ پہلی ہانک میں جو اُن میں سے بھاگ نکلے وہ بچ جائیں گے۔ دوسری ہانک میں بعض بچیں گے اور بعض ہلاک ہوں گے اور تیسری دفعہ تو وہ جڑ سے اکھاڑ دیئے جائیں گے یا جو کچھ فرمایا۔

(ابوداؤد)

حتی ینزلوا علی شط النھر فیتفرق اھلھا ثلث فرق فرقۃ یاخذون فی اذناب البقر والبریۃ وھلکوا وفرقۃ یاخذون لانفسھم وھلکوا وفرقۃ یجعلون ذراریھم خلف ظھورھم ویقاتلونھم وھم الشھداء۔ (رواہ ابو داؤد)

کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ تو بیلوں کی دُموں اور جنگل کو اختیار کرے گا اور ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسرا گروہ امان حاصل کرے گا اور وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے بال بچوں کو پیچھے رکھتے ہوئے اُن سے لڑے گا اور وہ شہید ہیں۔

(ابو داؤد)

۵۱۹۷/۲۳ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس ان الناس یمصرون امصارا وان مصرا منھا یقال لہ البصرۃ فان انت مررت بھا او دخلتھا فایاک وسباخھا وکلاءھا ونخیلھا وسوقھا وباب امرائھا وعلیک بضواحیھا فانہ یکون بھا خسف وقذف ورجف وقوم یبیتون ویصبحون قردۃ وخنازیر۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ شہر آباد کرتے رہیں گے جن میں ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا۔ اگر تم اُس کے پاس سے گزرو یا اُس میں داخل ہو تو وہاں کی شور والی زمین سبزہ زار، اُس کی کھجوروں، اُس کے بازاروں اور اُس کے امیروں کے دروازوں سے بچنا اور اُس کے مضافات کے ملاقے کو لازم پکڑنا کیونکہ اُس میں صورتوں کا مسخ ہونا، پتھروں کا برسنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا۔ کچھ لوگ رات گزاریں گے لیکن صبح کو بندر اور خنزیر ہوں گے۔

(ابو داؤد)

۵۱۹۸/۲۴ وعن صالح ابن درھم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لھا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا ویقول ھذہ لابی ھریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شھداء لا یقوم مع شھداء بدر غیرھم (رواہ ابو داؤد وقال ھذا المسجد مما یلی النھر وسنذکر حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صالح ابن درہم سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا کہ کیا تمہارے نزدیک کوئی بستی ہے جس کو اُبلہ کہا جاتا ہو؟ ہم نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا کہ تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ میرے لیے مسجد عشار میں دو رکعتیں پڑھے یا چار اور کہے کہ یہ ابوہریرہ کے لیے ہیں۔ میں نے اپنے خلیل حضرت ابو القاسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مسجد عشار سے شہیدوں کو اُٹھائے گا جن کے ساتھ شہدائے بدر کے سوا کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور کہا کہ یہ مسجد دریا کے نزدیک ہے اور اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْن۔ والی حدیث ابو درداء ان شاء اللہ تعالیٰ ہم باب ذکر الیمن والشام میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۵۱۹۹/۲۵ عن شقیق عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انھوں نے فرمایا، تم میں سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم کی فتنہ کے متعلق حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا، مجھے یاد ہے جس طرح حضور نے فرمایا تھا۔ کہا کہ بیان کیجیے آپ تو بڑے باہمت ہیں کہ کیا فرمایا تھا۔ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ آدمی کے گھر والوں، مال، جان، اولاد اور ہمسائے میں ہے جن کو کفارہ روزے، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے ذریعے اتار دیا جاتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرا یہ ارادہ نہیں۔ میرا ارادہ اُس فتنے سے ہے جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس سے کیا غرض؟ جبکہ آپ کے اور اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ پھر تو اس کے زیادہ نزدیک ہے کہ پھر کبھی بند ہی نہ ہو سکے۔ ہم نے حضرت حذیفہ سے گزارش کی کہ کیا حضرت عمر اُس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا، ہاں جیسے آج کے بعد کل کو جانتے تھے۔ میں نے اُن سے حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں کی تھی۔ ہم ڈر گئے کہ حضرت حذیفہ سے دروازے کے متعلق پوچھیں۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔

(متفق علیہ)

۵۲۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ — قیامت کی نشانیاں

پہلی فصل

۵۲۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی اور زنا کی کثرت ہوگی، شراب بہت پی جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے اور عورتیں بہت بڑھ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ علم گھٹ جائے گا

وَفِي رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور جہالت غالب آجائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قیامت سے پہلے بہت ہی جھوٹ بولنے والے بھی ہوں گے۔ اُن سے دُور رہنا۔ (مسلم)

۵۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، قیامت کب ہے؟ فرمایا کہ جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ ضائع کس طرح کر دی جائے گی؟ فرمایا کہ جب کام (یا حکمرانی) نااہل لوگوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

۵۲۰۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ)

اُنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ کر عام ہو جائے، یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ دینے کو نکلے گا لیکن اُسے کوئی نہیں ملے گا جو اُسے قبول کرے۔ یہاں تک کہ سرزمین عرب بھی چراگاہوں اور نہروں میں تبدیل ہو جائے گی (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں فرمایا۔ مکانات اِہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا کہ مال تقسیم کرے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو دل کھول کر مال بانٹے گا اور بالکل نہیں گنے گا۔ (مسلم)

۵۲۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے خزانے کی جگہ سے کھل جائے گا جو موجود ہو تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُوْنُ الَّذِي أَنْجُو۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے پہاڑ کی جگہ سے کھل نہ جائے۔ لوگ اُس پر آپس میں لڑیں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے قتل کر دیے جائیں گے۔ اُن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ کاش! وہ بچنے والا شخص میں ہوں۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین اپنے جگر کے ٹکڑے اُگل دے گی جو سونے چاندی کے ستون ہوں گے۔ قاتل آ کر کہے گا کہ میں نے اس کی خاطر قتل کیا۔ قاطع آ کر کہے گا کہ میں نے اس کی خاطر قطع رحمی کی۔ چور آ کر کہے گا کہ اس کی خاطر میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر اُسے چھوڑ دیں گے اور اُس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔

(مسلم)

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اُس پر لیٹ جائے گا اور کہے گا کاش! میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا، یہ دین کے باعث نہیں بلکہ مصیبت کی وجہ سے ہوگا۔ (مسلم)

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرٰی کے اونٹوں کی گردنیں بھی چمک اُٹھیں گی۔

(متفق علیہ)

۵۲۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانے نزدیک ہو جائیں گے یہاں تک کہ سال مہینے جیسے، مہینے ہفتے جیسے، ہفتے دن جیسے، دن گھنٹے جیسے اور گھنٹے شعلے کی چمک جتنی دیر کے برابر ہوں گے۔

(ترمذی)

۵۲۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا

حضرت عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَأْسِكَ

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جہاد کے لیے پیدل روانہ فرمایا۔ ہم غنیمت کے بغیر واپس لوٹے۔ حضور نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار ملاحظہ کیے تو ہمارے درمیان کھڑے ہو کر دعا کی:۔ اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کرنا کہ میں کمزور رہ جاؤں۔ انہیں ان کی جانوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ یہ عاجز رہ جائیں گے۔ انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ وہ دوسروں کو ان پر ترجیح دیں۔ پھر دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا۔ اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں آ اتری ہے تو سمجھنا کہ زلزلے اور مصائب اور عظیم امور نزدیک آ گئے۔ اس روز قیامت لوگوں سے اتنی نزدیک ہوگی جتنا میرا ہاتھ تمہارے سر سے۔

(ابوداؤد)

۵۲۱۴/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان شمار کیا جائے۔ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے۔ اپنے دوست سے نزدیک اور اپنے باپ سے دور رہے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا سردار ان میں سے بدکردار ہو قوم میں ذلیل آدمی معزز شمار ہوں۔ آدمی کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے، گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہو جائیں، شرابیں پی جائیں، اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں، اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیوں کا جو اس طرح متواتر آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹنے پر دانے متواتر گرتے ہیں۔

(ترمذی)

۵۲۱۵/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میری امت میں پندرہ باتیں آ گئیں تو ان پر بلائیں آنے لگیں گی۔ ان باتوں کو شمار کیا لیکن دین کے سوا اور علم پڑھانے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ اپنے دوست پر احسان اور والدین پر ظلم کرے گا اور فرمایا کہ شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

الْخَمْرَ وَلُبْسَ الْحَرِيْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

٥٢١٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا مالک ایک ایسا شخص ہوگا جو میرے اہلِ بیت سے ہوگا جس کا نام میرے نام سے مطابقت رکھے گا (ترمذی، ابوداؤد) اور اس کی ایک روایت میں فرمایا۔ اگر دنیا کا صرف ایک دن ہی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اُس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ اُس میں ایک آدمی کو مجھ سے یا میرے اہلِ بیت سے ظاہر کرے گا۔ جس کا نام میرے نام سے اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے مطابقت کرے گا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسے وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہوگی۔

٥٢١٧ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مہدی میری عترت اور فاطمہ کی اولاد سے ہے۔ (ابوداؤد)۔

٥٢١٨ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی مجھ سے ہے۔ کشادہ پیشانی اور بلند ناک والا۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

(ابوداؤد)

٥٢١٩ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اُس کے پاس ایک آدمی آ کر کہے گا۔ اے مہدی! مجھے عطا کیجیے مجھے عطا کیجیے۔ وہ ہاتھوں سے اُس کے کپڑے میں اتنا بھر دے گا جتنا وہ اُٹھا سکے گا۔ (ترمذی)

٥٢٢٠ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاٰى

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک خلیفہ کے فوت ہونے پر اختلاف ہوگا۔ اہلِ مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کر مکّہ مکرمہ چلا جائے گا۔ اہلِ مکّہ اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر اُسے باہر نکال لیں گے جبکہ وہ ناپسند کرتا ہوگا۔ پس حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام سے اُس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو کہ مکّہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ اِس بات کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال

نَعْلِهِ وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

باتیں کرے گی اور اس کے جوتے کا تسمہ بھی اور اس کی ران بتائے گی جو اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۲۲۴ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نشانیاں دو سو برس کے بعد ہیں۔
(ابن ماجہ)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو ان کے پاس حاضر ہو جانا کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۲۶ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ)

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے یہ نام دیا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اخلاق میں حضور سے مشابہت رکھے گا اور صورت میں مشابہ نہیں ہوگا پھر قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّ مِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَمِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سال ٹڈیاں ختم ہو گئیں جس سال حضرت عمر کی وفات ہوئی تھی۔ انہیں اس بات کا سخت صدمہ ہوا اور یمن اور عراق اور شام کی طرف یہ پوچھنے کے لیے سوار روانہ فرمائے کہ کیا ان میں سے کوئی ٹڈی دیکھی گئی ہے، پس یمن کی طرف سے ایک سوار مٹھی بھر ٹڈیاں لے کر آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیں۔ جب حضرت عمر نے انہیں دیکھا تو تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوق پیدا کی ہے۔ چھ سو قسم کی سمندر میں اور چار سو قسم کی خشکی میں ہیں۔ اس امت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی۔ ٹڈی کے بعد دوسری قسمیں یوں ہلاک ہوں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹنے پر منکے گرتے ہیں۔
روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اہلِ عراق کی جماعتیں اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کریں گی۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی جس کی ننھیال بنی کلب ہو گا اُس کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ اِس لشکر پر غالب آئیں گے یہ بنی کلب کا لشکر ہو گا۔ وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کے مطابق معاملہ کرے گا اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا۔ پس وہ سات سال رہ کر وفات پائے گا اور مسلمان اُس پر نماز پڑھیں گے۔

(ابوداؤد)

۵۲۲۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُّصِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاً يَّلْجَاُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَآءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَّبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مصیبت کا ذکر فرمایا جو اِس اُمت کو پہنچے گی۔ آدمی کو ظلم سے بچ کر چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ پس اللہ تعالیٰ میری عترت اور میرے اہلِ بیت سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جبر سے بھری ہوئی ہو گی۔ آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اُس سے خوش ہوں گے۔ آسمان اپنی بارش سے ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑے گا مگر برسا دے گا اور زمین اپنی نباتات سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گی مگر اُگا دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کے زندہ ہو جانے کی تمنا کریں گے۔ وہ اِس حالت میں سات یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔ روایت کیا اسے حاکم نے مستدرک میں۔

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ يُّوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَّصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کو حارث کہا جائے گا کاشتکار۔ اُس کے مقدمۃ الجیش پر ایک آدمی ہو گا جس کو منصور کہا جائے گا۔ وہ آلِ محمد کو آباد کرے گا اور ٹھکانا دے گا جیسے قریش نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا۔ اُس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے یا فرمایا کہ اُس کی بات ماننا۔

(ابوداؤد)

۵۲۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کرنے لگیں اور یہاں تک کہ آدمی سے اُس کے کوڑے کا پھندنا

أول الآيات خروجا طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة على الناس ضحى وأيهما ما كانت قبل صاحبتها فالأخرى على أثرها قريبا۔

(رواه مسلم)

کے لحاظ سے پہلی تین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور دابۃ الارض کا پہلے پہر نکل کر لوگوں کے پاس آنا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی پہلی واقع ہوئی تو دوسری اُس کے نقوشِ قدم پر فوراً آ جائے گی۔

(مسلم)

۵۲۳۱ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث إذا خرجن لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا طلوع الشمس من مغربها وخروج الدجال ودابة الأرض۔

(رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین نشانیاں جب نکل آئیں تو کسی جان کو اُس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ نیکی نہ کمائی ہو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، الدجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔

(مسلم)

۵۲۳۲ وعن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين غربت الشمس أتدري أين تذهب هذه؟ قلت الله ورسوله أعلم قال فإنها تذهب حتى تسجد تحت العرش فتستأذن فيؤذن لها ويوشك أن تسجد ولا تقبل منها وتستأذن فلا يؤذن لها يقال لها ارجعي من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله والشمس تجري لمستقر لها قال مستقرها تحت العرش۔

(رواه مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج غروب ہوتے وقت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پس اجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اجازت مل جاتی ہے۔ قریب ہے کہ یہ سجدہ کرے اور قبول نہ فرمایا جائے، اجازت مانگے اور نہ ملے اور اس سے کہا جائے کہ جدھر سے آیا ہے اُسی طرف لوٹ جا۔ پس یہ مغرب سے طلوع ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: سورج اپنی جائے قرار کی طرف چلتا ہے (۳۶: ۳۸) فرمایا کہ اس کی جائے قرار عرش کے نیچے ہے۔

(مسلم)

۵۲۳۳ وعن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين خلق آدم إلى قيام الساعة أمر أكبر من الدجال

(رواه مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تخلیقِ آدم سے قیامِ قیامت تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(مسلم)

۵۲۳۴ وعن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله لا يخفى عليكم إن الله تعالى ليس بأعور وإن المسيح الدجال أعور عين اليمنى كأن عينه عنبة طافية

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ بات آپ سے پوشیدہ نہیں رکھی کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے جبکہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اُس کی آنکھ گویا پھولے ہوئے انگور کی طرح ہو گی۔

الْأُمُوْرُ كَنِظَامِ السِّلْكِ.

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قُربِ قیامت کی نشانیاں اور دجال کا بیان

پہلی فصل

۵۲۲۸ — ۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور ہم کوئی تذکرہ کر رہے تھے۔ فرمایا کہ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ قیامت کا۔ فرمایا کہ وہ قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اُس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پس آپ نے دھواں، دجّال، دابّۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت عیسیٰ کا نزول، یاجوج ماجوج کا نکلنا، تین جگہ زمین کا دھنسنا یعنی مشرق، مغرب اور جزیرۂ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا اور آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ قعرِ عدن سے آگ نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی۔ تیسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے کہ ایک آندھی ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

(مسلم)

۵۲۲۹ — ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ چیزوں سے پہلے اعمال کی جلدی کر لو: دھواں، دجّال، دابّۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام فتنہ اور تمہارے ہر ایک کا خاص فتنہ۔

(مسلم)

۵۲۳۰ — ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، ظاہر ہونے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ

۵۲۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۹ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نبی نہیں ہوا مگر اُس نے اپنی اُمّت کو کانے کذّاب سے ڈرایا۔ آگاہ ہو کہ وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں دجّال کے متعلق ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمّت کو نہیں بتائی۔ بیشک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت و دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا اور میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک دجّال نکلے گا اور اُس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ جو تم میں سے اس صورتِ حال سے دوچار ہو تو اُس میں گرے جو آگ نظر آتی ہے کیونکہ وہ میٹھا اور پاک پانی ہے۔ (متفق علیہ) اور مسلم نے یہ بھی ہے۔ بیشک دجّال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے جس پر بڑا سا ناخونہ ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجّال بائیں آنکھ سے کانا اور گھنے بالوں والا ہے۔ اُس کے ساتھ اُس کی دوزخ جنت اور اُس کی جنت دوزخ ہے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر وہ نکلے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو تمہاری جانب سے میں اُس سے نمٹ لوں گا اور وہ اگر نکلے جبکہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور میری خاطر اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ وہ گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہے پھیلی ہوئی آنکھ والا، جس کو میں عبدالعزیٰ

فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثٍ يَمِينًا وَعَاثٍ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَيَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ

بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ جو تم میں سے اُسے پائے تو اُس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سورۂ الکہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔ کیونکہ یہ اُس کے فتنے سے تمہارا بچاؤ ہے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے سے ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں ہر جانب فساد کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا۔ فرمایا کہ چالیس روز جبکہ پہلا دن سال جیسا، دوسرا مہینے جیسا، تیسرا دن ہفتے جیسا اور باقی سارے دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ روز جو سال کے برابر ہوگا کیا اُس میں ایک روز کی نمازیں پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا نہیں بلکہ اوقات کو پہلی طرح اندازہ کیا جائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! زمین میں اُس کی سرعت کا کیا عالم ہوگا؟ فرمایا کہ بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا چل رہی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انھیں دعوت دے گا تو وہ اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم کرے گا تو وہ بارشیں برسادے گا اور زمین کو حکم کرے گا تو سبزہ اُگا دے گی۔ شام کو اُن کے مویشی آئیں گے تو پہلے کی نسبت اُن کے کوہان بلند، تھن زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں زیادہ تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انھیں دعوت دے گا۔ وہ اُس کو رد کر دیں گے۔ وہ اُن کے پاس سے چلا جائے گا اور اگلی صبح کو وہ قحط زدہ ہوں گے۔ اُن کے مال میں سے اُن کے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا۔ وہ ویرانے سے گزرے گا تو اُس سے کہے گا کہ تو اپنے خزانے نکال۔ اُس کے خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اُس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر ایک جوانی سے بھرپور شخص کو بلائے گا اور تلوار کے ذریعے اُس کے دو ٹکڑے کرکے تیر کی مسافت کے فاصلے پر پھینک دے گا۔ پھر اُسے بلائے گا تو وہ آجائے گا اور ہنسی کے مارے اُس کا چہرہ کھلا ہوا ہوگا۔ وہ اسی حالت میں ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم دو زعفرانی کپڑوں میں ملبوس دمشق کے مشرقی سفید منارے پر نازل ہوں گے۔ اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پَروں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ انھوں نے قطرے ٹپکتا ہوا سرِ مبارک جھکایا ہوا ہوگا۔ جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے۔ جس کافر کو اُن کی خوشبو پہنچی وہ مر جائے گا۔ اُن کی خوشبو حدِ نگاہ تک جائے گی۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ باب لُد

يَنْتَهِيْ طَرَفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اَنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِّاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ

کے پاس آ کر اُسے قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ کی خدمت میں وہ لوگ حاضر ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجّال سے بچایا ہوگا۔ وہ اُن کے چہرے صاف کریں گے اور جنت میں اُن کے درجات بتائیں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے بندے نکالے ہیں جن میں سے کسی کے اندر بھی لڑنے کی طاقت نہیں، لہٰذا میرے بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکال دے گا اور وہ ہر بلند زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اُن کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اُس کا سارا پانی پی جائے گا اور آخری جماعت گزرے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا پھر چلتے جائیں گے یہاں تک کہ جبلِ خمر تک پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا آؤ کہ آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ پس آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے تیروں کو خون آلودہ کرکے لوٹائے گا۔ اللہ کا نبی اور اُن کے ساتھی محصور رہیں گے یہاں تک کہ انہیں بیل کی سری ایک سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی تمہارے آج کے حساب سے۔ پس اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُن کے ساتھی دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس سے وہ سارے ایک آدمی کی طرح مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰ نبی اللہ اور اُن کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین پر ایک بالشت جگہ بھی نہیں پائیں گے مگر وہ اُن کی چربی اور بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔ پس عیسیٰ نبی اللہ اور اُن کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں جیسی گردنوں والے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہیں نہبل کے مقام پر پھینک دیں گے اور مسلمان اُن کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے مٹی کا گھر یا اون کا کوئی خیمہ نہیں رہے گا جو دھو نہ دیا جائے، یہاں تک کہ وہ شیشے کی طرح ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا کہ تو اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت لوٹا دے تو اُن دنوں ایک انار کو پوری قوم کھائے گی اور اُس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی پورے گروہ کو کفایت کرے گی اور ایک گائے پورے قبیلے کے لوگوں کے لیے کافی ہوگی اور ایک بکری پورے گھرانے کے لیے کافی ہوگی۔ وہ اسی

ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى قَوْلِهٖ سَبْعَ سِنِيْنَ۔

(رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ)

وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو اُن کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔ پس ہر مؤمن اور ہر مسلمان کی رُوح قبض کرے گی اور صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے اور اُن پر ہی قیامت قائم ہوگی۔ روایت کیا اسے مسلم نے سوائے دوسری روایت کے تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ سے سَبْعَ سِنِيْنَ۔ تک اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۲۳۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دجّال نکلے گا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اُس کی طرف متوجہ ہو کر چلے گا۔ اُسے دجّال کے گُماشتے ملیں گے اور کہیں گے کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ وہ کہے گا کہ اُس کی طرف جا رہا ہوں جس نے خروج کیا ہے فرمایا وہ کہیں گے:۔ کیا تمہارا ہمارے رب پر ایمان نہیں؟ وہ فرمائے گا کہ ہمارے رب کی ربوبیت مخفی نہیں۔ وہ کہیں گے کہ اسے قتل کر دو۔ پس اُن کے بعض دوسرے بعض سے کہیں گے کہ کیا تمہارے رب نے منع نہیں کیا کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا؟۔ پس وہ اُسے دجّال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مردِ مؤمن اُس کو دیکھے گا تو کہے گا کہ اے لوگو! یہی دجّال ہے جس کا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا۔ دجّال حکم دے گا کہ اسے پکڑ کر چت لٹا دو اور اس کا سر کچل دو۔ وہ اتنا ماریں گے کہ اُس کی کمر اور پیٹ پھول جائے گا۔ پھر کہے گا:۔ کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ فرمائے گا:۔ تو بہت بڑا کذّاب ہے۔ وہ حکم دے گا تو اُس کے سر پر آرا رکھا جائے گا جو چیر کر دونوں ٹانگوں کے درمیان سے نکل جائے گا۔ پھر دجّال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اُس سے کہے گا کہ اٹھ۔ تو وہ سیدھا

مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهٗ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ إِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهٗ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۴۱ / ۱۴ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۴۲ / ۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۴۳ / ۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهٗ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ

ٹکڑا ہو جائے گا۔ پھر کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ فرمائے گا کہ تیرے متعلق میری بصیرت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر فرمائے گا: اے لوگو! میرے بعد یہ کسی شخص کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ پس دجّال اُسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا تو اُس کی گردن کو حلق تک تانبے جیسی کر دیا جائے گا، لہٰذا وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔ پس وہ اُس کے ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ وہ دوزخ میں پھینکا گیا ہے لیکن وہ جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک وہ تمام انسانوں میں شہیدِ اعظم ہے۔

(مسلم)

حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ دجّال سے بھاگتے پھریں گے ایک پہاڑ پر جا بیٹھیں گے۔ حضرت اُمّ شریک کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اُن دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ تعداد میں کم ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجّال کی پیروی کریں گے جن کے اوپر طیلسی چادریں ہوں گی۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجّال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہو گا۔ پس وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک نشیبی جگہ شور والی میں اترے گا اُس کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں سے بہتر ہو گا یا بہتر لوگوں سے ہو گا اور کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجّال ہے، جس کا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔ دجّال کہے گا کہ بتاؤ اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا میرے معاملے میں تمہیں کوئی شک رہے گا؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پس وہ قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ وہ شخص کہے گا: خدا کی قسم آج تیرے متعلق

أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مجھے اور زیادہ بصیرت حاصل ہوئی۔ پس دجّال اُسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔ (متفق علیہ)

۵۲۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجّال مشرق کی جانب سے مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے ارادے سے آئے گا یہاں تک کہ اُحد کے پیچھے اُترے گا۔ پھر فرشتے اُس کا منہ شام کی جانب پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا۔ (متفق علیہ)۔

۵۲۴۵ [۱۸] وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجّال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔ اُن دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۵۲۴۶ [۱۹] وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی کو الصلوٰۃ جامعۃ کا اعلان کرتے ہوئے سُنا تو میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو تبسم ریز حالت میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ ہر ایک اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے خدا کی قسم تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو نصرانی آدمی تھا اور آ کر مسلمان ہو گیا، اُس نے مجھے ایک بات بتائی ہے اور وہ اُسی کے موافق ہے جو میں تمہیں دجّال کے متعلق بتایا کرتا ہوں۔ اُس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک سمندری لہریں اُن سے سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز غروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے۔ وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں گھنے بالوں والا ایک موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اُس کا اگلا اور پچھلا حصہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ لوگوں

مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ قَالُوْا وَيْلَكِ
مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا
الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ
لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ
شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ
فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّ
اَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا
بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا
وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ
فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ
رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ
اَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ
فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا
اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ
كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ
يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ
فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَّهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ
قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ
مِنْ مَّائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ
مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ
قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ
بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ
الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ
يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ
وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ
فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا

نے کہا: یہ خانہ خراب! تو کون ہے؟ بولی میں جاسوس ہوں۔ تم کلیسہ میں
اُس آدمی کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اُس نے آدمی
کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ یہ شیطانہ نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک
کہ کلیسہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا ہم نے
دیکھا نہیں تھا وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ گردن کے
ساتھ تھے، گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا: خانہ
خراب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہوگیا ہوگا تم بتاؤ
کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سمندری کشتی میں سوار
ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ ہم جزیرے
میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا، وہ بولی کہ میں جاسوس
ہوں، تم اس کلیسہ میں اُس کے پاس جاؤ۔ ہم جلدی سے تیری طرف آ
گئے۔ اُس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اُس میں پھل
لگتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اُس نے کہا: عنقریب وہ پھل نہیں دے
گا۔ کہا کہ مجھے بحیرۂ طبریہ کے متعلق بتاؤ کہ کیا اُس میں پانی ہے؟ ہم نے
کہا: اُس میں بہت پانی ہے۔ کہا کہ عنقریب اُس کا پانی ختم ہوجائے
گا۔ کہا کہ مجھے عین زغر کے متعلق بتاؤ کیا اُس چشمے میں پانی ہے اور
کیا اُس کے لوگ چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ کہا کہ مجھے اَن
پڑھوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اُس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ
مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا: کیا عرب اُن سے
لڑے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ کہا اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اُسے
بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آگئے اور وہ لوگ اطاعت گزار
ہیں۔ اُس نے کہا: اُن کی اسی میں خیر ہے کہ اُس کی پیروی کریں اور
میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ عنقریب مجھے
نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس
دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ اتروں سوائے
مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب اُن میں سے
کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس
کے ہاتھ میں تلوار ہوگی، جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور اُن کے ہر
راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ

فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَشْرِقِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى أَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِي بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے، طیبہ ہے، طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحر یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے اور دستِ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آج رات کعبے کے پاس میں نے گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوب صورت آدمی کسی نے دیکھا ہو۔ اس کے گیسو تا بدوش تھے اور اتنے خوبصورت کہ جتنے خوبصورت تا بدوش بال کسی نے دیکھے ہوں۔ کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ دو آدمیوں کے کندھوں سے سہارا لے کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے گھنگھریالے بالوں والے ایک کانے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ جن کو میں نے دیکھا ہے اُن میں سے وہ ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں دجال کے متعلق فرمایا کہ وہ سرخ رنگ کا، بھاری جسم، اُلجھے ہوئے بالوں والا، دائیں آنکھ سے کانا اور سب لوگوں کی نسبت ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا۔ اور لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب الملاحم میں مذکور ہوئی اور قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ والی حدیث ابن عمر کو عنقریب باب قصہ ابن صیاد میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۵۲۴۸ (۲۱) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث تمیم داری کے سلسلے میں روایت ہے کہ انھوں نے بتایا۔ وہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا: تو کون ہے؟ وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں۔ تم اس محل میں جاؤ۔ میں وہاں گیا تو ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا، زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین و آسمان کے درمیان اچھل رہا تھا۔ میں نے کہا: تو کون ہے؟ بولا کہ میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

۵۲۴۹ (۲۲) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتا دیا اور مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے۔ بیشک دجال پست قد، ٹیڑھے پیروں والا، گھنگھریالے بالوں والا کانا ہے جس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے، نہ ابھری ہوئی ہے اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر تمہیں اس کے متعلق شک واقع ہو تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۵۲۵۰ (۲۳) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت نوح کے بعد کوئی نبی نہیں مگر اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ ہم سے اس کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: شاید مجھے دیکھنے والا یا میرا کلام سننے والا کوئی اسے پائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان دنوں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ جیسے آج ہیں یا اس سے بہتر۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵۲۵۱ (۲۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن حریث نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم سے گفتگو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی جانب سے سرزمین خراسان سے نکلے گا۔ اس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں جیسے ہوں گے۔ (ترمذی)

۵۲۵۲ (۲۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْیَنْأَ مِنْہُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَأْتِیْہِ وَھُوَ یَحْسَبُ اَنَّہٗ مُؤْمِنٌ فَیَتَّبِعُہٗ مِمَّا یَبْعَثُ بِہٖ مِنَ الشُّبُھَاتِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے دجال کے متعلق سُنے تو اُس سے دُور جائے کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی اُس کے پاس آئے گا اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ مومن ہے لیکن اُس کی پیروی کرنے لگے گا اُن شبہات کے باعث جنہیں ساتھ وہ نکلے گا (ابوداؤد)

۵۲۵۳/۲۶ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّکَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ الدَّجَّالُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً السَّنَۃُ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ کَالْجُمُعَۃِ وَالْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَالْیَوْمُ کَاضْطِرَامِ السَّعَفَۃِ فِی النَّارِ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال زمین پر چالیس سال رہے گا۔ سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جیسا، ہفتہ دن جیسا اور دن تنکے کے آگ میں جلنے کے برابر ہوگا۔

(شرح السنہ)

۵۲۵۴/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْھِمُ السِّیْجَانُ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی کریں گے۔ ان کے اوپر سبز چادریں ہوں گی۔ (شرح سنہ)

۵۲۵۵/۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ سِنِیْنَ سَنَۃٌ تُمْسِکُ السَّمَاءُ فِیْھَا ثُلُثَ قَطْرِھَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِھَا وَالثَّانِیَۃُ تُمْسِکُ السَّمَاءُ ثُلُثَیْ قَطْرِھَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِھَا وَالثَّالِثَۃُ تُمْسِکُ السَّمَاءُ قَطْرَھَا کُلَّہٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَھَا کُلَّہٗ فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِّنَ الْبَھَائِمِ اِلَّا ھَلَکَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِہٖ اَنَّہٗ یَأْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَکَ اِبِلَکَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَتَمَثَّلُ لَہُ الشَّیْطَانُ نَحْوَ اِبِلِہٖ کَاَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِہٖ اَسْنِمَۃً قَالَ وَیَأْتِی الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْہُ وَمَاتَ اَبُوْہُ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَکَ اَبَاکَ وَاَخَاکَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَتَمَثَّلُ لَہُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْہِ وَنَحْوَ اَخِیْہِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِی اھْتِمَامٍ وَّغَمٍّ مِّمَّا حَدَّثَھُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اُس سے پہلے تین سال ہیں۔ پہلے سال آسمان تہائی بارش روک لے گا اور زمین تہائی نباتات۔ دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین دو تہائی نباتات۔ اور تیسرے سال آسمان ساری بارش روک لے گا اور زمین ساری نباتات۔ اُس وقت کھروں والا اور دانتوں والا کوئی جانور باقی نہیں رہے گا مگر وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اُس کے فتنے سے بہت بڑی بات یہ ہوگی کہ وہ ایک اعرابی کے پاس آ کر کہے گا کہ اگر میں تیرے اونٹوں کو زندہ کر دوں تو تُو کیا جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پس شیطان اُس کے اونٹوں کی شکل اختیار کر لیں گے۔ جیسے تھن تھے اُن سے بھی خوبصورت اور بہت بڑے کوہان۔ فرمایا کہ ایک شخص اُس کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گیا ہوگا۔ کہے گا بتا اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو کیا تُو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ پس شیطان اُس کے باپ اور بھائی کی شکل اختیار کر لیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کام کے باعث تشریف لے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے اور لوگ یہ باتیں سن کر رنج و غم میں مبتلا تھے۔ آپ نے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر فرمایا:

مَعَهُمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيْجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اسماء کہتی ہیں، عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کر کے ہمارے دل نکال دیے۔ فرمایا کہ اگر وہ نکلے جبکہ میں موجود ہوں تو اُس سے جھگڑنے والا میں ہوں۔ اور میرے بعد میرا رب ہر ایمان والے کا محافظ ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں اور روٹیاں پکانے نہیں پاتے کہ بھوک تنگ کرنے لگتی ہے تو اُس وقت مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ وہی کفایت کرے گا جو آسمان والوں کو تسبیح و تقدیس کے ذریعے کفایت کرتا ہے۔
(احمد)

تیسری فصل

۵۲۵۶ / ۲۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق اتنا کسی نے نہیں پوچھا جتنا میں نے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا، تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ عرض گزار ہوا، لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا؟ فرمایا، وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے۔
(متفق علیہ)

۵۲۵۷ / ۳۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کا بیان

پہلی فصل

۵۲۵۸ / ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ أُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر صحابہ کرام کی ایک جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے، یہاں تک کہ اُسے پایا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلوں میں کھیل رہا تھا اور ابن صیاد اُن دنوں بلوغ کے قریب

وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهٗ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِيْ فِيْهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ

پہنچ گیا تھا۔ اُسے کچھ معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی کمر پر دستِ مبارک مارا اور فرمایا: کیا تو گواہی دیتا کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اُس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دبوچا اور فرمایا: میں تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا: کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا معاملہ گڈمڈ ہو گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے جاننے کے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں۔ آپ نے يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (۴۴: ۱۰) کو چھپایا۔ اُس نے کہا: اَلدُّخ۔ آپ نے فرمایا: ذلیل ہو، تو اپنی حد سے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرما دیجیے کہ اِس کی گردن اُڑا دوں! رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اِس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اِس کے قتل میں کوئی بھلائی نہیں۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اِس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُبی بن کعب انصاری کو لے کر اُن درختوں کے ارادے سے گئے جن میں وہ رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے۔ آپ نے یہ راہ نکالی تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے ابن صیاد سے کچھ سُن لیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر کمبل اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درخت کی آڑ میں دیکھ کر کہا: اے صاف! یہ اُس کا نام ہے۔ محمد آ گئے۔ ابن صیاد رُک گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چھوڑے رکھتی تو کچھ کھلتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں نے تمہیں اُس سے ڈرایا ہے اور کوئی نبی نہیں مگر اُس نے اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا۔ بیشک حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے

نبي إلا وقد أنذر قومه لقد أنذر نوح قومه ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور۔ (متفق عليه)

نہیں کہی۔ تم جان جاؤ کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۵۹ وعن أبي سعيد الخدري قال لقيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يعني ابن صياد في بعض طرق المدينة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله فقال هو أتشهد أني رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بالله وملائكته وكتبه ورسله ما ذا ترى قال أرى عرشا على الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى عرش إبليس على البحر قال وما ترى قال أرى صادقين وكاذبا أو كاذبين وصادقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس عليه فدعوه۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ابن صیاد ملا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اُس نے بھی یہی کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تو اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے۔ تو اور کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میں دو سچے اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر شبہ ڈال دیا گیا ہے لہٰذا اسے چھوڑ دو۔

(مسلم)

۵۲۶۰ وعنه أن ابن صياد سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن تربة الجنة فقال درمكة بيضاء مسك خالص۔ (رواه مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ سفید میدہ، خالص مشک جیسی۔

(مسلم)

۵۲۶۱ وعن نافع قال لقي ابن عمر ابن صياد في بعض طرق المدينة فقال له قولا أغضبه فانتفخ حتى ملأ السكة فدخل ابن عمر على حفصة وقد بلغها فقالت له رحمك الله ما أردت من ابن صياد أما علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما يخرج من غضبة يغضبها۔ (رواه مسلم)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کو مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ابن صیاد مل گیا۔ انہوں نے اُس سے کوئی بات کہی جس سے وہ ناراض ہو کر پھول گیا، یہاں تک کہ راستے کو بھر دیا۔ حضرت ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس گئے جن تک یہ بات پہنچ گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے ابن صیاد سے کیا لینا تھا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال غصے کی حالت میں نکلے گا ناراض کیا ہوا۔

(مسلم)

۵۲۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ تک ابن صیاد کا شریک سفر رہا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ مجھے لوگوں سے تکلیف پہنچتی ہے جو میرے متعلق دجّال ہونے کا گمان رکھتے ہیں۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سُنا کہ اُس کی اولاد نہیں ہوگی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا انھوں نے نہیں فرمایا کہ وہ کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا انھوں نے نہیں فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آرہا ہوں اور مکہ مکرمہ پہنچنا ہے۔ پھر اُس نے مجھ سے اپنی گفتگو کے آخر میں کہا: خدا کی قسم، میں اُس کی جائے پیدائش اور اُس کے مکان کو جانتا ہوں جہاں وہ ہے اور میں اُس کے باپ اور اُس کی ماں کو جانتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے مجھے شبہ میں ڈال دیا لیکن میں نے اُس سے کہا: تیرا بیڑہ غرق ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس سے کہا گیا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ دجّال تو ہو۔ کہا کہ اگر یہ چیز میرے سپرد کی گئی تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔ (مسلم)۔

۵۲۶۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے وہ ملا جبکہ اُس کی آنکھ سُوجی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: تیری آنکھ کو کیا ہوا جو میں دیکھتا ہوں۔ کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا کہ تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے۔ اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے آپ کی لاٹھی میں پیدا کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے گدھے جیسی سخت آواز نکالی جو میں نے سُنی۔ (مسلم)

۵۲۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد ہی دجّال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے حضرت عمر سے سُنا کہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ بات کہی اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۲۶۵ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: خدا کی قسم، مجھے اِس میں شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجّال ہے۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۲۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یوم الحرہ کے روز ابن صیاد ہم سے گم ہو گیا۔ (ابوداؤد)۔

۵۲۶۷ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيْفَةٍ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال کے والدین کی تیس سال تک اولاد نہیں ہو گی۔ پھر ان کے ہاں ایک کانا بڑے دانتوں والا لڑکا پیدا ہو گا جس کا نفع کم ہو گا اُس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن دل نہیں سوئے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے والدین کی نشانیاں بیان فرمائیں کہ اُس کا باپ لمبے قد کا، کم گوشت اور چونچ جیسی ناک والا ہے۔ اُس کی ماں موٹی، چوڑی چکلی اور لمبے ہاتھوں والی ہے۔ حضرت ابوبکرہ نے فرمایا، ہم نے سنا کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ پس میں اور حضرت زبیر بن العوام گئے، یہاں تک کہ اُس کے والدین کے پاس اندر داخل ہوئے تو اُن دونوں میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیاں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے کہا، کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ دونوں نے کہا کہ تیس سال ہمارے گھر اولاد نہیں ہوئی، پھر لڑکا ہوا ہے جو کانا بڑے دانتوں والا، کم نفع والا ہے جس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پس ہم اُن کے پاس سے باہر نکلے تو وہ چادر اوڑھ کر دھوپ میں لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ہم نے اُس کے سر سے کپڑا ہٹا دیا۔ اُس نے کہا، آپ دونوں نے کیا کہا ہے؟ ہم نے کہا، کیا تُو نے ہماری بات سن لی ہے؟ اُس نے کہا، ہاں کیونکہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

۵۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهٗ طَالِعَةً نَابُهٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، بیٹھی ہوئی آنکھوں والا جس کا ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطرہ محسوس کیا کہ مبادا وہی دجال ہو۔ پس اُسے چادر اوڑھے گنگناتا ہوا پایا۔ اُس کی ماں نے آواز دی، اے عبداللہ! ابوالقاسم آ گئے۔ وہ چادر سے نکل آیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کو کیا ہوا، اللہ اسے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِي يَا رَسُوْلَ اللهِ فَأَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

غارت کرے اگر یہ مجھ پر چھوڑ دیتی تو کچھ کھلتا، پھر حدیث ابن عمر کی طرح مثل بیان کیا، پس حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اسے قتل کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو بلکہ اس کے قاتل حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں اور اگر وہ نہیں تو ذمی کو قتل کرنے کا تمہیں حق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشہ خطرہ رہا کہ مبادا یہی دجال ہو۔ (شرح السنہ)۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

تیسری فصل

۵۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الْآيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ حاکم عادل کی صورت میں نازل ہوں گے، پس صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے اور بے حساب مال تقسیم کریں گے یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اُس وقت ایک سجدہ دنیا اور اُس کی ساری متاع سے بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو اُن کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔ (۴: ۱۵۹)

(متفق علیہ)

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- خدا کی قسم، ابن مریم تم میں ضرور نازل ہوں گے حاکم عادل کی صورت میں، وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے، جوان اونٹنیوں کو کھلا چھوڑ دیں گے، اُن سے محنت کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا، دشمنی، آپس میں بغض رکھنا، ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا۔ وہ مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کا ایک گروہ قیامت تک غلبے کے ساتھ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا۔ فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو اُن کا امیر کہے گا: آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے: نہیں، تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو، یہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عزت بخشی ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۲۷۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس شادی کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال رہ کر وفات پائیں گے۔ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے۔ پس میں اور عیسیٰ بن مریم دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکر اور عمر کے درمیان اٹھیں گے۔ اسے ابن الجوزی نے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قربِ قیامت اور جو مر گیا اس کی قیامت ہو گئی

پہلی فصل

۵۲۷۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے قتادہ کو ان کے وعظوں میں فرماتے ہوئے سنا کہ جیسے ان میں ایک دوسری سے مقدم ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ بات انھوں نے حضرت انس سے روایت کی یا یہ قتادہ کا قول ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو آپ کے وفات پانے سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سنا۔ تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اور اس کا علم اللہ کے پاس ہے اور خدا کی قسم، زمین پر کوئی سانس لینے والا ایسا نہیں کہ اس پر سو سال گزر جائیں اور اس وقت بھی وہ زندہ ہے۔

(مسلم)

۵۲۷۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج جو زمین پر سانس لے رہے ہیں ان میں سے کسی پر پورے سو سال نہیں گزریں گے۔ (مسلم)۔

۵۲۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ بعض اعرابی نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپ ان میں سب سے کم عمر کی طرف دیکھ کر فرماتے کہ یہ بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۲۷۷ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے قیامت سے پہلے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ میں اس سے اتنی سبقت لے گیا ہوں جتنی اس انگلی سے یہ انگلی اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا (ترمذی)

۵۲۷۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ كَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کی بارگاہ میں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ انہیں نصف یوم کی مہلت دی جائے۔ حضرت سعد سے گزارش کی گئی کہ نصف یوم کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال۔ (ابوداؤد)۔

تیسری فصل

۵۲۷۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ آخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَّنْقَطِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور آخر میں ایک دھاگے سے لٹکا ہوا ہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگا ٹوٹ جائے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی

پہلی فصل

۵۲۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا۔ دوسری روایت ہے کہ ایسے کسی شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہے۔

(مسلم)

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔

(مسلم)

۵۲۸۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے سُرین ذوالخلصہ کے گرد نہ ہلیں۔ ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بُت تھا جس کو دورِ جاہلیت میں وہ لوگ پوجتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ لات و عزیٰ کی پھر پوجا ہونے لگے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور برحق دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اُسے ناپسند کریں (۹:۳۳) کہ یہ خبر پوری طرح ہوگی۔ فرمایا کہ اس میں سے ہوگا جتنا اللہ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے وہ تمام مر جائیں گے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اور وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ پس اپنے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

(مسلم)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْقٰى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال نکلے گا تو زمین میں چالیس رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا سال۔ پس اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود جیسے ہیں۔ وہ تلاش کر کے اُسے ہلاک کر دیں گے۔ پھر وہ لوگوں میں سات سال رہیں گے۔ کسی دو کے درمیان عداوت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو مگر وہ فوت ہو جائے گا، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی پہاڑ کے کسی پتھر کے اندر بھی داخل ہوا تو وہاں بھی داخل ہو کر یہ روح قبض کرے گی۔ پس بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی خفیف اور درندوں

شرار الناس في خفة الطير وأحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول ألا تستحيون فيقولون فما تأمرنا فيأمرهم بعبادة الأوثان وهم في ذلك دارٌ رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه أحد إلا أصغى ليتا ورفع ليتا قال وأول من يسمعه رجل يلوط حوض إبله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كأنه الطل فينبت منه أجساد الناس ثم ينفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا أيها الناس هلموا إلى ربكم وقفوهم إنهم مسئولون فيقال أخرجوا بعث النار فيقال من كم كم فيقال من كل ألف تسع مائة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان شيبا وذلك يوم يكشف عن ساق۔ (رواه مسلم) وذكر حديث معاوية لا تنقطع الهجرة في باب التوبة)

کی طرح خونخوار ہوں گے۔ وہ نیکی کو جانیں گے اور نہ کسی بُرے کام کو ناپسند کریں گے۔ پس شیطان اُن کے پاس انسانی شکل میں آکر کہے گا: کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ پس وہ انہیں بتوں کو پوجنے کا حکم دے گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے کہ روزی کی بہتات اور گذر بسر آرام سے ہو رہی ہو گی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اُسے سنے گا تو کبھی گردن جھکائے گا کبھی اُٹھائے گا۔ سب سے پہلے جو آدمی سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا تو بے ہوش ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم جیسی بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگنے لگیں گے۔ پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو۔ انہیں ٹھہراؤ، یہ پوچھے جائیں گے۔ فرمایا جائے گا کہ جہنمیوں کے جتھے کو نکالو۔ پوچھا جائے گا کہ کتنے میں سے کتنے؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس وقت بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور پنڈلی کھل جائے گی (مسلم) اور لاتنقطع الهجرة والی حدیث معاویہ پیچھے باب التوبہ میں مذکور ہو گی۔

دوسری فصل

وهذا الباب خالٍ عن الفصل الثاني۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

وهذا الباب خالٍ عن الفصل الثالث۔

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

باب النفخ في الصور — صُور پھونکے جانے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۸۵۔ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين النفختين

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دونوں دفعہ صور پھونکے کے درمیان

اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیَنْبُتُوْنَ كَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ یُرَكَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَكَّبُ۔

چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اے ابوہریرہ! چالیس روز کا؟ فرمایا میں یہ کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس مہینے کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس سال کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو لوگ اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ حالانکہ ایک ہڈی کے سوا انسان کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہوگی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور قیامت کے روز اُسی پر تخلیق مکمل کر دی جائے گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: آدمی کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اُسی سے پیدا کیا گیا تھا اور اُسی پر ترکیب دیا جائے گا۔

۵۲۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو داہنے دستِ قدرت میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: حقیقی بادشاہ میں ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (متفق علیہ)۔

۵۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَاْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انھیں اپنے داہنے دستِ قدرت میں لے کر فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں، متکبر کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں دستِ قدرت میں لے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انھیں دوسرے دستِ قدرت میں لے کر فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں، جبار کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ (مسلم)۔

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰی وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَهُزُّهُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں کے ایک عالم نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک انگلی پر ٹھہرائے گا، زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو تیسری انگلی پر، پانی، مٹی اور ساری مخلوق کو چوتھی انگلی پر۔ پھر انھیں حرکت دے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس عالم کی بات سے متعجب ہو کر تصدیقاً تبسم ریز ہوگئے۔ پھر آپ نے تلاوت کی: انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا اور قیامت کے روز سب زمینیں اُس کے قبضے میں ہوں گی اور آسمانوں کو اپنے داہنے

الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دستِ قدرت میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک اور بلند تر ہے اس سے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔
(متفق علیہ)

۵۲۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشادِ ربانی: "اس روز زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں کو" (۱۴ : ۴۸) کے متعلق پوچھا کہ اس روز انسان کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ پل صراط پر۔
(مسلم)

۵۲۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز سورج اور چاند کو بے نور کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۹۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے کیسے چین آئے جبکہ صور پھونکنے والے نے اُسے سنبھال رکھا ہے، کان لگائے ہوئے ہیں، پیشانی جھکائی ہوئی ہے، انتظار کر رہا ہے کہ کب پھونکنے کا حکم فرما دیا جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ یہ کہا کرو: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (ترمذی)

۵۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

تیسری فصل

۵۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ الصُّورُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ ربانی: جب "النَّاقُورُ" میں پھونکا جائے گا (۷۴ : ۸) فرمایا کہ وہ صور ہے۔ الرَّاجِفَةُ پہلی دفعہ کے پھونکنے کو کہتے ہیں اور الرَّادِفَةُ دوسری دفعہ کے پھونکنے کو۔ اسے بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

۵۲۹۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور و قال عن یمینہ جبرائیل وعن یسارہ میکائیل۔

سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صور والے فرشتے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کے دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہیں۔

(رزین)

۵۲۹۵ وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ یھتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی۔

(رواھما رزین)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مخلوق دوبارہ کس طرح زندہ کرے گا اور مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کیا تم قحط سالی میں اپنی قوم کی وادی سے گزرے ہو اور پھر اُن دنوں گزرے ہو جبکہ سبزہ لہلہا رہا ہو؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں یہی نشانی ہے کہ وہ اسی طرح مُردے زندہ کر دے گا۔ روایت کیا ان دونوں کو رزین نے۔

باب الحشر

حشر کا بیان

پہلی فصل

۵۲۹۶ عن سھل ابن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علم لاحد۔

(متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت کے روز لوگوں کو سرخی مائل سفید زمین میں جمع کیا جائے گا جو میدہ کی روٹی کے مانند ہوگی۔ اس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۲۹۷ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤھا الجبار بیدہ کما یتکفؤ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ فاتی رجل من الیھود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ زمین قیامت کے روز ایک روٹی ہوگی جس کو خدائے جبار اپنے دستِ قدرت سے تیار کرے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں روٹی تیار کرتا ہے اہلِ جنت کی مہمانی کے لیے۔ پس یہودیوں میں سے ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابو القاسم! اللہ رحمٰن آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہلِ جنت کی مہمانی کیا ہوگی؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ کہا کہ زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور تبسم ریزی فرمائی یہاں تک کہ آپ کے مبارک کیلے بھی نظر آنے لگے۔ پھر

بِإِدَامِهِمْ بَالَامُ وَالنُّونُ قَالُوا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا کیا میں تم کو اس کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ کہا کہ گائے اور مچھلی کے جگر کے زائد حصے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو تین طرح اکٹھا کیا جائے گا، رغبت کرنے والے، ڈرنے والے، ایک اونٹ پر دو، ایک اونٹ پر تین، ایک اونٹ پر چار اور ایک اونٹ پر دس۔ باقی کو آگ اکٹھا کرے گی اور ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ کریں گے، ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ گزاریں گے، ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں وہ کریں گے اور ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

۵۲۹۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے تلاوت کی: جیسے ہم نے پہلی بار بنایا تھا، دوبارہ ویسا ہی کر دیں گے، یہ ہم نے وعدہ کیا ہے، بیشک ہم کرنے والے ہیں (۲۱:۱۰۴) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب سے پکڑا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ جب سے یہ جدا ہوئے ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے ہی رہے۔ میں وہی کہوں گا جو عبد صالح (حضرت عیسیٰ) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا..... بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔ (۹۹:۵۳)

(متفق علیہ)

۵۳۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ فرمایا: اے عائشہ! بات اس سے زیادہ سخت ہے کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا جائے۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

حضرت ... عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض

كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيامة قال أليس الذي أمشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على أن يمشيه على وجهه يوم القيامة.

(متفق عليه)

٥٣٠٢ / ٧ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى إبراهيم أباه آزر يوم القيامة وعلى وجه آزر قترة وغبرة فيقول له إبراهيم ألم أقل لك لا تعصني فيقول له أبوه فاليوم لا أعصيك فيقول إبراهيم يا رب إنك وعدتني أن لا تخزيني يوم يبعثون فأي خزي أخزى من أبي الأبعد فيقول الله تعالى إني حرمت الجنة على الكافرين ثم يقال لإبراهيم انظر ما تحت رجليك فينظر فإذا هو بذيخ متلطخ فيؤخذ بقوائمه فيلقى في النار.

(رواه البخاري)

٥٣٠٣ / ٨ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الأرض سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم. (متفق عليه)

٥٣٠٤ / ٩ وعن المقداد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تدنى الشمس يوم القيامة من الخلق حتى تكون منهم كمقدار ميل فيكون الناس على قدر أعمالهم في العرق فمنهم من يكون إلى كعبيه ومنهم من يكون إلى ركبتيه ومنهم من يكون إلى حقويه ومنهم من يلجمهم العرق إلجاما وأشار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده إلى فيه.

(رواه مسلم)

٥٣٠٥ / ١٠ وعن أبي سعيد الخدري عن النبي

گزار جا۔ یا نبی اللہ! قیامت کے روز کافر کو اس کے منہ کے بل کیسے اُٹھایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے اُسے دنیا میں دو ٹانگوں پر چلایا کیا وہ اس بات قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اُسے منہ کے بل چلا دے؟

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم کو اُن کا باپ (چچا) قیامت کے روز ملے گا کہ اس کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار ہوگی حضرت ابراہیم کہیں گے کہ میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر۔ اُن کا چچا اُن سے کہے گا، آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض کریں گے: اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز مجھے رسوا نہیں کروں گا۔ اس سے بڑھ کر کونسی رسوائی ہے کہ میرا چچا تیری رحمت سے دور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے کافروں پر جنت حرام فرما دی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے فرمایا جائے گا کہ اپنے پیروں کے نیچے دیکھو۔ وہ دیکھیں گے کہ کیچڑ میں لتھڑا ہوا ایک بجو پڑا ہے پس اُسے پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہے گا یہاں تک کہ ستر گز تک پہنچ جائے گا اور انہیں لگام لگائے گا، یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز سورج مخلوق سے قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ پس وہ کسی کے ٹخنوں تک ہوگا اور اُن میں سے بعض کے گھٹنوں تک اور ان میں سے بعض کی کمر تک اور اُن میں سے بعض کو پسینے نے لگام لگائی ہوگی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ اقدس سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ قَالَ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذَالِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! عرض گزار ہوں گے کہ میں تیرے لیے حاضر و مستعد ہوں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کہ جہنم کا حصہ نکالو۔ عرض گزار ہوں گے کہ جہنم کا حصہ کیا ہے؟ فرمائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ اُس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حاملہ حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو بیہوش دیکھے گا حالانکہ وہ بے ہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا: تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے ایک اور یاجوج و ماجوج سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا چوتھائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا تہائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا نصف ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا کہ تم لوگوں میں یوں ہوگے جیسے سفید بیل کی جلد پر سیاہ بال یا سیاہ بیل کی جلد پر سفید بال۔

(متفق علیہ)

۵۳۰۶ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارا رب اپنی قدرت کی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن اُس کے لیے سجدہ کرے گا اور ہر مومنہ اور وہ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے یا شہرت کے لیے دنیا میں سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدے میں جانا چاہیں گے لیکن اُن کی کمر تختہ بن جائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک بہت ہی موٹا شخص حاضر ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر برابر بھی وزن نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ تلاوت کرو "تو ہم اُن کے لیے قیامت کے روز کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔" (۱۸: ۱۰۵ - متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۳۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اُس روز زمین اپنی خبریں

أخبارها قال أتدرون ما أخبارها قالوا الله ورسوله أعلم قال فإن أخبارها أن تشهد على كل عبد وأمة بما عمل على ظهرها أن تقول عمل علي كذا وكذا يوم كذا وكذا قال فهذه أخبارها۔ (رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب)

بیان کرے گی (۹۹:۴) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اُس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اُس کی خبریں یہ ہیں کہ اُس کی پیٹھ پر ہر مرد اور عورت نے جو عمل کیے ہوں گے اُن کی گواہی دے گی اور کہے گی کہ مجھ پر فلاں فلاں روز فلاں فلاں کام کیے تھے یہی اُس کی خبریں ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۳۰۹/۱۳ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد يموت إلا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال إن كان محسنا ندم أن لا يكون ازداد وإن كان مسيئا ندم أن لا يكون نزع۔ (رواه الترمذي)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرنے والا ایسا نہیں، جو نادم ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس بات پر ندامت ہوتی ہے؟ فرمایا اگر وہ نیک ہے تو اس بات پر نادم ہوتا ہے کہ زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں اور اگر بُرا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ بُرائی کیوں نہ چھوڑی۔ (ترمذی)

۵۳۱۰/۱۴ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيامة ثلاثة أصناف صنفا مشاة وصنفا ركبانا وصنفا على وجوههم قيل يا رسول الله وكيف يمشون على وجوههم قال إن الذي أمشاهم على أقدامهم قادر على أن يمشيهم على وجوههم أما إنهم يتقون بوجوههم كل حدب وشوك۔ (رواه الترمذي)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو تین طریقوں پر اکٹھا کیا جائے گا۔ ایک قسم پیدل، دوسری قسم سوار، اور تیسری قسم اپنے چہروں کے بل۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا کہ جس نے انہیں قدموں سے چلایا وہ قدرت رکھتا ہے کہ انہیں اُن کے چہروں کے بل چلا دے مگر وہ اپنے چہروں کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔

(ترمذی)

۵۳۱۱/۱۵ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن ينظر إلى يوم القيامة كأنه رأي عين فليقرأ إذا الشمس كورت وإذا السماء انفطرت وإذا السماء انشقت۔ (رواه أحمد والترمذي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ قیامت کے روز کو یوں دیکھے جیسے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اُسے چاہیے کہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق پڑھے۔

(احمد، ترمذی)

تیسری فصل

۵۳۱۲/۱۶ عن أبي ذر قال إن الصادق المصدوق صلى الله عليه وسلم حدثني أن الناس يحشرون ثلاثة أفواج فوجا راكبين طاعمين

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: لوگ تین فوجوں کی شکل میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک فوج والے سوار، آرام میں

كاسين وفوجا يسحبهم الملائكة على وجوههم وتحشرهم النار وفوجا يمشون ويسعون ويلقي الله الآفة على الظهر فلا يبقى حتى إن الرجل لتكون له الحديقة يعطيها بذات القتب لا يقدر عليها۔ (رواه النسائي)

لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ دوسری فوج والوں کو فرشتے ان کے چہرے کے بل گھسیٹتے ہوں گے اور آگ انہیں اکٹھا کرے گی۔ تیسری فوج والے چلتے اور دوڑتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈال دے گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گی یہاں تک کہ کسی کے پاس اگر باغ ہوا اور سواری کے قابل جانور کے بدلے دے تب بھی قادر نہیں ہوگا۔ (نسائی)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

حساب، بدلے اور میزان کا بیان

پہلی فصل

۵۳۱۳ عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس أحد يحاسب يوم القيامة إلا هلك قلت أوليس يقول الله فسوف يحاسب حسابا يسيرا فقال إنما ذلك العرض ولكن من نوقش في الحساب يهلك۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب اُس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (۸۴: ۸) فرمایا کہ یہ صرف پیش ہونا ہے اور جس سے حساب کے وقت پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۴ وعن عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان ولا حجاب يحجبه فينظر أيمن منه فلا يرى إلا ما قدم من عمله وينظر أشأم منه فلا يرى إلا ما قدم وينظر بين يديه فلا يرى إلا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة۔ (متفق عليه)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ اُس کے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ پردہ جو اُسے چھپا لے۔ پس وہ اپنے دائیں جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو آگے بھیجے اور اپنے بائیں جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو آگے بھیجے اور اپنے سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا اپنے سامنے مگر آگ۔ لہٰذا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۵ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره فيقول أتعرف ذنب

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنا قرب بخشے گا اور اپنا پردہ ڈال کر اُسے چھپا لے گا اور فرمائے گا۔ کیا تو فلاں گناہ کو

كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَاٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٣١٦ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٣١٧ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٣١٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلٰى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلٰى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي

جانتا ہے؟ کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے رب! ہاں۔ یہاں تک کہ اپنے سارے گناہوں کا اقرار کرے گا اور اپنے دل میں سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی فرمائی آج تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ جبکہ کافروں اور منافقوں کے متعلق ساری مخلوق کے سامنے اعلان فرمایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ کہا۔ لہٰذا آگاہ رہو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا روز ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی تحویل میں ایک یہودی یا نصرانی کر دے کر فرمائے گا: یہ جہنم سے تیرا فدیہ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت نوح کو حاضر بارگاہ کیا جائے گا تو اُن سے کہا جائے گا: کیا تم نے حکم پہنچا دیا تھا؟ عرض گزار ہوں گے: ہاں یا رب! اُن کی اُمت سے پوچھا جائے گا کہ تم تک حکم پہنچایا گیا تھا؟ عرض گزار ہوں گے: ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ فرمایا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ عرض گزار ہوں گے کہ محمد مصطفیٰ اور اُن کی اُمت۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں لایا جائے گا تو تم گواہی دو گے کہ انہوں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اور اسی طرح تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور عظیم رسول تم پر گواہ ہو جائے۔

(۲: ۱۴۳ ۔ بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ ہنسے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک مخاطبے کے باعث جو بندہ اپنے رب سے کرے گا۔ کہے گا کہ اے رب! کیا تُو نے ظلم کے بارے میں مجھے امان نہیں دی؟ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ عرض کرے گا کہ میں جائز نہیں سمجھتا مگر گواہی دینے والا

قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٣١٩ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِیَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِیْ بِخَيْرٍ مَّا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْهَدُ عَلَیَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ انْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَّفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِیْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِی الْجَنَّةَ فِیْ بَابِ

مجھ سے ہو۔ فرمائے گا کہ آج تیری جان ہی تیرے اُوپر گواہی کے لیے کافی ہے۔ اور کراماً کاتبین کی گواہی بھی دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ پس اُس کے اعضاء سے بولنے کے متعلق کہا جائے گا تو وہ اُس کے اعمال بیان کریں گے۔ پھر اُسے بولنے والا کر دیا جائے گا تو کہے گا: تمہارا خانہ خراب ہو، میں تو تمہاری طرف سے جھگڑ رہا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں جبکہ بادلوں میں نہ ہو تم کوئی تردد کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم اپنے رب کے دیکھنے میں تردد نہیں کرو گے۔ جیسے اپنے کسی فرد کو دیکھنے میں تردد نہیں کرتے۔ پس ایک بندے سے ملے گا اور کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہ بخشی، سرداری نہ دی، بیوی عطا نہ فرمائی، تیز گھوڑے اور اُونٹ تیرے تابع کیے اور سردار بنایا کہ تو چوتھائی حصہ لیتا رہا۔ عرض کرے گا: کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا تو مجھ سے ملنے کا گمان رکھتا تھا؟ عرض کرے گا: نہیں۔ فرمائے گا کہ میں تجھے بھلائے رکھتا جیسے تُو نے مجھے بھلایا۔ پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا اور اسی طرح گفتگو ہوگی۔ پھر تیسرے سے ملاقات کرے گا اور اُس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر اور نماز پڑھی اور روزے رکھے اور خیرات کی اور طاقت کے مطابق اپنی خوبیاں بیان کرے گا۔ فرمائے گا کہ ٹھہر جا۔ فرمایا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے گواہ لاتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے اُوپر کون گواہی دے گا! پس اُس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اُس کی ران سے بولنے کے متعلق کہا جائے گا۔ پس اُس کی ران کا گوشت اور اُس کی ہڈیاں اُس کے اعمال بیان کریں گی اور یہ اس لیے کہ وہ اپنا عذر خود ختم کر دے کیونکہ وہ منافق ہے اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے (مسلم) اور يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِی الْجَنَّةَ والی حدیث ابو ہریرہ پیچھے باب التوکل میں حضرت ابن عباس کی روایت سے مذکور ہوئی۔

التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

دوسری فصل

۵۳۲۰ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ رَبِّيْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور میرے رب کی تین لپیں ہوں گی۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۲۱ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِيْ فَآخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَآخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى۔

حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز لوگوں کو تین دفعہ پیش کیا جائے گا۔ پس دو پیشیاں تو جھگڑنے اور عذر پیش کرنے کے لیے ہوں گی اور تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال اڑائے جائیں گے جنہیں کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں پکڑے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا اس وجہ یہ حدیث صحیح نہیں کہ حسن بصری کو ابوہریرہ سے سماع نہیں ہے اور بعض نے حسن سے اسے ابوموسیٰ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے اپنے سامنے بلائے گا۔ پس اس کے سامنے ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے جبکہ ہر دفتر حدِ نظر تک ہوگا۔ پھر فرمائے گا کہ تو ان میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ عرض گزار ہوگا کہ یا رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا، اے رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ کیوں نہیں، تیری ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور آج کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پس ایک پرچی نکالی جائے گی جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوا ہوگا۔ فرمایا جائے گا کہ میزان پر حاضر ہو جا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! اس

هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دفتروں کے سامنے یہ پرچی کیا ہے؟ فرمائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پس دفتر ہلکے رہ جائیں گے اور پرچی بھاری ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام سے وزنی کوئی چیز نہیں ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ [۱۱] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ أَفِيْ يَمِيْنِهٖ أَمْ فِيْ شِمَالِهٖ أَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جہنم کو ذکر کیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے رلایا؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے جہنم کو ذکر کیا تو رونا آگیا۔ کیا آپ قیامت میں اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ میزان پر جب تک یہ نہ جانے کہ اُس کی تول ہلکی رہی یا بھاری۔ دوسرے نامۂ اعمال کے وقت جبکہ کہا جائے گا کہ آؤ میری کتاب پڑھو، جب تک یہ نہ جان لے کہ اُس کی کتاب کہاں واقع ہوتی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں یا پیٹھ کے پیچھے سے۔ تیسرے پل صراط کے پاس جبکہ وہ جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ (ابو داؤد)۔

تیسری فصل

۵۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ [۱۲] يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، مجھ سے خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں۔ اُن کے سلسلے میں میرا کیا حال ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اُس سے حساب لیا جائے گا جو اُس نے تمہاری خیانت اور نافرمانی کی اور تم سے جھوٹ بولا اور تمہارے اُسے سزا دینے کا بھی۔ اگر تمہاری سزا اُس کے گناہوں جتنی رہی تو بات برابر ہوگی، نہ تمہیں ثواب ملے گا اور نہ عذاب۔ اگر تمہارا سزا دینا اُس کے گناہوں سے کم رہا تو باقی کا تمہیں حق ملے گا اور اگر تمہارا سزا دینا اُس کے گناہوں سے زائد ہوا تو زائد سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ وہ آدمی ایک طرف ہو کر چلانے اور رونے لگا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تم اِس

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ارشادِ ربانی کو نہیں پڑھتے ہیں۔ اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازو رکھیں گے پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانے برابر بھی کوئی عمل کیا ہوگا تو اُسے لے کر حاضر ہوں گے اور ہم کافی ہیں حساب لینے والے (۲۱: ۴۷) وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے ان کی جدائی سے زیادہ اور کسی چیز میں بھلائی نظر نہیں آتی۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ (ترمذی)۔

۵۳۲۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[13] يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی ایک نماز میں کہتے ہوئے سُنا۔ اے اللہ! مجھ سے آسانی کے ساتھ حساب لینا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اے نبی اللہ! آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کی کتاب میں دیکھ کر درگزر فرمائے۔ کیونکہ اے عائشہ! اُس روز جس سے پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوگیا۔

(احمد)

۵۳۲۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[14] فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ مجھے مطلع فرمائیے کہ قیامت کے روز اُس قیام کی کس میں طاقت ہوگی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس روز انسان ربّ العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے (۸۳: ۶) فرمایا کہ مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایسے ہوگا جیسے فرض نماز کے لیے۔

۵۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[15] عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس روز کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اُس دن کی لمبائی کتنی ہوگی؟ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ مومن پر اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ اُس پر فرض نماز سے بھی آسان ہوگا جتنی دیر میں وہ دنیا کے اندر پڑھتے۔ روایت کیا اِن دونوں حدیثوں کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۳۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[16] قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز لوگوں کو ایک ہی چٹیل میدان میں جمع کیا جائے گا۔ پس ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنی کروٹوں کو بستروں سے جدا رکھتے تھے۔ وہ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے۔ پس حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام لوگوں کو حساب کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا۔

روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوضِ کوثر اور شفاعت کا بیان

پہلی فصل

۵۳۲۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جبکہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے کنارے اندر سے خالی موتیوں کے گنبد تھے۔ میں نے کہا کہ اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ کہا یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔ (بخاری)

۵۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا حوض ایک مہینے کی مسافت تک ہے۔ اس کے زاویے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے بھی پاکیزہ ہے اور اس کے آبخورے آسمان کے تاروں جیسے ہیں جو اس سے ایک دفعہ پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِي اُخْرٰى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا حوض اس سے لمبا ہے جتنا ایلہ سے عدن کا فاصلہ ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ہے۔ اس کے برتن آسمان کے تاروں سے تعداد میں زیادہ ہیں۔ میں اس سے لوگوں کو روکوں گا جیسے آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اس روز آپ ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا ہاں، تمہاری نشانی ہوگی جو دوسری امتوں کو حاصل نہیں ہوگی، تم آثارِ وضو کے باعث میرے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے آؤ گے۔ (مسلم) انہی میں حضرت انس سے ایک روایت ہے کہ فرمایا، اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر لوٹے نظر آئیں گے۔ انہی میں حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہیں جو اسے بڑھاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک سونے کا اور

اللبن واحلى من العسل يغت فيه ميزابان
يمدانه من الجنة احدهما من ذهب و
الآخر من ورق۔

۵۳۳۲ وعن سهل بن سعد قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اني فرطكم على الحوض
من مر علي شرب ومن شرب لم يظمأ ابدا
ليردن علي اقوام اعرفهم ويعرفوني ثم
يحال بيني وبينهم فاقول انهم مني فيقال
انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول سحقا
سحقا لمن غير بعدي۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۳ وعن انس ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال يحبس المؤمنون يوم القيمة حتى
يهموا بذلك فيقولون لو استشفعنا الى ربنا
فيريحنا من مكاننا فياتون آدم فيقولون انت
آدم ابو الناس خلقك الله بيده واسكنك
جنته واسجد لك ملائكته وعلمك اسماء
كل شيء اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا
من مكاننا هذا فيقول لست هناكم ويذكر
خطيئته التي اصاب اكله من الشجرة وقد
نهي عنها ولكن ائتوا نوحا اول نبي بعثه الله
الى اهل الارض فياتون نوحا فيقول لست
هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب سؤاله
ربه بغير علم ولكن ائتوا ابراهيم خليل
الرحمن قال فياتون ابراهيم فيقول اني
لست هناكم ويذكر ثلث كذبات كذبهن
ولكن ائتوا موسى عبدا آتاه الله التورىة
وكلمه وقربه نجيا قال فياتون موسى
فيقول اني لست هناكم ويذكر خطيئته

دوسرا چاندی کا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ جو میرے پاس سے گزرے وہ پیئے گا اور جس نے پیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے پاس سے کچھ لوگ گزریں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے جانتے ہیں۔ پھر میرے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا نئی باتیں گھڑ لی تھیں۔ پس میں کہوں گا۔ دوری دوری، جس نے میرے بعد تبدیلی کر دی۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز مسلمانوں کو روک لیا جائے گا تو انھیں اس پر تشویش ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں جو اس جگہ سے ہمیں نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، اپنی جنت میں آپ کو بسایا، فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور تمام چیزوں کے نام آپ کو بتائے، لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجیے کہ ہمیں اس جگہ سے نجات بخشے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں آ سکتا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو درخت سے کھانے کے سلسلے میں سرزد ہوئی اور جس سے منع فرمایا گیا تھا۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت نوح کی بارگاہ میں جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کے لیے پہلا نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ لوگ حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے، میں تمہارے کام نہیں آ سکتا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے سرزد ہوئی کہ علم کے بغیر سوال کر بیٹھے تھے۔ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم کی خدمت میں جاؤ۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں آ سکتا اور اپنی تین ایسی باتوں کا ذکر کریں گے جو ظاہر کے خلاف تھیں۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جو ایسے بندے ہیں کہ انھیں توریت دی اور ہم کلامی کا شرف

اِنِّیْ اَصَبْتُ قَتْلَةَ النَّفْسِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وَعَدَهٗ نَبِيُّكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنھیں اللہ نے رب جاں سے نوازا۔ وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کا نہیں اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی کہ ایک جان کو قتل کر بیٹھے تھے۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول اور روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ فرمائیں گے کہ تمہارے اس کام کا میں بھی نہیں ہوں تم حضرت محمد مصطفیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جو ایسے بندے ہیں کہ ان کی خاطر اللہ نے ان کے اگلوں اور ان کے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ فرمایا کہ وہ میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ میں اپنے رب سے تو اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اسی طرح پڑا رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا۔ فرمائے گا، محمد! اٹھو اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی ثنا اور حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی کہ نکال لو۔ پس میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر دوسری دفعہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا۔ فرمائے گا کہ اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھا کر اپنے رب کی وہ ثنا اور حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی کہ نکال لو پس میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں تیسری دفعہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی جائے گی۔ جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی ثنا اور حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر فرما دی جائے گی پس میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا حتیٰ کہ جہنم میں وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن مجید نے روک رکھا ہے یعنی جن کو ہمیشہ رہنا واجب ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے گا" (۱۷:۷۹) اور فرمایا کہ مقام محمود یہی ہے جس کا اس نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا

اُنہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا روز ہوگا تو لوگ ایک دوسرے کے پاس پھرتے پھرتے حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوں گے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے۔ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، ہاں تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ خلیل اللہ ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، ہاں تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، ہاں تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور اُس کا کلمہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، ہاں تم محمد مصطفیٰ کی بارگاہ میں جاؤ۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میرا ہی کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے اُن بعض حمدوں کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد و ثنا کروں گا اور آج وہ میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ پس میں اُن محامد کے ساتھ حمد بیان کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اُسے نکال دو۔ میں جا کر یہی کروں گا۔ میں واپس آکر پھر انہیں محامد کے ساتھ حمد کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ فرمایا جائے گا کہ اے محمد! سر اُٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ فرمایا جائے گا کہ جا کر اُسے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر میں آکر اللہ تعالیٰ کے وہی محامد بیان کروں گا۔ پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت کم ایمان ہو اُسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر چوتھی دفعہ واپس آ کر وہی محامد بیان کروں گا اور اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ فرمائے گا کہ اے محمد! سر اُٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! مجھے اُس

مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا ہو کے لیے بھی اجازت مرحمت فرما جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہو۔ فرمایا کہ اس کا تمہیں حق نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی کبریائی اور اپنی عظمت کی قسم ہے کہ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے اُسے ضرور نکال دوں گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز میری شفاعت سے پورا فائدہ وہ اٹھائے گا جس نے خاص دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا۔

(بخاری)

۵۳۳۶ وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی آپ کے حضور پیش کی گئی اور آپ اُسے پسند فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ جس روز لوگ پروردگارِ عالم کے حضور کھڑے ہوں گے۔ سورج نزدیک ہو جائے گا تو لوگوں کو اتنا غم والم پہنچے گا جو ناقابلِ برداشت ہوگا۔ لوگ کہیں گے کہ تم اُسے کیوں نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور آگے حدیثِ شفاعت بیان کی۔ فرمایا کہ میں عرش کے نیچے جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسے محامد اور اچھی ثنائیں کھولے گا جن میں سے کچھ بھی مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولا گیا۔ پھر فرمائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھا کر عرض گزار ہوں گا۔ اے رب! میری اُمت۔ اے رب! میری اُمت۔ فرمائے گا کہ اے محمد! اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو جن کا حساب نہیں ہے جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کر دو اور یہ باقی دروازوں میں دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ مکرمہ اور ہجر میں ہے۔

(متفق علیہ)

مَكَّةَ وَهَجَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٣٣٧ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیثِ شفاعت میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا تو وہ پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہو جائیں گی۔ (مسلم)

٥٣٣٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کے اس ارشادِ ربانی کی تلاوت کی: اے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے (۱۴: ۳۶) اور حضرت عیسیٰ نے کہا: اگر تو انہیں عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں (۵: ۱۱۸)۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میری اُمت! میری اُمت! اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد مصطفیٰ کی طرف جاؤ اور تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے، پس ان سے رونے کی وجہ پوچھو۔ حضرت جبریل نے حاضرِ بارگاہ ہو کر آپ سے پوچھا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کہا تھا وہ انہیں بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پیغام دو: ہم تمہاری اُمت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے۔ (مسلم)

٥٣٣٩ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا صاف دوپہر کے وقت تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی تردد ہوتا ہے جبکہ اس کے ساتھ بادل نہ ہو؟ کیا صاف چاندنی رات کے اندر تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی تردد ہوتا ہے جبکہ اس میں بادل نہ ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ قیامت کے روز تمہیں دیدارِ الٰہی میں اتنی ہی تکلیف اٹھانا پڑے گی جتنی ان میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر اُمت اس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ پوجا کرتا تھا۔ پس جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں اور تھانوں کی پوجا کرتے تھے وہ جہنم میں گرتے جائیں گے یہاں تک کہ وہاں وہی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، نیک ہوں یا بد۔ پھر رب العالمین ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمائے گا: تم نے کیا دیکھ

مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَّا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتوں نے شفاعت کر لی، انبیاء نے شفاعت کر لی اور مسلمان شفاعت کر چکے اور باقی نہیں رہا مگر ارحم الراحمین۔ پس جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکالے گا جس میں وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے قطعاً کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی۔ وہ کوئلے بن چکے ہوں گے اور انہیں اُس نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دہانوں میں ہے جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے۔ پس وہ نکلیں گے جیسے کوڑے کرکٹ سے اناج نکلتا ہے۔ وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے اور اُن کی گردنوں پر مہریں ہوں گی۔ اہل جنت کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں جن کو جنت میں داخل کر دیا اس کے بغیر کہ انہوں نے کوئی عمل کیا ہو یا کوئی نیکی آگے بھیجی ہو۔ ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے ہے جو تم دیکھ رہے ہو اور اسی کے برابر اور بھی۔ (متفق علیہ)

۵۳۴۰/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اُسے باہر نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا جو جل بھن کر کوئلے ہو چکے ہوں گے۔ پس وہ نہر حیات میں ڈالے جائیں گے تو وہ یوں اُگیں گے جیسے کوڑے کرکٹ سے دانہ اُگتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ زرد اور لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۱/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کو دیکھیں گے؟ پس حدیث ابو سعید کی طرح ذکر کی سوائے پنڈلی کھولنے کے اور فرمایا۔ جہنم کی پشت پر پل صراط رکھ دیا جائے گا اور رسولوں میں سے اپنی امت کے ساتھ سب سے پہلے گزرنے والا میں ہوں گا اور رسولوں کے سوا اُس روز

إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلْ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ إِلٰى بَابِ

کوئی کلام نہیں کرے گا اور رسولوں کا کلام اس روز یہ، اے اللہ! بچا! بچا! ہوگا۔ جہنم میں کنڈے ہوں گے سعدان کے کانٹوں جیسے۔ جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کتنے بڑے ہیں۔ لوگ اپنے اعمال کے باعث اُچک لیے جائیں گے۔ اُن میں سے بعض اپنے اعمال کے سبب ہلاک اور بعض ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے پھر نجات پائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کر کے فارغ ہو جائے گا اور اُنھیں جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور جب اُن سے نکالنے کا ارادہ کرے گا جنھوں نے گواہی دی ہوگی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ اُنھیں نکال لیں گے اور وہ سجدوں کی نشانیوں سے پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کی نشانی کو کھائے۔ پس سجدے کی نشانی کے سوا آدمی کی ہر چیز کو جہنم کھاتے گی۔ پس انھیں نکالا جائے گا کہ وہ کوئلے ہو چکے ہوں گے تو اُن پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُگیں گے جیسے کوڑے کرکٹ سے دانہ اُگتا ہے۔ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور جنتیوں میں سے وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری آدمی ہوگا۔ وہ دوزخ کی جانب منہ کر کے عرض گزار ہوگا، اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بُو نے مجھے جھلس دیا اور اس کی تیزی نے مجھے جلا دیا ہے۔ فرمائے گا کہ شاید میں ایسا کر دوں تو تُو اور بھی سوال کرے گا۔ وہ عرض کرے گا، تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس وہ اللہ کو عہد و پیمان دے گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف متوجہ ہوگا اور اُس کی تازگی دیکھے گا تو خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ چاہے گا، پھر عرض گزار ہوگا، اے رب! مجھے دروازۂ جنت کے قریب کر دے۔ فرمائے گا کہ کیا تُو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا۔ عرض گزار ہوگا، اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رہوں۔ فرمائے گا کہ شاید میں تجھے یہ دے دوں تو تُو اور بھی سوال کرے گا۔ عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ پس وہ رب کو عہد و پیمان دے گا جو وہ چاہے گا اور اُسے دروازۂ جنت تک پہنچا دیا جائے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور دیکھے گا جو اُس میں تازگی، شادابی اور سرور ہے تو جتنی دیر اللہ چاہے

الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا
فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ
أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ
اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ
أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ
لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى
يَضْحَكَ اللهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي
دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا
انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ
كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا
انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ
مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى
لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ خاموش رہے گا اور عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! تیری خرابی ہو، تو کتنا عہد شکن ہے؟ کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اس کے سوا اور سوال نہیں کروں گا؟ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ بننے دے۔ وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے گا اور خوش ہو کر جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دے گا اور فرمائے گا کہ تمنا بیان کر۔ وہ تمنا بیان کرے گا، یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں فلاں تمنا بھی کر اور اس کا رب اسے یاد دلائے گا، یہاں تک کہ وہ بھی پوری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا اور۔
(متفق علیہ)

۵۳۴۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ
مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ
الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللهُ شَيْئًا
مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي
مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَ
أَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللهُ يَا ابْنَ آدَمَ
لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا
يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ
يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ
فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ
الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا آدمی کبھی چلے گا کبھی گر پڑے گا اور کبھی اسے آگ جھلسائے گی۔ جب نکل آئے گا تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا: برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا عطا فرما دیا کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا ہوگا۔ اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا تو کہے گا کہ اے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے کہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! اگر میں تجھے یہ دے دوں تو شاید تو اس کے سوا اور بھی مانگے؟ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! نہیں۔ وہ عہد کرے گا کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب عذر قبول کرے گا کہ وہ ایسی چیز کو دیکھ رہا ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے نزدیک کر دیا جائے گا تو اس سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا۔ پھر اس کے لیے ایک درخت اور ظاہر کیا جائے گا جو پہلے سے بھی خوبصورت ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کا سایہ حاصل کروں، میں اس کے سوا

الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْئَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْئَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْئَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْئَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا

کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تُو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ تجھے اگر یہ دوں تو شاید تُو کوئی اور سوال کرے۔ پس وہ عہد کرے گا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اُس کا رب عذر قبول کرے گا کہ اس نے ایسی چیز دیکھی ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا پس اُسے درخت کے نزدیک کر دے گا۔ وہاں سے سایہ حاصل کرے گا اور اُس کا پانی پیئے گا۔ پھر دروازۂ جنت کے پاس اُس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے دونوں سے خوبصورت ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اس کے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں، میں اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تُو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا؟ عرض کرے گا کہ اے رب! کیوں نہیں۔ بس اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ رب اُس کا عذر قبول فرمائے گا کہ اس نے وہ چیز دیکھی ہے کہ صبر نہیں کر سکتا۔ پس اُسے اس کے نزدیک کر دے گا۔ وہ نزدیک ہو کر جب اہلِ جنت کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اس میں داخل کر دے۔ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! تجھ سے مجھے کیا چیز فارغ کرے گی؟ کیا تُو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے ساری دنیا جتنا اور اتنا ہی اور دے دوں؟ عرض کرے گا کہ اے رب! یہ تو مجھ سے مذاق معلوم ہوتا ہے حالانکہ تو جہانوں کا رب ہے۔ پس حضرت ابنِ مسعود ہنس پڑے اور فرمایا کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے تھے تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کس چیز سے ہنسے؟ فرمایا کہ پروردگارِ عالم اس پر ہنس پڑا جبکہ اس نے کہا کہ یہ تو مجھ سے مذاق معلوم ہوتا ہے حالانکہ تو جہانوں کا رب ہے۔ فرمائے گا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو چاہوں اس کے کرنے پر قدرت رکھتا ہوں۔ (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں حضرت ابو سعید سے اسی طرح مروی ہے لیکن وہ: اے آدم کے بیٹے! تجھ سے مجھے کیا چیز فارغ کرے گی؟ سے آخر حدیث کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے یاد دلائے گا کہ فلاں فلاں چیزیں بھی مانگ۔ یہاں تک کہ جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا اور۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو اس کی دو بیویاں بھی اسی طرح کی حوروں میں سے اندر داخل ہوں گی۔ وہ کہیں گی کہ شکر ہے جس نے آپ کو ہمارے لیے زندہ فرمایا

أَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ

اور ہمیں آپ کے لیے زندہ رکھا۔ وہ کہے گا کہ جتنا مجھے عطا فرمایا گیا ہے اتنا کسی کو عطا نہیں فرمایا گیا۔

٥٣٤٤ / ١٥ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتنے ہی گروہوں کو آگ کی لپٹ پہنچے گی ان گناہوں کی سزا میں جو انہوں نے کیے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ انہیں جہنمی کہا جائے گا۔

(بخاری)

٥٣٤٥ / ١٦ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ جہنم سے محمد مصطفیٰ کی شفاعت سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں جہنم والے کہا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ میری شفاعت سے نکالے جائیں گے جن کا جہنم والے نام پڑ جائے گا۔

٥٣٤٦ / ١٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس شخص کو اچھی طرح جانتا ہوں جو سب کے بعد جہنم سے نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا اور سمجھے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں نے اسے بھری ہوئی پایا ہے۔ فرمائے گا کہ جا کر جنت میں داخل ہو جا کہ تیرے لیے ساری دنیا کے برابر اور دس گنا مزید ہے۔ عرض گزار ہوگا کہ کیا یہ مجھ سے ہنسی مذاق کیا جا رہا ہے حالانکہ تو حقیقی بادشاہ ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کے مبارک کچلے نظر آنے لگے اور کہا جاتا ہے کہ اہل جنت میں سب سے کم مرتبہ اسی کا ہے۔

(متفق علیہ)

٥٣٤٧ / ١٨ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهٖ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بخوبی جانتا ہوں کہ جنت میں سب کے بعد کون داخل ہوگا اور سب سے بعد کون نکلے گا۔ ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا۔ فرمایا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اسے دکھاؤ اور کبیرہ گناہوں کو ایک طرف رکھو۔ پس اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے

ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٣٤٨ / ١٩ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٣٤٩ / ٢٠ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٣٥٠ / ٢١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٣٥١ / ٢٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

رکھے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تجھے معلوم ہے کہ فلاں روز تُو نے فلاں کام کیا اور فلاں روز فلاں کام کیا وہ کہے گا: ہاں۔ انکار کرنے کی جرأت نہیں رکھے گا اور کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ وہ اس کے سامنے نہ رکھ دیے جائیں۔ اُس سے کہا جائے گا کہ تیرے لیے ہر گناہ کے بدلے نیکی ہے۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں نے ایسے کام بھی کیے تھے جو اب نہیں دکھائے گئے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے چار شخصوں کو نکال کر بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ پھر اُن کے لیے جہنم کا حکم فرما دیا جائے گا۔ اُن میں سے ایک مڑ کر دیکھے گا اور عرض گزار ہوگا: اے رب! میں تو پوری امید رکھتا تھا کہ جب مجھے جہنم سے نکال لیا ہے تو دوبارہ اُس میں نہیں ڈالا جائے گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے نجات بخشے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض مسلمان جہنم سے نجات پائیں گے تو انھیں جنت و دوزخ کے درمیان ایک پُل کے اوپر روک لیا جائے گا کہ ایک دوسرے سے اُن مظالم کا بدلہ لیں جو دنیا میں کیے تھے۔ یہاں تک کہ جب حقوق کا معاملہ پاک صاف ہو جائے گا تو انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، تم میں سے ہر ایک جنت میں اپنی رہائش گاہ کو اس سے زیادہ جانتا ہوگا جتنا دنیا کے اندر وہ اپنے مکان کو جانتا تھا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوئی داخل نہیں ہوتا مگر اُس کو اُس کا جہنم والا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے جبکہ برائی کرتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوتا مگر اُس کو اُس کا جنت والا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے جبکہ نیکی کرتا ہے تاکہ اُسے حسرت رہے۔

(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت کی طرف اور جہنمی جہنم کی طرف چل پڑیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان رکھا جائے گا۔ پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک ندا کرنے والا منادی کرے گا کہ اہل جنت! موت نہیں رہی۔ اے اہل جہنم! موت نہیں رہی۔ پس اہل جنت کی خوشیوں میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا اور جہنمیوں کا رنج و غم اور بھی بڑھ جائے گا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۳۵۲/۲۳ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی عدن سے عمان البلقاء تک۔ اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اُس کے آبخورے گنتی میں آسمان کے تاروں جتنے ہیں۔ جو اُس سے ایک دفعہ پی لے گا تو اس کے بعد اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اُس پر سب سے پہلے فقرائے مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے پھٹے پرانے ہوتے تھے۔ ناز و نعمت میں پلنے والی عورتیں ان سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتی تھیں اور ان کے لیے دروازے کھولے نہیں جاتے تھے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۳/۲۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانَ مِائَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک منزل پر اُترے۔ آپ نے فرمایا کہ جو حوض پر میرے پاس آئیں گے تم اُن کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ عرض کی گئی کہ اُس روز آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ سات سو یا آٹھ سو۔

(ابو داؤد)

۵۳۵۴/۲۵ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور وہ فخر محسوس کریں گے کہ آنے والے کس کے زیادہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے پاس آئیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۵/۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا آپ میری شفاعت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ میں کرنے والا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کہاں تلاش

تطلبني على الصراط قلت فإن لم ألقك على الصراط قال فاطلبني عند الميزان قلت فإن لم ألقك عند الميزان قال فاطلبني عند الحوض فإني لا أخطئ هذه الثلث المواطن۔

(رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

۵۳۵۶ / ۲۷ وعن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قيل له ما المقام المحمود قال ذاك يوم ينزل الله تعالى على كرسيه فيئط كما يئط الرحل الجديد من تضايقه وهو كسعة ما بين السماء والأرض ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون أول من يكسى إبراهيم يقول الله تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم أكسى على إثره ثم أقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الأولون والآخرون۔ (رواه الدارمي)

۵۳۵۷ / ۲۸ وعن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شعار المؤمنين يوم القيامة على الصراط رب سلم سلم۔

(رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

۵۳۵۸ / ۲۹ وعن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي۔ (رواه الترمذي وأبو داود ورواه ابن ماجة عن جابر)

۵۳۵۹ / ۳۰ وعن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني آت من عند ربي فخيرني بين أن يدخل نصف أمتي الجنة وبين الشفاعة فاخترت الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله شيئا۔ (رواه الترمذي وابن ماجة)

۵۳۶۰ / ۳۱ وعن عبد الله بن أبي الجدعاء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة بشفاعة رجل من أمتي أكثر من بني تميم۔

کروں؟ فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے صراط پر تلاش کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر پل صراط پر نہ پاؤں۔ فرمایا تو مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر میزان پر بھی نہ پاؤں؟ فرمایا تو پھر مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ ان تینوں مقامات کے سوا میں اور کسی جگہ نہیں جاؤں گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مقام محمود کیا ہے تو فرمایا۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا تو وہ ایسے چرچرائے گی جیسے نیا کجاوہ اپنی تنگی کے باعث چرچراتا ہے حالانکہ اس کی وسعت زمین و آسمان کی درمیانی فضا جیسی ہے اور تمہیں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنے کے بغیر لایا جائے گا تو سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔ پس ان کے لیے دو سفید جوڑے لائے جائیں گے پھر ان کے بعد مجھے پہنائے جائیں گے پھر میں اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا کہ سب اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔ (دارمی)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز صراط پر ایمان والوں کا وظیفہ یہ ہوگا۔ اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت اپنی امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے (ترمذی، ابو داؤد) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا تو مجھے نصف جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کرنے میں سے ایک چیز کو چن لینے کا اختیار دیا گیا۔ پس میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے لیے ہے جو مر گیا اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔

حضرت عبداللہ بن ابو الجدعاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے ایک فرد کی شفاعت سے جنت میں بنو تمیم سے زیادہ لوگ داخل ہوں گے۔

(رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجۃ)

۵۳۶۱ (۳۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ۔

(رواہ الترمذی)

۵۳۶۲ (۳۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَۃِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَحَثَا بِکَفَّیْہِ وَجَمَعَھُمَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَمَا عَلَیْکَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰہُ کُلَّنَا الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَآءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

۵۳۶۳ (۳۴) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفُّ اَھْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وَضُوْءًا فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

۵۳۶۴ (۳۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْھُمَا فَقَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا

(ترمذی، دارمی، ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول! ہمارے لیے تعداد اور بڑھا دیجیے۔ فرمایا کہ اور اتنے یعنی دونوں ہاتھوں سے ملا کر لپ بنائی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے تعداد اور بڑھائیے۔ فرمایا کہ اور اتنے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ابوبکر جانے دیجئے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ کو کیا حرج پہنچتا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک ہی لپ میں ساری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر نے سچ کہا ہے۔

(شرح السنہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی اُن کے پاس سے گزرے گا تو اُن میں سے ایک آدمی سے کہے گا۔ اے فلاں! کیا آپ پہچانتے نہیں کہ میں نے آپ کو پانی پلایا تھا۔ دوسرا کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا۔ پس وہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور اُسے جنت میں داخل کرے گا۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو شخص بہت ہی چلائیں گے تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ انہیں نکال لو۔ اُن سے فرمائے گا کہ تم اتنا کس لیے چلاتے ہو؟ وہ دونوں کہیں گے کہ ہم نے اس لیے ایسا کیا کہ تو ہم پر رحم فرمائے گا۔ فرمایا کہ میری رحمت تمہارے لیے یہی ہے کہ اپنی جانوں کو اسی جگہ جہنم میں ڈال دو جہاں تھے۔ ایک اپنی جان کو ڈال دے گا تو اللہ

نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تعالیٰ اُس پر سلامتی والی ٹھنڈک کر دے گا اور دوسرا کھڑا ہی رہے گا۔ وہ اپنی جان کو نہیں ڈالے گا۔ رب تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ تجھے اپنی جان اپنے ساتھی کی طرح ڈالنے سے کس چیز نے منع کیا؟ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں امید رکھتا ہوں کہ نکالنے کے بعد مجھے دوبارہ اس میں نہیں بھیجے گا۔ رب تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ تیرے لیے تیری امید کے مطابق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دونوں جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(ترمذی)

۵۳۶۵ / ۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ جہنم پر وارد ہوں گے۔ پھر اُس کے اوپر سے اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔ سب سے پہلا بجلی چمکنے کی طرح، پھر ہوا کے جھونکے کی طرح، پھر گھوڑ سوار کی طرح، پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر دوڑنے والے آدمی کی طرح اور پھر چلنے والے کی طرح۔

(ترمذی، دارمی)

تیسری فصل

۵۳۶۶ / ۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تمہارے آگے میرا حوض ہے اور اُس کے دونوں کناروں کے درمیان جرباء اور اذرح کے برابر فاصلہ ہے۔ بعض راویوں نے کہا کہ دونوں شام کی بستیاں ہیں جن کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس کے کوزے آسمان کے تاروں کے برابر ہیں جو اُس پر وارد ہوا اور اُس سے پیے تو اس کے بعد اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۶۷ / ۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلَى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ

حضرت حذیفہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا، مسلمان کھڑے ہوں گے تو جنت اُن کے نزدیک کر دی جائے گی۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں گے: ابا جان! ہمارے لیے جنت کھلوائیے۔ فرمائیں گے کہ تمہیں جنت سے نہیں نکلوایا مگر تمہارے باپ کی لغزش نے لہٰذا میں اس لائق نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کی بارگاہ میں جاؤ۔ حضرت ابراہیم بھی فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں کیونکہ میں

ذَالِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى
مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى
فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى
كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسَى لَسْتُ بِصَاحِبِ
ذَالِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ
الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا
وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي
أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى
الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ
كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي
بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ
يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ
حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا
زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ
مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ
فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَ
الَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ
لَسَبْعِينَ خَرِيفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۶۸ (۳۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ
كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ إِنَّهُ
الضَّغَابِيسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۶۹ (۴۰) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ
الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بیرونی معاملات میں خلیل ہوں۔ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ
نے حقیقی کلام فرمایا تھا۔ وہ حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو فرمائیں گے،
میرا یہ منصب نہیں ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جو کلمۃ اللہ اور روح اللہ
ہیں، چنانچہ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ یہ منصب میرا بھی نہیں ہے۔ پس محمد مصطفیٰ
کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ کھڑے ہو جائیں گے اور آپ کو اجازت
دے دی جائے گی نیز امانت اور صلہ رحمی کو بھی بھیج دیا جائے گا۔ وہ دونوں پل
صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے سب سے پہلا گروہ
بجلی کی طرح گزرے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ قربان، بجلی
کی طرح گزرنے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ کیسے گزرتی ہے
اور پلک جھپکنے میں لوٹ آتی ہے۔ پھر ہوا کے گزرنے کی طرح، پھر پرندے
کے گزرنے کی طرح اور دوڑنے والوں کی طرح یعنی اعمال انہیں چلائیں گے
اور تمہارا نبی صراط پر جلوہ افروز ہو کر عرض کر رہا ہوگا۔ اے رب! سلامت
رکھ، سلامت رکھ، یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے چنانچہ
ایک آدمی آئے گا اور گھسٹتا ہوا گزرے گا اور پل صراط کے دونوں جانب کنڈے
لگے ہوئے ہوں گے۔ تاکہ جس کے متعلق حکم فرمایا جائے اسے پکڑ لیں۔
بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے، بیشک
جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت جتنی ہے۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ شفاعت کے ذریعے جہنم سے نکالے
جائیں گے گویا وہ اَلثَّعَارِیْر ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اَلثَّعَارِیْر
کیا ہے؟ فرمایا کہ چھوٹی ککڑیاں۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز تین قسم کے حضرات شفاعت
کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہداء۔

(ابن ماجہ)

الآخرين يطوف عليهم المؤمنون وجنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين أن ينظروا إلى ربهم إلا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن۔

(متفق عليه)

کر نہیں دیکھیں گے۔ ایمان والے اُن کے پاس آتے جاتے ہوں گے۔ دو باغ چاندی کے ہوں گے نیز اُن کے برتن اور دیگر چیزیں۔ دو باغ سونے کے ہوں گے نیز اُن کے برتن اور دوسری چیزیں بھی۔ اُن لوگوں کے اپنے رب کو دیکھنے میں کبریائی کی چادر کے سوا کوئی اور رکاوٹ نہیں ہوگی۔ یہ جنت عدن کی بات ہے۔ (متفق علیہ)۔

(متفق علیہ)

۵۳۷۵ وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والأرض والفردوس أعلاها درجة منها تفجر أنهار الجنة الأربعة ومن فوقها يكون العرش فإذا سألتم الله فاسألوه الفردوس۔ (رواه الترمذي ولم أجده في الصحيحين ولا في كتاب الحميدي)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے اندر سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان اور فردوس اُن میں سب سے اونچا درجہ ہے جس سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ اُس کے اوپر عرش ہوگا۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اُس سے فردوس کا سوال کرنا۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہ بھی صحیحین اور کتاب الحمیدی میں نہیں ملی ہے۔

۵۳۷۶ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن في الجنة لسوقا يأتونها كل جمعة فتهب ريح الشمال فتحثو في وجوههم وثيابهم فيزدادون حسنا وجمالا فيرجعون إلى أهليهم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فيقول لهم أهلوهم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فيقولون وأنتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو لوگ آیا کریں گے۔ پس شمالی ہوا چلے گی جو اُن کے چہروں اور کپڑوں کو لگے گی تو اُن کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ حسن و جمال بڑھ جانے کے بعد جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹیں گے تو وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے بعد آپ کا حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے بعد آپ کے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ (مسلم)۔

۵۳۷۷ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر ثم الذين يلونهم كأشد كوكب دري في السماء إضاءة قلوبهم على قلب رجل واحد لا اختلاف بينهم ولا تباغض لكل امرئ منهم زوجتان من الحور العين يرى مخ سوقهن من وراء العظم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی۔ پھر اُن سے نزدیک والوں کی چمکتے ہوئے تارے سے زیادہ روشن جو آسمان میں چمکتا ہے۔ اُن کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ جن کے درمیان نہ اختلاف ہوگا اور نہ دشمنی۔ ہر شخص کی اُن میں سے دو بیویاں حورعین سے ہوں گی۔ حسن کے باعث ہڈی اور گوشت کے اندر سے جن کی پنڈلیوں

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا — جنت اور اہلِ جنت کی صفات

پہلی فصل

۵۳۷۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ کسی بشر کے دل میں اُن کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھو لو۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک والی کیا چیزیں اُن کے لیے چھپا رکھی ہیں۔ (۳۲: ۱۷۔ متفق علیہ)

۵۳۷۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اُس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح یا شام کے وقت اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اُس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی زمین کی طرف جھانکے تو دونوں کی درمیانی جگہ کو چمکا دے اور دونوں کی درمیانی چیزوں کو خوشبو سے بسا دے اور اُس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ (بخاری)

۵۳۷۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار سو سال تک چلتا رہے تو اُسے عبور نہ کر سکے اور جنت میں تم سے کسی کی کمان برابر جگہ اُن چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِیْ رِوَايَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِیْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کے لیے جنت میں ایک ہی اندر سے خالی موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی اور دوسری روایت میں ہے کہ جس کی لمبائی ساٹھ میل ہے۔ اُس کے ہر گوشے میں گھر والے ہوں گے جو دوسروں

وَالْحُورُ الْعِينِ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو گودا نظر آئے گا۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔ نہ وہ بیمار ہوں گے، نہ پیشاب اور پاخانہ کریں گے، نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔ اُن کے برتن سونے اور چاندی کے اور اُن کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور اُن کی انگیٹھیوں کا ایندھن لوبان اور اُن کا پسینہ مشک ہوگا۔ سب ایک آدمی کی طرح اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے جن کا قد ساٹھ گز ہو گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت کھائیں پئیں گے، لیکن تھوکنے، پیشاب کرنے، پاخانے میں جانے اور ناک صاف کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کھانے کو کیا ہے گا؟ فرمایا کہ ڈکار ہیں گے اور مشک جیسی اُس کی خوشبو ہوگی اور تسبیح و تحمید اُن کے دلوں میں ڈال دی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈال دی گئی ہے۔

(مسلم)

۵۳۷۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعمت میں رہے گا، فکرمند نہیں ہوگا، نہ اُس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اُس کی جوانی ختم ہوگی۔ (مسلم)

۵۳۸۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَّإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَّإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَّإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ندا کرنے والا منادی کرے گا کہ تم صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی نہیں مرو گے، ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور ہمیشہ ناز و نعمت میں رہو گے اور کبھی فکرمند نہیں ہو گے۔

(مسلم)

۵۳۸۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت اپنے اوپر بالاخانے والوں کو یوں دیکھا کریں گے جیسے تم مشرق یا مغرب میں چمکتے ہوئے ستارے کو ایک دوسرے کو دکھاتے ہو، اُن حضرات کی فضیلت کے باعث۔ لوگ عرض گزار

الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بولے کہ یا رسول اللہ! وہ انبیائے کرام کے مقامات ہوں گے جن تک ان کے سوا دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ فرمایا کیوں نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُن لوگوں کے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۲/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں بعض ایسے داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔

(مسلم)

۵۳۸۳/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے فرمائے گا: اے اہلِ جنت! عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہم تیرے لیے حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا ہے کہ راضی نہ ہوں جبکہ ہمیں اتنا عطا فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو اتنا عطا نہیں فرمایا۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز نہ دے دوں؟ عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب! اس سے افضل چیز کیا ہے؟ فرمائے گا کہ میں تمہیں اپنی رضامندی دیتا ہوں کہ اس کے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۸۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت کے اندر تم میں سے جس کو سب سے گھٹیا مقام ہوگا اُس سے کہا جائے گا کہ تمنا کر۔ وہ تمنا کرے گا، پھر تمنا کرے گا۔ اُس سے کہا جائے گا کہ تُو نے تمنائیں پوری کر لیں؟ عرض گزار ہوگا ہاں۔ فرمائے گا کہ تیرے لیے ہے جو تُو نے تمنا کی اور اس کے برابر اور۔ (مسلم)

۵۳۸۵/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں سے ہیں۔

(مسلم)

۵۳۸۶/۱۷ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں بتایا گیا کہ اگر جہنم کے کنارے سے اُس میں ایک پتھر ڈالا جائے تو ستر

خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سال سے پہلے اُس کی تہ میں نہیں پہنچ سکے گا اور خدا کی قسم، وہ بھر دی جائے گی اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اُس پر ایک روز ایسا بھی آئے گا جب وہ کثرتِ ہجوم سے بھری ہوئی ہوگی۔
(مسلم)

دوسری فصل

۵۳۸۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ[18] خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا کہ پانی سے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی جبکہ اُس کا گارا مشکِ اذفر ہے، اُس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اُس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اُس میں داخل ہوگا وہ آرام میں رہے گا، غمگین نہیں ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا، نہ موت آئے گی، نہ اُن کے کپڑے پھٹیں گے اور نہ جوانیاں فنا ہوں گی۔
(احمد، ترمذی، دارمی)

۵۳۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[19] مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوئی درخت نہیں مگر اُس کا تنا سونے کا ہے۔
(ترمذی)

۵۳۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[20] اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سَو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[21] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے اندر سَو درجے ہیں۔ اگر سارے جہانوں کو اکٹھا کر لیا جائے تو اُن میں سے ایک کے اندر سما جائیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[22] فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادِ ربانی: وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کے بارے میں فرمایا: اُن کی بلندی آسمان و زمین کی درمیانی مسافت یعنی پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٩٢ (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگاتے ہوں گے، اور دوسرے گروہ کے آسمانی چمک دار ستارے سے زیادہ خوب صورت ہوں گے۔ اُن میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی نے ستّر جوڑے پہن رکھے ہوں گے لیکن پھر بھی باہر سے اُس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ (ترمذی)

٥٣٩٣ (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوَيُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں مومن کو جماع کی بہت زیادہ طاقت دی جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ فرمایا کہ سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔ (ترمذی)

٥٣٩٤ (٢٥) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جتنی چیز کو ناخن اٹھاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں کی درمیانی چیزیں جگمگا اُٹھیں۔ اور اگر اہلِ جنت میں سے کوئی شخص جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی یوں ماند پڑ جائے جیسے سورج کی روشنی سے تاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٩٥ (٢٦) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہلِ جنت کے جسم بغیر بالوں کے، بے ریش اور سُرمگیں آنکھوں والے ہوں گے۔ اُن کی جوانیاں ختم نہیں ہوں گی اور اُن کے کپڑے نہیں پھٹیں گے۔ (ترمذی، دارمی)

٥٣٩٦ (٢٧) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِينَ اَوْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِينَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہلِ جنت داخل ہوں گے کہ جسم بالوں کے بغیر، بے ریش، اور سرمگیں آنکھوں والے۔ اُن کی عمریں تیس یا تینتیس سال کی ہوں گی۔ (ترمذی)

٥٣٩٧ (٢٨) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهُ سِدْرَةَ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا جبکہ آپ کے حضور

الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۹۸ / ۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۹ / ۳۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللّٰهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۰۰ / ۳۱ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ أَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ)

سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر ہوا تو فرمایا: سوار اُس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا فرمایا کہ سو سوار اُس کے سائے میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اِس میں راوی کو شک ہے۔ اُس میں سونے کے پتنگے ہیں اور اُس کے پھل مٹکوں جیسے ہیں۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوثر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما دی ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اُس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اُونٹوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ وہ تو بہت عمدہ ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے کھانے والے ان سے زیادہ عمدہ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں کوئی گھوڑا ہے؟ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دے تو تم یاقوت کے سرخ گھوڑے پر سواری کرنا چاہو گے وہ تمہیں جنت میں لیے پھرے جہاں تم چاہو تو ایسا ہو جائے گا۔ ایک آدمی پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں اُونٹ ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اُسے وہ جواب نہ دیا جو اُس کے ساتھی کو دیا تھا بلکہ فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دے تو وہاں تمہارے لیے وہی ہوگا جو تمہارا دل چاہے گا اور تمہاری آنکھ لذت یاب ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہوئے تو تمہیں یاقوت کا گھوڑا دیا جائے گا جس کے دو پَر ہوں گے۔ تمہیں اُس پر سوار کر دیا جائے گا، پھر وہ تمہیں لے کر اُڑے گا جہاں تم چاہو گے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اِس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابو سورہ راوی حدیث کو ضعیف کر رہا ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو سورہ منکر الحدیث ہے جو منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔

٥٤٠١ (٣٢) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ اِس اُمت کی اُن میں سے اَسّی صفیں ہوں گی اور چالیس تمام اُمتوں کی۔ روایت کیا ہے اسے ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

٥٤٠٢ (٣٣) وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ)

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت جس دروازے سے جنت میں داخل ہو گی اُس کی چوڑائی ماہر سوار کی تین سال مسافت کے برابر ہے۔ پھر وہ اُس پر تنگ ہوں گے اور خطرہ ہوگا کہ اُن کے کندھے نہ ہل جائیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ اسے نہیں جانتے تھے اور کہا کہ خالد بن ابو بکر منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

٥٤٠٣ (٣٤) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید فروخت نہیں ہوگی بجز مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی۔ جب آدمی کسی صورت کو پسند کرے تو اُسے اختیار کر لے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٤٠٤ (٣٥) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

سعید بن مسیب ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں جمع کرے۔ سعید عرض گزار ہوئے کہ کیا اُس میں بازار ہے؟ فرمایا ہاں مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اہلِ جنت جب اُس میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے لحاظ سے اُس میں اُتریں گے۔ پھر دنیا کے دنوں سے روزِ جمعہ کی مقدار کے برابر اُنہیں اجازت دی جائے گی تو اپنے رب کا دیدار کریں گے اور اللہ کا عرش اُن کے لیے ظاہر ہوگا اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کے اندر اُن پر تجلی فرمائے گا اور اُن کے لیے نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور اُن میں سے ادنیٰ درجے والا مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور وہ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ کرسیوں پر بیٹھنے والے

ومنابر من فضة ويجلس أدناهم وما فيهم دني على كثبان المسك والكافور ما يرون أن أصحاب الكراسي بأفضل منهم مجلسا قال أبو هريرة قلت يا رسول الله وهل نرى ربنا قال نعم هل تتمارون في رؤية الشمس والقمر ليلة البدر قلنا لا قال كذلك لا تتمارون في رؤية ربكم ولا يبقى في ذلك المجلس رجل إلا حاضره الله محاضرة حتى يقول للرجل منهم يا فلان ابن فلان أتذكر يوم قلت كذا وكذا فيذكره ببعض غدراته في الدنيا فيقول يا رب أفلم تغفر لي فيقول بلى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هذه فبينا هم على ذلك غشيتهم سحابة من فوقهم فأمطرت عليهم طيبا لم يجدوا مثل ريحه شيئا قط ويقول ربنا قوموا إلى ما أعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتم فنأتي سوقا قد حفت به الملائكة فيها ما لم تنظر العيون إلى مثله ولم تسمع الآذان ولم يخطر على القلوب فيحمل لنا ما اشتهينا ليس يباع فيها ولا يشترى وفي ذلك السوق يلقى أهل الجنة بعضهم بعضا قال فيقبل الرجل ذو المنزلة المرتفعة فيلقى من هو دونه وما فيهم دني فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقضي آخر حديثه حتى يتخيل عليه ما هو أحسن منه وذلك أنه لا ينبغي لأحد أن يحزن فيها ثم ننصرف إلى منازلنا فيتلقانا أزواجنا فيقلن مرحبا وأهلا لقد جئت وإن بك من الجمال أفضل مما فارقتنا عليه فنقول إنا جالسنا اليوم ربنا

اُن سے افضل ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے: نہیں۔ فرمایا کہ اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے۔ اُس مجلس میں کوئی شخص باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے موجود ہوگا۔ پھر اُن میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا: اے فلاں ابن فلاں! کیا تو انکار کرتا ہے کہ ایک روز تُو نے ایسا کہا تھا اور دنیا میں اُس کی عہد شکنی کے بعض واقعات یاد کروائے گا۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! کیا تُو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت سے ہی تُو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی دوران اُن کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا اور بارش ہونے لگے گی کہ اُس جیسی خوشبو کبھی میسر نہیں آئی ہوگی۔ ہمارا رب فرمائے گا کہ اُس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہے اور اُس میں سے حسبِ منشا لے لو۔ ہم اُس بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیرا ہوا ہوگا کہ اُس جیسا نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا، نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ دلوں میں اُس کا خطرہ گزرا ہوگا۔ ہم جو چیز چاہیں گے ہمیں اُٹھا دی جائے گی۔ اُس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی، بلکہ اہلِ جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک اُونچے مرتبے والا دوسرے گھٹیا مرتبے والے کو ملے گا حالانکہ اُن میں گھٹیا کوئی نہیں ہوگا تو اُس کے اُوپر جو لباس دیکھے گا اُسے وہ پسند آئے گا۔ ابھی اُس کی بات پوری نہیں ہوگی کہ اپنے اُوپر اُس سے بھی بہتر دیکھے گا اور یہ اس لیے کہ وہاں کوئی غم نہیں کھائے گا۔ پھر ہم اپنی منزلوں کی طرف لوٹیں گے تو اپنی بیویوں سے ملیں گے تو وہ کہیں گی خوش آمدید آپ کا حُسن و جمال ہم سے جُدا ہونے کے بعد اور بھی بڑھ گیا۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب کے پاس بیٹھے تھے اور ہمارا یہی حق تھا کہ اسی طرح لوٹتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

الْجَبَّارُ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبَ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۴۰۵/۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِي.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيرَةَ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے کم درجے والا جنتی وہ ہے جس کے اسّی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں۔ اس کے لیے موتی، زبرجد اور یاقوت کا جابیہ سے صنعاء جتنا خیمہ نصب کیا جائے گا اور جنتیوں میں سے خواہ کوئی چھوٹی عمر میں مرا تھا یا بڑھاپے میں، سب اس میں تیس سال کے ہوں گے۔ کبھی ان کی عمر نہیں بڑھے گی اور اسی طرح جہنمی ہوں گے اور اسی سند کے ساتھ فرمایا، ان کے اوپر چھوٹے موتیوں کے تاج ہوں گے جو مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دیں۔ اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ مومن کو جنت میں جب اولاد کی خواہش ہوگی تو حمل رہنا، پیدا ہونا اور عمر رسیدہ ہونا ایک ساعت میں ہو جائے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس حدیث میں کہا، جب جنت میں مومن کو اولاد کی خواہش ہوگی تو سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن خواہش نہیں کرے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابن ماجہ نے چوتھی بات کو اور دارمی نے آخری کو روایت کیا ہے۔

۵۴۰۶/۳۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں حوروں کا اجتماع ہوا کرے گا، جس میں وہ بلند آواز سے پڑھیں گی، لوگوں نے ایسی آواز سنی نہیں ہوگی۔ وہ کہیں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی عورتیں ہیں اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم خوشیوں میں رہنے والی ہیں کبھی غمگین نہیں ہوں گی اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناخوش نہیں ہوں گی۔ بشارت ہو اسے جو ہمارے لیے ہے اور جس کے لیے ہم ہیں (ترمذی)۔

۵۴۰۷/۳۸ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک دریا پانی کا ایک شہد کا، ایک دودھ کا اور ایک شراب کا ہے۔ پھر اُس سے نہریں نکلتی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور دارمی نے حضرت معاویہ سے اسے روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۵۴۰۸/۳۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكِبِهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک آدمی کروٹ لینے سے پہلے ستر تکیوں سے ٹیک لگائے گا۔ پھر اُس کے پاس ایک عورت آئے گی جو اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھے گی وہ اُس کے رخسار میں اپنی صورت کو آئینے سے زیادہ صاف دیکھے گا۔ اُس پر جو سب سے گھٹیا موتی ہوگا وہ مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دے گا۔ وہ سلام کرے گی اور یہ اُسے جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تُو کون ہے؟ کہے گی کہ میں زائد نعمت ہوں۔ اُس کے اوپر ستر کپڑے ہوں گے لیکن نظر اُن سے پار جائے گی یہاں تک کہ اُن کے اندر سے اُس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ اُس عورت کے سر پر تاج ہوگا، جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دے۔

(احمد)

۵۴۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اور آپ کی بارگاہ میں ایک دیہاتی بھی تھا کہ اہلِ جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت مانگے گا۔ اُس سے فرمایا جائے گا۔ کیا تو اپنی پسندیدہ حالت میں نہیں؟ عرض گزار ہوگا۔ کیوں نہیں لیکن میں کاشت کرنا چاہتا ہوں پس وہ بیج ڈالے گا جو آنکھ جھپکنے میں اُگ آئے گا۔ فصل بڑھے گی اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گی۔ وہ پہاڑوں کے برابر اونچی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابنِ آدم! تُو عجیب ہے کہ کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھرتی۔ اعرابی نے کہا۔ خدا کی قسم، ہمیں تو وہ قریشی یا انصاری معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم کھیتی باڑی نہیں کرتے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے۔
(بخاری)

۵۴۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَمُوْتُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ۔
(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا اہل جنت سوئیں گے؟ فرمایا کہ سونا تو موت کا بھائی ہے اور اہل جنت مریں گے نہیں۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی

دیدارِ الٰہی کا بیان

پہلی فصل

۵۴۱۱ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اگر تم سے ہو سکے اور تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مغلوب نہ ہو جاؤ تو ایسا ہی کیا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور تسبیح بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے (۲۰: ۱۳۰۔ متفق علیہ)۔

۵۴۱۲ وَعَنْ صُہَیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْھَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَیُرْفَعُ الْحِجَابُ فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَا اُعْطُوْا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّھِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اور بھی کوئی چیز چاہتے ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ کیا ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیے گئے؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا گیا؟ کیا ہمیں جہنم سے بچا نہیں لیا گیا؟ راوی کا بیان ہے کہ حجاب اٹھا دیا جائے گا تو وہ اللہ کا دیدار کریں گے اور انہیں کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی ہو گی جو اپنے رب کی طرف دیکھنے سے زیادہ پیاری ہو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی: بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ۔

(۱۰: ۲۶۔ مسلم)

دوسری فصل

۵۲۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْھِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَءَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت میں سے سب سے کم مرتبے والا جب باغوں، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو دیکھے گا تو ایک ہزار سال کی مسافت تک پھیلے ہونگے اور اُن میں سب سے زیادہ مرتبے والا وہ ہوگا جو ہر صبح و شام دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی: "کچھ منہ اُس روز تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔" (۷۵: ۲۲، ۲۳)

(احمد، ترمذی)

۵۲۱۴ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ھُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے ہر ایک اپنے رب کو خلوت میں دیکھے گا؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اے ابو رزین! کیا تم میں سے ہر ایک چودھویں کے چاند کو خلوت میں نہیں دیکھتا؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بہت بزرگی اور عظمت والی ہے۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۵۲۱۵ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا کہ نور کو کیسے دیکھتا۔ (مسلم)۔

۵۲۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی قَالَ رَاٰہُ بِفُؤَادِہٖ مَرَّتَیْنِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ اَلَیْسَ اللّٰہُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَیْحَکَ ذَاکَ اِذَا تَجَلّٰی بِنُوْرِہِ الَّذِیْ ھُوَ نُوْرُہٗ وَقَدْ رَاٰی رَبَّہٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: "دل نے تکذیب نہیں کی جو آنکھوں نے دیکھا اور انہوں نے اُسے دو دفعہ اُترتے ہوئے دیکھا" (۵۳: ۱۲) کے متعلق فرمایا کہ دل کے ساتھ اُسے دو مرتبہ دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کرتیں اور وہ آنکھوں کا احاطہ کرتا ہے۔ (۶: ۱۰۳) فرمایا کہ تم پر افسوس ہے، یہ تو اُس وقت ہو کہ جب وہ اپنے خاص نور کے

مَرَّتَيْنِ۔

۵۶۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَمْ يَرَهٗ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَّاخْتِلَافٍ وَّفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ۔

۵۶۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

ساتھ تجلی فرمائے اور حضور نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرفات میں حضرت کعب سے ملے اور ایک چیز کے متعلق اُن سے پوچھا پس تکبیر کہی کہ پہاڑ بھی گونج اُٹھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بنو ہاشم ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رویت اور کلام کو محمد مصطفیٰ اور موسیٰ کلیم اللہ کے درمیان تقسیم فرما دیا تھا کہ حضرت موسیٰ نے دو دفعہ کلام کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ نے دو دفعہ دیکھا۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، کیا محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ فرمایا تم نے ایسی بات کہی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ عرض گزار ہوا کہ ٹھہریے، پھر تلاوت کی: ''اور بیشک اُنہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھیں۔'' (۵۳: ۱۸) فرمایا کہ کدھر جا رہے ہو! وہ تو حضرت جبرئیل تھے۔ تمہیں کس نے بتایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا یا جن چیزوں کا حکم فرمایا گیا تھا اُن میں سے کوئی چھپائی یا غیب خمسہ کو جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور بارش اُتارتا ہے۔'' (۳۱: ۳۴) اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنایا۔ بات یہ ہے کہ حضور نے حضرت جبرئیل کو اُن کی اصل صورت میں نہیں دیکھا مگر دو دفعہ ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں۔ اُن کے چھ سو پر تھے جس سے اُفق کو ڈھانپ لیا تھا۔ (ترمذی) اور امام بخاری و امام مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کی اور دونوں حضرات کی روایتوں میں اختلاف ہے۔ فرمایا کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا، ''پھر نزدیک ہوا اور اُتر آیا تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے کم۔'' (۵۳: ۸، ۹) اس کا مطلب کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اس مرتبہ اپنی اُس صورت میں حاضر ہوئے جو اصلی ہے تو اُفق کو ڈھانپ لیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ ربانی: ''دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم'' (۵۳: ۹) نیز ''جو دیکھا تھا اُس کی دل نے تکذیب نہیں کی'' (۵۳: ۱۱) نیز ''بیشک اُنہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھیں'' (۵۳: ۱۸) کے متعلق فرمایا کہ سب میں حضرت جبرئیل کو دیکھا تھا جن کے چھ سو پر تھے۔ (متفق علیہ) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ

الترمذي قال ما كذب الفؤاد ما رأى قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم جبريل في حلة من رفرف قد ملأ ما بين السماء والأرض ولہ وللبخاري في قوله لقد رأى من آيات ربه الكبرى قال رأى رفرفا أخضر سد أفق السماء وسئل مالك بن أنس عن قوله تعالى إلى ربها ناظرة فقيل قوم يقولون إلى ثوابه فقال مالك كذبوا فأين هم عن قوله تعالى كلا إنهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون قال مالك الناس ينظرون إلى الله يوم القيامة بأعينهم وقال لو لم ير المؤمنون ربهم يوم القيامة لم يعير الله الكفار بالحجاب فقال كلا إنهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون۔

(رواه في شرح السنة)

دیکھا تھا اس کی دل نے تکذیب نہیں کی (۵۳ : ۱۱) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا جنھوں نے زمین و آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیا تھا۔ ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں: بے شک انھوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھیں (۵۳ : ۱۸) فرمایا کہ آپ نے سبز رفرف کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔ امام مالک بن انس سے ارشادِ ربانی: اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (۷۵ : ۲۳) کے متعلق پوچھا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے ثواب کی طرف۔ امام مالک نے فرمایا کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس ارشادِ ربانی کا کیا مطلب ہے کہ ہرگز نہیں وہ اپنے رب سے اس روز حجاب میں رکھے جائیں گے۔ (۸۳ : ۱۵) امام مالک نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں گے۔ فرمایا کہ مسلمان اگر قیامت میں اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو کفار کو حجاب میں رکھے جانے پر عار نہ دلائی جاتی۔ جیسا کہ فرمایا ہے: ہرگز نہیں، وہ اس روز اپنے رب سے حجاب میں ہوں گے۔

(۸۳ : ۱۵ ، شرح السنہ)

۵۲۱۹ / ۹ وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بينا أهل الجنة في نعيمهم إذ سطع لهم نور فرفعوا رءوسهم فإذا الرب قد أشرف عليهم من فوقهم فقال السلام عليكم يا أهل الجنة قال وذلك قوله تعالى سلام قولا من رب رحيم قال فينظر إليهم وينظرون إليه فلا يلتفتون إلى شيء من النعيم ما داموا ينظرون إليه حتى يحتجب عنهم ويبقى نوره۔ (رواه ابن ماجة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل جنت نعمتوں کے اندر ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک نور چھا جائے گا، وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے تو رب تعالیٰ ان کے اوپر جلوہ فرما ہوگا۔ فرمائے گا کہ اے اہل جنت! تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ ارشاد ہوا کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: مہربان رحیم کی طرف سے سلام کہا جائے گا (۳۶ : ۵۸) فرمایا کہ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اس کی طرف دیکھیں گے اور جب تک اس کی طرف دیکھتے رہیں گے تو کسی اور نعمت کی طرف توجہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ ان سے حجاب فرمائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا

جہنم اور جہنمیوں کی صفات

پہلی فصل

۵۲۲۰ / ۱ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ آگ ہی کافی تھی۔ فرمایا کہ اُس پر اُنہتّر گنا اضافہ کر دیا گیا ہے اور ہر ایک حصے میں اس کے برابر گرمی ہے (متفق علیہ) یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تمہاری آگ یہ ہے جس کو آدمی جلاتے ہیں اور اس میں عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ کی جگہ عَلَيْهَا وَكُلُّهَا ہے۔

۵۴۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم لائی جائے گی اور اُس روز اُس کی ستّر ہزار لگامیں جڑی ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے ہوں گے جو اُسے کھینچتے ہوں گے۔

(مسلم)

۵۴۲۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اُس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے دو جوتے یا دو تسمے پہنائے جائیں گے۔ اُن سے اُس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولے گا۔ وہ سمجھے گا کہ سب سے سخت عذاب اُسی کو دیا جا رہا ہے حالانکہ اُس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا۔ (متفق علیہ)۔

۵۴۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنمیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن سے اُن کا دماغ کھول رہا ہوگا۔ (بخاری)

۵۴۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز جہنمیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا کے اندر عیش و عشرت میں رہا ہوگا، پھر اسے آگ میں غوطہ دے کر کہا جائے گا۔ اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا تجھے کبھی آرام پہنچا؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، اے رب! نہیں۔ اہلِ جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ مصیبت میں رہا ہوگا۔ پس اُسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور کہا جائے گا۔ اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟

قط فيقول لا والله يا رب ما مر بي بؤس قط ولا رأيت شدة قط۔

(رواه مسلم)

کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی تنگی گزری؟ عرض گزار ہوگا کہ خدا کی قسم! اے رب! نہیں۔ نہ میرے پاس سے کبھی کوئی تکلیف گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم)

5225 وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله لأهون أهل النار عذابا يوم القيامة لو أن لك ما في الأرض من شيء أكنت تفتدي به فيقول نعم فيقول أردت منك أهون من هذا وأنت في صلب آدم أن لا تشرك بي شيئا فأبيت إلا أن تشرك بي۔

(متفق عليه)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جس جہنمی کو سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تیرے پاس زمین کی ساری دولت ہوتی تو کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا؟ عرض گزار ہوگا: ہاں۔ فرمائے گا کہ میں نے اس سے بہت ہی آسان بات کے لیے کہا تھا جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے انکار کیا اور میرے شریک ٹھہرائے۔ (متفق علیہ)

5226 وعن سمرة بن جندب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال منهم من تأخذه النار إلى كعبيه ومنهم من تأخذه النار إلى ركبتيه ومنهم من تأخذه النار إلى حجزته ومنهم من تأخذه النار إلى ترقوته۔

(رواه مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن میں سے کسی کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، اور اُن میں سے کسی کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی اور اُن میں سے کسی کو آگ کمر تک پکڑے گی اور اُن میں سے کسی کو آگ گردن تک پکڑے گی۔

(مسلم)

5227 وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين منكبي الكافر في النار مسيرة ثلاثة أيام للراكب المسرع وفي رواية ضرس الكافر مثل أحد وغلظ جلده مسيرة ثلاث۔

(رواه مسلم وذكر حديث أبي هريرة اشتكت النار إلى ربها في باب تعجيل الصلوات)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں کافر کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ کافر کی ایک ہی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اُس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر (مسلم) اور اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب تعجیل الصلوٰۃ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

5228 عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوقد على النار ألف سنة حتى احمرت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى ابيضت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ ہزار سال تک دہکائی گئی تو سرخ ہو گئی پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی۔ پس وہ سیاہ اور تاریک ہے۔

اسودت فهي سوداء مظلمة۔

(رواه الترمذي)

٥٤٢٩ (١٠) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر يوم القيامة مثل أحد وفخذه مثل البيضاء ومقعده من النار مسيرة ثلاث مثل الربذة۔ (رواه الترمذي)

٥٤٣٠ (١١) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن غلظ جلد الكافر اثنان وأربعون ذراعا وإن ضرسه مثل أحد وإن مجلسه من جهنم ما بين مكة والمدينة۔

(رواه الترمذي)

٥٤٣١ (١٢) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الكافر ليسحب لسانه الفرسخ والفرسخين يتوطؤه الناس۔ (رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث غريب)

٥٤٣٢ (١٣) وعن أبي سعيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصعود جبل من نار يتصعد فيه سبعين خريفا ويهوى به كذلك فيه أبدا۔ (رواه الترمذي)

٥٤٣٣ (١٤) وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في قوله كالمهل أي كعكر الزيت فإذا قرب إلى وجهه سقطت فروة وجهه فيه۔

(رواه الترمذي)

٥٤٣٤ (١٥) وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الحميم ليصب على رءوسهم فينفذ الحميم حتى يخلص إلى جوفه فيسلت ما في جوفه حتى يمرق من قدميه وهو الصهر ثم يعاد كما كان۔

(رواه الترمذي)

(ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز کافر کی ایک ہی داڑھ کوہِ اُحد کے برابر ہوگی اور اُس کی ران کوہِ بیضا جیسی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ ربذہ کی طرح تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کی جلد بیالیس ہاتھ موٹی ہوگی اور اُس کی داڑھ کوہِ اُحد جیسی ہوگی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا مکۂ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک فرسخ یا دو فرسخ تک گھسیٹے گا اور لوگ اُسے روندیں گے۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: صعود نامی آگ کا پہاڑ ہے جس پر جہنمی ستر سال میں چڑھے گا اور اُس سے گرے گا۔ ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے گا۔

(ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کَالْمُهْلِ کے متعلق فرمایا: کہ وہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہے۔ جب اُس کے چہرے کو اُس کے نزدیک کیا جائے گا تو اُس کے چہرے کی کھال اُس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا تو پانی اُن کے پیٹ تک جا پہنچے گا یہاں تک کہ جو کچھ اُس کے پیٹ میں ہوگا اُسے نکال ڈالے گا، یہاں تک کہ اُس کے قدموں سے نکلے گا۔ الصَّهْر یہی ہے۔ پھر پہلے جیسا ہو جائے گا۔

(ترمذی)

۵۴۳۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ إِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَإِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ أَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد باری: يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ کے متعلق فرمایا کہ جب اُس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اُسے ناپسند کرے گا۔ اُس کے قریب کیا جائے گا تو اُس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور اُس کے سر کی کھال گر جائے گی۔ جب اُسے پئے گا تو اُس کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا جو اُس کے پاخانے کی جگہ سے نکل پڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ گرم پانی پلائے جائیں گے جو اُن کی آنتیں کاٹ دے گا (۴۷: ۱۵) اور فرماتا ہے: اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انہیں پگھلت جیسا پانی دیا جائے گا جو چہرا جلا دے گا۔ (۱۸: ۲۹ ۔ ترمذی)

۵۴۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے احاطے کی چار دیواریں ہیں۔ ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

(ترمذی)

۵۴۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک ڈول غساق کا دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے سارے بدبودار ہو جائیں۔

(ترمذی)

۵۴۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرنا مگر مسلمان کی حالت میں۔ (۳: ۱۰۲) رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اَلزَّقُّوْمُ کا ایک قطرہ اِس دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی برباد کر دے گا۔ اُس کا کیا حال ہو گا جو اُسے کھائے گا۔ روایت کیا اِسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ (۲۳: ۱۰۴) کے متعلق فرمایا: آگ اُسے بھون دے گی تو اُس کا اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر سے جا لگے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک جا پہنچے گا۔ (ترمذی)

۵۴۴۰
۲۱
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتُقَرِّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنم میں جہنمی روئیں گے یہاں تک کہ اُن کے آنسو اُن کے چہروں پر نالوں کی طرح بہیں گے۔ جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی کہ اُن میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔

(شرح السنہ)

۵۴۴۱
۲۲
وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں پر بھوک ڈالی جائے گی جو اُن کے عذاب کے برابر ہوگی۔ وہ مدد مانگیں گے تو ضریع کھانے سے اُن کی مدد کی جائے گی جو نہ موٹا کرے نہ بھوک میں کام آئے (۸۸: ۶، ۷) پھر کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا۔ پس یاد کریں گے کہ دنیا میں ایسے کھانے کے وقت وہ پانی پیا کرتے تھے۔ لوہے کی بالٹیوں سے اُن کے اوپر پانی ڈالا جائے گا۔ جب وہ چہروں کے نزدیک آئے گا تو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ جب اُن کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ دے گا جو اُن کے اندر ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ داروغۂ جہنم کو بلاؤ۔ کہیں گے کہ کیا رسول تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں۔ کہیں گے کہ دعا کرو جبکہ نہیں ہے کافروں کی دعا مگر بربادی۔ پس وہ کہیں گے کہ مالک کو بلاؤ۔ چنانچہ کہیں گے کہ اے مالک! آپ کا رب ہماری موت کا فیصلہ فرما دے۔ انہیں جواب دیا جائے گا کہ وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اعمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اُن کے پکارنے اور مالک کے جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو اور تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم بھٹکے ہوئے آدمی ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں اِس سے نکال دے۔ اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے (۲۳: ۱۰۷) انہیں جواب دیا جائے گا کہ دور ہو جاؤ اور کلام نہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس وقت وہ آہ وزاری اور حسرت و واویلا کریں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن راوی کا بیان ہے کہ بعض لوگ اِس حدیث کو مرفوعاً

وَالثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

بیان نہیں کرتے۔

(ترمذی)

٥٤٤٢ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ۔ [٢٣]

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں جہنم سے ڈراتا ہوں۔ آپ بار بار یہی فرماتے رہے، یہاں تک کہ اگر حضور میری جگہ پر ہوتے تو بازار والے بھی سن لیتے اور آپ کے اوپر جو چادر مبارک تھی وہ مقدس قدموں پر گر پڑی۔

(دارمی)

٥٤٤٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا۔ [٢٤]

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اتنا بڑا پتھر اس سر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ سو برس کی راہ ہے تو رات آنے سے پہلے وہ زمین پر آ جائے گا اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو رات دن کے چالیس سال ہو جائیں گے، اس سے پہلے کہ وہ اس کی جڑ یا تہ میں پہنچے۔

(ترمذی)

٥٤٤٤ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ۔ [٢٥]

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کو ہبہب کہا جاتا ہے، ہر متکبر اسی میں رہے گا۔

(دارمی)

تیسری فصل

٥٤٤٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَاَنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔ [٢٦]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمی جہنم میں جثے ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی کے کان کی لو سے کندھے تک سات سو برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا اور اس کی کھال ستر گز موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ کوہ احد جیسی ہوگی۔

۵۴۴۶/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

حضرت عبد اللہ بن حارث بن جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں بختی اونٹوں جیسے سانپ ہیں۔ اُن میں سے ایک ڈسے گا تو چالیس سال تک اُس کے زہر کو محسوس کیا جائے گا اور جہنم میں بچھو ہیں جیسے پالان بند خچر۔ جب اُن میں سے کوئی ڈسے گا تو اُس کے زہر کا اثر بھی چالیس سال تک محسوس کیا جائے گا۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۴۴۷/۲۸ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سورج اور چاند جہنم میں گہنائے ہوئے پنیر کے دو ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ حسن نے کہا کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس امام حسن بصری خاموش ہو گئے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۴۴۸/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر بدبخت۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بدبخت کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عمل نہ کرے اور اُس کی نافرمانی نہ چھوڑے۔

(ابن ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

پہلی فصل

۵۴۴۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہو گئی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبروں اور جابروں کے ذریعے ترجیح دی گئی ہے۔ جنت نے کہا کہ: مجھے کیا ہوا کہ نہیں داخل ہوں گے مجھ میں مگر کمزور، گرے پڑے اور سیدھے سادے لوگ۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے اپنے جس بندے پر چاہوں رحم کرتا ہوں اور دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب

أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ يَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے تیرے ذریعے اپنے جس بندے کو میں چاہوں عذاب دیتا ہوں۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک بھرنا ہے۔ پس جہنم نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پیر اس میں رکھے گا فرمائے گا۔ بس، بس، بس۔ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا۔ رہی جنت تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۲۵۰ - ۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ میں لوگ برابر ڈالے جائیں گے اور وہ کہے گی، کیا اور بھی ہیں؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم مبارک رکھے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے کے نزدیک ہو جائے گا۔ فرمائے گا۔ بس بس، تیری عزت اور تیری بزرگی کی قسم۔ جنت میں ہمیشہ وسعت رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا کر کے اسے جنت کے زائد حصے میں ٹھہرائے گا (متفق علیہ) اور حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ والی حدیث انس پیچھے باب الرقاق میں مذکور ہو چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۲۵۱ - ۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی تو جبرئیل سے فرمایا۔ جا کر اس میں دیکھیں۔ پس انہوں نے جا کر اسے دیکھا اور جو اس کے رہنے والوں کے لیے تیار کیا تھا۔ واپس آ کر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، کوئی ایسا نہیں سنا جائے گا جو اس میں داخل نہ ہو جائے۔ پھر اسے مشقتوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا کہ اے جبرئیل! جا کر اسے دیکھیں۔ وہ گئے اور اسے جا کر دیکھا۔ واپس آ کر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، میں تو ڈرتا ہوں کہ مبادا اس میں ایک بھی داخل نہ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو جبرئیل سے کہا کہ اسے جا کر دیکھیں۔ پس وہ گئے اور اسے دیکھا۔ پھر واپس آ کر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، نہیں سنا جائے گا کہ اس میں ایک بھی داخل ہو۔ پس اسے خواہشات سے ڈھانپ دیا پھر فرمایا۔ اے جبرئیل! جاؤ اور اسے دیکھو، وہ گئے اور

ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَّا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اُسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے ہمارے رب! تیری عزت کی قسم، میں تو ڈرتا ہوں کہ مبادا اُس میں داخل ہونے سے ایک بھی باقی نہ رہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۵۲۵۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پس دستِ مبارک سے مسجد کے قبلے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا، جب میں تمہیں نماز پڑھا رہا تھا تو ابھی ابھی اس دیوار کی جانب مجھے جنت اور دوزخ اُن کی مثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ میں نے نیکی اور بدی میں آج جیسا دن نہیں دیکھا۔

(بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مخلوق کی پیدائش اور انبیاء علیہم السلام کا بیان

پہلی فصل

۵۲۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ افراد حاضرِ بارگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ بشارت دیجیے اور مال عطا فرمائیے۔ پس یمن کے کچھ لوگ دربار میں حاضر ہوئے۔ فرمایا اے اہلِ یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم قبول کرتے ہیں کیونکہ ہم دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے حاضرِ خدمت ہوئے ہیں اور یہ دریافت کرنے کہ اس دنیا کی ابتداء کیسے ہوئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اُس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی اور اُس کا عرش پانی کے اوپر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوحِ محفوظ میں ہر ہر چیز لکھ دی۔ پھر ایک آدمی نے میرے پاس آ کر کہا: اے عمران! اپنی اونٹنی

كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کو تلاش کرکے لاؤ۔ پس میں اُسے تلاش کرنے چلا گیا۔ خدا کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ اگرچہ وہ چلی گئی تھی لیکن میں کھڑا نہ ہوتا۔

(بخاری)

٥٤٥٤ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوتے۔ پس ہمیں مخلوق کی پیدائش سے بتانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے منازل پر جنت میں داخل ہو گئے اور جہنمی اپنے ٹھکانوں پر جہنم میں پہنچ گئے۔ اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور وہ بھول گیا جو بھول گیا۔ (بخاری)

٥٤٥٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ پس وہ لکھا ہوا اُس کے پاس عرش پر ہے۔

(متفق علیہ)

٥٤٥٦ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آدم کو جس چیز سے پیدا کیا وہ تم سے بیان کر دی گئی ہے۔ (مسلم)

٥٤٥٧ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم کی صورت بنائی تو جب تک چاہا اُسے چھوڑے رکھا۔ ابلیس اُس کے پاس یہ دیکھنے کے لیے پھیرے لگاتا کہ وہ کیا ہے! جب اُس نے دیکھا کہ وہ اندر سے خالی ہے تو جان گیا کہ یہ ایسی مخلوق پیدا کی ہے جس کو اپنے آپ پر قابو نہیں۔ (مسلم)

٥٤٥٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم نبی نے قدوم کے مقام پر اسّی سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا۔

(متفق علیہ)۔

٥٤٥٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین بات کی حضرت ابراہیم نے کبھی ظاہر کے خلاف مگر تین مواقع پر

ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ
بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّ
سَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ
هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ
اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى
سَارَةَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ
امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ
اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ
الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا
فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ
يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ
بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ
اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا
اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ
اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ
تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا
هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ
مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ
وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا
بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دو اُن میں سے ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق ہیں کہ ۔۔ میں بیمار ہونے کو ہوں (۳۷: ۸۹)
اور بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا (۲۱: ۶۳)۔ فرمایا کہ ایک دفعہ وہ سارہ کو لے
کر جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کے پاس سے گزر ہوا۔ اُسے بتایا گیا کہ یہاں
ایک آدمی ہے جس کے پاس سب سے خوبصورت عورت ہے۔ اُس نے
آپ کو بلوایا اور پوچھا کہ یہ کون ہے؟ فرمایا میری بہن ہے۔ پس وہ سارہ
کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگر اس ظالم کو معلوم ہو گیا کہ تم میری بیوی ہو تو
تمہیں مجھ سے چھین لے گا۔ اگر وہ تم سے پوچھے تو بتا دینا کہ تم میری بہن ہو
کیونکہ تم میری اسلامی بہن تو ہو جبکہ زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور
کوئی ایمان والا نہیں ہے۔ اُس نے انہیں بھی بلوایا۔ انہیں لے جایا گیا اور
حضرت ابراہیم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ جب یہ اندر گئیں تو اُس نے
چاہا کہ دست درازی کرے تو پکڑا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ گر
پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ کہا کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دو، میں
تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔
پھر اُس نے دوبارہ دست درازی کی تو پہلے کی طرح یا اُس سے بھی مضبوطی
کے ساتھ پکڑا گیا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کر دو، میں تمہیں
کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اُس
نے اپنے ایک دربان کو بلا کر کہا کہ تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ چڑیل کو لائے
ہو۔ پس حضرت ہاجرہ انہیں خدمت کے لیے دیں۔ وہ انہیں آئیں تو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔
ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کیا ہوا؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا فریب اُس کے گلے
کی طرف لوٹا دیا اور خدمت کے لیے ہاجرہ دے دی۔ حضرت ابوہریرہ نے
فرمایا کہ اے بنی ماءِ السماء! یہی تمہاری ماں ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ
اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ
كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ
طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت
ابراہیم کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ مستحق ہیں جبکہ وہ عرض گزار ہوئے: اے
رب! مجھے دکھا کہ تو کس طرح مُردے زندہ کرے گا (۲: ۲۶۰) اور اللہ
تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے کہ وہ سخت رکن کی خواہش کرتے تھے (۱۱:
۸۰) اور اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے حضرت یوسف رہے تو
میں بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ (متفق علیہ)

۵۲۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
بیشک حضرت موسیٰ بڑے حیادار اور شرمیلے تھے۔ حیا کے باعث کسی کو اپنے جسم کا

يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ظاہر جسم بھی نہیں دکھاتے تھے۔ بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے انھیں اذیت پہنچائی کہ وہ اپنا جسم صرف اس لیے چھپاتے ہیں کہ ان کی جلد خراب ہے یا کوڑھ ہے یا ان کے فوطے بڑھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس الزام سے بری کرنا چاہا۔ چنانچہ ایک روز وہ نہانے کے لیے تنہائی میں گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا حضرت موسیٰ اس کے پیچھے میرے کپڑے میرے کپڑے کہتے ہوئے دوڑے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گئے اور انھوں نے عریاں دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت حسین پیدا فرمایا تھا۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت موسیٰ میں تو کوئی خرابی نہیں۔ انھوں نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔ خدا کی قسم ان کے مارنے کے باعث پتھر میں تین یا چار یا پانچ نشانات پڑ گئے۔

(متفق علیہ)

٥٢٦٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انھی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت ایوب برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب انھیں سمیٹنے لگے۔ ان کے رب نے ندا فرمائی۔ اے ایوب! جو تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمھیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

(متفق علیہ)

٥٢٦٣ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى

انھی سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تو تو میں میں ہو گئی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے دست درازی کی اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ یہودی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا جو اس کے اور مسلمان کے درمیان واقع ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اس بارے میں اس سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کر دیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز تمام انسان بے ہوش

مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي كَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ فِيمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ۔

کر دیے جائیں گے۔ میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ پس حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ طور کے روز کی بے ہوشی کو حساب کیا گیا یا مجھ سے پہلے کھڑے کیے گئے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی حضرت یونس بن متی سے افضل ہے۔ حضرت ابو سعید کی ایک روایت میں فرمایا: انبیائے کرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ (متفق علیہ) حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ایک نبی پر دوسرے کو اپنی طرف سے فضیلت نہ دو۔

۵۳۶۴ (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مجھے حضرت یونس بن متی سے بہتر کہے (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اُس نے جھوٹ کہا۔

۵۳۶۵ (۱۳) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لڑکا جس کو حضرت خضر نے قتل کر دیا تھا، پیدائشی کافر تھا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اپنی سرکشی اور کفر پر اپنے والدین کو بھی چڑھاتا۔

(۱۸: ۸۰ - متفق علیہ)

۵۳۶۶ (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کا نام خضر اس لیے پڑ گیا ہے کہ اگر وہ سفید زمین پر بیٹھیں تو فوراً اُن کے پیچھے سبزہ لہلہانے لگتا ہے۔

(بخاری)

۵۳۶۷ (۱۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيدُ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ملک الموت نے حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس آ کر کہا کہ اپنے رب کا حکم قبول فرمائیے۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مار کر ملک الموت کی آنکھ نکال دی۔ ملک الموت بارگاہِ خداوندی میں جا کر عرض گزار ہوئے: تُو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا اور اُس نے میری آنکھ نکال دی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور عرض کرو: کیا آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں؟

فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اگر آپ زندہ ہی رہنا چاہتے ہیں تو کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیے۔ جتنے بالوں کو آپ کا ہاتھ لگے گا اتنے ہی سال زندہ رہیں گے۔ فرمایا کہ پھر کیا ہوگا؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ وفات پائیں گے۔ فرمایا کہ قریب ہی ٹھیک ہے۔ اے رب! مجھے ارضِ مقدس کے اتنا نزدیک کر دے کہ صرف پتھر پھینکنے کا فاصلہ رہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے کے ایک جانب سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۶۸ / ۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیائے کرام میرے سامنے پیش کیے گئے تو حضرت موسیٰ درمیانے قد کے ہیں گویا وہ شنوءہ قبیلے کے مردوں سے ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ جن کو میں نے دیکھا ہے اُن میں وہ عروہ بن مسعود سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں یعنی اپنی ذات مراد لی اور میں نے حضرت جبریل کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے اُن میں وہ دحیہ بن خلیفہ سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(مسلم)

۵۴۶۹ / ۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے شبِ معراج حضرت موسیٰ کو دیکھا۔ وہ گندمی رنگ کے دراز قد ہیں گویا کہ شنوءہ کے مردوں سے ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا جو درمیانے جسم والے، سرخی مائل سفید رنگ اور سیدھے بالوں والے ہیں اور میں نے مالک داروغۂ جہنم اور دجال کو دیکھا، اُن نشانیوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائیں۔ پس تم اُن کے دیکھنے سے متعلق شک میں مبتلا نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۰ / ۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَلَقِيتُ عِيسٰى رَبْعَةً أَحْمَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ معراج میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ اُن کی صفت بیان فرمائی کہ وہ میانہ قد، سیدھے بالوں والے ہیں، گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے مردوں سے ہیں اور میں حضرت عیسیٰ سے ملا جو میانے قد کے

أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۷۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا هَرْشٰى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُونُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۷۲/۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۷۳/۲۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا

سرخ رنگ ہیں گویا کہ ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ اُن کی اولاد میں سب سے زیادہ اُن کے ساتھ مشابہت میں رکھتا ہوں۔ پس میری خدمت میں دو پیالے پیش کیے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا کہ دونوں میں سے جس کو آپ چاہیں پسند فرما لیں۔ میں نے دودھ کو پسند فرمایا اور پی لیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو فطرت کی جانب ہدایت فرمائی گئی ہے اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے کہ ایک وادی کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ یہ کونسی وادی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ وادی ازرق۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت موسیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر اُن کے رنگ اور بالوں کا کچھ ذکر کر کے فرمایا انھوں نے دونوں کانوں میں انگلیاں دے رکھی ہیں۔ قرب خداوندی کے لیے تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے فرمایا کہ یہ کونسی گھاٹی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہرشا یا لفت۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سرخ اونٹ پر ہیں۔ انھوں نے صوف کا اونی جبہ پہن رکھا ہے۔ اُن کی اونٹنی کی مہار پوست خرما کی ہے اور تلبیہ کہتے ہوئے اس جنگل سے گزر رہے ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد پر زبور کا پڑھنا آسان فرما دیا گیا تھا۔ وہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور سواری پر زین کسنے سے پہلے زبور پڑھ لیتے تھے۔ اور وہ نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کمائی سے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ اُن دونوں کے بیٹے تھے۔ ایک بھیڑیا آیا اور دونوں میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک نے کہا کہ یہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا کہ تیرے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں حضرت داؤد کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں اور آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ دونوں

عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

باہر حضرت سلیمان کے پاس آئیں اور انہیں بتایا۔ انھوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ، میں تمہارے لیے اس کے ٹکڑے کر دوں گا۔ چھوٹی عرض گزار ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے، یہ اُسی کا بیٹا ہے۔ پس انھوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ (متفق علیہ)

۵۲۷۴/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ آج میں اپنی نوّے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں کے پاس (جن میں سے ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتے نے کہا کہ ان شاء اللہ کہہ لیجیے۔ انھوں نے نہ کہا اور بھول گئے۔ پس اُن کے پاس تشریف لے گئے لیکن اُن میں سے ایک کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور وہ بھی ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو سارے اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرتے۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۵/۲۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت زکریا بڑھئی والا کام کرتے تھے۔

(مسلم)

۵۲۷۶/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا اور آخرت میں حضرت عیسیٰ بن مریم کو سب لوگوں سے زیادہ نزدیک والا میں ہوں۔ سارے انبیاء سوتیلے بھائی ہیں کہ اُن کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن اُن کا دین ایک ہے اور ہم دونوں کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۷/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر آدمی کی کروٹ میں اُس کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی دو انگلیاں مارتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے کہ جب وہ مارنے لگا تو پردے میں جا لگیں۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۸/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں میں بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں

مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ فِي الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ۔

سے کوئی کامل نہ ہوئی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون کے اور تمام عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسی ثرید کو تمام کھانوں پر (متفق علیہ) اور یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ والی حدیث انس نیز اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ والی حدیث ابوہریرہ نیز اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ والی حدیث ابن عمر پیچھے فی المفاخرۃ والعصبیۃ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۲۷۹/۲۷ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ۔

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، اے یا رسول اللہ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا؟ فرمایا کہ وہ پردۂ غیب میں تھا۔ نہ اُس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اُس کے اوپر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پہ پیدا فرمایا (ترمذی) اور کہا کہ یزید بن ہارون کا قول ہے اَلْعَمَاءُ سے مراد ہے کہ اُس کے ساتھ کوئی دوسرا نہ تھا۔

۵۲۸۰/۲۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ

حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بطحا میں ایک جماعت کے اندر بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اُن کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس ایک بادل گزرا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھ کر فرمایا، تم اسے کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بادل۔ فرمایا کہ اَلْمُزْنَ؟ عرض گزار ہوئے اَلْمُزْنَ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اَلْعَنَانَ؟ عرض گزار ہوئے کہ اَلْعَنَانَ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ اُس سے اوپر والا آسمان اتنے ہی فاصلے پہ ہے یہاں تک کہ ساتوں آسمان گنے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے، جس کی اوپر اور نیچے کی سطح میں ایک آسمان سے دوسرے جتنا فاصلہ ہے، پھر اُس کے اوپر آٹھ فرشتے پہاڑی بکریوں کی شکل کے ہیں۔ اُن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اُس کے اوپر عرش ہے جس کی اوپر والی سطح سے نچلی اتنی دور ہے، جتنا ایک آسمان سے دوسرا۔ پھر اُس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤد۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۵۴۸۱/۲۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤد)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ جانیں مشقت میں پڑ گئیں، بال بچے بھوکے مر رہے ہیں، مال کا نقصان ہو رہا ہے اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش مانگیے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کو سفارشی بناتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کو سفارشی بناتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا، سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ آپ برابر سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کے چہروں پر اس کا اثر نمایاں ہو گیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس! اللہ تعالیٰ کو کسی کی بارگاہ میں سفارشی نہیں بنایا جاتا۔ اُس کی شان اس بات سے بلند ہے۔ تم پر افسوس! کیا تم جانتے ہو کہ اُس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے اور انگشتہائے مبارک کے اشارے سے بتایا کہ قبّے کی طرح اُن پر محیط ہے اور اُس سے آواز نکلتی ہے جیسے کجاوہ سوار کی وجہ سے چرچراتا ہے۔

(ابوداؤد)

۵۴۸۲/۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِيْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِّنْ مَلٰئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهٖ إِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤد)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے کہ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے متعلق بتاؤں کہ اُس کے کان کی لو اور کندھوں کے درمیان سات سو برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

(ابوداؤد)

۵۴۸۳/۳۱ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ۔

حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا۔ کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت جبرئیل کانپنے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ اے محمد مصطفیٰ! میرے اور اُس کے درمیان نور کے ستّر حجاب ہیں۔ اگر میں کسی کے نزدیک جاؤں تو جل جاؤں گا۔ مصابیح میں اسی طرح ہے اور روایت کیا ہے اسے ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس سے لیکن انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت جبرئیل کانپنے لگے۔

۵۴۸۴/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جس روز حضرت اسرافیل

يَوْمَ خَلَقَهُ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

کو پیدا فرمایا اُس روز سے اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اور اُوپر نظر نہیں اٹھاتے۔ اُن کے اور رب تبارک و تعالیٰ کے درمیان ستّر نور ہیں۔ اُن میں سے کوئی نور ایسا نہیں کہ کوئی اُس کے قریب جائے مگر جل جائے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح بتایا۔

۵۲۸۵ / ۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا أَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اُن کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتے عرض گزار ہوئے: اے رب! تو نے انہیں پیدا فرمایا کھاتے پیتے، نکاح کرتے اور سوار ہوتے۔ پس دنیا ان کے لیے اور آخرت ہمارے لیے مقرر فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کو میں نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور اُس میں اپنی روح پھونکی اُسے اُن جیسا نہیں کروں گا جس کے لیے میں نے کہا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

۵۲۸۶ / ۳۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِكَتِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۲۸۷ / ۳۵ وَعَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتے کے روز پیدا فرمایا اور اُس میں پہاڑوں کو اتوار کے روز، درختوں کو پیر کے روز، بُری چیزوں کو منگل کے روز، نُور کو بدھ کے روز، جانوروں کو جمعرات کے روز اور حضرت آدم کو جمعہ کے روز عصر کے بعد۔ یہ آخری مخلوق اور وہ دن کی آخری ساعت ہے یعنی عصر اور شام کے درمیان۔

(مسلم)

۵۲۸۸ / ۳۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما اور آپ کے کچھ اصحاب حاضر بارگاہ تھے کہ اُن کے اوپر ایک بادل آ گیا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟

تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ
اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ
وَّمَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ
تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوْا
اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ
الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ
السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ
تَحْتَكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا
الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ
ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ
تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ
مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ
كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ
اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى
لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَ
الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى

عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ اَلْعَنَانُ یعنی بادل ہیں اور یہ زمین کے ساقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس کے ذریعے ایسی قوم کو پانی چلاتا ہے جو نہ اُس کا شکر ادا کریں اور نہ اُس سے دعا مانگیں۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ اَلرَّقِیْعُ یعنی آسمان ہے جو محفوظ چھت اور رکی ہوئی موج ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اُس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے اور اُس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اُس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُس کے اوپر عرش ہے۔ اُس کے اور آخری آسمان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے، یا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کے اوپر عرش ہے۔ اس کے اور آسمان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کے نیچے دوسری زمین ہے اور دونوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ یہاں تک کہ سات زمینیں گنیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفےٰ کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین تک ایک رسی لٹکاؤ تب بھی وہ ملکِ خدا پر گرے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی: وہی اوّل ہے اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور وہی ہر چیز کو علم رکھتا ہے (۵۷:۳) (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آیت پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے یہ بتانا چاہا کہ وہ اللہ کے علم، اُس کی قدرت اور اُس کے ملک پر گرے گی۔ کیونکہ اللہ کا علم، اُس کی قدرت اور اُس کی بادشاہی ہر جگہ ہے۔ جبکہ وہ عرش کے اوپر ہے جیسا کہ اپنی کتاب میں اُس نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔

عِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ۔

۵۲۸۹ / ۳۷ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُولُ آدَمَ سِتِّينَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِ أَذْرُعٍ عَرْضًا۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم کا قد ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی سات ہاتھ تھی۔

۵۲۹۰ / ۳۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! سب سے پہلا نبی کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت آدم۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! وہ نبی تھے؟ فرمایا: ہاں وہ نبی جن سے کلام فرمایا گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! رسول کتنے ہیں؟ فرمایا کہ تین سو دس سے کچھ زیادہ یعنی بہت بڑا گروہ۔ حضرت ابوامامہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! جملہ انبیائے کرام کی تعداد کتنی ہے؟ فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار جن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں یعنی کافی بڑا گروہ۔

۵۲۹۱ / ۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَخْبَرَ مُوسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْأَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ أَحْمَدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبر آنکھوں دیکھے کے برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بتایا جو اُن کی قوم نے بچھڑے کے ساتھ کیا لیکن تختیاں نہیں ڈالیں۔ جب اپنی آنکھوں سے دیکھا جو وہ کرتے تھے تو تختیاں ڈال دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔ اِن تینوں حدیثوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان

پہلی فصل

۵۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے آدمیوں کے بہتر زمانے

بَنِي اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں پیدا فرمایا گیا ہے۔ زمانے کے بعد زمانہ گزرتا آیا۔ یہاں تک کہ میری جلوہ گری اس زمانے میں ہوئی۔

(بخاری)

۵۴۹۳ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے چنا (مسلم)، ترمذی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو چنا اور اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو چنا۔

۵۴۹۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار میں ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی۔

(مسلم)

۵۴۹۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز میرے اُمتی تمام نبیوں سے زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلا میں ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ (مسلم)۔

۵۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز میں دروازۂ جنت کے پاس جاکر اُسے کھولنے کے لیے کہوں گا۔ خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد ہوں۔ پس وہ کہے گا، مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔ (مسلم)

۵۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں پہلا شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے۔ انبیائے کرام میں سے ایک ایسے بھی ہیں جن کی تصدیق صرف ایک آدمی نے کی۔

(رواه مسلم)

(مسلم)

۵۴۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیائے کرام کی مثال ایک خوبصورت عمارت جیسی ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ دیکھنے والے اُس کے گرد گھومے اور اُس کے حُسنِ تعمیر پر تعجب کرنے لگے سوائے اُس اینٹ کی جگہ کے۔ وہ میں ہوں جس نے اُس اینٹ کی جگہ پُر کر دی ہے۔ مجھ پر عمارت مکمل ہو گئی اور رسول پورے ہو گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں سب نبیوں میں آخری ہوں۔

(متفق علیه)

(متفق علیہ)

۵۴۹۹/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام میں سے کوئی نبی نہیں مگر اُنھیں معجزے عطا فرمائے گئے کہ اُنھیں دیکھ کر لوگ ایمان لے آتے اور مجھے وحی دی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی۔ پس میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میری پیروی کرنے والے زیادہ ہوں گے۔

(متفق علیه)

(متفق علیہ)

۵۵۰۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ میری ایک مہینے کی مسافت تک کے رعب سے مدد فرمائی گئی ہے، ساری زمین میرے لیے مسجد اور پاک قرار دی کہ میرا اُمتی جہاں نماز کا وقت پائے تو وہیں پڑھ لے۔ غنیمتیں میرے لیے حلال فرمائی گئیں جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں فرمائی گئیں، مجھے شفاعت عطا فرمائی اور ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمایا جاتا تھا لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(متفق علیه)

(متفق علیہ)

۵۵۰۱/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دیگر انبیائے کرام پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع گفتگو عطا فرمائی۔ رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی۔ غنیمتیں میرے لیے حلال کی گئیں اور زمین میرے

مسجدا وطهورا وأرسلت إلى الخلق كافة وختم بي النبيون۔

(رواه مسلم)

لیے مسجد اور پاک بنادی، مجھے ساری مخلوق کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا اور میرے ساتھ نبیوں کا آنا ختم کر دیا گیا۔

(مسلم)

۵۵۰۲ وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا أنا نائم رأيتني أتيت بمفاتيح خزائن الأرض فوضعت في يدي۔

(متفق عليه)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔ رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

(متفق علیہ)

۵۵۰۳ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله زوى لي الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها وإن أمتي سيبلغ ملكها ما زوي لي منها وأعطيت الكنزين الأحمر والأبيض وإني سألت ربي لأمتي أن لا يهلكها بسنة عامة وأن لا يسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم فيستبيح بيضتهم وإن ربي قال يا محمد إني إذا قضيت قضاء فإنه لا يرد وإني أعطيتك لأمتك أن لا أهلكهم بسنة عامة وأن لا أسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم فيستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من بأقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبي بعضهم بعضا۔

(رواه مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی ہے تو میں نے اس کی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کو دیکھ لیا ہے اور عنقریب میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک یہ میرے لیے سمیٹی گئی ہے اور مجھے دو خزانے عطا فرمائے گئے ہیں یعنی سرخ اور سفید اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ انھیں عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور دشمنوں کو اُن پر مسلط نہ کرے، اُن کے علاوہ کہ انھیں جڑ سے اکھاڑ دے۔ میرے رب نے فرمایا: اے محمد! میں جب فیصلہ فرما دیتا ہوں تو وہ ٹلا نہیں جاتا اور میں نے تمہاری اُمت کے لیے تمہیں یہ چیز عطا فرما دی کہ انھیں قحط سے ہلاک نہ کروں اور یہ کہ اُن پر اُن کے نفوس کے سوا دشمن کو مسلط نہ کروں کہ اُن کی جڑ اکھاڑ دے، اگرچہ وہ اُن کے لیے چاروں طرف سے اکٹھے ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔

(مسلم)

۵۵۰۴ وعن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمسجد بني معاوية دخل فركع فيه ركعتين وصلينا معه ودعا ربه طويلا ثم انصرف فقال سألت ربي ثلاثا فأعطاني ثنتين ومنعني واحدة سألت ربي أن لا يهلك أمتي بالسنة فأعطانيها وسألته أن لا يهلك أمتي بالغرق فأعطانيها

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ نے اُس میں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور اپنے رب سے طویل دعا مانگی۔ پھر فارغ ہو کر فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں۔ پس دو مجھے عطا کر دیں اور ایک سے مجھے منع فرما دیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری اُمت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ چیز مجھے عطا فرما دی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ میری اُمت کو

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غرق کرکے ہلاک نہ کرے تو یہ چیز بھی مجھے عطا فرما دی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ وہ آپس میں جنگ آزما نہ ہوں تو اس سے مجھے روک دیا گیا۔ (مسلم)

۵۵۰۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَّحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ)

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ اوصاف بتایئے جو توریت میں ہیں۔ فرمایا، ہاں خدا کی قسم توریت میں بھی آپ کے اوصاف ہیں جیسے قرآن مجید میں بعض بیان ہیں۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا ہے نگہبان، خوشخبری دیتا، ڈر سناتا اور اَن پڑھوں کی پناہ۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ متوکل وہ ہوتا ہے جو بدخو، سخت گیر اور بازار میں چلانے والا نہ ہو اور نہ ایسا کہ برائی کا بدلہ برائی سے دے بلکہ درگزر کرے اور معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کو وفات نہیں دے گا جب تک اس کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی نہ کر دے اور وہ کہہ اٹھیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے گا (بخاری) اور اسی طرح دارمی میں عطاء سے بواسطہ ابن سلام مروی ہے اور نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ والی حدیث ابو ہریرہ پیچھے باب الجمعہ میں ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۵۰۶ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَّمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ وَّإِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی اور وہ بہت لمبی کر دی تو لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھائی ہے کہ پہلے کبھی نہیں پڑھائی۔ فرمایا، ہاں یہ نماز رغبت اور ڈر والی تھی۔ میں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا سوال کیا تو دو چیزیں مجھے عطا فرما دیں اور ایک سے مجھے منع فرما دیا گیا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ چیز مجھے عطا فرما دی اور میں نے اس سے سوال کیا کہ کوئی دوسرا شخص ان پر مسلط نہ ہو تو یہ چیز مجھے عطا فرما دی اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان میں سے بعض کو بعض کے عذاب کا ذائقہ نہ چکھائے تو اس سے مجھے منع فرما دیا گیا۔
(ترمذی، نسائی)

۵۵۰۷ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ[16] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِّنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا ہے کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف دعا نہ کرے کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ اور اہل باطل کو اہل حق پر غالب نہ کرے اور تمہیں گمراہی پر جمع نہ کرے۔

(ابوداؤد)

۵۵۰۸ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ[17] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِّنْهَا وَسَيْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت پہ دو تلواریں جمع نہیں کرے گا کہ ایک تلوار ان کی ہو اور ایک ان کے دشمن کی۔

(ابوداؤد)

۵۵۰۹ وَعَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى[18] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے گویا انہوں نے کوئی نامناسب بات سنی تھی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اُس نے مجھے بہترین مخلوق میں رکھا پھر اُن کے گروہ بنائے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر اُن کے قبیلے بنائے تو مجھے اُن کے بہتر قبیلے میں رکھا پھر اُن کے گھرانے بنائے تو مجھے اُن کے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں اُن میں ذاتی طور پر اور گھرانے کے لحاظ سے بہتر ہوں۔

(ترمذی)

۵۵۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ[19] اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوئی؟ فرمایا کہ جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(ترمذی)

۵۵۱۱ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ[20] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نبیوں سے آخری لکھا ہوا تھا جب حضرت آدم اپنے خمیر میں گندھے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اپنے سلسلے کی ابتدا بتاتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت

إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ)

عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں جو انھوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا اور اُن کے لیے ایک نور خارج ہوا تھا جس سے شام کے محل چمک اُٹھے تھے۔ (شرح السنۃ) اور روایت کیا اسے احمد نے حضرت ابو امامہ سے سَأُخْبِرُكُمْ آخر تک۔

۵۵۱۲/۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار میں ہوں گا اور یہ فخر نہیں کہتا اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخر یہ نہیں کہتا اور اُس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدم ہوں یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ اور میں ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی مگر فخر یہ نہیں کہتا۔ (ترمذی)

۵۵۱۳/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مُوسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بیٹھے تھے کہ آپ باہر نکلے، یہاں تک کہ کچھ نزدیک پہنچے تو انھیں گفتگو کرتے ہوئے سُنا۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل ٹھہرایا۔ دوسرے نے کہا کہ حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اُس کی طرف کی روح ہیں۔ چوتھے نے کہا کہ حضرت آدم کو اللہ نے چنا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو سُن لی ہے اور تعجب کرنا کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت موسیٰ سے راز کی باتیں کیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ روح اللہ اور اُس کا کلمہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا اور وہ ایسے ہی ہیں لیکن آگاہ ہو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخر نہیں کہتا اور قیامت کے روز لواء الحمد اُٹھانے والا میں ہوں جس کے نیچے حضرت آدم اور اُن کے سوا سارے انبیاء ہوں گے اور یہ فخر نہیں کہتا اور قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی اور یہ فخر نہیں کہتا اور سب سے پہلا میں ہوں جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ میرے لیے کھول دے گا اور مجھے اُس میں داخل کردے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور یہ فخر نہیں کہتا اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اگلے پچھلے لوگوں سے عزت

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

والا ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، دارمی)

۵۵۱۴ / ۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ وَمُوسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت میں سب سے سبقت لے جانے والے ہیں اور میں یہ بات بغیر کسی فخر کے کہتا ہوں کہ ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ صفی اللہ ہیں لیکن میں حبیب اللہ ہوں اور قیامت کے روز لواء الحمد میرے ساتھ ہوگا اور میری امت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور تین آفتوں سے اُن کو بچا رہا ہے اور اُنھیں قحط سے نہ مارے اور دشمن اُن کی جڑ نہ کاٹ ڈالے اور اُنھیں گمراہی پر جمع نہ کرے۔

(دارمی)

۵۵۱۵ / ۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ میں نبیوں میں سے آخری ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعۃ ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔

(دارمی)

۵۵۱۶ / ۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّي يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُورٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے پہلے تشریف لانے والا ہوں۔ جب وہ اُٹھائے جائیں گے اور میں اُن کا قائد ہوں گا جب وہ پیش کیے جائیں گے اور میں اُن کی طرف سے عرض کروں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اور میں اُن کے لیے شفاعت طلب کروں گا جب اُنھیں روک لیا جائے گا اور میں اُنھیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ عزت اور کنجیاں اُس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اُس روز میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں اپنے رب کے نزدیک ساری اولادِ آدم سے زیادہ عزت والا ہوں۔ ایک ہزار خادم میرے اردگرد پھرتے ہوں گے گویا وہ چھپائے ہوئے انڈے یا بکھرے موتی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۱۷ / ۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَّمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي (رَوَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور اُس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہیں ہوگا (ترمذی) اور اُن سے ہی جامع الاصول کی ایک

الترمذي وفي رواية جامع الأصول عنه أنا أول من ينشق عنه الأرض فأكسى

روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی تو مجھے لباس پہنایا جائے گا۔

۵۵۱۸ (۲۷) وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سلوا الله لي الوسيلة قالوا يا رسول الله وما الوسيلة قال أعلى درجة في الجنة لا ينالها إلا رجل واحد وأرجو أن أكون أنا هو۔ (رواه الترمذي)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہوگا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہوں۔

(ترمذی)

۵۵۱۹ (۲۸) وعن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر۔ (رواه الترمذي)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میں نبیوں کا امام، سب کا خطیب اور اُن کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔

(ترمذی)

۵۵۲۰ (۲۹) وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي ولاة من النبيين وإن وليي أبي وخليل ربي ثم قرأ إن أولى الناس بإبراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي والذين آمنوا والله ولي المؤمنين۔ (رواه الترمذي)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا نبیوں میں سے کوئی دوست ہوتا ہے میرا دوست میرے جدِ امجد اور میرے رب کے خلیل ہیں۔ پھر آپ نے تلاوت کی: بیشک لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے اُس کی پیروی کی اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ (۳: ۶۸ - ترمذی)

۵۵۲۱ (۳۰) وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله بعثني لتمام مكارم الأخلاق وكمال محاسن الأفعال۔ (رواه في شرح السنة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پسندیدہ اخلاق کی تکمیل اور اچھے افعال کو درجۂ کمال تک پہنچانے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

(شرح السنہ)

۵۵۲۲ (۳۱) وعن كعب يحكي عن التوراة قال نجد مكتوبا محمد رسول الله عبدي المختار لا فظ ولا غليظ ولا سخاب في الأسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر مولده بمكة وهجرته بطيبة وملكه بالشام وأمته الحمادون يحمدون الله في السراء والضراء يحمدون الله في كل

حضرت کعب احبار نے توریت کے حوالے سے فرمایا کہ ہم لکھا ہوا پاتے ہیں: محمد اللہ کے رسول ہیں، میرے صاحبِ اختیار بندے ہیں، نہ تند خو، نہ فحش گو اور نہ بازاروں میں چلّانے والے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ درگزر کرتے اور معاف فرماتے ہیں۔ اُن کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ، ہجرت طیبہ اور شام اُن کا ملک ہے۔ ان کی اُمت الحمادون ہے یعنی دکھ اور سکھ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں اور ہر بلندی پر تکبیر کہیں گے، سورج کا خیال رکھیں گے،

وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلٰوةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَأَزَّرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ۔

وقت آنے پر نماز پڑھیں گے۔ ان کے تہمد نصف پنڈلیوں تک ہوں گے وہ اپنے اعضاء پر وضو کریں گے۔ ان کا موذن فضا میں آواز بلند کیا کرے گا۔ جہاد میں ان کی صف اور نماز میں ان کی صف برابر ہوگی۔ رات کے وقت ان کی گنگناہٹ شہد کی مکھی کے بھنبھنانے جیسی ہوگی۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور دارمی نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۵۲۳ / ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰىةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توریت میں محمد مصطفیٰ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم ان کے پاس دفن ہوں گے۔ ابو مودود نے فرمایا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔
(ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۲۴ / ۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انبیائے کرام پر فضیلت دی اور آسمان والوں پر۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو عباس! آسمان والوں پر کس طرح فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے: ۔ جو اُن میں سے کہے کہ میں اس کے سوا معبود ہوں تو اسے ہم بدلے میں دیں گے جہنم اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (۲۱ : ۲۹) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہاری وجہ سے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دے (۴۸ : ۲) عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام پر کیسے فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کے لیے بیان کر دے۔ پس اللہ گمراہ رکھتا ہے جس کو چاہے ۔۔۔ (۱۴ : ۴) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر تمام انسانوں کے لیے (۳۴ : ۲۸) پس آپ کو جنوں اور انسانوں کا رسول بنایا ہے۔

۵۵۲۵ / ۳۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

اللهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو یقین کے ساتھ کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں مکہ مکرمہ کی کسی وادی میں تھا۔ اُن میں سے ایک زمین پر اُتر آیا اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہے؟ اُس نے کہا ہاں۔ کہا کہ اس کو ایک آدمی کے ساتھ تولو۔ پس مجھے تولا۔ پھر کہا کہ اسے سو کے ساتھ تولو۔ مجھے اُن کے ساتھ تولا گیا تو میں اُن سے بھاری رہا۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وزن کی کمی کے باعث مجھ پر گرے جا رہے تھے۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر ان کو ان کی ساری اُمّت کے ساتھ تولا جائے تب بھی یہی بھاری رہیں گے۔

(دارمی)

۵۵۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کرنا مجھ پر فرض فرمایا گیا ہے جبکہ تم پر فرض نہیں کی گئی اور نمازِ چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور تمہیں اس کا حکم نہیں فرمایا گیا۔

(دارقطنی)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں اور صفتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۵۲۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے کتنے ہی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں الماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹاتا ہے اور میں الحاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں پر اکٹھا کرے گا اور میں العاقب ہوں اور العاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۵۲۸ وعن أبي موسى الأشعري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمي لنا نفسه أسماء فقال أنا محمد وأحمد والمقفي والحاشر ونبي التوبة ونبي الرحمة۔

(رواه مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے کئی اسمائے گرامی بتلاتے ہوئے فرمایا: میں محمد، احمد، مقفی، الحاشر، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں (مسلم)

(مسلم)

۵۵۲۹ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تعجبون كيف يصرف الله عني شتم قريش ولعنهم يشتمون مذمما ويلعنون مذمما وأنا محمد۔

(رواه البخاري)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی بدزبانی اور لعنت کرنے کو مجھ سے کیسے پھیرتا ہے؟ وہ مذمم کو برا بھلا کہتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں جبکہ میں محمد ہوں۔ (بخاری)۔

۵۵۳۰ وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط مقدم رأسه ولحيته وكان إذا ادهن لم يتبين وإذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه مثل السيف قال لا بل كان مثل الشمس والقمر وكان مستديرا ورأيت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده۔

(رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ اقدس کے اگلے حصے اور ریش مبارک کے کچھ بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو محسوس نہ ہوتا لیکن گیسوئے مبارک بکھر جاتے تو ظاہر ہو جاتا۔ آپ کی ریش مبارک کے بال گھنے تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا چہرۂ مبارک تلوار جیسا ہوگا۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ سورج اور چاند جیسا تھا اور قدرے گول تھا۔ میں نے کندھوں کے قریب مہرِ نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے جیسی ہم رنگِ جسمِ اطہر تھی۔

(مسلم)

۵۵۳۱ وعن عبد الله بن سرجس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وأكلت معه خبزا ولحما أو قال ثريدا ثم درت خلفه فنظرت إلى خاتم النبوة بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كأمثال الثآليل۔

(رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت سے روٹی کھائی یا ثرید کہا۔ پھر میں پیچھے کی جانب گیا اور میں نے مہرِ نبوت دیکھی جو دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔ اس پر مسّوں کے مانند تل تھے۔

(مسلم)

۵۵۳۲ وعن أم خالد بنت خالد بن سعيد قالت أتي النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة فقال ائتوني

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ کپڑے پیش ہوئے جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر تھی۔ فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ

بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهٖ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ سَبِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرٰى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

۵۵۳۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

مجھے اٹھا کر لے جایا گیا۔ آپ نے چادر لے کر اپنے دستِ مبارک سے مجھے اڑھائی اور فرمایا۔ پرانی کرو اور پھاڑو۔ پھر پرانی کرو اور پھاڑو۔ اس میں سبز یا زرد بیل بوٹے تھے۔ فرمایا۔ اے امّ خالد! یہ سناہ ہے۔ حبشہ میں اچھی چیز کو سناہ کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں مہرِ نبوت سے کھیلنے لگی تو والد ماجد نے مجھے جھڑکا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے رہنے دو۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بہت دراز قد تھے اور نہ بالکل پست قد۔ نہ بالکل سفید تھے اور نہ پوری طرح گندمی رنگ۔ نہ تو آپ زیادہ گھنگریالے بالوں والے تھے اور نہ سیدھے بالوں والے۔ عمر مبارک پورے چالیس سال ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ بعدہٗ دس سال مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ آپ کے سرِ اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔ دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگوں میں میانہ قد تھے۔ نہ لمبے نہ ٹھگنے۔ رنگت چمک والی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک آدھے کانوں تک ہوتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ گوش مبارک اور دوش مبارک کے درمیان رہتے۔ (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا۔ سرِ اقدس اور قدم مبارک موٹے تھے۔ آپ جیسا پہلے اور آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ ہتھیلیاں فراخ تھیں اور دوسری روایت میں فرمایا۔ آپ کے قدم مبارک اور مقدس ہتھیلیاں موٹی تھیں۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ دوش مبارک فاصلے والے تھے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک ہوتے۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اور آپ سے حسین قطعاً کسی کو نہیں دیکھا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا۔ میں نے کسی تا بدوش گیسوؤں والے کو سرخ جوڑے میں

قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔ گیسوئے اطہر مبارک کندھوں کو چھو جاتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ نہ دراز قد تھے اور نہ ٹھگنے۔

۵۵۳۵ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ [9] قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوشَ الْعَقِبَيْنِ قِيلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قِيلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنْهُوشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے۔ آنکھیں سرخ ڈوروں والی اور ایڑیاں پر گوشت تھیں۔ سماک سے کہا گیا کہ ضَلِيعُ الْفَمِ کیا ہے؟ فرمایا کہ کشادہ دہن۔ عرض کی گئی کہ أَشْكَلُ الْعَيْنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ گوشۂ چشم کی زیادہ لمبائی۔ عرض کی گئی کہ مَنْهُوشُ الْعَقِبَيْنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ تھوڑے گوشت والی ایڑیاں۔

(مسلم)

۵۵۳۶ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ [10] اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رنگ سفید نمکین اور قد میانہ تھا۔ (مسلم)

۵۵۳۷ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ [11] رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ وہ خضاب کی حالت کو نہیں پہنچے تھے۔ اگر میں آپ کی ریش مبارک کے سفید بال کو شمار کرنا چاہتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر سر مبارک کے سفید بال کو شمار کرنا چاہتا تو کر لیتا۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا: آپ کی ریش بچی، کنپٹیوں اور سر مبارک میں چند سفید بال تھے۔

۵۵۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى [12] اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چمک دار رنگ والے تھے اور پسینہ مبارک موتیوں جیسا ہوتا جھک کر چلتے تھے۔ میں نے دیبا اور ریشم کو ہاتھ لگا کر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا اور میں نے مشک اور عنبر سے بھی وہ خوشبو نہیں سونگھی جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آتی تھی۔

(متفق علیہ)

۵۵۳۹ ۱۳ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لایا کرتے اور قیلولہ فرماتے۔ وہ چمڑے کا بستر بچھا دیتیں تو اُس پر قیلولہ فرماتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا لہٰذا یہ آپ کا پسینہ جمع کرتیں اور اُسے خوشبو میں ڈال دیتیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سُلیم! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کا پسینہ ہے اور میں نے خوشبو میں ڈال لیا ہے اور یہ خوشبو سے زیادہ خوشبو والا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لیے برکت کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۴۰ ۱۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْأَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی پھر آپ گھر والوں کی طرف نکلے اور آپ کے ساتھ میں بھی نکلا۔ آگے آپ کو بچے ملے تو آپ اُن میں سے ایک ایک کے رخسار پر دستِ کرم پھیرنے لگے۔ رہا میں تو میرے رخسار پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ کے دستِ اقدس میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو پائی کہ گویا عطار کی پٹاری سے نکالا ہے (مسلم) اور سَمُّوْا بِاسْمِيْ والی حدیث جابر پیچھے باب الاسامی میں اور نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ والی سائب بن یزید کی حدیث باب احکام المیاہ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۵۴۱ ۱۵ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز قد اور پست قامت نہیں تھے۔ سرِ اقدس بڑا اور ریش مبارک گھنی تھی۔ ہتھیلیاں اور تلوے پُر گوشت تھے۔ رنگ سفید سرخی مائل، جوڑ موٹے، سینہ و شکم پر لمبی لکیر، چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے گویا بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۴۲[16] وعنه كان إذا وصف النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه تدوير أبيض مشرب أدعج العينين أهدب الأشفار جليل المشاش والكتد أجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين إذا مشى يتقلع كأنما يمشي في صبب وإذا التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين أجود الناس صدرا وأصدق الناس لهجة وألينهم عريكة وأكرمهم عشيرة من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة أحبه يقول ناعته لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم.

(رواه الترمذي)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ پست قد۔ آپ لوگوں میں میانہ قد تھے۔ نہ بالکل مڑے ہوئے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ قدرے خمدار بالوں والے تھے۔ رنگ سرخی کی طرف مائل سفید تھا۔ سیاہ آنکھوں، دراز پلکوں، موٹے جوڑوں اور سینے سے ناف تک لمبی لکیر والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک پُر گوشت تھے۔ چلتے تو طاقت سے چلتے گویا بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے کے پورے پھرتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی۔ آپ سارے نبیوں سے آخری، تمام لوگوں سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ سچی بات کہنے والے، نرم طبیعت والے، اچھا برتاؤ کرنے والے۔ اگر کوئی آپ کو اچانک دیکھتا تو رعب کھا جاتا اور جب آپ سے خلط ملط ہوتا تو محبت کرنے لگتا۔ آپ کی تعریف کرنے والا کہتا کہ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

۵۵۴۳[17] وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يسلك طريقا فيتبعه أحد إلا عرف أنه قد سلكه من طيب عرقه أو قال من ريح عرقه.

(رواه الترمذي)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی راستے سے گزرتے تو اگر کوئی آپ کے بعد گزرتا وہ پسینے کی خوشبو کے باعث جان لیتا کہ آپ ادھر سے گزرے ہیں۔

(ترمذی)

۵۵۴۴[18] وعن أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر قال قلت للربيع بنت معوذ بن عفراء صفي لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت يا بني لو رأيته رأيت الشمس طالعة.

(رواه الدارمي)

ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کا بیان ہے کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمارے لیے حلیہ بیان فرمایئے۔ فرمایا اے بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے تو گویا طلوع ہوتا ہوا سورج دیکھ لیا۔ (دارمی)۔

۵۵۴۵[19] وعن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة إضحيان

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چاندنی رات میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ پس میں کبھی رسول اللہ صلی

فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف اور آپ کے اوپر سرخ جوڑا تھا۔ اُس وقت میرے نزدیک تو آپ چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔
(ترمذی، دارمی)

۵۵۴۶/۲۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا سورج چہرۂ انور میں پھرتا تھا اور میں نے کسی کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز رفتار دیکھا۔ گویا زمین آپ کے لیے سمیٹ دی جاتی تھی۔ ہم تو اپنی جانوں کو مشقت میں ڈال دیتے اور آپ کا وہ حسبِ معمول چلنا ہوتا تھا۔
(ترمذی)

۵۵۴۷/۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں۔ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ ہے لیکن سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔
(ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۴۸/۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر کے دونوں اگلے دندانِ مبارک کے درمیان معمولی سا فاصلہ تھا۔ جب گفتگو فرماتے تو دیکھا جاتا کہ گویا ان دونوں دندانِ مبارک کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

۵۵۴۹/۲۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو چہرۂ انور دمک اٹھتا تھا۔ پُرنور چہرہ یوں محسوس ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیا کرتے۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۰/۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ أَبَاهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے

عِنْدَ رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

گئے۔ پس اُس کے باپ کو اُس کے سرہانے پایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:۔ اے یہودی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی۔ کیا تم توریت میں میری تعریف و توصیف اور میری آمد کا ذکر پاتے ہو؟ اُس نے کہا، نہیں۔ لڑکے نے کہا کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم آپ کی تعریف و توصیف اور آمد کا ذکر توریت میں پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اِسے اِس کے سرہانے سے اُٹھا دو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے۔ روایت کیا اِسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۵۵۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ۔ [۲۵]

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک میں رحمت اور تحفہ ہوں گا۔ روایت کیا اِسے دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

پہلی فصل

۵۵۵۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۱] عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے مجھے اُف تک نہ کہا۔ نہ یہ کہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۲] مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسنِ خلق والے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے تو ضرور جاؤں گا۔ پس میں باہر نکلا تو ایسے لڑکوں کے پاس کھڑا ہوگیا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اُس وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے پیچھے سے میرے دونوں کندھے پکڑ لیے۔ میں نے اُن کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: اے اُنیس! تم وہاں گئے جہاں کے لیے ہم نے کہا تھا؟ عرض گزار ہوا: ہاں یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔

(مسلم)

۵۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُنہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر موٹے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔ ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اُس نے آپ کی چادر پکڑ کر پوری شدت سے اُسے کھینچا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس اعرابی کی تہ تک پہنچ گئے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر چادر کے حاشیے کے نشانات دیکھے اُسے شدت کے ساتھ کھینچنے کے باعث۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد! میرے لیے مال کا حکم فرمائیے، اللہ کے اُس مال سے جو آپ کے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے۔ پھر اُسے دینے کا حکم فرمایا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ بَحْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین، تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو آواز کی جانب چلے۔ راستے میں انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے ملے جو آواز کی طرف سب سے پہلے چلے گئے تھے اور فرما رہے تھے: مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر زین کے بغیر سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار تھی۔ فرمایا کہ میں نے تو اسے دریا پایا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہرگز کوئی بات نہیں پوچھی گئی کہ آپ نے لفظ نہیں فرمایا ہو۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۵۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[6] غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان پھیلی ہوئی بکریاں مانگیں تو آپ نے اُسے عطا فرما دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا کہ اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیونکہ خدا کی قسم، محمد مصطفےٰ اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فقر سے ڈرتے ہی نہیں۔ (مسلم)

۵۵۵۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[7] مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حنین سے لوٹتے وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ بعض اعراب سوال کرتے ہوئے آپ سے آچمٹے، یہاں تک کہ آپ ایک کیکر کی طرف مجبور ہوتے چلے گئے۔ آپ کی چادر مبارک اٹک گئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا: میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کے برابر بھی اونٹ ہوتے تب بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

(بخاری)

۵۵۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[8] اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر ادا کر لیتے تو مدینہ منورہ کے خدام برتنوں میں پانی لے کر حاضر بارگاہ ہو جاتے۔ وہ ایسے جو برتن لاتے کہ آپ ان میں دست مبارک ڈبوتے۔ بعض اوقات وہ سردی کی صبح کو آتے تب آپ ان میں دست مبارک ڈبوتے تھے۔

(مسلم)

۵۵۶۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِّنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ[9] تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کی کوئی لونڈی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں لے جانا چاہتی لے جاتی۔

(بخاری)

۵۵۶۱ وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کی عقل میں کچھ کمی تھی، عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کام ہے۔ فرمایا: اے ام فلاں! جس گلی میں چاہو کہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے، پس کسی راستے میں آپ اس کے ساتھ تنہا ٹھہرے یہاں تک کہ اس نے اپنی ضرورت کی حاجت پوری کر لی۔ (مسلم)

۵۵۶۲ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[11] فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالیاں دینے والے نہیں تھے۔ ناراضگی کے وقت آپ فرمایا کرتے: اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔

(بخاری)

۵۵۶۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ[12] عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! مشرکین کے خلاف دعا کیجیے۔ فرمایا مجھے لعنت کرنے کے لیے مبعوث نہیں کیا بلکہ مجھے رحمت بانٹنے کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(مسلم)

۵۵۶۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ[13] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ جب آپ ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم آپ کے چہرۂ انور سے جان لیتے۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى[14] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ حلق مبارک بھی نظر آنے لگتا۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

۵۵۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[15] لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ بات کرنے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرح تیزی نہیں دکھاتے تھے۔ آپ بات کرتے تو لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۷ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ[16] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ گھر کا کام کرتے یعنی کسی گھر والے کا اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

(بخاری)

۵۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[17] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے سب کی نسبت زیادہ دور رہتے اور رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا ہرگز کبھی بدلہ نہیں لیا ماسوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو اس کا اللہ کے لیے بدلہ لیا کرتے۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۶۹ وَعَنْھَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَاَۃً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی غلام کو ماسوائے تعالیٰ راہ میں جہاد کرنے کے اور جو آپ کو کسی سے نقصان پہنچا تو اپنے اس ساتھی سے انتقام نہیں لیا مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی حدود کو توڑا جاتا تو اللہ کے لیے انتقام لیتے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۵۷۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[19] وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَھْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آٹھ سال کی عمر سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ میرے ہاتھوں جو نقصان ہوا اس پر آپ نے کبھی مجھے ملامت نہیں کی۔ اگر آپ کے گھر کا کوئی فرد مجھے ملامت کرتا تو فرماتے: اسے چھوڑ دو، اگر قسمت میں ہوتا تو ہو جائے گا۔ یہ مصابیح کے لفظ ہیں۔ اسے کچھ تبدیلی کے ساتھ بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۵۷۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[20] فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ عادتاً برے الفاظ استعمال کرنے والے اور نہ تکلفاً اور آپ بازاروں میں چلاتے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے۔ بلکہ معاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

۵۵۷۲ وَعَنْ اَنَسٍ یُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[21] اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے، جنازے کے پیچھے چلتے، غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے اور گدھے پر سواری کر لیا کرتے تھے۔ خیبر کے روز میں نے آپ کو گدھے پر دیکھا جس کی لگام کھجور کے پوست کی تھی۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۵۷۳ / ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مبارک جوتوں کو گانٹھ لیتے اور اپنے کپڑے کو سی لیتے اور اپنے گھر کا کام کر لیتے جیسے کوئی دوسرا اپنے گھر کا کام کرتا ہے اور فرمایا کہ آپ بھی بشروں میں سے ایک بشر تھے۔ اپنے کپڑوں سے دو مونہی جوئیں نکال دیتے، اپنی بکری دوہ لیتے اور اپنے ذاتی کام خود کر لیا کرتے۔ (ترمذی)۔

۵۵۷۴ / ۲۳ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ

فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں سنائیے۔ فرمایا کہ میں حضور کا ہمسایہ تھا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو میرے لیے پیغام بھیجتے اور میں آپ کو لکھ دیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اُس کا ذکر فرماتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اُس کا ذکر فرماتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اُس کا ذکر فرماتے۔ یہ تمام باتیں میں تمہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بتا رہا ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۷۵ / ۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی آدمی سے مصافحہ کرتے تو اپنے دستِ مبارک کو اُس کے ہاتھ سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنے ہاتھ کو کھینچ لیتا اور اُس کی طرف سے اپنا رُخِ انور نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنا منہ پھیر لیتا اور کسی نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے ہم جلیس کے سامنے اپنے گھٹنے پھیلائے ہوں۔

(ترمذی)

۵۵۷۶ / ۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی چیز کل کے لیے اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔

(ترمذی)

۵۵۷۷ / ۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمبی خاموشی والے تھے۔

(شرح السنہ)

۵۵۷۸ / ۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ اَوْ تَرْسِيْلٌ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

علیہ وسلم کے کلام میں آہستگی اور ٹھہراؤ تھا۔
(ابوداؤد)

۵۵۷۹ (۲۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنْ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرح تواتر گفتگو نہیں کیے جاتے تھے بلکہ آپ کے کلام میں وقفے ہوتے تھے تاکہ آپ کی بارگاہ میں بیٹھنے والا اُسے یاد کرلے۔
(ترمذی)

۵۵۸۰ (۲۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم ریزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔
(ترمذی)

۵۵۸۱ (۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گفتگو کرنے کے لیے بیٹھتے تو نظر مبارک کو اکثر آسمان کی طرف اُٹھایا کرتے تھے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۵۸۲ (۳۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل و عیال پر مہربان نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو مدینہ منورہ کے عوالی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ آپ تشریف لے گئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ گئے۔ آپ اندر داخل ہوتے تو دھواں بھرا ہوا ہوتا کیونکہ اُس کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ آپ اُسے لے کر بوسہ دیتے پھر لوٹ آتے۔ عمرو کا بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا بیٹا ابراہیم بحالت شیر خوارگی میں فوت ہوگیا۔ اُس کی دو دودھ پلانے والی ہیں جو جنت میں اُس کی رضاعت کو پورا کر رہی ہیں۔
(مسلم)

۵۵۸۳ (۳۲) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهٗ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

فلان حبر كان له على رسول الله صلى الله عليه وسلم دنانير فتقاضى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له يا يهودي ما عندي ما أعطيك قال فإني لا أفارقك يا محمد حتى تعطيني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أجلس معك فجلس معه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والغداة وكان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهددونه ويتوعدونه ففطن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الذي يصنعون به فقالوا يا رسول الله يهودي يحبسك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم منعني ربي أن أظلم معاهدا وغيره فلما ترجل النهار قال اليهودي أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أنك رسول الله وشطر مالي في سبيل الله أما والله ما فعلت بك الذي فعلت بك إلا لأنظر إلى نعتك في التوراة محمد بن عبد الله مولده بمكة ومهاجره بطيبة وملكه بالشام ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب في الأسواق ولا متزي بالفحش ولا قول الخنا أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله وهذا مالي فاحكم فيه بما أراك الله وكان اليهودي كثير المال۔

(رواه البيهقي في دلائل النبوة)

جس کو فلاں عالم کہا جاتا تھا، اُس کے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کچھ دینار تھے۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے یہودی! میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ تمہیں دوں۔ اُس نے کہا۔ میں آپ سے اُس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ ادا نہ کر دیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا تو میں تمہارے پاس بیٹھا رہتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز پڑھی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اُسے ڈراتے اور دھمکاتے رہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان گئے جو یہ حضرات اُس کے ساتھ کر رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھے منع فرمایا ہے کہ کسی ذمی وغیرہ پر ظلم کروں۔ جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میں اپنا نصف مال راہِ خدا میں پیش کرتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ جو کیا وہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے کیا کہ توریت میں آپ کی جو تعریف بیان فرمائی گئی ہے: محمد بن عبد اللہ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ، ہجرت کرنے کی جگہ طیبہ اور اُن کا ملک شام ہے۔ نہ وہ تند مزاج ہیں، نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلانے والے، نہ فحش گوئی کی وضع کرنے والے اور نہ بدکلام ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال ہے، اسے آپ اللہ کے حکم سے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ وہ یہودی مالدار آدمی تھا۔ اِسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

۵۵۸۴ / ۴۳ وعن عبد الله بن أبي أوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر الذكر ويقل اللغو ويطيل الصلاة ويقصر الخطبة ولا يأنف أن يمشي مع الأرملة والمسكين

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر زیادہ کرتے، باتیں کم کرتے، نماز لمبی پڑھتے، خطبہ مختصر دیتے اور کسی بیوہ یا مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے بلکہ اُن کی حاجت پوری فرما دیا کرتے تھے۔

فَيَقْضِيْ لَهُ الْحَاجَةَ . (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

(نسائی، دارمی)

۵۵۸۵ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا: ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جو آپ لے کر آئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ وحی نازل فرمائی۔ وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(ترمذی)

۵۵۸۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ ایک فرشتہ میری بارگاہ میں حاضر ہوا جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اور کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ نبی بندہ بننا چاہتے ہیں کہ نبی بادشاہ۔ پس میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کیجئے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشورہ لینے کی غرض سے حضرت جبرئیل کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار فرمائیے۔ پس میں نے کہا کہ نبی بندہ۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے اور فرماتے: میں اسی طرح کھاؤں گا جیسے عبد کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جیسے عبد بیٹھتا ہے۔

(شرح السنہ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

آپ کی بعثت اور وحی کی ابتدا

پہلی فصل

۵۵۸۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا گیا۔ آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر ہجرت کا حکم فرمایا گیا تو دس سال وہاں اقامت پذیر رہے اور وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ

وَسِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ

سال تھی۔

(متفق علیہ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پندرہ سال مکۂ مکرمہ میں اقامت پذیر رہ کر آواز سنتے رہے اور سات سال تک روشنی دیکھتے رہے اور دوسری کوئی چیز نہ دیکھی اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی ہوتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے سرے پر وفات دی۔

(متفق علیہ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی حضرت ابوبکر کی عمر بھی تریسٹھ سال اور حضرت عمر فاروق کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی۔ (مسلم) اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے فرمایا کہ تریسٹھ کی روایتیں زیادہ ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا نہیں ہوئی مگر نیند میں سچے خوابوں سے۔ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر وہ صبح کی روشنی میں ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ تنہائی کو پسند کرنے لگے اور غار حرا میں خلوت گزین رہتے۔ آپ کئی کئی راتیں اس میں عبادت کرتے ہوئے گزار دیا کرتے تھے اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جایا کرتے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور اتنی ہی راتوں کے لیے کھانا پینا لے جاتے یہاں تک کہ حق آگیا جبکہ آپ غار حرا میں تھے۔ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑا اور دبایا یہاں تک کہ مجھے اس سے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر دوبارہ دبایا، یہاں تک کہ مجھے اس سے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر تیسری دفعہ دبایا،

فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ اِلٰی وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی يَا لَيْتَنِیْ كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِیْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِیْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ حَتّٰی حَزِنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَیْ يَتَرَدّٰی مِنْ رُّءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا اَوْفٰی بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَیْ يُلْقِیَ نَفْسَهٗ تَبَدّٰی لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ

یہاں تک کہ مجھ سے اُسے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا، پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ انسان کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (۹۶: ۱تا۵) رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے لے کر لوٹے اور آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ پس کمبل اڑھا دیا گیا، یہاں تک کہ آپ سے خوف دُور ہو گیا۔ آپ نے حضرت خدیجہ کو واقعہ بتایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا، خدا کی قسم، ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے، سچی بات کہتے، دوسروں کے بوجھ اٹھاتے، محتاجوں کو کما کر دیتے، مہمان نوازی کرتے اور حق کی طرف جانے والوں کی مدد کرتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے۔ کہا اے بھائی! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنیے۔ ورقہ نے آپ سے کہا، اے بھتیجے آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا انھیں بتا دیا۔ پس ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اُتارا تھا کاش! میں طاقتور ہوتا، کاش! میں اُس وقت تک زندہ رہتا۔ جب آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں۔ کوئی ایسا فرد نہیں آیا جو آپ جیسی چیز لے کر آیا ہو مگر اُس سے دشمنی کی گئی۔ اگر میں نے آپ کا دن پا لیا تو پوری قوت سے آپ کی مدد کروں گا۔ پھر چند روز کے بعد ورقہ فوت ہو گئے اور وحی کا سلسلہ بند ہو گیا (متفق علیہ) اور بخاری نے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہو گئے اور ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ کئی مرتبہ آپ نے ارادہ کیا کہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اپنے آپ کو گرا دیں۔ ایک دفعہ آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ اپنے آپ کو گرا دیں کہ آپ کو حضرت جبرئیل نظر آئے اور انھوں نے کہا، یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آپ کا غم جاتا رہا اور دل مطمئن ہو گیا۔

اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ۔

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءَ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو وحی رک جانے کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ ایک دفعہ میں جارہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ مجھے اس سے خوف آیا یہاں تک کہ میں زمین کی طرف مائل ہوگیا۔ میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس یہ وحی نازل ہوئی: اے چادر اوڑھنے والے محبوب! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (۷۴: ۱تا ۵) پھر پے در پے اور متواتر وحی آنے لگی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو یوں آتی ہے جیسے گھنٹی کی آواز اور یہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب یہ ختم ہوجاتی ہے تو میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور فرمایا کہ کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر مجھ سے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی ہوئی دیکھی ہے اور جب وہ ختم ہوگئی تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَأْسَهٗ وَنَكَسَ أَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کو جسمانی طور پر تکلیف ہوتی اور چہرۂ انور کا رنگ بدل جاتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب ختم ہوتی تو سر مبارک کو اٹھاتے۔

(مسلم)

۵۵۹۵ وعن ابن عباس قال لما نزلت وأنذر عشيرتك الأقربين خرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى صعد الصفا فجعل ينادي يا بني فهر يا بني عدي لبطون قريش حتى اجتمعوا فجعل الرجل إذا لم يستطع أن يخرج أرسل رسولا لينظر ما هو فجاء أبو لهب وقريش فقال أرأيتكم إن أخبرتكم أن خيلا تخرج من صفح هذا الجبل وفي رواية أن خيلا تخرج بالوادي تريد أن تغير عليكم أكنتم مصدقي قالوا نعم ما جربنا عليك إلا صدقا قال فإني نذير لكم بين يدي عذاب شديد قال أبو لهب تبا لك ألهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا أبي لهب وتب۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت:
وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ (۲۶:۲۱۴)
نازل ہوئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور صفا پہاڑی پر چڑھ کر پکارنے لگے: اے بنی فہر! اے بنی عدی! یعنی قریش کی شاخیں یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے اور جو نہ نکل سکا اس نے اپنی جگہ آدمی بھیجا تاکہ دیکھے کہ بات کیا ہے۔ پس ابولہب اور دوسرے قریش آ گئے۔ فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے جبکہ میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پرے سوار ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ سوار اس وادی سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا: ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے سنا ہے۔ فرمایا تو میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ ابولہب نے کہا: تو برباد ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟۔ پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۶ وعن عبد الله بن مسعود قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي عند الكعبة وجمع قريش في مجالسهم إذ قال قائل أيكم يقوم إلى جزور آل فلان فيعمد إلى فرثها ودمها وسلاها ثم يمهله حتى إذا سجد وضعه بين كتفيه فانبعث أشقاهم فلما سجد وضعه بين كتفيه وثبت النبي صلى الله عليه وسلم ساجدا فضحكوا حتى مال بعضهم على بعض من الضحك فانطلق منطلق إلى فاطمة فأقبلت تسعى وثبت النبي صلى الله عليه وسلم ساجدا حتى ألقته عنه وأقبلت عليهم تسبهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة قال اللهم عليك بقريش ثلثا وكان إذا دعا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی کہنے والے نے کہا: اے لوگو! تم میں سے کون ہے جو آلِ فلاں کے ذبح خانے تک جائے اور وہاں سے لید، خون اور اوجھڑی لائے اور اسے مہلت دے، یہاں تک کہ یہ سجدے میں جائیں تو ان کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا بدبخت اُٹھ کر گیا اور اُسے حضور کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسنے لگے کہ مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر جھک گئے۔ کوئی جانے والا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور وہ جلدی سے آئیں اور آپ سجدے میں ہی موجود تھے، یہاں تک کہ گندگی کو دور کیا اور اُن کی طرف متوجہ ہو کر انہیں برا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو تین دفعہ کہا: اے اللہ! قریش کو تجھ پر چھوڑا اور جب آپ دعا کرتے اور جب سوال کرتے تو تین دفعہ کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! عمرو بن ہشام کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط

دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ ابْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور عمارہ بن ولید کو۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میں نے بدر کے روز انہیں پچھڑے ہوئے دیکھا۔ پھر گھسیٹ کر انہیں بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کنوئیں میں ڈالے گئے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۷ / ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ اَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! کیا آپ پر ایسا دن بھی آیا ہے جو اُحد کے روز سے سخت ہو۔ فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے جس روز مجھے سب سے زیادہ تکلیف پہنچی وہ روزِ عقبہ ہے۔ جبکہ میں نے اپنی جان کو ابن عبد یا لیل بن کلال پر پیش کیا تھا، لیکن اُس نے قبول نہ کیا جو میں نے چاہا تھا۔ پس میں مغموم ہو کر ایک جانب چل دیا۔ میں نے قرن الثعالب میں سر اٹھا کر دیکھا تو میرے سر پر بادل کے ایک ٹکڑے نے سایہ کر رکھا تھا۔ دیکھا تو اُس میں جبریل تھے۔ اُنہوں نے آواز دیتے ہوئے کہا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو اُنہوں نے جواب دیا ہے۔ آپ کی طرف ملک الجبال کو بھیجا ہے کہ اُن کے متعلق جو چاہیں انہیں حکم فرمائیے۔ پس ملک الجبال نے پکارتے ہوئے مجھے سلام کیا، پھر کہا۔ یا محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور آپ کے رب نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان کے اوپر دونوں اخشب پہاڑیوں کو رکھ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی پشتوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے خدا کی عبادت کریں گے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ / ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غزوۂ احد میں جب دندان مبارک شہید کیے گئے اور سر مبارک بھی زخمی کر دیا گیا تو آپ خون مبارک پر پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے وہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اس کے دانت شہید کر دیے۔ (مسلم)

۵۵۹۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهِ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو غصہ اس قوم پر بھڑک اٹھا ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا اور اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس شخص پر بڑا غصہ ہے جس کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہ خدا میں قتل کریں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۰۰ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ

یحییٰ بن ابو کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی سب سے پہلے کیا چیز نازل ہوئی؟ فرمایا کہ سورۃ المدثر۔ میں نے کہا کہ لوگ تو سورۃ العلق کے متعلق کہتے ہیں۔ ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے اس کے متعلق پوچھا اور میں نے عرض کیا جو تم نے مجھ سے کہا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتا رہا ہوں جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں ایک مہینہ غار حرا میں رہا۔ جب میں اپنی خلوت پوری کر چکا تو نیچے اترا۔ مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے بائیں جانب دیکھا تب بھی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے پیچھے دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی تو میں نے سر اوپر اٹھایا اور کوئی چیز دیکھی۔ میں خدیجہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے چادر اڑھاؤ۔ پس مجھے چادر اڑھا دی گئی اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا۔ پس یہ وحی نازل ہوئی: اے چادر اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (م ۷: ۱تا۵) اور یہ نماز فرض

ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلوٰةُ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہونے سے پہلے کی بات ہے۔
(متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

نبوت کی نشانیوں کا بیان

پہلی فصل

۵۶۰۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلٰى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوْا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرٰى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل حاضر ہوئے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ کو پکڑ کر چت لٹا لیا، پھر پکڑ کر قلب اطہر کو نکالا اور اُس سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکال کر کہا کہ یہ آپ میں شیطان کا حصہ ہے۔ پھر اُسے سونے کے طشت میں آب زمزم سے دھویا اور اُسے جوڑ کر اُس جگہ پر رکھ دیا۔ لڑکے دوڑتے ہوئے اپنی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور کہا کہ محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لوگ آپ کی طرف دوڑے اور آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ سوئی کا نشان میں آپ کے سینۂ اطہر پر دیکھا کرتا تھا۔
(مسلم)

۵۶۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ الْآنَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ کے اُس پتھر کو اچھی طرح جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اُسے اب بھی جانتا ہوں۔ (مسلم)

۵۶۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اُنھیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپ نے اُنھیں چاند کے دو ٹکڑے دکھائے یہاں تک کہ اُنھوں نے حرا کو اُن دونوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

۵۶۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا اور دوسرا اُس کے نیچے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

أَشْهَدُ وَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكِصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا: کیا محمد تمہاری موجودگی میں اپنے چہرے کو خاک آلودہ کرتا ہے؟ کہا گیا ہاں۔ اُس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم، اگر میں اُسے ایسا کرتا ہوا دیکھ لوں تو اُس کی گردن کچل ڈالوں گا۔ وہ آیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو گمان کیا کہ حضور کی گردن روند ڈالے۔ وہ آپ کے پاس آیا لیکن اُلٹے پاؤں دوڑ گیا اور اپنے ہاتھوں سے رکاوٹ کرتا تھا۔ اُس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ تو اُس نے کہا کہ میرے اور اُن کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے نیز دہشت ہے اور پر ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُچک لیتے۔

(مسلم)

۵۶۰۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضرِ بارگاہ ہو کر فاقے کی شکایت کی۔ پھر دوسرے نے حاضرِ خدمت ہو کر رہزنی کی شکایت کی۔ فرمایا کہ اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک مسافرہ حیرہ سے سوار ہو کر چلے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی اور اُسے اللہ کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہو گا اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو کسریٰ کے خزانے ضرور کھولے جائیں گے اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اِسے قبول کرے لیکن ایک شخص بھی نہیں پائے گا جو اُسے قبول کرے اور تم میں سے ایک شخص حاضری کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا کہ اُس کے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا جو مطلب بیان کرے تو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک احکام پہنچائے؟ عرض گزار ہو گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے مال نہ دیا اور تجھ پر فضل نہ کیا؟ عرض کرے گا کیوں نہیں۔ جب اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ لہٰذا جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر

يَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جس کو یہ میسر نہ آئے تو ایک اچھے کلمے کے ذریعے ہی سہی۔ حضرت عدی کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی اور اس نے کعبہ کا طواف کیا اور خدا کے سوا اُسے کسی کا خوف نہیں تھا اور میں اُن میں شامل تھا جنھوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھ لوگے جو ابو القاسم نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر نکلے گا۔

(بخاری)

۵۷۰۷ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَّعَصَبٍ وَّمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے اور آپ کمبل سے ٹیک لگا کر کعبہ کے سائے میں جلوہ افروز تھے ہمیں مشرکین سے بڑی تکلیف پہنچی تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اُن کے خلاف دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ بیٹھ گئے، چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا، تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اس میں کھڑا کرکے آرا لایا جاتا جو اس کے سر پر رکھا جاتا۔ پھر چیر کر دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور یہ بات بھی اُسے دین سے نہیں پھیرتی تھی اور کسی کو لوہے کی کنگھی سے گوشت کے نیچے ہڈیوں اور پٹھوں تک کنگھی کی جاتی لیکن یہ بات بھی اُسے دین سے نہ پھیرتی۔ خدا کی قسم، یہ کام پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا اپنی بکریوں کے متعلق بھیڑیے سے لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(بخاری)

۵۷۰۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُمِ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جو حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے کھانا کھلایا پھر بیٹھ کر سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے

ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال أناس من أمتي عرضوا على غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الأسرة أو مثل الملوك على الأسرة فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع رأسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك فقلت يا رسول الله ما يضحكك قال أناس من أمتي عرضوا على غزاة في سبيل الله كما قال في الأولى فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين فركبت أم حرام البحر في زمن معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت۔

(متفق علیہ)

بیدار ہوئے تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو سمندر کی پشت پر سوار ہو کر راہِ خدا میں جہاد کر رہے ہیں۔ گویا وہ بادشاہ ہیں۔ تختوں پر یا تختوں پر بادشاہوں کی طرح ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرمائے۔ آپ نے اُن کے لیے دعا فرما دی۔ پھر سرِ مبارک رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوگئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو راہِ خدا میں جہاد کر رہے ہیں اور آگے پہلی طرح ہی فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس حضرت اُمّ حرام سمندری سفر پر حضرت معاویہ کے زمانے میں نکلیں اور سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہوگئیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۹ وعن ابن عباس قال إن ضمادا قدم مكة وكان من أزد شنوءة وكان يرقي من هذا الريح فسمع سفهاء أهل مكة يقولون إن محمدا مجنون فقال لو أني رأيت هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدي قال فلقيه فقال يا محمد إني أرقي من هذا الريح فهل لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله أما بعد فقال أعد على كلماتك هؤلاء فأعادهن عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات فقال لقد سمعت قول الكهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں آیا اور وہ ازد شنوءہ قبیلے سے تھا جو آسیب کا دم کیا کرتا تھا۔ اُس نے اہلِ مکہ کے بے وقوفوں کو کہتے ہوئے سُنا کہ محمد مصطفیٰ دیوانہ ہوگیا ہے۔ اُس نے کہا کہ اگر میں اُس آدمی کو دیکھوں تو شاید اُسے میرے ہاتھ سے شفا ہو جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آپ سے ملا اور کہا۔ اے محمد! میں اس آسیب کا دم کیا کرتا ہوں، کیا آپ کو ضرورت ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اُسی کی تعریف کرتے اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اما بعد۔ اُس نے کہا کہ اپنے یہ الفاظ پھر دہرائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تین دفعہ دہرایا۔ اُس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا کلام سُنا ہے، نیز جادوگروں اور شاعروں کی باتیں بھی سُنی ہیں لیکن آپ کے ان کلمات جیسے

وَمِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

نہیں سُنے۔ یہ تو سمندر کی تہہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ دستِ مبارک بڑھائیے کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے بیعت کرلی (مسلم) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ کی دو حدیثیں نیز حضرت جابر بن سمرہ کی يَهْلِكُ كِسْرٰى والی اور دوسری لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ والی حدیث باب الملاحم میں ذکر کی جاچکی ہے۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوْا أَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان ابن حرب نے رو در رو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اُس مدت کے دوران سفر گیا جبکہ میرے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں شام ہی میں تھا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ ہرقل کے پاس پہنچایا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی نے وہ گورنر بصرٰی تک پہنچایا تھا اور گورنر بصرٰی نے ہرقل تک۔ ہرقل نے کہا کہ جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا اُس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ پس مجھے قریش کی ایک جماعت میں بلوایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو ہمیں اُس کے پاس بٹھا دیا گیا۔ اُس نے کہا کہ تم میں سے بلحاظ نسب اُس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ چنانچہ ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں۔ لہٰذا مجھے اُس کے سامنے بٹھا دیا گیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے رکھا۔ پھر اُس نے ترجمان کو بلاکر کہا۔ میں اِس سے مدعی نبوت کے متعلق کچھ پوچھنے لگا ہوں۔ اگر یہ غلط بیانی کرے تو اِس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرا جھوٹ مشتہر ہو جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اِس سے پوچھو۔ تمہارے درمیان اُس کا حسب نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ کہا۔ کیا اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے کہا۔ کیا تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے اِس سے

حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ
فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ
كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ
أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ
يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ
مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي
هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا
قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا
شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا
الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ
قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ
أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي
آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ
آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ
أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ
أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ
لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى
النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ
أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ

پہلے جو اُس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا کہ اُس کے پیرو صاحبِ حیثیت ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ کمزور ہیں۔ اُس نے کہا: وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے کہا: کیا اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اُس سے ناراض ہو کر کوئی اُس کے دین سے پھرا بھی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا: کیا تمہاری اُس سے لڑائی ہوئی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا کہ تمہاری لڑائیوں کا انجام کیا نکلا؟ میں نے کہا کہ لڑائی اُس کے ہمارے درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی ہمارے ہاتھ اور کبھی اُس کے ہاتھ۔ اُس نے کہا کہ کیا اُس نے کبھی عہد شکنی کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں لیکن اب ہم مدتِ معاہدہ میں ہیں، نہیں معلوم کہ اِس میں وہ کیا کرے۔ اُن کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! اِس کے سوا میں کوئی ایک بھی غلط لفظ شامل نہ کر سکا۔ اُس نے کہا کہ کیا یہ بات اُس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اِس سے کہو:۔ میں نے تم سے اُس کے حسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا کہ عالی نسب ہے اور رسول اپنی قوم کے ایسے ہی حسب و نسب میں مبعوث فرمائے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ اپنے بڑوں کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے تم سے اُس کے پیروکاروں کے متعلق پوچھا کہ وہ کمزور ہیں یا معزز ہیں تو تم نے کہا کہ کمزور ہیں اور رسولوں کے پیروکار یہی ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ایسا کہنے سے پہلے کیا تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے جان لیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں سے تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے متعلق جھوٹ بولنے لگے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی اُس سے ناراض ہو کر اُس دین سے پھرا ہے تو تم نے کہا: نہیں۔ واقعی ایمان کی یہی خاصیت ہے جبکہ اُس کی لذت دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو تم نے کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اُس سے لڑے ہو اور تمہارے درمیان

أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ۔

ڈالی ڈول کی طرح رہی ہے کہ کبھی تمہارے ہاتھ میں اور کبھی اُس کے ہاتھ میں۔ رسولوں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے اور انجام رسولوں کے حق میں ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تم نے کہا کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا۔ واقعی رسول عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا یہ بات پہلے کسی اور نے بھی کہی ہے تو تم نے کہا کہ نہیں کہی۔ اگر کسی نے یہ بات کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ اس بات میں اُس پہلی بات کی پیروی کر رہا ہے۔ پھر کہا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے۔ اُس نے کہا۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ درست ہے تو واقعی وہ نبی ہیں۔ اور میں جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن میرا یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں اُن تک پہنچ سکتا تو اُن کی زیارت کرنا پسند کرتا۔ اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو اُن کے قدم دھوتا اور عنقریب اُن کا ملک میرے قدموں کے نیچے تک پہنچے گا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوا کر اُسے پڑھا (متفق علیہ) مکمل حدیث باب الکتابت الی الکفار میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

پہلی فصل

٥٦١١ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک اور انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں حطیم میں تھا اور کئی دفعہ راوی نے کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے

مضطجعا إذ أتاني آت فشق ما بين هذه إلى
هذه يعني من ثغرة نحره إلى شعرته فاستخرج
قلبي ثم أتيت بطست من ذهب مملوء إيمانا
فغسل قلبي ثم حشي ثم أعيد وفي رواية
ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ إيمانا
وحكمة ثم أتيت بدابة دون البغل و
فوق الحمار أبيض يقال له البراق يضع
خطوه عند أقصى طرفه فحملت عليه
فانطلق بي جبريل حتى أتى السماء الدنيا
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل
ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء ففتح فلما خلصت فإذا فيها آدم فقال
هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه
فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء ففتح فلما خلصت إذا يحيى وعيسى و
هما ابنا خالة قال هذا يحيى وهذا عيسى
فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا
بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي
إلى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
إذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ

پاس ایک آنے والا آیا اور میرے اس مقام سے اس مقام تک چیرا یعنی
حلق کی گھنڈی سے موئے زیر ناف تک اور میرے دل کو نکالا۔ پھر سونے
کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور میرے دل کو دھویا اور
بھر کر کے اسی جگہ رکھ دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میرے پیٹ
کو آب زمزم سے دھویا گیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر میرے
پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا بہ رنگ سفید
تھا جس کو براق کہا جاتا ہے۔ حد نظر پر اس کا ایک قدم پڑتا ہے۔ پس
مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ جبریل میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا
آگیا اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے۔ فرمایا کہ جبریل۔
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا انہیں بلایا
گیا ہے؟ فرمایا۔ ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید اچھا آنے والا آیا اور
کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ کہا گیا
کہ یہ آپ کے جد امجد حضرت آدم ہیں انہیں سلام کریجیے۔ پس میں
نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اچھے بیٹے اور اچھے
نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ دوسرا آسمان
آگیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہیں؟ فرمایا کہ جبریل ہوں۔
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ
انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا،
اور کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں
خالہ زاد بھائی تھے۔ کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ ہیں، دونوں کو
سلام کریجیے۔ میں نے سلام کیا اور دونوں نے جواب دیا۔ پھر کہا کہ صالح
بھائی اور صالح نبی خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان کی طرف
چڑھے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل
ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔
کہا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید اچھا آنے
والا آیا پس کھول دیا اور میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا
کہ یہ حضرت یوسف ہیں انہیں سلام کریجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں
نے جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے
کر چوتھے آسمان تک پہنچے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا کون ہے؟

الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا إدريس فقال هذا إدريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن يدخلها من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك إبراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد

فرمایا کہ جبریل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا، خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے پانچویں آسمان تک لے کر چڑھے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا، جبریل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ کہا کہ یہ حضرت ہارون ہیں انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا، خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے کر چھٹے آسمان تک گئے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں کہا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا، خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ میں آگے بڑھا تو وہ رو دیے۔ کہا گیا کہ آپ کس بات پر روتے ہیں؟ فرمایا کہ یہ نوجوان میرے بعد مبعوث فرمائے گئے اور میری امت کی نسبت ان کی امت کے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک لے گئے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے۔ کہا کہ یہ آپ کے باپ حضرت ابراہیم ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔ جس کے بیر ہجر کے گھڑوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے۔ کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ

السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى فاذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبريل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت على الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك

ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں، دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے کہا کہ اے جبریل! یہ کیا ہیں؟ کہا کہ دونوں باطنی نہریں تو جنت میں ہیں جبکہ ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے پھر میری خدمت میں ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن دیا گیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ کہا کہ یہ تو فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی اُمت رہے گی۔ پھر مجھ پر روزانہ پڑھنے کے لیے پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ میں واپس لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو کہا۔ آپ کو کس چیز کا حکم فرمایا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس نمازوں کا حکم فرمایا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی جبکہ خدا کی قسم، میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو پوری طرح آزمایا ہے۔ اپنے رب کی طرف لوٹیے اور اپنی اُمت کے لیے تخفیف کا سوال کیجیے۔ میں واپس لوٹا تو دس کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے پھر وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے پھر وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے اسی طرح کہا۔ واپس گیا تو پانچ اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو کہا کہ کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اور میں لوگوں کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو خوب آزمایا ہے۔ لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ سوال کیا کہ مجھے حیا آتی ہے، لہٰذا میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ آگے بڑھے تو آواز آئی: میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرما دی۔

(متفق علیہ)

فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۲ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذُهِبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس بُراق لایا گیا جو سفید اور طویل جانور ہے، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا۔ حدِ نظر پر ایک قدم رکھتا ہے۔ میں اُس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا تو اُسے ایک حلقے سے باندھ دیا جس سے دوسرے انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر نکلا تو جبریل دو برتن لے کر آئے۔ ایک برتن میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ جبریل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے پھر ہمیں لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔ باقی حدیث مثلاً اُسی طرح بیان کر کے فرمایا۔ وہاں حضرت آدم تھے۔ اُنھوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اور فرمایا کہ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف تھے جنھیں نصف حُسن عطا فرمایا گیا تھا۔ اُنھوں نے بھی اچھی طرح مرحبا کہا اور حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور ساتویں آسمان کے متعلق فرمایا کہ وہاں حضرت ابراہیم بیٹھے تھے اور اپنی کمر بیت المعمور سے لگائی ہوئی تھی جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور کسی کی دوبارہ باری نہیں آنے کی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے، جس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے، اور جس کے پھل گھڑوں جیسے تھے۔ جب اُسے ڈھانپ لیا اللہ کے حکم سے جس نے ڈھانپا تو اُس کا رنگ بدل گیا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی اُس کے محاسن بیان نہیں کر سکتا اور مجھ پر وحی فرمائی گئی جو بھی فرمائی گئی اور روزانہ پچاس نمازیں پڑھنا فرض فرمایا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف اترا تو اُنھوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی اُمت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنا۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کو سوال کیجیے کیونکہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔

خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور اُن پر تجربہ کر چکا ہوں۔ پس میں اپنے رب کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا۔ اے رب! میری اُمت پر تخفیف فرما دے۔ پس مجھ سے پانچ کم کر دی گئیں۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور میں نے کہا کہ میرے لیے پانچ نمازیں کم ہو گئی ہیں۔ کہا کہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے۔ فرمایا کہ میں برابر اپنے رب اور حضرت موسیٰ کی طرف آتا جاتا رہا، یہاں تک کہ فرمایا: اے محمد! یہ روزانہ پانچ نمازیں ہیں لیکن ہر ایک کا ثواب دس گنا ہے، لہٰذا یوں یہ پچاس نمازیں ہیں۔ جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے نیکی لکھ لی جاتی ہے اور اگر اُسے کرے تو دس لکھی جاتی ہیں۔ جو برائی کا ارادہ کرے اور اُسے کر نہ سکے تو اُس کے لیے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اُسے کرے تو اُس کی ایک برائی لکھ لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ میں اُترا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا اور اُنھیں بتایا تو کہا: اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس غرض سے اتنی دفعہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔

(مسلم)

٥٦١٣ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّيْ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا

ابن شہاب نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اُوپر سے میرے گھر کی چھت کھول گئی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا اور جبریل نازل ہوئے۔ اُنھوں نے میرے سینے کو کھولا اور اُسے آبِ زمزم سے دھو دیا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اُسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اُسے ملا دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف لے گئے۔ جب آسمانِ دنیا آیا تو جبریل نے خازنِ آسمان سے کہا کہ کھول دو۔ پوچھا کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل ہوں۔ کہا کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عُرِجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ

ہیں۔ کہا: انھیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ جب وہ کھولا تو ہم آسمانِ دنیا کے اوپر چلے گئے تو وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا جس کے دائیں جانب کچھ جماعتیں تھیں اور بائیں جانب کچھ جماعتیں تھیں۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا تو ہنسنے لگتا اور جب اپنے بائیں دیکھتا تو رو پڑتا۔ اُس نے کہا: خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ دائیں جانب والوں میں اہلِ جنت ہیں اور بائیں جانب کی جماعتیں اہلِ جہنم ہیں۔ لہٰذا جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اُس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اس کے خازن نے اُسی طرح کہا جیسے پہلے نے کہا تھا۔ حضرت انس کو بیان ہے کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کا ذکر فرمایا اور اُن کے مقامات کی کیفیت بیان نہیں فرمائی۔ بس اتنا ذکر فرمایا کہ حضرت آدم آسمانِ دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری کہا کرتے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مجھے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ایک میدان ظاہر ہوا جہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پس میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کے لیے کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں واپس گیا تو نصف کم کر دی۔ پس میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹ آیا اور اُن سے کہا کہ نصف کم کر دی ہیں۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو اُن کو نصف معاف فرما دیں۔ ان کے پاس واپس آیا تو کہا: اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں

وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ ثُمَّ انْطُلِقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں اور میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے۔ میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور اسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو اس میں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی مشک تھی۔

(متفق علیہ)

۵۶۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو سدرۃ المنتہیٰ پر اس کی انتہا ہو گئی اور وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ جو چیز آسمان سے چڑھتی ہے اس کی یہاں انتہا ہو جاتی ہے اور پھر اس سے لے لی جاتی ہے اور جو چیز اوپر سے اتاری جاتی ہے اس کی بھی یہاں انتہا ہو جاتی ہے اور یہاں سے لے لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب سدرہ کو ڈھانپا جس چیز نے ڈھانپا وہ سونے کے پروانے ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا فرمائی گئیں یعنی آپ کو پانچ نمازیں دی گئیں اور سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں دی گئیں اور اس کو بخش دیا گیا جو آپ کی امت سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور اس کے گناہ معاف فرما دیے گئے۔ (مسلم)

۵۶۱۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِيْ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللهُ لِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خود کو حجر میں دیکھا اور قریش میری معراج کے بارے مجھ سے بیت المقدس کی بعض ایسی چیزیں پوچھ رہے تھے جن کو میں نے دیکھا نہیں تھا۔ مجھے شدید کوفت ہوئی کہ پہلے ایسی ہوئی نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اٹھا کر میرے پاس پہنچا دیا کہ جس چیز کے متعلق مجھ سے پوچھتے میں دیکھ کر انھیں بتا دیتا اور میں نے خود کو انبیائے کرام کی جماعت میں دیکھا اور حضرت موسیٰ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ میانہ قد اور گھنگھریالے بالوں والے تھے گویا

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شنوءہ قبیلے کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ لوگوں کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بلحاظ شکل و شباہت عروہ بن مسعود ثقفی سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ سب لوگوں میں تمہارے صاحب یعنی حضور سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے اُن کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو ایک کہنے والے نے مجھ سے کہا، اے محمد! یہ مالک یعنی داروغہ جہنم ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ میں نے اُس کی طرف توجہ کی تو اُس نے پہلے مجھے سلام کیا۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۱۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حِجر میں کھڑا ہو گیا تو بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ظاہر کر دیا تو اُس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے میں دیکھ کر انہیں بتا دیتا۔ (متفق علیہ)

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب میں نے اپنے سروں پر مشرکوں کے قدم دیکھے اور ہم غار میں تھے تو میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! اگر کسی نے ہمارے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا، اے ابو بکر! اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو؟ (متفق علیہ)

۵۶۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت

قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا
حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ
الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ
فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ
عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ
وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ
مَا حَوْلَهُ وَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ
لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ
شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي
إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ
فَوَافَقْتُهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ
عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ
أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ
مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ
فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ
اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلٰى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ
مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ
فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ
فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا
فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هُنَا
فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جب کہ انھوں نے حضرت ابوبکر سے گزارش کی کہ مجھے بتائیے آپ دونوں حضرات
نے کیسے کیا جبکہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفرِ ہجرت
کیا تھا۔ فرمایا کہ ہم رات بھر چلے اور اگلے روز بھی، یہاں تک کہ دوپہر کو ٹھیک سے
جبکہ راستہ خالی ہوگیا اور کوئی نہیں گزر رہا تھا۔ ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا
جس کا سایہ تھا اور اُس پر دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم اُس کے پاس اُترے اور
میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے
صاف کر دی تاکہ اُس پر سو جائیں اور اُس پر پوستین بچھا دی۔ عرض گزار
ہوا کہ یا رسول اللہ! سو جائیے، میں آپ کے گرد پہرہ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ
میں اُن کے گرد پہرہ دینے کے لیے نکلا تو میں نے ایک چرواہے کو آتے ہوئے
دیکھا۔ کہا، کیا تمہاری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اُس نے کہا ہاں۔ میں نے
کہا، کیا تم دودھ دوہ دوگے؟ اُس نے کہا ہاں۔ اُس نے ایک بکری پکڑی
اور لکڑی کے پیالے میں دودھ نکالا اور میرے پاس ایک برتن تھا جو میں
نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانی پینے اور وضو کرنے کے
لیے لے لیا تھا۔ پس میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ کو جگانا ناپسند کیا، اس لیے ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ آپ
خود بیدار ہوگئے۔ تو میں نے ٹھنڈا کرنے کے لیے دودھ میں پانی
ڈالا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول! نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا
تو میں خوش ہوگیا۔ پھر فرمایا کہ چلنے کا وقت ہو گیا؟ میں عرض گزار ہوا
کیوں نہیں۔ پس سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل دیے تو ہمارے پیچھے
سراقہ بن مالک آگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کوئی ہم تک آگیا ہے۔
فرمایا کہ غم نہ کھاؤ، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اُس کے خلاف دعا کی تو اُس کے ساتھ اُس کا گھوڑا بھی پیٹ
تک زمین میں دھنس گیا۔ عرض گزار ہوا کہ میرے خیال میں آپ نے میرے خلاف
دعا کی ہے، اب میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کیجیے، میں تلاش
کرنے والوں کو آپ کی طرف سے پھیر دوں گا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعا فرمائی اور وہ نجات پا گئے جب بھی انھیں
کوئی ملتا تو کہتے کہ ادھر ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں۔ پس جو بھی انھیں ملتا اسے
اسی طرح لوٹا دیتے۔

(متفق علیہ)

۵۶۱۹ – ۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلٰى أَبِيْهِ أَوْ إِلٰى أُمِّهٖ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا تو زمین میں پھل چن رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں آپ سے تین چیزیں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہلِ جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہے۔ بچے کو اس کے باپ یا ماں کی طرف کونسی چیز کھینچتی ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل نے یہ چیزیں مجھے ابھی بتائی ہیں کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی اور وہ کھانا جس کو اہلِ جنت سب سے پہلے کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا زائد حصہ ہے۔ اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب رہے تو بچے کو کھینچتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب رہے تو ادھر کھینچتا ہے۔ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! بیشک یہودی بہتان تراش ہیں اگر ان سے آپ کے سوال کرنے سے پہلے میرے مسلمان ہو جانے کا علم ہو گیا تو مجھ پر بہتان باندھیں گے۔ یہودی حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ عبداللہ تم میں کیسا آدمی ہے؟ کہا کہ ہم میں اچھا ہے اور اچھے کا بیٹا ہے۔ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا۔ کیا خیال ہے کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے؟ کہنے لگے کہ اللہ اسے اس بات سے بچائے۔ پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ ہم میں برا آدمی ہے اور برے آدمی کا بیٹا ہے اور تنقیص کی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسی چیز سے ڈرتا تھا۔

(بخاری)

۵۶۲۰ – ۴ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا جبکہ ہم تک ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی۔ حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں تو ضرور ڈال دیں گے اور حکم فرمائیں کہ ہم برک غماد تک ان کے سینے

بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۲۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۲۳ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ماریں تو ضرور ایسا کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے لوگوں کو بلایا اور چلے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر اُتر پڑے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے اور دستِ مبارک زمین پر رکھتے ہوئے بتایا کہ یہاں اور یہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی اِدھر اُدھر نہ ہوا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جبکہ بدر کے روز آپ ایک خیمے میں تھے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا عہد اور تیرا وعدہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابوبکر آپ کو دستِ مبارک پکڑ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اسی قدر کافی ہے جو آپ نے اپنے رب سے الحاح کر لی ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور زرہ پہن رکھی تھی اور فرما رہے تھے: عنقریب جمع ہونے والے شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر جائیں گے۔ (بخاری)

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا: یہ جبریل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑ رکھا ہے اور جنگی ہتھیار زیبِ تن ہیں۔

(بخاری)

انہی سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس روز ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا جبکہ اس کے اوپر کوڑا مارنے کی آواز سنی اور سوار کی جو کہہ رہا تھا: حیزوم آگے بڑھ۔ جب اپنے سامنے مشرک کی طرف دیکھا تو وہ چت پڑا ہوا تھا۔ غور سے اس کی طرف دیکھا تو اس کی ناک پر نشان تھا اور کوڑے کی ضرب سے اس کا چہرہ پھٹ گیا تھا اور ساری جگہ سبز ہو گئی تھی۔ انصاری نے حاضرِ بارگاہ ہو کر یہ بات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو، یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔ اس روز ستر کو قتل کیا اور ستر کو قید کیا گیا تھا۔

(مسلم)

۵۶۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب غزوۂ اُحد کے روز دو آدمی دیکھے جن کے اوپر سفید لباس تھا اور دونوں بڑی بہادری سے لڑ رہے تھے۔ میں نے اُن سے پہلے اور اُن کے بعد انھیں نہیں دیکھا یعنی حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ ابو رافع کی طرف بھیجا۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک رات کے وقت اُس کے گھر میں داخل ہوئے جبکہ وہ سویا ہوا تھا تو اُسے قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی جو کمر تک پہنچ گئی تو میں نے جان لیا کہ وہ قتل ہو گیا ہے۔ میں نے دروازے کھولنے شروع کیے یہاں تک کہ زینے تک پہنچ گیا۔ میں نے پیر آگے رکھا تو چاندنی رات کے باعث گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اُسے عمامے کے ساتھ باندھا اور اپنے ساتھیوں تک پہنچا۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنا پیر پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پیر پھیلایا تو آپ نے دستِ کرم پھیر دیا۔ چنانچہ یوں ہو گیا کہ گویا اُس میں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ (بخاری)

۵۶۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت ہی سخت پتھر آ گیا۔ لوگ حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ خندق میں ایک بڑا سا پتھر آ گیا ہے۔ فرمایا کہ میں اُترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکمِ اطہر پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور ہمیں تین روز ہو گئے تھے کہ کوئی چیز چکھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدال سے کر ضرب لگائی تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت بھوک میں دیکھا ہے۔ انھوں نے تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا جس کو ذبح کر لیا اور جَو پیس لیے، یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں ڈال دیا۔ پھر میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چپکے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ وَجَاءَ فَاَخْرَجْتُ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں لہٰذا چند حضرات کو لے کر تشریف لے چلیے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باآوازِ بلند فرمایا: اے خندق والو! جابر نے تمہارے لیے ضیافت کا بندوبست کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہانڈی کو چولہے سے نہ اتارنا اور آٹے کی روٹیاں نہ پکانا، یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ آپ تشریف لائے تو میں نے آٹا آپ کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے اُس میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی۔ پھر ہماری ہانڈی کے پاس تشریف لے گئے، اس میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ کہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے۔ ہانڈی سے گوشت نکالتے رہنا اور اُسے نیچے نہ اتارنا۔ وہ ایک ہزار تھے۔ خدا کی قسم! انہوں نے کھا لیا اور باقی چھوڑ کر چلے گئے جبکہ ہماری ہانڈی اُسی طرح جوش مار رہی تھی اور روٹیاں پکانے کے باوجود ہمارا آٹا اتنا ہی تھا۔

(متفق علیہ)

٥٦٢٧ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ اُن کے سر پر دستِ مبارک پھیرتے اور فرماتے جاتے تھے: ابنِ سمیہ کی سختی کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

(مسلم)

٥٦٢٨ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ احزاب آپ سے دور کر دیے گئے: اب ہم ان سے جہاد کریں گے، وہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے یعنی ہم ان کی طرف سفر کیا کریں گے۔ (بخاری)

٥٦٢٩ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ خندق سے لوٹے اور ہتھیار رکھ دیے اور غسل فرمایا تو حضرت جبریل حاضرِ بارگاہ ہوئے اور وہ گرد و غبار سے اپنا سر جھاڑ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار رکھ دیے لیکن خدا کی قسم! میں نے نہیں رکھے ہیں۔ ان کی طرف نکلیے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کدھر؟ پس بنی قریظہ کی طرف اشارہ

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

کیا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلے (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں حضرت انس نے فرمایا۔ گویا اُس غبار کو میں اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کے کوچوں سے اُٹھا تھا، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سواروں کا جبکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف سفر کیا تھا۔

۵۶۳۰ [14] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگوں کو پیاس لگی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا لوٹا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ پھر لوگ آپ کی جانب بڑھے اور عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ وضو کریں اور پئیں سوائے اُس کے جو آپ کے لوٹے میں تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک لوٹے میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشتہائے مبارک کے درمیان سے چشموں کی طرح پھوٹ نکلا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر سے کہا گیا کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تب بھی کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۱ [15] وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد تھے۔ اور حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اُس کا پانی نکالا تو ایک قطرہ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ تشریف لائے اور اُس کی منڈیر پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا، وضو کیا۔ پھر کلی کی اور دعا فرمائی۔ پھر وہ اُس میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا کہ گھڑی بھر اسے رہنے دو۔ پس لوگوں نے خوب پیا اور سواریوں کو بھی پلایا یہاں تک کہ کوچ کر گئے۔

(بخاری)

۵۶۳۲ [16] وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا

عوف، ابو رجاء، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگوں نے پیاس کی آپ سے شکایت کی۔ آپ اُترے اور فلاں کو بلایا جن کو ابو رجاء کا نام دیا جاتا تھا اور عوف اُن کا نام بھول گئے تھے اور حضرت علی کو بلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔

الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا فَاسْتَقُوا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ گئے تو ایک عورت ملی جو پانی کے دو چھوٹے یا بڑے مشکیزوں کے درمیان تھی۔ پس اُسے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ اُسے اُونٹ سے اُتار لیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ اُس میں کھول دیے اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ خود پیئو اور پلاؤ۔ راوی کا بیان کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پیا کر شکم سیر ہو گئے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو برتن تھے وہ بھی بھر لیے۔ خدا کی قسم جب ہم اُن سے جدا ہوئے تو ہمارے خیال میں ابتداء کرنے کی نسبت وہ اب زیادہ بھرے ہوئے تھے۔

(متفق علیہ)

٥٦٣٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، یہاں تک کہ ایک فراخ وادی میں اُترے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن اوٹ لینے کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ بجز وادی کے کناروں پر دو درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں سے ایک کے پاس گئے اور اُس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ مطیع ہو کر چل دیا جیسے نکیل والے اُونٹ کو اُس کا چلانے والا چلاتا ہے یہاں تک کہ دوسرے درخت کے پاس تشریف فرما ہوئے اور اُس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری فرمانبرداری کر۔ وہ بھی مطیع ہو کر آپ کے ساتھ اُسی طرح چل دیا۔ آپ دونوں کے درمیان میں ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کے حکم سے دونوں میرے لیے مل جاؤ۔ پس وہ مل گئے۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کچھ سوچنے لگا کہ میری اُدھر سے توجہ ہٹ گئی۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لا رہے تھے اور دونوں درخت جدا ہو گئے اور ہر ایک اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا۔

(مسلم)

٥٦٣٤ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ
١٨
أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ

یزید بن ابو عُبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو عرض گزار ہوا

يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٦٣٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[19] وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٦٣٦ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ[20] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ

اے ابو مسلم! یہ کیسی ضرب ہے؟ فرمایا کہ وہ زخم ہے جو مجھے غزوۂ خیبر کے روز آیا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سلمہ کو بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ پس میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے تین دفعہ اس پر پھونک ماری تو مجھے اب تک اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے اُن کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ جھنڈا زید نے اٹھایا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا جعفر نے سنبھالا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا ابن رواحہ نے لیا اور شہید کر دیے گئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے یہاں تک کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے لیا اور اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی۔ (بخاری)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کی ٹکر ہوئی تو مسلمان پیٹھ پھیر گئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی جانب ایڑ لگاتے جاتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خچر کی لگام میں نے تھام رکھی تھی، اس ارادے سے کہ جلدی نہ کریں اور ابو سفیان بن حارث نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب تھامی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! بیعتِ رضوان والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس بلند آواز آدمی تھے لہٰذا انہوں نے پورے زور سے آواز دی۔ بیعتِ رضوان والے کہاں ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، وہ میری آواز سن کر یوں پھرے جیسے گائے اپنے بچھڑے کو پھیر لیتی ہے اور انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ اور کفار سے لڑے۔ انصار کا بلانا یہ تھا کہ وہ کہتے: اے گروہِ انصار! اے گروہِ انصار۔ پھر بلاوا بنی حارث بن خزرج پر کم ہو گیا پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر دوڑائی اور آپ اپنے خچر پر تھے جیسے کوئی گردن لمبی کر کے دیکھتا ہے اور فرمایا کہ یہ لڑائی گرم ہونے کا

الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وقت ہے۔ پھر آپ نے کنکریاں لیں اور انھیں کافروں کے منہ پر مارا اور فرمایا: رب محمد کی قسم، انھوں نے شکست کھائی۔ خدا کی قسم، یہ صرف کنکریاں پھینکنے کے باعث ہوا۔ میں برابر اُن کی دھار کو کند اور معاملے کو ذلت آمیز دیکھتا رہا۔

(مسلم)

۵۶۳۷ / ۲۱ وَعَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَأَقْبَلُوْا هُنَاكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ حنین کے روز بھاگ گئے تھے؟ فرمایا: نہیں، خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے، لیکن آپ کے نوجوان اصحاب نکلے جن پر زیادہ ہتھیار نہیں تھے۔ اُن کا مقابلہ ایک ایسی تیر انداز قوم سے ہوا جن کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا تھا۔ لہٰذا انھوں نے تیر اندازی کی اور اُن کے تیر خطا نہیں ہو رہے تھے۔ اُس وقت وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث اُسے چلا رہے تھے۔ آپ اُتر گئے اور مدد طلب کی اور فرمایا: میں نبی ہوں، یہ جھوٹی بات نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر اُن کی صف بندی فرمائی (مسلم) اور بخاری نے اسے معناً روایت کیا۔ دونوں کی ایک روایت میں حضرت براء نے فرمایا: خدا کی قسم جب میدان کارزار گرم ہو جاتا تو ہم آپ سے بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہت بڑا بہادر وہ شمار ہوتا جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ کھڑا رہتا۔

۵۶۳۸ / ۲۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہم نے غزوۂ حنین کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ پیٹھ پھیر گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھیراؤ کر لیا گیا تو آپ خچر سے اُتر پڑے، پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی لی اور اُن کے چہروں پر ماری اور فرمایا: چہرے بگڑ گئے۔ پس اُن میں سے اللہ تعالیٰ نے کوئی آدمی پیدا نہیں کیا مگر اُس کی آنکھوں میں وہ مٹھی والی مٹی پہنچی تو

فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالٰی نے انھیں شکست دی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن کے مالِ غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

(مسلم)

۵۴۳۹ ۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی مدعیِ اسلام کے متعلق فرمایا، کہ وہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو اُس آدمی نے بڑی شدت سے لڑنا شروع کیا اور بہت آدمیوں کو زخمی کیا۔ ایک شخص حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ جہنمی ہے اُس نے تو اللہ کی راہ میں بڑی شدت سے جنگ کی ہے اور بہت سے آدمیوں کو زخمی کیا ہے۔ فرمایا کہ پھر بھی وہ جہنمی ہے۔ قریب تھا کہ اُس کے باعث بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے کہ اُسی دوران وہ زخموں سے بے چین ہو گیا تو اُس نے اپنے ہاتھ سے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اُس سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ کتنے ہی مسلمان رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالٰی نے آپ کا ارشاد سچ کر دکھایا کیونکہ فلاں نے خودکشی کر لی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔ اے بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر مومن اور بیشک اللہ تعالٰی اس دین کی فاسق و فاجر آدمی کے ذریعے بھی مدد کرتا ہے۔

(بخاری)

۵۴۴۰ ۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا یہاں تک کہ آپ سمجھنے لگتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے اور کیا نہ ہوتا۔ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ تعالٰی سے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ!

عائشة أن الله قد أفتاني فيما استفتيته جاءني رجلان جلس أحدهما عند رأسي والآخر عند رجلي ثم قال أحدهما لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبيد بن الأعصم اليهودي قال فيما ذا قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فأين هو قال في بئر ذروان فذهب النبي صلى الله عليه وسلم في أناس من أصحابه إلى البئر فقال هذه البئر التي أريتها وكأن ماءها نقاعة الحناء وكأن نخلها رءوس الشياطين فاستخرجه۔

(متفق عليه)

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ بات مجھے بتا دی ہے جو میں اُس سے پوچھتا تھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے اور اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پیروں کے پاس۔ پھر اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اِنہیں کیا تکلیف ہے؟ کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم یہودی نے۔ کہا کہ کس چیز میں؟ کہا کہ کنگھی، سر کے بال اور نر کھجور کے غلاف شگوفہ میں۔ کہا کہ وہ کہاں ہے؟ کہا کہ ذروان کنوئیں میں۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اُس کنوئیں کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے۔ اُس کا پانی مہندی کے پانی جیسا تھا اور وہاں کے پھل گویا شیطانوں کے سر تھے۔ پھر آپ نے نکال لیا۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۱ — وعن أبي سعيد الخدري قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذو الخويصرة وهو رجل من بني تميم فقال يا رسول الله اعدل فقال ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل قد خبت وخسرت إن لم أعدل فقال عمر ائذن لي أن أضرب عنقه فقال دعه فإن له أصحابا يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ينظر إلى نصله إلى رصافه إلى نضيه وهو قدحه إلى قذذه فلا يوجد فيه شيء قد سبق الفرث والدم آيتهم رجل أسود إحدى عضديه مثل ثدي المرأة أو مثل البضعة تدردر ويخرجون على خير فرقة من الناس قال أبو سعيد أشهد أني سمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذو الخویصرہ آ گیا جو بنی تمیم کا ایک فرد تھا۔ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو خائب و خاسر رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت دیجیے تاکہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا اسے جانے دو کیونکہ اس کے ساتھی ہیں، تمہارا آدمی اُن کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو حقیر جانے گا اور اُن کے روزوں سے اپنے روزوں کو۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ اُس کی نوک پر، اُس کی لکڑی پر اور نوک کے نیچے دیکھیے تو کسی چیز کا نشان نہیں تھا حالانکہ وہ گوبر اور خون میں سے گزرا ہے۔ اُن کی نشانی ایک کالا آدمی ہے جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلے گا۔ یہ لوگوں کی بہترین جماعت سے خروج کریں گے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے اُن سے جنگ

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهُ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللهَ اِذَا عَصَيْتُهُ فَيَاْمَنُنِيَ اللهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی ہے اور میں اُن کے ساتھ تھا۔ آپ نے اُس آدمی کا حکم فرمایا تو تلاش کر کے لایا گیا۔ میں نے اُسے دیکھا تو وہی نشانیاں اُس میں موجود پائیں جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اُبھری ہوئی، داڑھی گھنی، کلپٹی اونچی اور سر منڈا ہوا۔ اُس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریئے۔ فرمایا کہ اگر میں اُس کی نافرمانی کرتا ہوں تو اُس کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہلِ زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ ایک آدمی نے اُسے قتل کر دینے کا سوال کیا تو آپ نے منع فرما دیا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو فرمایا: اِس کی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو نظر انداز کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قومِ عاد کی طرح قتل کر دوں۔

(متفق علیہ)

۵۴۳۲ / ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کو دعوتِ اسلام دی اور وہ مشرکہ تھیں۔ ایک روز جب میں نے انہیں دعوت دی تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسی بات سُنی جو مجھے ناپسند ہوئی۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما دے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دعا فرما دینے کے باعث میں خوش ہو کر باہر نکلا۔ جب دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سُن لی اور کہا: اے ابوہریرہ! ٹھہرے رہو۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی۔ غسل کر کے اُنہوں نے کپڑے پہنے، دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر کہا: اے ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد مصطفےٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ میں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب لوٹا اور خوشی کے مارے رو رہا تھا۔ آپ نے خدا کی تعریف کی اور فرمایا کہ اچھا ہوا۔

(مسلم)

۵۶۴۳ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَّيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ آپ حضرات کہا کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابوہریرہ بڑی کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے بلکہ وعدہ فرمانے والے اللہ تعالیٰ کی قسم، میرے مہاجر بھائیوں کو بازار کی بیع و پکار مشغول رکھتی تھی اور میرے انصار بھائیوں کو اُن کے کھیت اور باغ مشغول رکھتے اور میں مسکین آدمی تھا جس نے پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے کپڑے کو نہیں پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں اور پھر اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگائے تو پھر نہیں بھولے گا کہ میرے کچھ بھی ارشادات بھول جائے۔ پس میں نے اپنا کمبل بچھا دیا اور اُس کے سوا میرے پاس اور کپڑا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی گفتگو پوری فرما چکے۔ پس میں نے کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ خدا کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں حضور کے ارشادات میں سے آج تک کوئی چیز نہیں بھولا ہوں۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۴ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ذی الخلصہ کی طرف سے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا: کیوں نہیں اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو اس بات کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا۔ حضور نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور آپ کے دستِ اقدس کا اثر میں نے اپنے سینے میں دیکھا اور دعا کی: الٰہی! اسے ثابت رکھ، نیز اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں کبھی اپنے گھوڑے سے نہیں گرا۔ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں میں گیا اور اُسے آگ سے جلا دیا نیز توڑ پھوڑ ڈالا۔

(متفق علیہ)

٥٦٤٤ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ[٢٨] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهُ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ ـ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کاتب اسلام سے پھر کر مشرکوں سے جا ملا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اُسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابو طلحہ نے مجھے بتایا کہ میں اُس زمین میں گیا جہاں وہ مرتد مرا تھا تو میں نے اُسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اِسے کئی دفعہ دفن کیا ہے لیکن زمین اِسے قبول نہیں کرتی۔

(متفق علیہ)

٥٦٤٥ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[٢٩] وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا ـ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہونے والا تھا تو ایک آواز سُنی۔ فرمایا کہ یہود کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

(متفق علیہ)

٥٦٤٦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[٣٠] وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ ـ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آرہے تھے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آندھی آئی کہ قریب تھا وہ مسافر کو دفن کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آندھی ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے۔ اُسی روز ایک بہت بڑا منافق مر گیا تھا۔

(مسلم)

٥٦٤٧ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ[٣١] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچے اور وہاں کئی روز ٹھہرے۔ لوگوں نے کہا کہ اِس جگہ تو ہمیں کوئی کام نہیں ہے جبکہ ہمارے بال بچے تنہا ہیں اور ہم اُن کی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مدینہ منورہ کا کوئی راستہ اور کوئی گلی ایسی نہیں جس پر دو فرشتے اُس کا پہرہ نہ دیتے ہوں۔ یہاں تک کہ تم اُس میں پہنچو۔ پھر فرمایا کہ کوچ کرو تو ہم نے کوچ کیا اور مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر ابھی کجاوے اُتارے بھی نہیں تھے کہ بنو عبد اللہ

أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا جبکہ قبل ازیں انکیں ایسی جرأت نہیں ہوتی تھی۔

(مسلم)

۵۹۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں لوگوں پر قحط آیا تو جمعہ کے روز نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال برباد ہو گیا، بچے بھوکوں مر گئے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے دستِ مبارک اٹھائے اور اُس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دستِ مبارک ابھی نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں جیسے بادل اُمڈ آئے اور منبر سے اُترے نہیں تھے کہ ریشِ مبارک سے بارش کے قطرے ٹپکتے دیکھے۔ بارش اُس روز اور اگلے روز ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اگلا جمعہ آ گیا۔ وہی اعرابی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے دستِ مبارک اٹھائے اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ آپ جس جانب بادلوں کو اشارہ کرتے اُدھر سے پھٹ جاتے اور مدینہ منورہ جوہڑ کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک چلتا رہا اور جس گوشے سے کوئی آدمی آتا وہ زبردست بارش کی خبر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے کہا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، نالوں کے اندر اور درختوں کے اُگنے والی جگہوں پر برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل کھل گئے اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

(متفق علیہ)

۵۹۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا لیا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر تیار کر دیا گیا تو اُس پر جلوہ افروز ہوئے۔ وہ تنا چیخا چلایا جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ پھٹنے والا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے

وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اترے، اُسے پکڑا اور سینے سے لگا لیا۔ وہ ایسے سسکیاں لے رہا تھا جیسے بچہ سسکیاں لیتا ہے جس کو چپ کرایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قرار پکڑ گیا۔ راوی کا بیان ہے، وہ اس لیے رویا کہ ذکر سنا کرتا تھا۔

(بخاری)

۵۶۵۰ / ۳۴ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایسا کر ہی نہ سکو گے۔ اس نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اُسے اپنے منہ تک نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ (مسلم)۔

۵۶۵۱ / ۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار اور اڑیل تھا۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا، ہم نے تمہارے گھوڑے کو دریا پایا ہے۔ اس کے بعد اُس کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس روز کے بعد کوئی اُس سے سبقت نہیں لے جا سکا۔ (بخاری)

۵۶۵۲ / ۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِيْ اِذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اَنِّيْ اَنْظُرُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد فوت ہو گئے اور اُن کے اُوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ درختوں پر جتنے پھل ہیں سارے لے لیں۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد محترم غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے تھے۔ انھوں نے بہت زیادہ قرض چھوڑا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا، جاؤ اور ہر قسم کے پھلوں کی علیحدہ ڈھیری بنانا۔ میں نے یہی کیا اور آپ کو بلایا۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو اُس وقت اور بھی مجھ پر بگڑ گئے۔ جب حضور نے اُن کا رویہ ملاحظہ فرمایا تو بڑے ڈھیر کے گرد تین دفعہ پھرے اور اُس پر بیٹھ کر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ آپ انھیں برابر ناپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا قرض ادا کروا دیا اور میں راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد ماجد کے قرض کو ادا کروا دے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریاں سلامت رکھیں۔ یہاں تک کہ جب میں

إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے اُس ڈھیری کو دیکھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے تو گویا اُس میں سے ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی تھی۔

(بخاری)

۵۶۵۳ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ[٣٧] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْأُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت اُمِّ مالک ایک کُپّی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گھی کا تحفہ بھیجا کرتی تھیں۔ اُن کے صاحبزادے اُن سے سالن مانگتے تھے کیونکہ اُن کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ پس اُنھوں نے اُس کُپّی کا قصد کیا جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تحفہ بھیجا کرتی تھیں تو اُس میں گھی پایا۔ وہ ہمیشہ اُنھیں نچوڑنے تک گھر کے سالن کو کام دیتا رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ فرمایا تم نے اُسے نچوڑ لیا؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اگر اُسی طرح رہنے دیتیں تو ہمیشہ باقی رہتا۔

(مسلم)

۵۶۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ[٣٨] سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت اُمِّ سُلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے جس سے میں نے بھوک کا اندازہ کیا ہے۔ لہٰذا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی، ہاں اور جَو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اُس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل میں دبا دیا، باقی کو مجھ پر لپیٹ دیا اور مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف روانہ کر دیا۔ میں اُنھیں لے کر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟۔ عرض کی، ہاں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ اور چلو۔ میں اُن کے آگے آگے چل دیا یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ کے پاس پہنچا اور اُنھیں بتایا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا اے اُمِّ سُلیم! رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اُنھیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں۔ عرض گزار ہوئیں، اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ چل دیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھتے رہے اور حضرت ابوطلحہ آپ کے ساتھ تھے۔

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا، اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ اُنھوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو انھیں چورہ کر دیا گیا اور حضرت ام سلیم نے اُس پر گھی کی کپی نچوڑ دی۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس پر پڑھا جو اللہ تعالٰی نے چاہا اور فرمایا کہ دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ چنانچہ انھیں اجازت دی گئی۔ انھوں نے کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ اور دس کو اجازت دے دو۔ ایسی طرح تمام لوگوں نے کھانا کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے اور سارے ستّر یا اسّی افراد تھے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ پس وہ اندر داخل ہو گئے تو فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ انھوں نے کھایا یہاں تک کہ اسّی آدمیوں نے کھایا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور باقی بچ رہا۔ اور بخاری کی روایت میں فرمایا، دس آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ یہاں تک کہ چالیس شمار کیے گئے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے باقی کو لے کر اکٹھا کیا۔ اُس پر دعائے برکت فرمائی تو وہ اُسی طرح ہو گیا جیسے تھا اور فرمایا، اِسے لے لو۔

۵۶۵۵ (۳۹) وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جبکہ آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن میں دستِ مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ کر نکلنے لگا۔ پس لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے کہا کہ آپ حضرات کتنے تھے؟ فرمایا کہ تین سو یا تین سو کے لگ بھگ (متفق علیہ)

۵۶۵۶ (۴۰) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہم معجزات کو برکت کے لیے شمار کرتے ہیں اور تم خوف دلانے کے لیے۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پانی کی

فقل الماء فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاءوا بإناء فيه ماء قليل فأدخل يده في الإناء ثم قال حي على الطهور المبارك والبركة من الله ولقد رأيت الماء ينبع من بين أصابع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يؤكل۔

(رواه البخاري)

قلت ہو گئی۔ فرمایا کہ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ لوگ تھوڑا سا پانی ایک برتن میں لائے۔ آپ نے برتن میں دست مبارک داخل کیا اور فرمایا: آؤ پانی کی طرف جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک، مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے جبکہ وہ کھایا جاتا۔

(بخاری)

۵۸۵۷ وعن أبي قتادة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنكم تسيرون عشيتكم وليلتكم وتأتون الماء إن شاء الله غدا فانطلق الناس لا يلوي أحد على أحد قال أبو قتادة فبينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير حتى ابهار الليل فمال عن الطريق فوضع رأسه ثم قال احفظوا علينا صلاتنا فكان أول من استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم والشمس في ظهره ثم قال اركبوا فركبنا فسرنا حتى إذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بميضأة كانت معي فيها شيء من ماء فتوضأ منها وضوءا دون وضوء قال وبقي فيها شيء من ماء ثم قال احفظ علينا ميضأتك فسيكون لها نبأ ثم أذن بلال بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم صلى الغداة وركب وركبنا معه فانتهينا إلى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول الله هلكنا وعطشنا فقال لا هلك عليكم ودعا بالميضأة فجعل يصب وأبو قتادة يسقيهم فلم يعد أن رأى الناس ماء في الميضأة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم شام کو رات بھر چلتے رہو گے تو پانی تک ان شاء اللہ تعالیٰ صبح کے وقت پہنچ جاؤ گے۔ لوگ چلتے رہے اور کوئی دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔ حضرت ابو قتادہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل رہے تھے یہاں تک کہ آدھی رات کے وقت راستے سے ہٹ گئے۔ آپ نے سر مبارک رکھ کر فرمایا کہ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور دھوپ آپ کی پشت مبارک پر تھی۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا چنانچہ آپ اتر پڑے اور آپ نے پانی کا برتن مانگا جو میرے پاس تھا اور اس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے کم پانی کے ساتھ وضو فرمایا اور کچھ پانی بچ رہا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے لیے اپنے اس برتن کی حفاظت کرنا، عنقریب اس سے ایک خبر وابستہ ہو گی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کی اذان کہی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز فجر پڑھائی۔ آپ سوار ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ ہم دوسرے حضرات کے پاس اس وقت پہنچے جب دن خوب چڑھ گیا اور ہر چیز تپ گئی۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! ہم ہلاک ہو گئے، ہم پیاسے ہیں۔ فرمایا کہ ہلاکت تمہارے لیے نہیں ہے اور وضو کا برتن منگایا۔ آپ پانی ڈالتے اور حضرت ابو قتادہ انہیں پلاتے جاتے۔ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھ لیا اور ٹوٹ پڑے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ لوگوں نے یہی کیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَأَ کُلُّکُمْ سَیُرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ اِشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُہُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَآءَ جَامِّیْنَ رِوَآءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ہٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُہُمْ شُرْبًا۔

علیہ وسلم دیتے گئے اور میں پلاتا رہا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے انڈیلا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس وقت تک نہیں پیوں گا جب تک یا رسول اللہ آپ نہ پی لیں۔ فرمایا کہ ساقی لوگوں کے بعد پیتا ہے۔ پس آپ نے پیا اور میں نے پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ سیراب ہونے کے باوجود لوگ پھر دریائے رحمت پر آگئے (مسلم) اسی طرح اُن کی صحیح میں ہے اور اسی طرح کتاب الحمیدی اور جامع الاصول میں لیکن مصابیح میں "اٰخرھم" کے بعد "شربًا" کا لفظ بھی ہے۔

۵۶۵۸ / ۴۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اُدْعُہُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِہِمْ ثُمَّ ادْعُ اللہَ لَہُمْ عَلَیْہَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطْعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِہِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکِسْرَۃٍ حَتَّی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطْعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِہِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَآءً اِلَّا مَلَؤُوْہُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ لَا یَلْقَی اللہَ بِہِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاکٍّ فَیُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے روز لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوا تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! لوگوں سے باقی زادِ راہ منگائیے اور اُس پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجیے۔ فرمایا ہاں۔ پس دسترخوان منگایا جو بچھایا گیا۔ پھر بچا ہوا زادِ راہ منگایا گیا۔ پس کوئی مٹھی بھر جوار لانے لگا اور کوئی مٹھی بھر کھجوریں اور کوئی روٹی کا ٹکڑا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا کچھ جمع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اپنے برتن لو اور برتنوں میں بھر لو۔ یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ رہا مگر اُسے بھر لیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے کھایا، شکم سیر ہو گئے اور باقی بھی بچا رہا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ کوئی بندہ ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے گا کہ ان میں شک نہ کرتا ہو اور پھر بھی اُسے جنت سے روکا جائے۔

(مسلم)

۵۶۵۹ / ۴۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّیْ اُمُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب سے نکاح کر کے عروسی حالت میں

سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ مَا حِينَ رَفَعْتُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھے تو میری والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ سُلیم نے کھجوریں، گھی اور پنیر سے حیس بنانے کا ارادہ کیا اور اُنھیں ایک بڑے پیالے میں ڈالا۔ فرمایا اے انس! اِسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ اور عرض کرنا کہ یہ میری امی جان نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ! آپ کی بارگاہ میں یہ ہمارا قلیل سا نذرانہ ہے۔ میں گیا اور عرض کر دیا فرمایا کہ رکھ دو۔ پھر فرمایا جاؤ اور فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ اُن کے نام لیے نیز جو بھی ملے اُسے بلا لانا۔ پس جن کے نام لیے تھے وہ میں نے بلائے نیز جو بھی ملا۔ میں واپس لوٹا تو کاشانۂ اقدس لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت انس سے کہا گیا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ تین سو کے لگ بھگ۔ پس میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اُس حیس پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اُس پر پڑھا۔ پھر دس دس کو بلاتے رہے جو اُس سے کھاتے رہے۔ آپ اُن سے فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھا کر شکم سیر ہو گئے۔ پس ایک جماعت جاتی اور دوسری آتی یہاں تک کہ سارے کھا چکے۔ آپ نے فرمایا: اے انس! اُٹھا لو۔ پس میں نے اُٹھایا اور مجھے معلوم نہیں کہ جب میں نے رکھا تھا اُس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اُٹھایا

(متفق علیہ)

٥٦٦٠ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور میں اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا اور اُس سے چلا نہیں جا رہا تھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے آ ملے اور فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ تھک گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے ہو گئے اُسے ڈانٹا اور دعائے برکت فرمائی۔ اُس وقت سے وہ اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ بہت بہتر کیونکہ آپ کی برکت اسے پہنچ گئی ہے۔ فرمایا کہ کیا تم ایک اوقیہ کے بدلے میرے ہاتھوں فروخت

فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے ہوئے میں نے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سوار ہوں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو اگلے روز میں اونٹ کو آپ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ نے قیمت عطا فرما دی اور وہ بھی مجھے واپس دے دیا۔ (متفق علیہ)

۵۷۶۱ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا أَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے۔ جب وادی القریٰ میں ہم ایک عورت کے باغیچے کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے پھلوں کا اندازہ کرو۔ چنانچہ ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا اور فرمایا کہ اسے یاد رکھنا۔ یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہم اس کی طرف لوٹیں۔ چنانچہ ہم چل دیئے یہاں تک کہ تبوک کے مقام پر پہنچ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب آج رات کو سخت آندھی آئے گی اور اس میں کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو تو اس کی رسی کو مضبوطی سے باندھے۔ پس سخت آندھی آئی اور ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو اٹھا کر طے کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم آئے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باغیچے والی عورت سے پوچھا کہ اس کا پھل کتنا ہوا؟ اس نے کہا۔ دس وسق

(متفق علیہ)

۵۷۶۲ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَأَحْسِنُوْا إِلٰى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور ایسی زمین ہے جس میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا فرمایا کہ امان اور سسرالی رشتہ ہے۔ جب تم اس میں دو آدمیوں کو ایک اینٹ بھر جگہ پر جھگڑتے دیکھو تو اس سے نکل آنا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ جتنی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں اس سے نکل آیا۔

(مسلم)

۵۷۶۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ أَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ أُمَّتِيْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ يَظْهَرُ فِيْ أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے ساتھیوں میں اور ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ میری اُمّت میں بارہ منافق ہیں جو نہ جنت میں داخل ہوں گے اور نہ اُس کی خوشبو تک پائیں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر جائے۔ اُن میں سے آٹھ کے لیے ایک پھوڑا کافی ہوگا جو آگ کا شعلہ ہوگا اُن کے کندھوں کے درمیان یہاں تک کہ اُن کے سینوں سے پار ہو جائے گا (مسلم) اور لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا والی حدیث سہل بن سعد کو عنقریب ہم باب مناقب علی میں ذکر کریں گے اور مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ والی حدیث جابر کو إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى باب جامع المناقب میں۔

دوسری فصل

٥٧٦٤ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَشْيَاخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ أَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَّإِنِّيْ أَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب شام کی طرف گئے اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تھے۔ جب قریش کی شاخوں سے گزرتے ہوئے ایک راہب کے پاس پہنچے تو اُتر پڑے اور اپنے کجاوے کھول دیے۔ پس راہب اُن کی طرف نکلا جبکہ وہ اُس کے پاس سے گزرا کرتے لیکن وہ اُن کے پاس نہیں آیا کرتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اپنے کجاوے کھول رہے تھے کہ راہب کسی کو تلاش کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ اُس نے آکر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑ لیا اور کہا، یہ سب جہانوں کا سردار ہے۔ یہ رب العالمین کا رسول ہے، اِس کو اللہ تعالیٰ رحمتِ دوعالم بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بعض بزرگوں نے اُس سے کہا، آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ کہا کہ جب تم گھاٹی سے گزر رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر نہیں تھا مگر سجدہ ریز تھا اور وہ سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں انہیں مہرِ نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سیب کی طرح ہے۔ پھر وہ واپس لوٹا اور اُن کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب وہ لے کر آیا تو آپ اونٹ چرانے والوں میں تھے۔ کہا انہیں بلائیے۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ کے اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ کر رہا تھا۔ جب آپ لوگوں کے نزدیک پہنچے تو لوگوں کو ایک درخت کے سائے میں پایا۔ جب آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کے اوپر ہوگیا۔ اُس

مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا أَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے کہا کہ دیکھو، درخت کا سایہ بھی ان پر جھک گیا ہے۔ کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ ان کا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو طالب۔ وہ برابر قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس بھیج دیا اور حضرت ابوبکر نے آپ کے ساتھ حضرت بلال کو بھیجا اور راہب نے آپ کو نان اور روغن زیتون زادِ راہ دیا۔

(ترمذی)

۵۶۶۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔
۴۹

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکۂ مکرمہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم کسی نواحی بستی کی طرف نکلے تو کوئی پتھر اور درخت سامنے نہ آتا مگر وہ یہی کہتا تھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔

(ترمذی، دارمی)

۵۶۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)
۵۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شبِ معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لگام لگا ہوا اور زین کسا ہوا براق پیش کیا گیا تو وہ شوخی دکھانے لگا۔ حضرت جبرئیل نے اس سے فرمایا، کیا محمد مصطفےٰ کے حضور ایسا کرتا ہے۔ تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۶۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ۔
۵۱

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرئیل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور پتھر میں سوراخ کر دیا۔ پس براق کو اس کے ساتھ باندھا گیا۔ (ترمذی)

۵۶۶۸ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ
۵۲

حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین چیزیں دیکھیں جبکہ ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی لایا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو جبلایا اور اپنی گردن جھکا دی۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ حاضر بارگاہ ہوا تو آپ

بِعْنِيهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

نے فرمایا: اسے فروخت کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا، یہ گھر والوں کا ہے جن کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ فرمایا کہ تم نے تو اپنا معاملہ بیان کر دیا لیکن اس نے کام زیادہ لینے اور چارہ تھوڑا دینے کی شکایت کی ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک منزل پر اترے اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے تو ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ پر سایہ فگن ہو گیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ اس درخت نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرے تو اسے اجازت مل گئی۔ پھر فرمایا کہ ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک پانی کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی جو دیوانہ ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ناک کے بانسے سے پکڑ کر فرمایا: باہر نکل کہ میں اللہ کا رسول محمد مصطفےٰ ہوں۔ پھر ہم چل دیے۔ جب ہم واپس لوٹے اور اسی پانی کے پاس سے گزرے تو عورت سے بچے کے متعلق پوچھا۔ وہ عرض گزار ہوئی: "قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ہم نے اس کے بعد اس کی کوئی مشکوک حرکت نہیں دیکھی۔ (شرح السنہ)۔

۵۷۶۹/۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو جنون ہے اور صبح و شام کھانے کے وقت دورہ ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر دست مبارک پھیرا تو اس نے زور سے قے کی اور کتے کے پلے جیسی کوئی چیز باہر نکلی جو چلتی تھی۔

(دارمی)

۵۷۷۰/۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور اہل مکہ کی کرتوت کے باعث آپ خون سے رنگین تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کوئی نشانی دیکھنا پسند فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ انہوں نے ایک درخت کی طرف دیکھا جو آپ

فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَسْبِي۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۶۷۱
۵۵
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَنْبَتِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۶۷۲
۵۶
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۵۶۷۳
۵۷
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً وَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَأَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ إِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللهُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ

کے پیچھے تھا اور کہا کہ اسے بلا لیجئے۔ آپ نے اُسے بُلایا تو وہ آکر سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر کہا کہ حکم فرمائیے کہ یہ واپس چلا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔ (دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آگیا۔ جب نزدیک ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد مصطفےٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں؟ اُس نے کہا، جو آپ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟ فرمایا کہ کیکر کا یہ درخت۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بُلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کی جانب بڑھا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے گواہی لی اور اُس نے تین مرتبہ اُسی طرح کہا جیسے آپ نے فرمایا اور پھر اپنے اُگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا۔ (دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں کس چیز سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں اس کھجور کے اس خوشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بُلایا تو وہ کھجور سے اُترنے لگا اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ فرمایا کہ چلے جاؤ تو واپس چلا گیا۔ پس اعرابی مسلمان ہو گیا۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح بتایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بھیڑیا چرواہے کی بکریوں کی طرف آیا اور اُن میں سے ایک بکری لے لی۔ چرواہے نے تلاش کر کے اُسے چھڑا لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا۔ بیٹھا، دُم نیچے دبائی اور کہا، میں نے اپنی روزی کا ارادہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دی۔ پھر آپ نے مجھ سے چھین لی۔ اُس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے آج جیسی بات نہیں دیکھی۔ بھیڑیے نے

ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الَّذِيْ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

کہا کہ اس سے بھی عجیب وہ آدمی ہے جو دو پہاڑیوں کے درمیان نخلستان میں تمہیں ماضی کی خبریں دیتا ہے اور جو تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی یہودی تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا اور مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں سے ہے اور قریب ہے کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے اور جب واپس لوٹے تو اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا اسے بتائے گا جو اس کے بعد گھر والوں نے کیا ہوگا۔

(شرح السنہ)

۵۴۷۴/۵۸ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابو العلاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے سے صبح سے شام تک کھاتے رہتے کہ دس اٹھتے اور دس بیٹھتے تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا یہ بڑھا دیتی تھی؟ حضرت سمرہ نے فرمایا کہ تم کس بات پر تعجب کرتے ہو؟ اس میں اضافہ نہیں کیا جاتا تھا مگر ادھر سے اور اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(ترمذی، دارمی)

۵۴۷۵/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لیے تین سو پندرہ افراد کے درمیان نکلے اور کہا: اے اللہ! یہ پیدل ہیں انہیں سواریاں دے۔ اے اللہ! یہ ننگے ہیں انہیں لباس پہنا۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں انہیں شکم سیر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور وہ لوٹے تو ان میں کوئی نہ تھا مگر ایک یا دو اونٹوں کے ساتھ لوٹا اور انہیں لباس پہنایا اور شکم سیر کر دیا گیا۔

(ابو داؤد)

۵۴۷۶/۶۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدد کیے جاؤ گے، غنیمت پاؤ گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیے جائیں

فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

گے۔ جو تم میں سے یہ چیزیں پائے تو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے، نیک کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے۔ (ابو داؤد)

٥٦٧٧ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِّنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ نَّبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِيْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ.

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کی ایک یہودی عورت نے بکری کے بھُنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ بھیج دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستی لی اور اس میں سے کھایا اور صحابہ سے آپ کے چند ساتھیوں نے بھی کھایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ روک لو اور یہودیہ کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا: کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ کہنے لگی کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ یہودیہ نے کہا: ہاں۔ میں نے سوچا کہ اگر نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں اُن سے چھٹکارا مل جائے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا اور کوئی سزا نہیں دی لیکن آپ کے وہ ساتھی وفات پا گئے جنہوں نے بکری سے کھایا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس بکری کا گوشت کھانے کے باعث کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ آپ کو ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو انصار سے بنی بیاضہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(ابو داؤد، دارمی)

٥٦٧٨ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوْا إِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ حنین کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور بڑا سفر کیا کہ شام ہو گئی۔ پس ایک سوار آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں پہاڑیوں پر چڑھا تو میں نے قبیلہ ہوازن والوں کو دیکھا کہ سارا قبیلہ اپنے بال بچوں اور مویشیوں سمیت حنین میں جمع ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی کل یہ مسلمانوں کا مالِ غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ آج رات ہمارا کون پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابو مرثد غنوی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو

الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

گئے تو فرمایا: اِس گھاٹی کی طرف جاؤ، یہاں تک کہ اِس کی چوٹی پر پہنچ جانا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا: کیا اپنے سوار کو دیکھتے ہو؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھاتے ہوئے گھاٹی کی طرف دیکھ لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: بشارت ہو کہ تمہارا سوار آ گیا ہے۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے۔ پس وہ آ گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: میں گیا، یہاں تک کہ میں اِس گھاٹی کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا لیکن کوئی ایک آدمی بھی میں نے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا رات کو تم اُترے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس کے بعد جو عمل کرو گے اُس کا تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

(ابوداؤد)

۵۶۷۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں پیش کر کے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اِن میں برکت کی دعا کیجیے۔ آپ نے انھیں دبایا پھر اُن میں میرے لیے دعائے برکت کی۔ فرمایا کہ انھیں لے کر اپنے توشہ دان میں ڈال لو، جب تم اُن میں سے لینے کا ارادہ کرو تو ہاتھ داخل کر کے لینا اور بالکل خالی نہ کرنا۔ میں نے اُن کھجوروں میں سے اتنے وسق تو اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور ہم اُن میں سے کھاتے اور کھلاتے بھی رہے جبکہ کبھی وہ میری کمر سے جدا نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان کی شہادت کے روز وہ مجھ سے جدا کر دیا گیا۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۶۸۰ / ۶۴ عن ابن عباس تشاورت قریش لیلۃ بمکۃ فقال بعضهم اذا اصبح فاثبتوه بالوثاق یریدون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال بعضهم بل اقتلوه وقال بعضهم بل اخرجوه فاطلع اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فبات علی علی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون علیا یحسبونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحوا ثاروا علیہ فلما راوا علیا رد اللہ مکرهم فقالوا این صاحبک هذا قال لا ادری فاقتصوا اثرہ فلما بلغوا الجبل اختلط علیهم فصعدوا الجبل فمروا بالغار فراوا علی بابہ نسج العنکبوت فقالوا لو دخل هٰهنا لم یکن نسج العنکبوت علی بابہ فمکث فیہ ثلاث لیال (رواہ احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات قریش مکہ نے باہم مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ صبح کے وقت اسے مضبوطی سے باندھ دینا یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ بعض نے کہا کہ اُسے قتل کر دینا۔ بعض نے کہا کہ اُسے نکال دینا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے مطلع فرما دیا۔ چنانچہ حضرت علی نے وہ رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر گزاری اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر ایک غار میں چلے گئے اور مشرکوں نے حضرت علی کی پاسبانی کرتے ہوئے رات گزاری کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے رہے۔ جب صبح ہوئی اور حملہ کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ حضرت علی ہیں۔ یوں اللہ نے اُن کا فریب مٹا دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ وہ آپ کا کھوج نکالنے لگے۔ جب پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے تو غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا۔ آپ اُس میں تین راتیں رہے۔

(احمد)

۵۶۸۱ / ۶۵ وعن ابی هریرۃ قال لما فتحت خیبر اهدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیها سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا الی من کان هٰهنا من الیهود فجمعوا لہ فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فهل انتم مصدقی عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان قال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت وبررت قال فهل انتم مصدقی عن شیء ان سالتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبناک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب خیبر فتح کر لیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہودی یہاں رہتے ہیں انہیں میرے پاس اکٹھے کرو۔ پس آپ کے پاس جمع کر دیئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں تو کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ فلاں۔ فرمایا جھوٹ بولتے ہو بلکہ فلاں ہے۔ عرض کی کہ آپ نے سچ فرمایا اور درست فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں؟ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہاں اور اگر ہم نے جھوٹ کہا تو آپ جان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے متعلق جان لیا تھا۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ جہنمی کون ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ چند روز ہم رہیں گے اور ہمارے بعد آپ رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَرَفْتُمْ كَمَا عَرَفْتُمُوْهُ فِيْ اَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِيْحَ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے فرمایا کہ اسی میں پڑے رہو گے۔ خدا کی قسم، ہم اس میں کبھی بھی تمہارے بعد نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا، کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے اگر میں تم سے کسی بات کے متعلق پوچھوں؟ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عرض گزار ہوئے، ہمارا ارادہ یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ سے ہمیں چھٹکارا مل جائے گا اور اگر آپ سچے ہیں تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(بخاری)

۵۶۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز فجر پڑھائی تو منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہوا تو اترے۔ نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تو اترے، نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو قیامت تک ہونے والا تھا وہ آپ نے ہمیں بتا دیا۔ لہٰذا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس کو وہ زیادہ باتیں یاد ہیں۔

(مسلم)

۵۶۸۳ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معن بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے مسروق سے دریافت کیا کہ جس رات جنات نے قرآن مجید سنا تو اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے خبر دی؟ فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی آپ کے والد محترم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ان کی خبر ایک درخت نے دی تھی۔

(متفق علیہ)

۵۶۸۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان حضرت عمر کے ساتھ تھے۔ ہم نے نیا چاند دیکھا میں تیز نظر تھا لہٰذا میں نے چاند دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے چاند دیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ پس میں حضرت عمر سے کہنے لگا کہ کیا آپ نہیں دیکھتے اور انہیں نظر نہیں آیا تھا حضرت عمر

لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا فَإِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہنے لگے کہ عنقریب میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا دیکھ لوں گا۔ پھر اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانے لگے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں وہ جگہیں دکھائیں جہاں اگلے روز اہل بدر پچھاڑے جانے والے تھے۔ فرماتے تھے کہ کل ان شاء اللہ یہ فلاں کے پچھاڑے جانے کی جگہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ ہوا۔ پھر انہیں ایک کنوئیں میں ایک کو دوسرے کے اوپر ڈال دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے، اُن کے پاس پہنچے تو فرمایا: اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ اور اس کے رسول کے وعدے کو ٹھیک ٹھیک پالیا جبکہ میں نے تو اُس وعدے کو ٹھیک پالیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ان جسموں سے کیسے کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں۔ فرمایا کہ میری بات کو تم اُن سے زیادہ نہیں سنتے ہو ماسوائے اس کے کہ وہ مجھے کسی بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

٥٧٨٥ وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَتْ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ۔

انیسہ بنت زید بن ارقم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کی عیادت کے لیے اندر تشریف لائے جبکہ وہ بیمار تھے۔ فرمایا کہ اس بیماری سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں لیکن اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے اور نابینا ہو جاؤ گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ثواب حاصل کروں گا اور صبر کروں گا۔ فرمایا کہ پھر تو بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بینائی واپس دے دی اور پھر فوت ہوئے۔

٥٧٨٦ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کرکے ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ اُس وقت فرمایا جبکہ آپ نے ایک آدمی کو بھیجا تو اُس نے آپ پر جھوٹ بولا۔ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میتا دفنا انشق
بطنہ ولم تقبلہ الارض۔
(رواھما البیھقی فی دلائل النبوۃ)

۵۶۸۷ وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق
شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ
وضیفھما حتی کالہ ففنی فاتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم
منہ ولقام لکم۔
(رواہ مسلم)

۵۶۸۸ وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن
رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول
اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل رأسہ فلما رجع
استقبلہ داعی امرأتہ فاجاب ونحن معہ فجیء بالطعام
فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک
لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت
بغیر اذن اھلھا فارسلت المرأۃ تقول
یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو
موضع یباع فیہ الغنم لیشتری لی شاۃ
فلم توجد فارسلت الی جار لی قد
اشتری شاۃ ان یرسل بھا الی بثمنھا
فلم یوجد فارسلت الی امرأتہ فارسلت
الی بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اطعمی ھذا الطعام الاسری۔
(رواہ ابوداؤد والبیھقی فی دلائل
النبوۃ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے خلاف دعا فرمائی تو اُسے مُردہ پایا گیا کہ اُس
کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور زمین نے اُسے قبول نہیں کیا تھا۔ ان دونوں
کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے کھانا
مانگا تو آپ نے اُسے نصف وسق جَو عطا فرمائے۔ اُس کی بیوی اور اُن
کے مہمان مدتوں اُس سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اُس نے ماپ لیا تو وہ ختم
ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ
نے فرمایا۔ اگر تم اُسے نہ ماپتے تو اُس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے
لیے باقی رہتا۔ (مسلم)

عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انصار
میں سے ایک آدمی نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
ایک جنازے میں نکلے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ قبر پر بیٹھ کر گورکن کو وصیت فرما رہے تھے کہ پیروں کی جانب سے
اور کھلی کرو، سر کی جانب سے اور کھلی کرو۔ جب واپس لوٹے تو اُس کی
بیوی کی طرف سے دعوت پر بلانے والا ملا۔ آپ نے دعوت قبول فرمائی
اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس کھانا لایا گیا تو آپ نے دستِ مبارک
ڈالا اور لوگوں نے بھی کھایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ لقمے کو دہن مبارک میں پھرا رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں ایسی
بکری کا گوشت محسوس کرتا ہوں جو اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر
لی گئی ہے۔ عورت نے یہ کہتے ہوئے ایک آدمی کو بھیجا کہ یا رسول اللہ!
میں نے ایک آدمی کو نقیع بستی کی طرف بکری خریدنے کے لیے بھیجا جو
ایسی بستی ہے جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن بکری نہ ملی تو
پھر میں نے اپنے ہمسائے کے پاس بھیجا جس نے ایک بکری خریدی تھی
کہ قیمت لے کر اُسے بیچ دے تو وہ نہ ملا۔ پس اُس کی بیوی کی
طرف بھیجا تو اُس نے یہ میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔
(ابوداؤد اور بیہقی نے
دلائل النبوۃ میں)
روایت کیا ہے۔

۵۶۸۹ / ۴۳ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُوْ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّمَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَ دَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَاَلُوْهَا لَحْمًا وَّتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَّبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُّرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَ ارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حزام بن ہشام، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد حضرت حبیش بن خالد سے روایت ہے جو حضرت اُم معبد کے بھائی تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہے تھے یعنی آپ، حضرت ابوبکر، حضرت عامر بن فہیرہ مولیٰ ابوبکر اور راستہ بتانے والے عبداللہ لیثی تو یہ حضرت اُم معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے اور اُن سے گوشت اور کھجوریں خریدنے کے متعلق پوچھا تو کوئی چیز نہ مل سکی کیونکہ لوگ قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمے کے ایک جانب بکری دیکھی تو فرمایا کہ اے اُم معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ کمزوری کے باعث یہ ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی کہ یہ اس بات سے کوسوں دور ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ اس کا دودھ نکال لیں؟ عرض گزار ہوئیں: میرے ماں باپ قربان، اگر آپ دیکھتے ہیں تو نکال لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ منگائی، اُس کے تھنوں پر دست مبارک پھیرا، اللہ کا نام لیا، عورت کی بکریوں کے لیے دعا فرمائی۔ بکری نے ٹانگیں کھلی کر لیں، دودھ اُمڈا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ نے برتن منگوایا جو ایک جماعت کیلئے کافی ہو۔ اُس میں دوہا کر چھلکنے لگا اور اوپر جھاگ آ گئے۔ پھر اُم معبد کو پلایا کہ وہ شکم سیر ہو گئیں پھر ساتھیوں کو پلایا۔ آخر میں آپ نے خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ نکالا یہاں تک کہ وہ برتن بھر دیا۔ پھر اسے اُن کے پاس چھوڑا، انہیں بیعت کیا اور اُن کے پاس سے کوچ فرما گئے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ نے اور ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں اور حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ
کرامتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۷۹۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی کسی حاجت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ کہ کچھ رات گذر گئی اور وہ سخت اندھیری رات کا وقت تھا۔ جب وہ واپس جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ پس ایک کی لاٹھی دونوں کے لیے روشن ہو گئی اور اُس کے اُجالے میں چلتے رہے۔ جب دونوں کے راستے جدا ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی اور دونوں حضرات اپنی اپنی لاٹھی کے اُجالے میں اپنے گھر والوں تک جا پہنچے۔ (بخاری)

۵۷۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدَفَنْتُ مَعَهٗ اٰخَرَ فِيْ قَبْرِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب غزوۂ احد درپیش آیا تو میرے والد ماجد نے مجھے رات کے وقت بلا کر فرمایا: میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو حضرات شہید ہوں گے میں اُن میں سب سے پہلے خود کو پاتا ہوں۔ میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے سوا مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو میرے اوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے متعلق میری نیکی کی وصیت قبول کرو۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید ہوئے اور ایک دوسرے شہید کے ساتھ انہیں قبر میں دفن کیا گیا۔ (بخاری)

۵۷۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَّاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَّانْطَلَقَ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے چنانچہ حضرت ابو بکر تین کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کو لے گئے حضرت ابو بکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نماز عشاء

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّاِنَّ اَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ اِمْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

پڑھ لی گئی۔ پھر لوٹے اور وہاں رہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی رات کا کھانا کھایا۔ پس واپس لوٹے جب کہ رات گذر چکی تھی جتنی کہ اللہ نے چاہی ان کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں سے کس نے روکا تھا؟ فرمایا۔ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا تھا یہاں تک کہ آپ آئیں۔ کہا۔ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ان کی زوجہ محترمہ نے بھی نہ کھانے کی قسم کھائی۔ مہمانوں نے بھی قسم کھا لی کہ نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ پس انہوں نے کھانا منگوا کر کھایا اور دوسرے حضرات نے بھی کھایا۔ پس وہ کوئی لقمہ نہ اٹھاتے مگر اس کے نیچے اس سے زیادہ از خود پیدا ہو جاتا۔ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے کہ جتنا پہلے تھا اب تو اس سے تین گنا ہے پس انہوں نے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ بتایا گیا کہ آپ نے بھی تناول فرمایا (متفق علیہ) اور كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ۔ والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث باب المعجزات میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

٥٦٩٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نجاشی کا انتقال ہو گیا تو ہم کہا کرتے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور دیکھا جاتا ہے۔ (ابو داؤد)

٥٦٩٣ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نُغَسِّلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ ثُمَّ

انہوں نے ہی فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا گیا تو لوگوں نے کہا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم اپنے مردوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں یا کپڑوں سمیت غسل دیں۔ جب ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی یہاں تک کہ ہر آدمی کی ٹھوڑی اس کے سینے سے لگ گئی۔ پھر کاشانۂ اقدس کے ایک گوشے سے کسی کہنے والا نے کہا جس کو کوئی نہیں

كلمهم متكلم من ناحية البيت لا يدرون من هو ان اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقاموا فغسلوه وعليه قميصه يصبون الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص۔

(رواه البيهقي في دلائل النبوة)

جانتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو پس لوگ آپ کو غسل دینے کے لیے کھڑے ہوئے کرتہ مبارک جسم اطہر پر رہا اور لوگ اس پر پانی ڈالتے اور کرتہ مبارک ہی سے ملتے تھے

روایت کیا اسے۔

(بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۷۹۵ وعن ابن المنكدر ان سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم اخطأ الجيش بارض الروم او أسر فانطلق هاربا يلتمس الجيش فاذا هو بالاسد فقال يا ابا الحارث انا مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم كان من امري كيت وكيت فاقبل الاسد له بصبصة حتى قام الى جنبه كلما سمع صوتا اهوى اليه ثم اقبل يمشي الى جنبه حتى بلغ الجيش ثم رجع الاسد رواه في شرح السنة۔

ابن المنکدر سے روایت ہے کہ رومیوں کی سرزمین میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ لشکر سے بچھڑ گئے یا قید کر لیے گئے۔ پس وہ بھاگ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے جا رہے تھے تو ایک شیر آگیا۔ فرمایا کہ اے ابو الحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میرا واقعہ یوں ہے۔ پس شیر ان کی طرف دم ہلاتا ہوا بڑھا اور پہلو میں آکھڑا ہوا۔ جب وہ کوئی خطرناک آواز سنتا تو اس کی جانب متوجہ ہوتا۔ پھر برابر ان کے پہلو میں چلتا رہا یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس لوٹا

(شرح السنۃ)

۵۷۹۶ وعن ابي الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الى عائشة فقالت انظروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوى الى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرا حتى نبت العشب وسمنت الابل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق۔

(رواه الدارمي)

ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ اہل مدینہ سخت قحط میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف دیکھو اور اس میں آسمان کی جانب ایک طاق بنا دو۔ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ لوگوں نے یہی کیا تو ان پر خوب بارشیں ہوئیں کہ سبزہ اگ آیا اور اونٹ موٹے ہو گئے کہ مارے چربی کے پھٹنے لگے تو اس کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا۔ (دارمی)

۵۷۹۷ وعن سعيد بن عبد العزيز قال لما كان ايام الحرة لم يؤذن في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثا ولم يقم ولم يبرح سعيد بن المسيب المسجد وكان لا يعرف وقت الصلوة الا بهمهمة يسمعها من قبر النبي صلى الله عليه وسلم۔

(رواه الدارمي)

سعید بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ جب جنگ حرہ ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک اذان و اقامت نہ ہوئی اور سعید بن مسیب مسجد سے جدا نہ ہوئے۔ ان میں نماز کے اوقات کا پتہ نہیں چلتا تھا مگر ایک گنگناہٹ کے ذریعے جس کو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور سے سنا کرتے تھے۔

(دارمی)

۵۶۹۸[9] وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ابو خلدہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ کیا حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے دس سال خدمت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی، لہٰذا ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور اس میں سے مشک جیسی خوشبو آیا کرتی تھی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۶۹۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ[10] بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں جھگڑا پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی زمین لے لی ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ میں اس کی زمین میں سے کیسے لے سکتا ہوں جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنا ہے۔ کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ظلم کے ساتھ کسی کی بالشت بھر زمین بھی لی تو ساتویں زمین تک اسے طوق پہنایا جائے گا۔ مروان نے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا۔ حضرت سعید نے کہا: اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی کر اور اس کی زمین میں مار۔ پس وہ نہ مری جب تک اندھی نہ ہوئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گر کر مر گئی (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید عبد اللہ بن عمر سے معناً ہے کہ انہوں نے اسے اندھی دیکھا دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے اور کہتی کہ مجھے حضرت سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ اسی گھر کے ایک کنویں کے پاس سے گزری جس پر جھگڑا کیا تھا تو اس میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بنی۔

۵۷۰۰[11] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِيَنَا عَدُوُّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

عمر نے ایک لشکر بھیجا اور اُن پر ایک شخص کو امیر مقرر فرمایا جن کو حضرت ساریہ کہا جاتا تھا۔ حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے آواز دی: اے ساریہ! پہاڑ۔ پس لشکر کا قاصد آیا اور کہا: اے امیر المومنین جب دشمن سے ہماری ٹکر ہوئی تو ہمیں شکست ہونے والی تھی کہ ایک آواز آئی: اے ساریہ! پہاڑ۔ پس ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ سے لگالیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی۔ روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۰۱ وَعَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے رہے۔ کعب نے کہا کہ کوئی دن طلوع نہیں ہوتا مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں۔ اُس سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی آجاتے ہیں پھر اسی طرح کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ کی قبر انور شق ہو گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں باہر تشریف لائیں گے

(دارمی)

باب

باب

پہلی فصل

۵۷۰۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سب سے پہلے جو ہمارے پاس تشریف لائے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم تھے۔ پس وہ ہمیں قرآن مجید پڑھانے لگے۔ پھر حضرت عمار، حضرت بلال اور حضرت سعد تشریف لائے۔ پھر حضرت عمر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اہل مدینہ کو اور کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا، یہاں تک کہ میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے پس آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ میں نے سورۃ الاعلیٰ اور اس جیسی مفصل سورتیں سیکھ لیں۔

(بخاری)

۵۷۰۳ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا، بیشک ایک بندے نے اللہ تعالیٰ کو چن لیا ہے جبکہ اُسے دنیا کی رونق اور اس چیز کے درمیان اختیار دیا جو اس کے پاس ہے تو اُسے چنا جو اس کے پاس ہے۔ حضرت ابوبکر روئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہم نے اس پر تعجب کیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا بڑے میاں کی طرف تو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کی خبر دے رہے ہیں کہ جو اُسے دنیا کی رونق دی اور جو اس کے پاس ہے ان میں سے اللہ نے اسے ایک کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد شہیدانِ احد پر نماز جنازہ پڑھی جیسے زندوں اور مُردوں کو رخصت فرما رہے ہیں۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا، میں بندوبست کرنے کے لیے تم سے پہلے تمہارے اوپر گواہ ہوں اور تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اُسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ اس جگہ میں ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق دنیا کا ڈر ہے کہ اس سے رغبت کرنے لگو گے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے ہلاک ہو گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

قبلكم۔ (متفق عليه)

(متفق علیہ)

۵۷۰۵ وعن عائشة قالت ان من نعم الله تعالى علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي وفي يومي وبين سحري ونحري وان الله جمع بين ريقي وريقه عند موته دخل علي عبد الرحمن بن ابي بكر وبيده سواك وانا مسندة رسول الله صلى الله عليه وسلم فرايته ينظر اليه وعرفت انه يحب السواك فقلت آخذه لك فاشار براسه ان نعم فتناولته فاشتد عليه وقلت الينه لك فاشار براسه ان نعم فلينته فامره وبين يديه ركوة فيها ماء فجعل يدخل يديه في الماء فيمسح بهما وجهه ويقول لا اله الا الله ان للموت سكرات ثم نصب يده فجعل يقول في الرفيق الاعلى حتى قبض ومالت يده۔

(رواه البخاري)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں، میری باری کے روز اور میرے سینے اور حلق سے لگے ہوئے وفات پائی اور وصال کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہارا دئے بیٹھی تھی کہ آپ ان کی طرف دیکھنے لگے تو میں جان گئی کہ آپ مسواک چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے لے لوں؟ سر مبارک سے اثبات میں اشارہ فرمایا۔ میں نے دے دی تو آپ کو سخت محسوس ہوئی۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے نرم کر دوں؟ سر اقدس سے اثبات میں اشارہ فرمایا تو میں نے نرم کر دی۔ آپ نے دندان مبارک پر پھیری اور آپ کے سامنے پانی کا پیالہ رکھا تھا۔ آپ اس میں دونوں ہاتھ داخل کرتے اور چہرۂ انور پر پھیرتے اور فرماتے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ بیشک موت کی سختیاں ہیں۔ پھر آپ نے دست مبارک اٹھایا اور فرماتے رہے، در رفیق اعلیٰ میں، یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

(بخاری)

۵۷۰۶ وعنها قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي يمرض الا خير بين الدنيا والآخرة وكان في شكواه التي قبض اخذته بحة شديدة فسمعته يقول مع الذين انعمت عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين فعلمت انه خير۔

(متفق عليه)

ان سے ہی روایت کرتی ہیں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی نہیں مگر اُسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا۔ جس مرض میں آپ کا وصال ہوا اُس میں آپ کو گہرے سانس کی شکایت لاحق ہوئی تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، اُن لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں، پس میں جان گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۷ وعن انس قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل يتغشاه الكرب فقالت فاطمة واكرب اباه فقال لها ليس على ابيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا ابتاه من جنة الفردوس

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو تکلیف کے باعث بیہوشی طاری ہونے لگی۔ حضرت فاطمہ نے کہا، میرے ابا جان کی تکلیف۔ فرمایا کہ تمہارے ابا جان کے لیے آج کے بعد تکلیف نہیں ہے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو انہوں نے کہا: اے ابا جان! آپ نے رب کے بلانے کو قبول کر لیا۔ ابا جان! جنت الفردوس

مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

میں ٹھکانا بنا لیا، ابا جان! آپ کی خبر ہم حضرت جبرئیل تک پہنچاتے ہیں جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہ نے فرمایا، اے انس! تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کس طرح گوارا کیا! (بخاری)

دوسری فصل

٥٧٠٨ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں اپنے نیزوں سے کھیلے (ابوداؤد) اور دارمی کی روایت میں فرمایا میں نے اس دن سے زیادہ حسین اور چمکدار کوئی دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے اس دن سے زیادہ کوئی برا اور تاریک دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو اس سے ہر چیز جگمگا اٹھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس سے ہر چیز تاریک ہو گئی اور آپ کے دفن کے بعد ہم نے مٹی سے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہیں جھاڑے تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی وہ حالت نظر نہیں آتی تھی۔

٥٧٠٩ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے دفن میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں فرماتا مگر اسی جگہ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے لہٰذا حضور کو آپ کے بستر کی جگہ پر ہی دفن کرو۔

(ترمذی)

تیسری فصل

٥٧١٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالت صحت فرمایا کرتے۔ کسی نبی کا وصال نہیں ہوتا جب تک جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا نہ دیا جائے۔ پھر اسے اختیار دیا

ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهِ أَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب آپ پر حکمِ الٰہی نازل ہوا اور سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو نگاہیں چھت کی طرف اُٹھائیں اور کہا، اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ ہمیں اختیار نہیں فرماتے! حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ بحالتِ صحت ہم سے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ہرگز وفات نہیں دیتا جب تک کہ اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانا نہ دکھا دیا جائے۔ پھر اختیار دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آخری الفاظ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادا فرمائے تھے: اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانٌ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال ہوا اُس میں فرمایا کرتے تھے: اے عائشہ! میں ہمیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا رہا جو خیبر میں کھایا تھا اور یہ وقت تو اُس زہر سے میری شہ رگ کٹ جانے کا ہے۔

(بخاری)

۵۷۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وقتِ وصال قریب آیا اور کاشانۂ اقدس میں لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر بھی تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ کہ تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر نے کہا کہ حضور پر تکلیف کا غلبہ ہے اور قرآن مجید آپ کے پاس ہے۔ اللہ کی کتاب آپ کے لیے کافی ہے۔ اہلِ بیت نے اختلاف کیا اور جھگڑے۔ اُن میں سے بعض کہتے کہ لکھنے کی چیزیں قریب رکھ دیجیے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لیے کچھ لکھ دیں اور اُن میں سے بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا تھا۔ جب زیادہ شور اور اختلاف ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے: مصیبت اور پوری مصیبت وہ چیز تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ اُن کے لیے لکھ دیتے اُن کے اختلاف اور

لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شور کے باعث اور سلیمان بن ابو مسلم احول کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا، جمعرات اور کیا ہے جمعرات کا دن۔ پھر رونے یہاں تک کہ اُن کے آنسوؤں سے سنگریزے بھی تر ہو گئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس! جمعرات کا دن کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس شانے کی ہڈی لاؤ کہ ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ پس لوگ جھگڑنے لگے اور نبی کی بارگاہ میں جھگڑنا مناسب نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کی حالت کیا ہے؟ مقصد کیا ہے پوچھ لیجیے۔ پس لوگ بار بار پوچھنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ جانے دو اور مجھے چھوڑ دو کیونکہ جس حالت کے اندر ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ پس آپ نے انہیں تین باتوں کا حکم فرمایا۔ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، وفود کو اسی طرح اُن کا حق دینا جیسے میں دیا کرتا ہوں اور تیسری سے خاموش ہو گئے یا اُسے کہا اور میں بھول گیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ سلیمان کا قول ہے۔

(متفق علیہ)

٥٧١٣
١٢
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ ہمیں بھی حضرت اُم ایمن کے پاس لے چلو تاکہ ہم بھی اُن سے ملاقات کریں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ جب ہم اُن کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں حضرات نے اُن سے کہا کہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر نہیں رو رہی کہ میں یہ نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ بلکہ میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے۔ اس بات نے ان دونوں کو رونے پر مجبور کر دیا اور وہ دونوں حضرات بھی اُن کے ساتھ رونے لگے۔

(مسلم)

٥٧١٤
١٢
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے اُس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

لئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا اور ہم مسجد میں تھے اور سر مبارک سے پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ منبر کی طرف مائل ہو کر اُس پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے پیچھے گئے۔ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس جگہ سے بھی حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ایک بندے پر دنیا اور اُس کی زینت پیش کی گئی تو اُس نے آخرت کو پسند کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بات کو حضرت ابوبکر کے سوا کوئی دوسرا نہ سمجھ سکا۔ اُن کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے اور رونے لگے پھر کہا: بلکہ یا رسول اللہ! ہم اپنے باپوں، اپنی ماؤں، اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو آپ کے فدیے میں دے دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ اُتر آئے اور اس وقت تک پھر اُس پر جلوہ افروز نہ ہو سکے۔

(دارمی)

۵۱۶۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ [14] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ قَالَ لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكَتْ فَرَاٰهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَاَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ اِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ نُعِيَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِيْ لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب سورۃ النصر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو بلا کر فرمایا: مجھے میری وفات کی خبر دی گئی ہے۔ وہ رونے لگیں تو فرمایا: نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو۔ پس وہ ہنس پڑیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے بعض نے انہیں دیکھ لیا تھا لہٰذا کہا: اے فاطمہ! ہم نے تمہیں روتے اور پھر ہنستے دیکھا۔ کہا کہ حضور نے مجھے بتایا کہ آپ کو اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے تو میں رو پڑی۔ فرمایا: نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو، تو میں ہنس پڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورۃ النصر سے اہل یمن حاضر بارگاہ ہوئے تو فرمایا کہ وہ دل کے نرم ہیں کیونکہ ایمان یمنی اور حکمت بھی یمانی ہے۔

(دارمی)

۵۱۶۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَارَاْسَاهُ [15] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہائے میرا سر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات ہے تو اگر میں زندہ رہا تو تمہارے لیے استغفار اور دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ ہائے ہلاکت۔ خدا کی قسم، میں گمان کرتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو وہ آپ کا آخری دن ہو گا اور

مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۷۱۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ

اپنی دوسری بیوی سے آرام پانے لگیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دراصل سخت درد تو میرے سر میں ہے اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر ولی عہد مقرر کر دوں لیکن بات بنانے والے بات بناتے اور تمنا کرنے والے تمنا کرتے۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ انکار کرے گا اور مسلمان دفع کریں گے یا اللہ دفع کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بقیع میں ایک جنازہ دفن کرنے کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو میں سر درد محسوس کرنے لگی اور میں نے کہا ہائے سر درد۔ فرمایا بلکہ اے عائشہ! سر درد تو درحقیقت مجھے ہے۔ فرمایا اور تمہارا کیا نقصان اگر تم مجھ سے پہلے مر بھی جاؤ تو میں تمہیں غسل و کفن دوں گا، تم پر نماز پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ گویا خدا کی قسم ایسے محسوس ہوتے ہیں کہ آپ نے اگر ایسا کیا تو میرے گھر میں آپ اپنی دوسری بیوی کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی فرمائی۔ پھر آپ کا مرض شروع ہو گیا جس میں وصال ہوا۔ (دارمی)

جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک آدمی نے ان کے والد محترم علی بن حسین کے پاس آ کر کہا کہ کیا میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہ سناؤں؟ آپ نے کہا، کیوں نہیں، ہمیں ابو القاسم کی حدیث سنائیے۔ کہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبرئیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا محمد! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں آپ کی قدر و منزلت دکھانے اور یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے، حالانکہ وہ اسے آپ سے زیادہ جانتا ہے، فرماتا ہے کہ حال کیا ہے؟ فرمایا کہ اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اور اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر دوسرے روز حاضر بارگاہ ہو کر یہی عرض کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ پھر تیسرے روز حاضر بارگاہ ہو کر یہی عرض کیا جو پہلے روز کیا تھا اور آپ نے حسب سابق جواب دیا۔ پھر ایک اور فرشتہ آیا جس کو اسمٰعیل کہا جاتا ہے اور وہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ہر فرشتہ ایک

معه ملك يقال له إسماعيل على مائة ألف ملك كل ملك على مائة ألف ملك فاستأذن عليه فسأله عنه ثم قال جبريل هذا ملك الموت يستأذن عليك ما استأذن على آدمي قبلك ولا يستأذن على آدمي بعدك فقال ائذن له فأذن له فسلم عليه ثم قال يا محمد إن الله أرسلني إليك فإن أمرتني أن أقبض روحك قبضت وإن أمرتني أن أتركه تركته فقال وتفعل يا ملك الموت قال نعم بذلك أمرت وأمرت أن أطيعك قال فنظر النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبريل فقال جبريل يا محمد إن الله قد اشتاق إلى لقائك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لملك الموت امض لما أمرت به فقبض روحه فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاءت التعزية سمعوا صوتا من ناحية البيت السلام عليكم أهل البيت ورحمة الله وبركاته إن في الله عزاء من كل مصيبة وخلفا من كل هالك ودركا من كل فائت فبالله فاتقوا وإياه فارجوا فإنما المصاب من حرم الثواب فقال علي أتدرون من هذا هو الخضر عليه السلام.

(رواه البيهقي في دلائل النبوة)

اور وہ فرشتوں کا سردار ہے۔ اُس نے آپ سے اجازت مانگی اور اس بارے میں پوچھا۔ پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ سو انہوں نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کریں گے۔ انہیں اجازت دے دیجئے۔ پس آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا پھر عرض گزار ہوئے یا محمد، مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے اگر آپ اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں تو قبض کر لوں گا اور اگر چھوڑنے کا حکم فرمائیں تو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا کہ اے ملک الموت! تم ایسا کروگے؟ عرض گزار ہوئے: ہاں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ کا حکم مانوں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا۔ حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے: یا محمد! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا خواہش مند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملک الموت سے فرمایا: کرو جو تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پس انہوں نے روح مبارک قبض کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور تعزیت کا وقت آیا تو کاشانۂ اقدس کے ایک گوشے سے آواز سنی گئی: اے گھر والو! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ اللہ کے لیے ہر مصیبت میں صبر کرنا ہے اور ہر فوت ہونے والے کا خلیفہ ہے اور ہر گزر جانے والی چیز کا بدلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو کیونکہ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ حضرت علی نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ روایت کیا اسے

(بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابٌ

باب

پہلی فصل

۵۷۱۹ / ۱ عن عائشة قالت ما ترك رسول الله

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی دینار و درہم اور بکری اور اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔ (مسلم)

۵۷۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جویریہ کے بھائی حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دینار، درہم اور لونڈی غلام کوئی چیز نہ تھی ماسوائے ایک سفید خچر اپنے ہتھیار اور زمین کے جو سب چیزیں صدقہ کر رکھی تھی۔ (بخاری)

۵۷۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میں چھوڑوں اس میں سے کوئی دینار تقسیم نہیں کیا جائے گا بلکہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عاملوں کی تنخواہ سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جب کسی امت پر رحم فرمانا چاہتا تو ان کے نبی کو ان سے پہلے قبض فرما لیتا تو وہ ان کے لیے بندوبست کرنے والا اور پیش رو بن جاتا۔ اور جب کسی امت کو ہلاک کرنا چاہتا تو اس کے نبی کی زندگی میں اسے عذاب دیتا کہ ہلاک ہوتی دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں جیسے انہوں نے جھٹلایا اور اس کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

۵۷۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، ایک روز آئے گا کہ مجھے نہ دیکھو گے۔ پھر مجھے دیکھنا اور گھر والوں سے زیادہ پیارا ہوگا جب کہ ان کا مال ان کے ساتھ ہو۔ (مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کا بیان

پہلی فصل

۵۷۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ اس معاملہ سرداری میں قریش کے تابع رہیں گے کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع ہوں گے اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔ (مسلم)

۵۷۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیشہ یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، بیشک یہ خلافت قریش میں رہے گی۔ جو ان کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے منہ کے بل اوندھا کرے گا، جب تک دین کو قائم رکھیں گے۔ (بخاری)

۵۷۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بارہ خلفاء تک اسلام متواتر غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہے گا جب تک اُن کے بارہ حکمران ہوں گے جو سارے قریش سے ہوں گے۔ ایک اور روایت میں کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی یا اُن

تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہ بارہ خلفاء ہوں گے جو سارے قریش سے ہوں گے

(متفق علیہ)

۵۷۳۰ / ۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غفار قبیلے کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا، اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۱ / ۷ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِىَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے عزیز ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۲ / ۸ وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِىْ عَامِرٍ وَّالْحَلِيْفَيْنِ بَنِىْ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ چاروں بنی تمیم سے بہتر ہیں نیز بنی عامر اور غطفان سے بھی۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۳ / ۹ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِىْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تین باتوں کے باعث میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں یہ دجال پر سب سے سخت ہوں گے۔ ان کے صدقے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں۔ ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہ کے پاس تھی تو فرمایا کہ اسے آزاد کردو کیونکہ یہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۳۴ / ۱۰ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۶ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَّيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۳۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَّالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قریش کی اہانت کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا تو ان کے پچھلے لوگوں پر عطائیں فرما۔ (ترمذی)

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا قبیلہ اسد اور اشعریوں کا ہے جو نہ جہاد کے وقت بھاگیں اور نہ غنیمتوں میں خیانت کریں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ ازد والے زمین میں اللہ کی فوج ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہیں گے جب کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں چاہے گا بلکہ انہیں رفعت دے گا اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا جب کہ آدمی کہے گا: کاش! میرے ابا جان ازدی ہوتے۔ کاش! میری امی جان ازدیہ ہوتیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ تین قبائل کو ناپسند فرماتے تھے: ثقیف، بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ثقیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے۔ عبد اللہ بن عصمہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ بہت جھوٹا تو مختار بن ابو عبید ہے اور بہت بڑا ظالم حجاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسان نے فرمایا: حجاج نے جن کو باندھ کر قتل کیا، لوگوں نے شمار کیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچی۔

(ترمذی) اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ جب حجاج نے حضرت عبد اللہ ابن زبیر کو شہید کیا تو حضرت اسماء نے فرمایا: بیشک رسول اللہ

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تھا کہ ثقیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے۔ پس بہت بڑے جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا، رہا بہت بڑا ظالم تو میرے خیال میں وہ یہی ہے اور مکمل حدیث عنقریب تیسری فصل میں آ رہی ہے۔

۵۷۴۰/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا ڈالا ہے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف دعا کریں۔ آپ نے کہا، اے اللہ! ثقیف کو ہدایت فرما۔ (ترمذی)

۵۷۴۱/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَّأَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَّهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَّإِيْمَانٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا أَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ)

عبد الرزاق، اُن کے والد ماجد، میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو ایک آدمی آیا جو میرے خیال میں قیس سے تھا اور عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! حمیر پر لعنت فرمائیے۔ آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ اُس جانب سے آیا تب بھی منہ پھیر لیا، پھر وہ سامنے آیا اور تب بھی منہ پھیر لیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں گویا ہوئے، اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم فرمائے کہ ان کے منہ سلامتی والے، اُن کے ہاتھ کھلانے والے اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث عبد الرزاق سے اور اس میناء سے منکر حدیثیں روایت کی جاتی ہیں۔

۵۷۴۲/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ فِيْ دَوْسٍ أَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، تم کس قبیلے سے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ دوس سے۔ فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا تھا کہ دوس میں کوئی ایک بھی ایسا ہو جس میں بھلائی ہو۔ (ترمذی)

۵۷۴۳/۱۹ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، مجھ سے عداوت نہ رکھنا ورنہ تم دین سے دور ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے کس طرح عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تم نے اہلِ عرب سے عداوت رکھی تو مجھ سے عداوت رکھی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔

۵۷۴۴/۲۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اہلِ عرب کو دھوکا دے وہ میری شفاعت پانے والوں میں داخل نہیں ہوگا اور اُسے میری محبت میسر نہیں آئے گی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے نہیں پہچانتے مگر حدیثِ حصین بن عمر سے اور وہ محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

٥٧٤٥ (٢١) وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيْرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

امِ حریر مولاۃ طلحہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آقا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہلِ عرب کا ہلاک ہونا قیامت کے قریب آجانے کی نشانی ہے۔
(ترمذی)

٥٧٤٦ (٢٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَوْقُوْفًا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بادشاہی قریش میں، قضا انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔ اس حدیث کی ایک روایت موقوف ہے۔
اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ بہت ہی صحیح ہے۔

تیسری فصل

٥٧٤٧ (٢٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مطیع کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز فرماتے ہوئے سُنا کہ آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔
(مسلم)

٥٧٤٨ (٢٤) وَعَنْ أَبِيْ نَوْفَلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ

ابونوفل معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو مدینہ منورہ کی گھاٹی پر دیکھا کہ قریش اور دوسرے لوگ اُن کے پاس سے گزر رہے تھے، یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر اُن کے پاس سے گزرے اور اُن کے پاس کھڑے ہوکر کہا، اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو، اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو، اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو۔ خدا کی قسم، میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ خدا کی قسم میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ خدا کی قسم میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ حالانکہ خدا کی قسم، میں جانتا ہوں کہ آپ بہت زیادہ روزے رکھنے والے، قیام کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ خدا کی قسم جو جماعت

كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا
وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ سَوْءٍ وَفِي رِوَايَةٍ
لَأُمَّةُ خَيْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ
مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ
عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى
أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ
عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ
يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ
لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي
بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ
نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا
فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ
رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ
آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ
النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا
أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ
وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي
عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ
فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ
فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ کو بُرا بھی ہے وہ حقیقت وہ خود بُری ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اچھے
گروہ کو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلے گئے۔ پس حجاج کو حضرت عبداللہ کے
ٹھہرنے اور گفتگو فرمانے کی خبر پہنچی تو آدمی بھیج کر انہیں لکڑی سے اتروایا اور
یہود کی قبروں میں ڈلوایا۔ پھر اُن کی والدہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابوبکر کو
بُلایا تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ اُس نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ میرے
پاس آجاؤ ورنہ ایسا آدمی بھیجوں گا جو تمہیں سر کے بالوں سے پکڑ کر لے آئے گا۔
انہوں نے انکار کیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گی جب
تک وہ آدمی نہ آجائے جو مجھے سر کے بالوں سے پکڑ کر تیرے پاس لے
جائے۔ اُس نے کہا کہ مجھے میرے جوتے دکھاؤ۔ پس اپنے جوتے پہنے اور اکڑتا
ہوا چلا یہاں تک کہ اُن کے پاس پہنچ گیا کہا تم نے دیکھا کہ میں نے اللہ کے
دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا میں نے دیکھا کہ تُو نے اُس کی دنیا خراب
کر دی اور اُس نے تیری عاقبت برباد کر دی۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تُو
اُس سے ابن ذات النطاقین کہتا تھا۔ خدا کی قسم میں واقعی دو کمر بندوں
والی ہوں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہے جس کے ساتھ میں نے جانوروں
سے حفاظت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر
کے لیے کھانا باندھا تھا اور دوسرا کمر بند وہی ہے جس سے کوئی عورت بے
نیاز نہیں ہوتی۔ آگاہ رہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے
ارشاد فرمایا تھا کہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک بہت
بڑا ظالم ہے۔ پس بہت بڑے جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا لیکن بہت
بڑے ظالم کے متعلق میرا خیال نہیں تھا کہ وہ تو ہی ہے۔ راوی کا بیان
ہے کہ وہ اُن کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا اور انھیں کوئی جواب
نہ دیا۔

(مسلم)

۵۷۲۹ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ
۲۵
فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا
تَرٰى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ
يَمْنَعُنِي أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ فَقَالَا
أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر کی جنگوں کے دوران حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر دو آدمی عرض گزار ہوئے:
لوگوں نے جو کچھ کیا وہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، آپ حضرت عمر کے صاحبزادے اور
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ کو باہر نکلنے سے کیا چیز
روکتی ہے؟ فرمایا مجھے یہ چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میرے مسلمان بھائی
کا خون حرام فرمایا ہے۔ دونوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا؟ اور اُن سے

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تو۔ یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے (۲:۱۹۳) حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم اُن سے لڑے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہا اور دین صرف اللہ کے لیے ہو گیا۔ اور تم اُن لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو کہ فتنہ برپا ہو اور دین غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ (بخاری)

۵۷۵۰ (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بیشک دوس ہلاک ہوئے، نافرمانی کی اور انکار کیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اُن کے خلاف دعا کیجیے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ اُن کے خلاف دعا فرمائیں گے لیکن کہا، اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں میرے پاس پہنچا دے۔ (متفق علیہ)

۵۷۵۱ (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتوں کے باعث اہلِ عرب سے محبت رکھو کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن مجید عربی میں ہے اور اہلِ جنت کی زبان عربی ہوگی۔ روایت کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

صحابۂ کرام کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۵۲ (۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی کوہِ اُحد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو اُن کے ایک صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا۔

(متفق علیہ)

۵۷۵۳ (۲) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ

ابو بردہ نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرِ مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ سرِ اقدس کو اکثر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ ستارے آسمان کے لیے باعثِ امن ہیں، جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر واقع ہو جائے گا جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہ کے لیے امن ہوں، جب میں چلا جاؤں گا

أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو میرے صحابہ پر واقع ہو جائے گا جو اُن سے وعدہ کیا گیا اور میرے صحابہ میری اُمت کے لیے امن ہیں۔ جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری اُمت پر واقع ہو جائے گا جو اُس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (مسلم)

۵۷۵۴ / ۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو لوگ کہیں گے، کیا آپ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں پس انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو اُن سے کہا جائے گا: کیا آپ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی تو اُن سے کہا جائے گا کہ کیا آپ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اُن میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ لوگ کہیں گے کہ دیکھو کیا تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ پس ایک آدمی کو پائیں گے تو انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر دوسرا لشکر بھیجا جائے گا تو لوگ کہیں گے۔ کیا تم میں کوئی شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پس ایک کو پائیں گے اور فتح دی جائے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجیں گے تو کہا جائے گا۔ دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو۔ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے والے شخص کے دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو۔ پس ایک آدمی کو پائیں گے تو اُس کے باعث فتح دی جائے گی۔

۵۷۵۵ / ۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت میں بہتر زمانہ میرا ہے۔ پھر اُن

يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ۔

کے ساتھ والوں کا، پھر ان کے ساتھ والوں کا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ گواہی دیں گے اور انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ خیانت کریں گے اور امین نہیں بنائے جائیں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان پر موٹاپا چھا جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ حلف اٹھائیں گے اور ان سے قسم لی نہیں جائے گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ سے ہے کہ پھر بعد میں ایسی قوم آئے گی جو موٹاپے کو پسند کریں گے۔

دوسری فصل

۵۷۵۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں بہتر ہیں، پھر ان کے ساتھ والے، پھر ان کے ساتھ والے، پھر جھوٹ غالب ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی قسم دے گا اور اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی اور گواہی دے گا جب کہ گواہی اس سے طلب نہیں کی جائے گی۔ آگاہ ہو جاؤ جس کو جنت کے اندر جانا خوش کرتا ہے تو جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے اور وہ دو سے دور رہتا ہے اور آدمی کسی عورت کے پاس تنہا نہ رہے کیونکہ تیسرا شیطان ہوگا۔ جس کو نیکی اچھی لگے اور برائی کو برا سمجھے وہ مومن ہے (نسائی) اور اس کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال بخاری والے ہیں سوائے ایک ابراہیم بن حسن خثعمی کے کیونکہ شیخان نے اس سے تخریج نہیں کی لیکن وہ ثقہ ثبت ہے۔

(نسائی)

۵۷۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (ترمذی)

۵۷۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنا لینا۔ جو ان سے محبت کرتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث عداوت رکھتا ہے۔ جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے

فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اسے پکڑے ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

۵۷۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا ۔ حسن بصری نے فرمایا کہ ہمارا نمک جا چکا ' اب ہم کس طرح درست رہ سکتے ہیں ۔

(شرح السنۃ)

۵۷۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ فِيْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ ۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو ان لوگوں کا قائد بنا کر اٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے لیے نور ہوگا ۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابن مسعود کی حدیث لا یبلغنی احد " باب حفظ اللسان " ذکر کر دی گئی ۔

تیسری فصل

۵۷۶۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہوں تو کہو ۔ تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت ۔

(ترمذی)

۵۷۶۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ۔ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف سے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا ۔ میری طرف وحی فرمائی کہ اے محمد ! تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جب کہ بعض بعض سے قوی ہیں لیکن سب نورانی ہیں ۔ اپنے اختلاف میں وہ جس موقف پر ہیں ان میں سے جو کسی کو اختیار کرے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے ۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں ۔ ان میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت ہی پاؤ گے ۔

(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ
حضرت ابوبکر صدیق کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۶۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی صحبت اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ بخاری کے نزدیک لفظ ابابکر ہے۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت و مودت ہے اور مسجد میں ابوبکر کے سوا کسی کی کھڑکی باقی نہ چھوڑی جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔

(متفق علیہ)

۵۷۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب (حضور) کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا ہے۔

(مسلم)

۵۷۶۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اَنَا اَوْلٰی بَدَلَ اَنَا وَلَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھ سے فرمایا، اپنے ابا جان ابوبکر اور اپنے بھائی جان کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ وہ میں ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہیں مانیں گے مگر ابوبکر کو (مسلم) اور کتاب الحمیدی میں انا ولا کی جگہ انا اولیٰ ہے۔

۵۷۶۶ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃٌ فَکَلَّمَتْہُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَہَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّہَا تُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپ نے اُسے حکم دیا کہ پھر دوبارہ آئے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا ارشاد ہے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔ اُس کا مطلب تھا کہ اگر آپ وفات پا جائیں۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

(متفق علیہ)

۵۷۶۷ (۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ ذات السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا۔ اُن کا بیان ہے کہ جب حاضرِ بارگاہ ہوا تو میں نے عرض کی: آپ کو لوگوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا کہ اُس کے والدِ محترم۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ عمر۔ پس میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ مبادا مجھے سب سے آخر میں رکھیں۔ (متفق علیہ)

۵۷۶۸ (۶) وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں والدِ محترم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا کہ ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ عمر۔ میں ڈرا کہ کہیں یہ نہ فرمائیں کہ عثمان، عرض گزار ہوا کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ (بخاری)

۵۷۶۹ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر شمار نہیں کرتے تھے، پھر حضرت عمر کو، پھر حضرت عثمان کو، پھر ہم چھوڑ دیتے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دیتے (بخاری) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رحمتِ دو عالم کی حیاتِ مبارکہ میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت میں آپ کے بعد افضل حضرت ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم۔

(ترمذی)

دوسری فصل

۵۷۷۰ (۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اُس کا بدلہ دے دیا ماسوائے ابوبکر کے کیونکہ ہم پر اُن کا اتنا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی اُن کا بدلہ دے گا اور کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابوبکر کے مال نے دیا ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارا صاحب تو اللہ کا خلیل ہے۔

(ترمذی)

۵۷۷۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہمارے سے بہتر فرد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب سے محبوب تھے۔ (ترمذی)

۵۷۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا۔ تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر میرے ساتھی ہوگے۔

(ترمذی)

۵۷۷۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی قوم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ ان میں ابوبکر ہو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کمائی مال تھا میں نے سوچا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابوبکر سے سبقت لے جاسکتا تو آج کا دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے لیے کتنا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اس کے برابر۔ حضرت ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۵۷۷۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ اسی روز سے ان کا عتیق نام پڑ گیا۔

(ترمذی)

۵۷۷۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں وہ ہوں کہ سب سے پہلے زمین میرے اوپر سے پھٹے گی، پھر ابوبکر سے، پھر عمر سے، پھر بقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین کے درمیان حشر کیا جائے گا۔ (ترمذی)

۵۷۷۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبرئیل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا تاکہ مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھائیں جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر اے ابوبکر! تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۷۷۸ عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي زَكَاةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا تو رو پڑے اور فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے اعمال دنوں میں سے ان کے ایک دن کے اعمال جیسے یا راتوں میں سے ان کے ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ پس رات تو ان کی وہ رات ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف چلے۔ جب اس تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم، آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف آپ کی جگہ مجھے پہنچے پس وہ داخل ہوئے اور اسے جھاڑا۔ اس کے ایک جانب سوراخ تھے تو اپنی ازار کو پھاڑ کر انہیں بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے اور انہیں اپنی ایڑیوں سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آئیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور ان کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پس ایک سوراخ سے حضرت ابوبکر کے پیر میں ڈنگ مارا گیا تو انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر گر پڑے۔ فرمایا، ابوبکر! کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ڈنگ مارا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعاب دہن لگایا تو ان کی تکلیف جاتی رہی۔ پھر اس نے عود کیا اور وہی زہر ان کی وفات کا سبب بنا۔ رہا ان کا دن تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اس وقت بعض اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی بھی روکیں گے تو میں

عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ۔
(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

اس پر اُن کے ساتھ جہاد کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ! لوگوں سے الفت کیجیے اور اُن سے نرمی سے سلوک فرمائیے۔ مجھ سے فرمایا کہ تم جاہلیت میں بہادر اور دورِ اسلام میں بزدل ہو گئے ہو۔ بیشک وحی منقطع ہو گئی، دین مکمل ہو گیا، کیا یہ میرے جیتے جی گھٹ جائے گا۔
(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۷۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُ فِيْ أُمَّتِيْ أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم سے پہلی امتوں میں محدث (صادق الظن) ہوا کرتے تھے۔ اگر میری اُمت میں بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔
(متفق علیہ)

۵۷۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور اونچی آواز سے کوئی مطالبہ کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے کے پیچھے چھپ گئیں۔ حضرت عمر اندر داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اِن دندانِ مبارک کو اللہ تعالیٰ ہنستا رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو مگر اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں۔ ہم نے کہا: ہاں کیونکہ آپ سخت مزاج اور سخت گیر ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت خوب اے ابن خطاب! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، شیطان تم سے کسی راستے میں نہیں ملتا مگر اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ) اور حمیدی نے کہا کہ البرقانی نے زیادہ کیا: رسول اللہ کے

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ۔

بعد مَا اَضحکک بھی کہا ہے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۵۷۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ابو طلحہ کی بیوی رُمیصاء تھیں۔ میں نے آہٹ سنی تو کہا کون ہے؟ کہا یہ بلال ہے۔ میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک عورت تھی۔ میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اُسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے گئے جن کے اوپر قمیصیں تھیں۔ کسی کی سینے تک اور کسی کی اس سے بھی کم تھی۔ مجھ پر عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو ان پر بھی قمیص تھی اور اُسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیا یہاں تک کہ سیرابی کو اپنے ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ پھر بچا ہوا میں نے عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا، علم۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ میں نے اس سے پانی نکالا جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ابن ابی قحافہ نے لیا اور اس سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ اُن کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ اُن کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر وہ چرسہ بن گیا اور اُسے ابن خطاب نے لے

الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ اَبِىْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِىْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِىْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِىَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ باڑوں میں لے گئے حضرت ابن عمر کی دوسری روایت میں فرمایا، پھر ابن خطاب نے وہ ابوبکر کے ہاتھ سے لیا تو ان کے ہاتھ میں وہ چرس ہو گیا۔ میں نے ایسا جوانمرد اور طاقتور آدمی نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے سیراب کیا اور باڑوں کی طرف لے گئے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۸۵ (7) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ دَاؤُدَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں حضرت ابوذر سے ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس سے وہ بولتے ہیں۔

۵۷۸۶ (8) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم اس بات کو بعید شمار نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بولتا ہے۔ اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔

۵۷۸۷ (9) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِىْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے عزت دے۔ صبح ہوئی تو اگلے روز حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور مسجد میں علانیہ نماز پڑھی۔ (احمد، ترمذی)

۵۷۸۸ (10) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِىْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا، اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ تو یوں کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، سورج کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۹ (11) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِىْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو

بْنُ الْخَطَّابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عمر بن خطاب ہوتے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٧٩٠ (١٢) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ کے لیے نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو ایک کالی لونڈی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت واپس لوٹائے تو میں آپ کے حضور دف بجا کر گاؤں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو اور نہیں مانی تھی تو نہ بجاؤ۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی، پھر حضرت علی آئے اور بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان آئے اور بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر آئے تو اُس نے دف پیچھے رکھی اور اُس پر بیٹھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا تھا لیکن یہ بجاتی رہی، ابوبکر آئے اور یہ بجاتی رہی، علی آئے اور یہ بجاتی رہی، پھر عثمان آئے اور یہ بجاتی رہی۔ جب اے عمر! تم اندر داخل ہوئے تو دف پیچھے ڈال لی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٥٧٩١ (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لِيْ أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ہم نے شور و غل سنا اور بچوں کی آواز۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ایک حبشی بچی ناچ رہی تھی اور اُس کے ارد گرد بچے تھے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! ادھر آؤ اور دیکھو۔ میں گئی اور اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر رکھ لی۔ پس کندھے اور آپ کے سر مبارک کے درمیان سے میں بھی اُس کی طرف دیکھتی رہی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم سیر نہیں ہوئیں، کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ میں کہتی: نہیں، تاکہ آپ کی بارگاہ میں اپنا مقام دیکھوں۔ اچانک حضرت عمر نمودار ہوئے تو اُس کے پاس سے لوگ تتر بتر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنوں اور انسانوں کے شیاطین کو عمر سے بھاگتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں لوٹ آئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۷۹۲ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ[14] قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلٰی نِسَائِکَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَھُنَّ یَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغَیْرَۃِ فَقُلْتُ عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ فَنَزَلَتْ کَذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ وَفِی الْحِجَابِ وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہرالیں تو حکم نازل ہوا۔ اور ٹھہرالو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ (۲: ۱۲۵) میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہماری عورتوں کے پاس بھلے اور برے آتے ہیں۔ کاش آپ انہیں پردے کا حکم فرمائیں۔ پس پردے کی آیت نازل ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غیرت کھا کر جمع ہوگئیں تو میں عرض گزار ہوا۔ اگر آپ انہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو ان سے بہتر بدلے میں عطا فرمائے۔ پس اسی طرح حکم نازل ہوگیا۔ حضرت ابن عمر کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ مقام ابراہیم، پردے اور بدر کے قیدیوں کے متعلق۔ (متفق علیہ)

۵۷۹۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ[15] بِاَرْبَعٍ بِذِکْرِ الْاُسَارٰی یَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِھِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ وَبِذِکْرِہِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَہٗ زَیْنَبُ وَاِنَّکَ عَلَیْنَا یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ فِیْ بُیُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْیِہٖ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ کَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَایَعَہٗ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر کو دوسرے لوگوں پر چار باتوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جب کہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اگر اللہ پہلے فیصلہ نہ کر چکا ہوتا جو تم نے لیا تو تم کو بڑا عذاب پہنچتا (۸: ۶۸) اور پردے کے معاملے میں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے پردے کے لیے کہا تو ان سے حضرت زینب نے کہا: اے ابن خطاب! آپ ہم پر بھی حکم چلاتے ہیں؟ حالانکہ وحی ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو (۳۳: ۵۳) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے باعث کہ اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کی مدد فرما اور حضرت ابوبکر کے متعلق رائے کے باعث کہ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔ (احمد)

۵۷۹۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[16] ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاللّٰہِ مَا کُنَّا نَرٰی ذٰلِکَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں وہ آدمی جنت میں بڑے بلند درجے والا ہے۔ حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! ہم اس آدمی سے حضرت عمر ہی مراد لیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے راستے پر چلے گئے۔ (ابن ماجہ)

۵۷۹۵/۱۷ وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسلم سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر کے بعض حالات دریافت کیے تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہرگز کسی کو نہیں دیکھا کہ حضور کی وفات کے بعد کوشش کرنے اور سخاوت میں حضرت عمر کو پہنچا ہو۔

(بخاری)

۵۷۹۶/۱۸ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف محسوس کی تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! گویا آپ پریشان ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا، پھر جب وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی مسلمانوں سے صحبت رہی اور خوب صحبت رہی، اگر آپ ان سے جدا ہو بھی جائیں تو وہ آپ سے راضی ہیں۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ جو تم نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا اور جو تم میری پریشانی دیکھ رہے ہو یہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر سونا بھی ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ ادا کر دیتا۔

(بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۹۷/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم وقال بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم۔

(متفق علیہ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک آدمی گائے کو ہانک رہا تھا۔ جب تھک گیا تو اس پر سوار ہوگیا۔ اس نے کہا، ہمیں اس لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ ہمیں زمین کی کاشت کے لیے پیدا کیا ہے۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ گائے بولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کو میں نے مانا اور ابو بکر و عمر نے حالانکہ وہ دونوں موجود نہ تھے اور فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا جب کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا۔ اس کے مالک نے وہ چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس سے کہا، یوم سبع کو اس کی حفاظت کون کرے گا جب کہ میرے سوا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ بھیڑیا باتیں کرتا ہے فرمایا کہ میں نے اس بات کو مانا اور ابو بکر و عمر نے بھی، حالانکہ وہ وہاں نہ تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۹۸ وعن ابن عباس قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابو بکر وعمر وفعلت وابو بکر وعمر وانطلقت وابو بکر وعمر ودخلت وابو بکر وعمر وخرجت وابو بکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے حضرت عمر کے لیے دعا کر رہے تھے جب کہ وہ تختے پر تھے تو ایک آدمی اپنی کہنی میرے کندھے پہ رکھ کر کہتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں سے ملا دے گا کیونکہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، میں اور ابو بکر و عمر تھے، میں نے اور ابو بکر و عمر نے کیا، میں اور ابو بکر و عمر گئے۔ میں اور ابو بکر و عمر اندر داخل ہوئے، میں اور ابو بکر و عمر باہر نکلے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی تھے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۹۹ عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراءون اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منہم وانعما رواہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک جنتی لوگ علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم کسی چمک دار تارے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے ہو اور بیشک ابو بکر و عمر ان میں سے ہیں اور دونوں خوب ہیں (شرح السنۃ

فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اور اسی طرح روایت کیا اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

٭ ٭ ٭

۵۸۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر و عمر اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں خواہ وہ پہلے ہوں یا پچھلے ماسوائے انبیائے کرام و مرسلین عظام کے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی سے۔

۵۸۰۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ تم میں کتنے دن اور رہوں لہٰذا میرے بعد والوں میں سے ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا۔

(ترمذی)

۵۸۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سوا کوئی اور سر نہ اٹھاتا۔ یہ حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور انہیں دیکھ کر تبسم ریز ہوتے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر میں سے ایک آپ کے دائیں جانب اور ایک بائیں جانب تھے۔ آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: ہم قیامت کے روز اسی طرح اٹھایا جاؤں گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

اسے ترمذی نے مرسلاً روایت کیا ہے

۵۸۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی نہیں مگر اس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے تھے۔ میرے دونوں آسمانی وزیر جبرئیل و میکائیل ہیں اور زمین

جبرئیل ومیکائیل وأما وزیرای من أهل الأرض فأبو بکر وعمر۔

(رواہ الترمذی)

پھر میرے دونوں وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔

(ترمذی)

۵۸۰۶ [10] وعن أبی بکرۃ أن رجلا قال لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رأیت کأن میزانا نزل من السماء فوزنت أنت وأبو بکر فرجحت أنت ووزن أبو بکر وعمر فرجح أبو بکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فاستاء لها رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعنی فساءہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یؤتی اللّٰہ الملک من یشاء۔

(رواہ الترمذی وأبو داود)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ میں نے دیکھا گویا ایک ترازو آسمان سے اتری۔ پس آپ اور حضرت ابوبکر کو تولا گیا تو آپ وزنی ہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تولا تو حضرت ابوبکر وزنی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان کو تولا تو حضرت عمر وزنی رہے پھر ترازو اٹھالی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا صدمہ ہوا اور فرمایا کہ یہ خلافتِ نبوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جس کو چاہے دے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۸۰۷ [11] عن ابن مسعود أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یطلع علیکم رجل من أهل الجنۃ فاطلع أبو بکر ثم قال یطلع علیکم رجل من أهل الجنۃ فاطلع عمر۔

(رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ پس حضرت ابوبکر آئے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ پس حضرت عمر آئے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۸ [12] وعن عائشۃ قالت بینا رأس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حجری فی لیلۃ ضاحیۃ إذ قلت یا رسول اللّٰہ هل یکون لأحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فأین حسنات أبی بکر قال إنما جمیع حسنات عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات أبی بکر۔

(رواہ رزین)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ فرمایا۔ ہاں عمر کی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔

(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں یا پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں پس حضرت ابوبکر نے اجازت مانگی اور آپ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے۔ پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی تو انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی حال میں رہے اور انہوں نے گفتگو کی۔ پھر حضرت عثمان نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب چلے گئے تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: حضرت ابوبکر حاضر ہوئے تو آپ نہ ہلے اور نہ کوئی پروا کی، پھر حضرت عمر حاضر ہوئے تو آپ نہ ہلے اور نہ کوئی پروا کی۔ پھر حضرت عثمان حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ فرمایا کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ عثمان بہت زیادہ حیا والے ہیں لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ انہیں اسی حالت میں اجازت دوں کہ وہ اپنی حاجت کے لیے مجھ تک نہ پہنچ سکیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۸۱۰ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَّرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

۵۸۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ لشکر

الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَيَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تبوک کے لیے رغبت دلا رہے تھے۔ حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے۔ پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے۔ پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ منبر سے اتر گئے اور فرما رہے تھے: اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ گناہ نہیں۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں تو اُس کا کوئی گناہ نہیں۔

(ترمذی)

۵۸۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ہزار دینار اپنی آستین میں لے کر حاضر ہوئے جب کہ لشکرِ تبوک کا بندوبست کیا جا رہا تھا اور وہ حضور کی گود میں ڈال دیے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے تھے اور دو مرتبہ آپ نے فرمایا: آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ انہیں نقصان نہیں دے گا۔

(احمد)

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان کے لیے حکم فرمایا تو حضرت عثمان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ بھیجا ہوا تھا۔ پس لوگوں نے بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عثمان اللہ اور اُس کے رسول کی حاجت کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک دستِ اقدس کو دوسرے پر مارا۔ پس حضرت عثمان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بہتر رہا۔

(ترمذی)

۵۸۱۴ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوپر سے جھانکتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف

رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بئر رومة فقال من يشتري بئر رومة يجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي وانتم اليوم تمنعوني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعوني ان اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله قال اسكن ثبير فانما عليك نبي وصديق وشهيدان قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا ورب الكعبة اني شهيد ثلاثا۔

(رواه الترمذي والنسائي والدارقطني)

اسے تو بئر رومہ کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ فرمایا کہ کون ہے جو بئر رومہ کو خرید کر اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول کو ملا دے، اس نعمت کے بدلے جو جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پس میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ مجھے دریا کا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ مسجد نبوی نمازیوں کے لیے تنگ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو آلِ فلاں کے قطعۂ زمین کو خرید کر مسجد میں شامل کر دے اس نعمت کے بدلے جو جنت میں اس سے بہتر ہے مجھ ہی نے اسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے سے بھی روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے لشکر تبوک کا بندوبست اپنے مال سے کیا تھا؟ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کوہِ ثبیر پر تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور میں تھا۔ پہاڑ ہلنے لگا یہاں تک کہ پتھر لڑھکنے لگے تو آپ نے پیر سے ٹھوکر مار کر فرمایا، اے ثبیر ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ آپ نے تکبیر کہی اور تین مرتبہ فرمایا، رب کعبہ کی قسم! لوگوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

❊ ❊ ❊

(ترمذی، نسائی، دارقطنی)

۵۸۱۵ وعن مرة بن كعب قال سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان قال فاقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے فتنوں کا ذکر سنا اور انہیں قریب بتایا۔ پس ایک آدمی کپڑے سے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا تو فرمایا، یہ اُس روز ہدایت پر ہوں گے۔ میں نے جا کر انہیں دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس انہیں آپ کے روبرو کر کے عرض کی کہ یہ؟ فرمایا، ہاں۔

(ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❊ ❊ ❊

۵۸۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ اُسے اُتارنا چاہیں تو تم نہ اُتارنا (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ واقعہ طویل ہے۔

۵۸۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان کے لیے فرمایا کہ یہ اس میں مظلومانہ شہید کر دیے جائیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ باعتبار اسناد یہ حدیث حسن غریب ہے

۵۸۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابو سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یوم دار کو حضرت عثمان نے مجھ سے فرمایا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اُس پر ثابت قدم ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۸۱۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

عثمان بن عبداللہ بن موہب کا بیان ہے کہ اہل مصر سے ایک آدمی بیت اللہ شریف کا حج کرنے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ قریش ہیں۔ کہا کہ ان میں یہ بوڑھے آدمی کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر۔ عرض گزار ہوا کہ اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر آپ کو معلوم ہے تو مجھے بتلائیے کہ کیا حضرت عثمان اُحد کے روز بھاگے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعتِ رضوان سے غائب رہے اور نہ کی۔ فرمایا، ہاں۔ اُس نے تکبیر کہی۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے وضاحت کرتا ہوں کہ وہ غزوہ اُحد سے فرار ہوئے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔ ان کا غزوہ بدر میں شریک نہ ہونا اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہیں بھی بدر میں حاضر ہونے والوں کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا۔ رہا اُن کا بیعتِ رضوان

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہوتا تو اہلِ مکہ کے نزدیک اگر حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو اُسے بھیجا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعتِ رضوان اُن کے بعد ہوئی جب کہ حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک اُن پر مل کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جاؤ اور انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ۔

❖ ❖ ❖

(بخاری)

٥٨٢٠ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَى عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا أَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ أَمْرًا فَأَنَا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سہلہ مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے سرگوشی فرمائی تو اُن کا رنگ بدلنے لگا۔ جب یوم الدار آیا تو ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم لڑیں؟ فرمایا، نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک بات کا عہد لیا ہے اور میں اُس پر ثابت قدم ہوں۔

٥٨٢١ وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا أَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ مَا تَأْمُرُنَا بِهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ محصور تھے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو سنا کہ گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ پس انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد تم فتنے اور اختلاف سے دوچار ہو گے یا فرمایا کہ اختلاف اور فتنے سے۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے کیا ارشاد ہے یا ہمیں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت کرنا اور اس کا اشارہ آپ حضرت عثمان کی طرف فرما رہے تھے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ان اصحابِ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کوہِ احد پر چڑھے اور وہ ان کے ساتھ ہلا۔ آپ نے ٹھوکر مار کر فرمایا: اے احد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔
(بخاری)

۵۸۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا۔ ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اُسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے بشارت انہیں دی۔ وہ حمدِ الٰہی بجا لائے۔ پھر ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اُسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمدِ الٰہی بجا لائے۔ پھر ایک آدمی نے کھولنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ کھول دو اور اُسے جنت کی بشارت دو ایک بلوی کے ساتھ جو اُسے پہنچے گا۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمدِ الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمانے والا ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۸۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہم اس ترتیب سے کہا

رضی اللہ عنہم۔ (رواہ الترمذی)

کرتے ہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات ایک نیک آدمی کو خواب میں دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ گئے تو ہم نے کہا کہ نیک آدمی سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کو دوسرے سے وابستہ کرنے سے مراد اسی دین کی خلافت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا۔ تم مجھ سے یوں ہو جیسے حضرت موسیٰ سے حضرت ہارون ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۸۲۷ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کرے گا مجھ سے مگر مومن اور نہیں عداوت رکھے گا مجھ سے مگر منافق۔ (مسلم)

۵۸۲۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا۔ کل یہ جھنڈا میں ایسے

الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجون أن يعطاها فقال أين علي بن أبي طالب فقالوا هو يا رسول الله يشتكي عينيه قال فأرسلوا إليه فأتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه فبرأ حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاه الراية فقال علي يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من أن يكون لك حمر النعم. متفق عليه وذكر حديث البراء قال لعلي أنت مني وأنا منك في باب بلوغ الصغير.

شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اگلے روز صبح کے وقت ہر آدمی یہی امید رکھتا تھا کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ وہ درست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی اور انہیں جھنڈا دے دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ان سے لڑوں یہاں تک کہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ فرمایا کہ نرمی اختیار کرو یہاں تک کہ ان کے میدان میں اتر جاؤ۔ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم تمہارے ذریعے اگر اللہ تعالیٰ نے ایک بھی آدمی کو ہدایت فرما دی تو یہ بہتر ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔ (متفق علیہ) اور حدیث براء جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم میں سے ہوں باب بلوغ الصغیر میں ذکر کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۵۸۲۹ عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن. (رواه الترمذي)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار ہیں۔ (ترمذی)

۵۸۳۰/۵ وعن زيد بن أرقم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه. (رواه أحمد والترمذي)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی بھی مددگار ہیں۔ (احمد، ترمذی)

۵۸۳۱/۶ وعن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مني وأنا من علي ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي. (رواه الترمذي) ورواه أحمد عن أبي جنادة.

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ میری طرف سے ادا نہ کرے مگر میں یا علی (ترمذی) اور احمد نے اسے حضرت ابو جنادہ سے روایت کیا۔

۵۸۳۲/۷ وعن ابن عمر قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصحابه فجاء علي تدمع

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم کی

عَيْنَاهُ فَقَالَ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم فرما دی لیکن میری کسی کے ساتھ قائم نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۸۳۳ (۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، دعا کی کہ اے اللہ! میرے پاس اُس شخص کو بھیج جو تجھے اپنی مخلوق میں سب سے پیارا ہو تاکہ اس پرندے کو میرے ساتھ کھائے پس حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۳۴ (۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے عطا فرما دی اور جب میں خاموش رہتا تو آپ گفتگو کی ابتدا فرماتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۵ (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيكٍ.)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور فرمایا کہ بعض نے اسے شریک سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے صنابحی سے روایت نہیں کی اور ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو ثقات میں سے کسی نے شریک کے سوا روایت کیا ہو۔

❖ ❖ ❖

۵۸۳۶ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کے روز حضرت علی کو بلا کر اُن سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے سے آپ نے بہت لمبی سرگوشی فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اُن سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سرگوشی فرمائی ہے۔ (ترمذی)

۵۸۳۷ (۱۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: کسی جنبی کے لیے اس مسجد سے گزرنا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور تمہارے۔ علی بن منذر کا بیان ہے کہ میں نے ضرار بن صرد سے کہا کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ حالتِ جنابت میں کسی کے لیے گزرنا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور تمہارے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۸ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی بھی تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے: اے اللہ! مجھے وفات نہ دینا جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۳۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَّلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن اُن سے دشمنی نہیں رکھے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ اسناد کے لحاظ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۴۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔ (احمد)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْهَتَنِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہاری ایک مثال حضرت عیسیٰ جیسی ہے کہ یہود نے ان سے عداوت رکھی یہاں تک کہ ان کی والدۂ ماجدہ پر بھی بہتان جڑ دیا اور نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ اس مقام پر لا بٹھایا جو ان کا حق نہیں۔ پھر راوی نے فرمایا کہ میرے متعلق دو آدمی ہلاک ہو جائیں گے۔ محبت میں افراط کرنے والا کہ ایسی باتیں کہے گا جو مجھ میں نہیں ہیں۔ دوسرا عداوت رکھنے والا جس کو دشمنی ابھارے گی کہ مجھ پر بہتان جڑے۔ (احمد)

۵۸۴۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غدیر خم پر اترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم جانتے نہیں کہ میں ہر صاحبِ ایمان سے اُن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا تم جانتے نہیں کہ میں مسلمانوں کا اُن کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں؟ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ آپ نے کہا: اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اُس کا علی بھی دوست ہے۔ اے اللہ! اُس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اُن سے دشمنی رکھے۔ اس کے بعد حضرت عمر اُن سے ملے تو

يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اُن سے کہا، اے ابن ابو طالب! آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہر صبح و شام ایمان والے ہر مرد و عورت کے مولیٰ ہیں۔ (احمد)

٥٨٤٣ [١٨] وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے حضرت فاطمہ سے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کم سن ہے۔ پھر حضرت علی نے پیغام نکاح دیا تو ان کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا گیا۔ (نسائی)

٥٨٤٤ [١٩] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا سوائے دروازۂ علی کے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

٥٨٤٥ [٢٠] وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے ایک قرب حاصل تھا جو مخلوق میں سے کسی دوسرے کو حاصل نہ تھا۔ میں علی الصبح حاضر بارگاہ ہوتا اور عرض کرتا، اے نبی اللہ! آپ پر سلام ہو۔ اگر آپ کھنکاتے تو اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا۔

(نسائی)

٥٨٤٦ [٢١] وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَغْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

انہی سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ پہنچا ہے تو مجھے راحت پہنچا اور دیر ہے تو صحت بخش اور اگر آزمائش ہے تو صبر عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں نے جو کہا تھا وہ دوہرا دیا۔ حضور نے پائے اقدس سے انہیں ٹھوکر ماری اور کہا، اے اللہ! اسے عافیت اور صحت بخش۔ راوی کو اس میں شک ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ تکلیف مجھے پھر نہیں ہوئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امر خلافت کا ان حضرات سے زیادہ کوئی مستحق نہیں جن سے وفات پانے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی رہے اور نام لیے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن کے۔ (بخاری)

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے ہاتھ کو شل دیکھا جس سے غزوہ احد میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی تھی۔ (بخاری)

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا۔ ہمیں قریش قوم کی خبریں کون لاکر دے گا۔ حضرت زبیر عرض گزار ہوئے میں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا تھا اور میرا حواری زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بنی قریظہ جائے اور مجھے ان کی خبر لاکر دے۔ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کو اکٹھا کرتے ہوئے فرمایا، تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا سوائے حضرت سعد ابن مالک کے۔ میں نے آپ کو غزوہ احد کے روز فرماتے ہوئے سنا، اے سعد! تیر اندازی کرو تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں وہ عرب ہوں جس نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کو تشریف لاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگتے رہے تو فرمایا۔ کاش! کوئی نیک آدمی ہمارا پہرہ دے تو ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ فرمایا: کون ہے؟ اس نے کہا: میں سعد ہوں۔ فرمایا کہ تم کس لیے آئے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق میرے دل میں خوف واقع ہوا تو آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر سو گئے۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا اور اور اس امت کا امین ابوعبیدہ ابن الجراح ہے۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا جبکہ ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ فرمایا کہ حضرت ابوبکر کو۔ عرض کی گئی کہ پھر حضرت ابوبکر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت عمر کو۔ عرض کی گئی کہ حضرت عمر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح کو۔

(مسلم)

۵۸۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرا پر تھے یعنی آپ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر تو چٹان ہلی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا کیونکہ نہیں ہے تیرے اوپر مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ بعض نے حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر کیا ہے لیکن وہ حضرت علی کا ذکر نہیں کرتے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۵۸۵۷ عن عبد الرحمٰن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمٰن بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة۔
(رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن سعيد بن زيد)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے علی جنت میں ہے طلحہ جنت میں ہے۔ عبدالرحمٰن ابن عوف جنت میں ہے سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے۔ سعید ابن زید جنت میں ہے اور ابوعبیدہ ابن الجراح جنت میں ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت سعید ابن زید سے روایت کیا ہے۔

۵۸۵۸ وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في امر الله عمر واصدقهم حياء عثمان وافرضهم زيد بن ثابت واقرأهم ابي بن كعب واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولكل امة امين وامين هذه الامة ابو عبيدة بن الجراح رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وروي عن معمر عن قتادة مرسلا وفيه واقضاهم علي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ابوبکر میری امت پر سب سے مہربان ہیں اللہ کے کاموں میں عمر ان سب میں سخت ہیں حیا میں عثمان ان سب سے آگے ہیں، ان میں فرائض کو زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں، ابی بن کعب سب سے بڑے قاری ہیں حلال وحرام کا ان میں سب سے زیادہ علم معاذ ابن جبل کو ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا۔ اور اس امت کے امین ابوعبیدہ ابن الجراح ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے اور معمر نے قتادہ سے مرسلاً روایت کی اس میں ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی علی ہیں۔

۵۸۵۹ وعن الزبير قال كان على النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد درعان فنهض الى الصخرة فلم يستطع فقعد طلحة تحته حتى استوى على الصخرة فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اوجب طلحة۔ (رواه الترمذي)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک پتھر پر چڑھنا چاہتے تھے لیکن نہ چڑھ سکے۔ پس حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ پتھر پر چڑھ گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، طلحہ نے واجب کر لی (ترمذی)

۵۸۶۰ وعن جابر قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى طلحة بن عبيد الله قال من احب ان ينظر الى رجل يمشي على وجه الارض

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ زمین پر چلتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کر

وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

چکا ہو تو اس کی طرف دیکھے دوسری روایت میں ہے کہ جو اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ زمین پر چلتے ہوئے شہید کو دیکھے تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھنا چاہیے۔
(ترمذی)

۵۸۶۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان مبارک سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا، طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۶۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ أُحُدٍ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَأَجِبْ دَعْوَتَهٗ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس (حضرت سعد) کی تیر اندازی کو مضبوط کر اور اس کی دعا قبول فرما۔ (شرح السنۃ)

۵۸۶۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ سعد کی دعا کو قبول فرما جب بھی دعا کرے
(ترمذی)

۵۸۶۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهٗ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا سوائے حضرت سعد کے۔ غزوہ احد کے روز ان سے فرمایا تیر اندازی کرو میرے ماں باپ تم پر قربان اور ان سے فرمایا اے بہادر جوان! تیر اندازی کرو۔

۵۸۶۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں، کوئی ان جیسا مجھے اپنا ماموں دکھا دے (ترمذی) اور راوی کا بیان ہے کہ حضرت سعد بنی زہرہ سے تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ بھی بنی زہرہ سے تھیں اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنا ماموں کہا اور مصابیح میں لفظ فلیرنی کی جگہ فلیکرمن ہے

تیسری فصل

۵۸۶۶ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن

ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۶۷ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۶۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْثُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۸۷۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ

بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں عرب کا وہ شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا ہم نے وہ وقت بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے اور ہمارے پاس خوراک نہ ہوتی سوائے کیکر کی پھلیوں اور پتوں کے اور اگر ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو بکری کی طرح مینگنیاں کرتا اور اس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہوتی پھر بنو اسد مجھے اسلام سکھانے لگے تو گویا میں خسارے میں رہا اور میرا عمل ضائع گیا ان لوگوں نے حضرت عمر سے شکایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے (متفق علیہ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں اسلام لانے میں تیسرا تھا کوئی ایک بھی مسلمان نہیں ہوا مگر اسی روز جس روز میں مسلمان ہوا تھا سات دن ایسے گزرے کہ میں اسلام میں تیسرا آدمی تھا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے کہ میرے بعد والا تمہارا معاملہ مجھے فکرمند کر دیتا ہے کہ تمہارا خیال نہیں رکھیں گے مگر صابر اور صدق کے پیکر۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بہت زیادہ صدقہ دینے والے۔ پھر حضرت عائشہ نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے والد ماجد کو جنت کی سلسبیل سے پلائے اور حضرت ابن عوف نے امہات المومنین کی خدمت میں ایک باغ نذر کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا۔

(ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا: میرے بعد تم پر دل کھول کر خرچ کرنے والا سچا نیکوکار ہوگا۔ اے اللہ! عبد الرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلا۔

(احمد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجران والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہماری طرف ایک امانت دار آدمی کو بھیجیے فرمایا

لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں تمہاری طرف ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو امین ہونے کا حق ادا کرے گا۔ لوگ اس کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۱/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی اپنے بعد آپ کس کو امیر بناتے ہیں؟ فرمایا اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو انہیں امانت دار، دنیا سے منہ موڑنے والا اور آخرت کی رغبت رکھنے والا پاؤ گے۔ اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقت ور، امانت دار پاؤ گے جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے اور میرے خیال میں تم ایسا کرنے والے نہیں ہو تو انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر لے جائے۔ (احمد)

۵۸۷۲/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی، مجھے ہجرت کے گھر کی طرف سوار کر کے لے گئے، غار میں میرا ساتھ دیا اور بلال کو اپنے مال کے ذریعے آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے جو حق بات کہتے ہیں خواہ کسی کو کڑوی معلوم ہو اور حق نے انہیں ایسا کر دیا کہ ان کا کوئی دوست نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! ان کے ساتھ حق کو پھیر جدھر یہ پھریں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۷۳/۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری "ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو" (۳:۶۱) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم)

۵۸۷۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۲] غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے آپ کے اوپر سیاہ بالوں سے مخلوط چادر تھی پس حسن بن علی آگئے تو انہیں اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسین آئے تو انہیں بھی ان کے ساتھ داخل کر لیا پھر فاطمہ آئیں تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر علی آئے تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر کہا۔ بے شک اللہ یہ چاہتا ہے کہ اے گھر والو تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔ (مسلم)

۵۸۷۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[۳] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی ہے۔ (بخاری)

۵۸۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ[۴] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَّرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اَرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی تھیں کہ فاطمہ آگئیں ان کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چلنے سے مختلف نہیں تھا جب آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا اے میری بیٹی خوش آمدید پھر انہیں بٹھایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں جب آپ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو میں نے پوچھا کہ تم سے کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب حضور نے وفات پائی تو میں نے کہا۔ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ مجھے وہ بات بتا دو کہا ہاں اب بتا دیتی ہوں کہ پہلی دفعہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی تو بتایا کہ جبریل میرے ساتھ ہر سال ایک دفعہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ وقت قریب آگیا ہے خدا سے ڈرو اور صبر کرو میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں۔ پس میں رو دی جب میری پریشانی ملاحظہ فرمائی تو دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنتی عورتوں کی سردار ہو یا ایمان والی عورتوں کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی کہ میں اس تکلیف میں وفات پا جاؤں گا تو میں رونے لگی پھر سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۷ / ۵ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ چیز مجھے پریشان کرتی ہے جو اسے پریشان کرے اور مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دے (متفق علیہ)

۵۸۷۸ / ۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خم نامی چشمے پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی وعظ و نصیحت فرمائی پھر ارشاد ہوا۔ اما بعد اے لوگو! میں بشر ہوں قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کرلوں میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس اللہ کی کتاب کو لو اور اسے مضبوطی سے تھامو اور اللہ کی کتاب کی طرف ابھارا اور ادھر راغب کیا۔ پھر فرمایا کہ دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پر ہے

(مسلم)

۵۸۷۹ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب ابن جعفر کو سلام کرتے تو فرماتے، اے دو پروں والے کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔ (بخاری)

۵۸۸۰ / ۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی آپ کے دوش اقدس پر بیٹھے اور آپ کہہ رہے تھے اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت [illegible]

۵۸۸۱ / ۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے ایک حصے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ حضرت فاطمہ کی بارگاہ کی چوکھٹ پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا منا یہاں ہے؟ یعنی حسن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آگئے یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی جو اس سے محبت رکھے۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز تھے اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف اور فرما رہے تھے میرا یہ بیٹا حقیقی سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بہت بڑے گروہوں میں صلح کروا دے گا۔ (بخاری)

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبدالرحمٰن بن ابو نعم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب کہ ایک آدمی نے ان سے احرام والے کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق فرمایا کہ یہ عراق والے مجھ سے مکھی مارنے کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں دنیا سے میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

۵۸۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علی سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ (بخاری)

۵۸۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر کہا! اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کتاب سکھا دے۔ (بخاری)

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھ دیا جب باہر نکلے تو فرمایا۔ یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا تو کہا! اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ (تفقہ) عطا فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۷ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پکڑا اور حضرت حسن کو اور کہتے۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّيْ أَرْحَمُهُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محبت رکھ۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسن بن علی کو دوسری ران مبارک پر۔ پھر دونوں کو ملا کر کہتے: اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔

(بخاری)

۵۸۸۸ (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ آخِرِهٖ أُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت اسامہ بن زید کو اس کا افسر مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے ان کو امیر بنانے پر نکتہ چینی کی تو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو اس کے باپ کی امارت میں بھی اس سے پہلے نکتہ چینی کر چکے ہو۔ خدا کی قسم وہ امارت کے لائق تھے اور ان لوگوں سے تھے جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور یہ ان کے بعد والوں سے ہے جو مجھے سب سے پیارے ہیں۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اور دوسری میں ہے کہ میں تمہیں اس کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں سے ہے۔

۵۸۸۹ (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو (متفق علیہ) اور حدیث براء جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو وہ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ میں بیان کی جا چکی۔

دوسری فصل

۵۸۹۰ (۱۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلَ بَيْتِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے حج کے موقع پر عرفات میں دیکھا کہ اپنی قصواء اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر انہیں پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے، وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ (ترمذی)

۵۸۹۱ (۱۹) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے بہت عظمت والی ہے یعنی اللہ کی کتاب اور میری اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھے ملیں گے پس دیکھنا کہ تم میرے بعد ان سے کیسا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

۵۸۹۲ [20] وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین سے فرمایا کہ میں ان سے لڑنے والا ہوں جو ان سے لڑیں اور ان سے صلح کرنے والا ہوں جو ان سے صلح کریں۔

(ترمذی)

۵۸۹۳ [21] وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی جان کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پیارا کون تھا۔ فرمایا کہ فاطمہ کہا گیا کہ مردوں میں سے فرمایا کہ ان کا خاوند۔ (ترمذی)

۵۸۹۴ [22] وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں حاضر بارگاہ تھا۔ فرمایا کہ تمہیں کس نے ناراض کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ قریش کا ہمارے ساتھ یہ کیا سلوک ہے کہ جب آپس میں ملیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ اور جب ہم سے ملیں تو دوسری طرح۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے یہاں تک کہ چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایمان کسی آدمی کے دل میں داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! جس نے میرے چچا جان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی کیونکہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہے۔

(ترمذی اور مصابیح میں حضرت مطلب [illegible])

۵۸۹۵ [23] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (ترمذی)

۵۸۹۶ [۲۴] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَّاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو میرے پاس آنا تم اور تمہارا صاحبزادہ میں تمہارے لیے دعا کروں گا جو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو نفع دے گی۔ جب وہ صبح ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ حاضر بارگاہ ہوئے حضور نے ہمیں اپنی چادر اڑھائی اور کہا: اے اللہ عباس کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹے کی ایسی ظاہری و باطنی مغفرت جو کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے اے اللہ ان کی حفاظت فرما اور ان کے بیٹے کی (ترمذی) اور رزین میں یہ بھی ہے کہ خلافت کو ان کی اولاد میں باقی رکھنا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۷ [۲۵] وَعَنْهُ أَنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے دو دفعہ حضرت جبریل کو دیکھا اور دو مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ (ترمذی)

۵۸۹۸ [۲۶] وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔ (ترمذی)

۵۸۹۹ [۲۷] وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِأَبِي الْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت رکھتے، ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے گھل مل کر بات چیت کیا کرتے اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو المساکین رکھی ہوئی تھی۔ (ترمذی)

(ترمذی)

۵۹۰۰ [۲۸] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۱ [۲۹] وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۰۲ [۳۰] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین دونوں دنیا سے میرے دو پھول ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور یہ پہلی فصل میں بھی گزر

سبق فی فصل الاول۔

۵۹۰۳ [۳۱] وعن اسامة بن زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على شيء ولا ادري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه فاذا الحسن والحسين على وركيه فقال هذان ابناي وابنا ابنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من يحبهما۔

(رواه الترمذي)

۵۹۰۴ [۳۲] وعن سلمى قالت دخلت على ام سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني في المنام وعلى راسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

۵۹۰۵ [۳۳] وعن انس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعي لي ابني فيشمهما ويضمهما اليه۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

۵۹۰۶ [۳۴] وعن بريدة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا اذ جاء الحسن والحسين وعليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بين يديه ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنة اني هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما۔ (رواه

چکی ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات حاجت سے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی اور مجھے نہیں معلوم کیا تھی جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو عرض گزار ہوا کہ آپ نے یہ کیا چیز اپنے اوپر لپیٹی ہوئی ہے آپ نے اسے کھولا تو آپ کی دونوں رانوں پر حسن اور حسین تھے۔ فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ اور اس سے بھی جو ان دونوں سے محبت رکھے۔ (ترمذی)

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ رو رہی تھیں۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ کیوں روتی ہیں۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سر اقدس اور داڑھی مبارک گرد آلود ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہو گیا؟ فرمایا کہ میں ابھی حسین کی شہادت گاہ میں گیا تھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت سے آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ حسن اور حسین۔ آپ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس دونوں کو سونگھا کرتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹایا کرتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حسن اور حسین آ گئے ان کے اوپر سرخ قمیصیں تھیں، وہ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ منبر سے اترے، دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (۶۴: ۱۵) میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا گرتے پڑتے آ رہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا اور اپنی بات توڑ کر ان دونوں کو اٹھا لیا۔

(ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۵۹۰۷ / ۳۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۸ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۹ / ۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّي دَعِيْنِي اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۹۱۰ / ۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۱ / ۳۹ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حسن سینے سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور حسین اس سے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی امی جان کی خدمت میں عرض گزار ہوا مجھے اجازت دیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نماز مغرب پڑھوں اور حضور سے سوال کروں کہ میرے اور آپ کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ پس میں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی حتیٰ کہ نماز عشاء بھی پڑھی جب آپ لوٹے تو میں پیچھے ہو لیا آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا کیا تم حذیفہ ہو؟ عرض گزار ہوا ہاں! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے کیا حاجت ہے؟ یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے نیز حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک آدمی نے کہا اے لڑکے! کیا خوب سواری پر سوار ہوئے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار بھی بہت خوب ہے۔

(ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ کے لیے تین ہزار پانچ سو اور حضرت عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے حضرت عبداللہ

فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ
فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ
قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ
حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۲ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ
انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ
لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ
مِنْ رَاْيِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۳ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ
الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ
اَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ
دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ
فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۵ وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ
عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ
لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ
مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ ائْذَنْ لَهُمَا

بنی عمر اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے
اسامہ کو مجھ پر کس وجہ سے ترجیح دی جبکہ خدا کی قسم کسی موقع پر
مجھ پر سبقت نہیں لے جا سکے؟ فرمایا: اس کے لیے کہ حضرت
زید تمہارے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے
تھے اور خود اسامہ تمہاری نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو زیادہ محبوب تھے پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
محبت کو اپنی محبت پر ترجیح دی ہے۔ (ترمذی)

حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ فرمایا کہ وہ موجود ہیں اگر وہ تمہارے
ساتھ جانا چاہیں تو میں انہیں منع نہیں کروں گا۔ حضرت زید عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! میں کسی کو آپ پر ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے
کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے افضل دیکھا۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو میں آیا اور دوسرے
لوگ مدینہ منورہ آئے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوا جبکہ آپ پر سکوت طاری تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنے دست مبارک مجھ پر رکھتے اور اٹھا لیتے میں جان گیا کہ آپ میرے
لیے دعا فرماتے ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسامہ کی ناک صاف کرنے لگے حضرت
عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ چھوڑیں میں صاف کر دیتی ہوں فرمایا کہ اے
عائشہ اس سے محبت رکھو کیونکہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں (ترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس
آئے اور اجازت مانگی دونوں نے حضرت اسامہ سے کہا کہ ہمیں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت لے دیجئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا
رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا

فدخلا فقالا یا رسول اللہ جئناک نسألک ای اھلک احب الیک قال فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقالا ما جئناک نسألک عن اھلک قال احب اھلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید قالا ثم من قال علی بن ابی طالب فقال العباس یا رسول اللہ جعلت عمک آخرھم قال ان علیا سبقک بالھجرۃ۔ (رواہ الترمذی) وذکر ان عم الرجل صنو ابیہ فی کتاب الزکوٰۃ۔

کیا تم جانتے ہو کہ وہ دونوں کس لیے آئے ہیں میں عرض گزار ہوا: نہیں فرمایا لیکن میں جانتا ہوں انہیں اجازت دے دو پس وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے اہل میں سے کون آپ کو سب سے پیارا ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ سے ان اہل کے متعلق پوچھنے حاضر نہیں ہوئے فرمایا کہ اپنے اہل میں سے مجھے سب سے پیارا وہ ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا یعنی اسامہ بن زید دونوں عرض گزار ہوئے کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ علی بن ابو طالب حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر میں کر دیا؟ فرمایا کہ علی تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے تھے (ترمذی) اور آدمی کا چچا اس کے

تیسری فصل

۵۹۱۶ عن عقبۃ بن الحارث قال صلی ابوبکر العصر ثم خرج یمشی ومعہ علی فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحملہ علی عاتقہ وقال بابی شبیہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس شبیہ بعلی وعلی یضحک۔ (رواہ البخاری)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے نماز عصر پڑھی پھر باہر نکلے اور ان کے ساتھ حضرت علی تھے پس حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا میرا باپ قربان، تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہو اور علی سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت علی ہنس رہے تھے۔ (بخاری)

۵۹۱۷ وعن انس قال اتی عبید اللہ بن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا قال انس فقلت واللہ انہ کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمۃ رواہ البخاری وفی روایۃ الترمذی قال کنت عند ابن زیاد فجیء برأس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفہ ویقول ما رایت مثل ھذا حسنا فقلت اما انہ کان من اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وقال ھذا حدیث صحیح حسن غریب)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین کا سر مبارک لایا گیا تو طشت میں رکھا گیا وہ چھیڑنے لگا اور آپ کے حسن پر نکتہ چینی کی حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے کہا: خدا کی قسم، یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مناسبت رکھنے والے ہیں اور وسمہ لگایا ہوا تھا (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین کا سر لایا گیا تو وہ چھڑی ان کی ناک پر مارنے لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسے حسن والا کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: معلوم ہونا چاہیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور کہا کہ یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

۵۹۱۸ وعن ام الفضل بنت الحارث انھا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رایت حلما منکرا اللیلۃ قال وما ھو قالت انہ شدید قال وما ھو قالت رایت

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آج رات میں نے برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ سخت ہے۔ فرمایا کہ ہے کیا؟

كأن قطعة من جسدك قطعت ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت خيرا تلد فاطمة إن شاء الله غلاما يكون في حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم كانت مني التفاتة فإذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبي الله بأبي أنت وأمي ما لك قال أتاني جبريل فأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا فقلت هذا قال نعم وأتاني بتربة من تربته حمراء۔

فرمایا کہ آپ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ ان شاء اللہ فاطمہ لڑکا جنے گی جو تمہاری گود میں ہوگا۔ پس حضرت فاطمہ نے حسین کو جنا اور وہ میری گود میں تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے وہ اٹھا کر آپ کی گود میں رکھ دیئے۔ میری توجہ ادھر ادھر ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ میں عرض گزار ہوئی تو رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا بات ہے؟ فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ عنقریب میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا انہیں؟ فرمایا، ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی لائے جو سرخ ہے۔

۵۹۱۹ وعن ابن عباس أنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بأبي أنت وأمي ما هذا قال هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصي ذلك الوقت فأجد قتل ذلك الوقت رواهما البيهقي في دلائل النبوة وأحمد الأخير۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ گیسوئے مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور دست مبارک میں ایک شیشی ہے جس میں خون تھا عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے صبح سے جمع کرتا رہا ہوں۔ میں نے وہ وقت یاد رکھا تو معلوم ہوا کہ اسی وقت شہید کیے گئے تھے۔ ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور دوسری کو امام احمد نے بھی۔

۵۹۲۰ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا الله لما يغذوكم من نعمه وأحبوني بحب الله وأحبوا أهل بيتي لحبي۔ (رواه الترمذي)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اللہ سے محبت رکھنے کے باعث اور میرے اہل بیت سے محبت رکھو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث (ترمذی)۔

۵۹۲۱ وعن أبي ذر أنه قال وهو آخذ بباب الكعبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ألا إن مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك۔ (رواه أحمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ (احمد)

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مناقب

پہلی فصل

۵۹۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران تھیں اور اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ (متفق علیہ) دوسری روایت میں ہے کہ ابو کریب نے کہا: وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا۔

۵۹۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ برتن میں سالن یا کھانا لے کر خدیجہ آ رہی ہیں جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہنا اور جنت میں کھوکھلے موتی کے مکان کی انہیں بشارت دینا جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ رنج و غم۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

۵۹۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر میں نے اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی حضرت خدیجہ پر حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا لیکن ان کا کثرت سے ذکر ہوتا تھا کبھی آپ بکری ذبح کرتے تو اس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر حضرت خدیجہ کی کسی سہیلی کے لیے بھیج دیتے کبھی ان کے متعلق ایسا فرماتے کہ گویا حضرت خدیجہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہوئی ہی نہیں ہے۔ فرماتے وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور انہیں سے میری اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا عائش! یہ جبرئیل ہیں، جو تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے وعلیہ السلام ورحمۃ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا أَرٰى۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّهْدِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّيْ هٰذِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وذكر حديث انس فضل عائشة على النساء في باب بدء الخلق برواية ابي موسى۔

اللہ کہا۔ حضرت صدیقہ نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھے تم تین راتوں تک خواب میں دکھائی گئیں۔ فرشتہ تمہیں ایک ریشمی کپڑے میں لے کر آتا اور مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو یہی ہوگا۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ لوگ اپنے تحفے حضرت عائشہ کی باری میں بھیجتے اور اس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرنا چاہتے تھے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات۔ ام سلمہ کے گروہ نے کہا کہ ہم ان سے کہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے خواہ آپ کہیں بھی ہوں۔ پس انہوں نے عرض کر دی آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے بستر میں ہوتا ہوں سوائے عائشہ کے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! جو آپ کو ایذا دی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت فاطمہ کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا اور انہوں نے آپ سے گزارش کی۔ فرمایا اے بیٹی! کیا تمہیں اس سے محبت نہیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ عرض گزار ہوئیں کیوں نہیں۔ فرمایا تو ان حضرت عائشہ سے محبت رکھو (متفق علیہ) اور فضل عائشۃ علی النساء والی حدیث انس پہلے باب بدء الخلق میں بروایت ابی موسیٰ مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی عورتوں میں سے بلحاظ فضیلت تمہارے لیے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجہ فرعون کافی ہیں۔ (ترمذی)

(ترمذی)

۵۹۲۹ (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبریل سبز ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی کا ہے۔ (ترمذی)

۵۹۳۰ (۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حفصہ نے ان کے لیے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی کی بیٹی، نبی کی بھتیجی اور نبی کے نکاح میں ہو پس کون تم پر کس طرح فخر کر سکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اے حفصہ! اللہ سے ڈرو۔ (ترمذی، نسائی)

۵۹۳۱ (۱۰) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر کوئی بات کی تو ہنس پڑیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کے متعلق پوچھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے وفات پا جانے کے متعلق بتایا تو میں روئی پھر مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران کے سوا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں ہنسی۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۳۲ (۱۱) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حديثٌ قطُّ فسألنا عائشةَ إلا وجدنا عندها منه علماً (رواه الترمذي وقال هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ غريبٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو جس بات میں مشکل پیش آتی تو ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے اور انہیں اس کا علم ہوتا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٥٩٣٣ وعن موسى بن طلحة قال ما رأيتُ أحداً[12] أفصحَ من عائشةَ۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ غريبٌ)

حضرت موسیٰ ابن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بابُ جامعِ المناقبِ

دیگر حضرات کے مناقب

پہلی فصل

٥٩٣٤ عن عبدِ اللهِ بنِ عمرَ قال رأيتُ في المنامِ[1] كأنّ في يدي سرقةً من حريرٍ لا أهوي بها إلى مكانٍ في الجنةِ إلا طارت بي إليه فقصصتُها على حفصةَ فقصّتها حفصةُ على النبيِّ صلى الله عليه وسلم فقال إنّ أخاكِ رجلٌ صالحٌ أو إنّ عبدَ اللهِ رجلٌ صالحٌ۔ (متفق عليه)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اس جگہ مجھے اڑا لے جاتا ہے۔ میں نے یہ بات حضرت حفصہ سے بیان کی اور حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا بے شک عبد اللہ نیک آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

٥٩٣٥ وعن حذيفةَ قال إنّ أشبهَ الناسِ دلاً[2] وسمتاً وهدياً برسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لابنُ أمِّ عبدٍ من حينِ يخرجُ من بيتِه إلى أن يرجعَ إليه لا ندري ما يصنعُ في أهلِه إذا خلا۔ (رواه البخاري)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں میں سے طریقہ، سیرت اور عادت کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جبکہ وہ گھر سے نکلتے ہیں اور واپس لوٹنے تک۔ مجھے نہیں معلوم کہ تنہائی کے اندر وہ اپنے گھر والوں میں کیا کرتے ہیں۔ (بخاری)

٥٩٣٦ وعن أبي موسى الأشعريِّ قال قدمتُ أنا[3] وأخي من اليمنِ فمكثنا حيناً ما نرى إلا أنّ عبدَ اللهِ بنَ مسعودٍ رجلٌ من أهلِ بيتِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم لما نرى من دخولِه ودخولِ أمِّه على النبيِّ صلى الله عليه وسلم۔ (متفق عليه)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی ہم یمن سے آئے تو ہم ایک عرصہ رہے اور عبد اللہ بن مسعود کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ایک فرد شمار کرتے رہے کیونکہ انہیں اور ان کی والدہ ماجدہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تعلیم چار شخصوں سے حاصل کرو، عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

(متفق علیہ)

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام گیا تو دو رکعتیں پڑھیں، پھر کہا! اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین میسر فرما، میں لوگوں کے پاس آیا اور ان میں بیٹھ گیا، ایک بوڑھا آدمی آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا، میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابودرداء ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے تو آپ مجھے میسر آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ عرض گزار ہوا کہ اہلِ کوفہ سے ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ابن ام عبد نہیں ہیں جو نعلین مبارک، تکیے اور چھاگل والے ہیں اور تم میں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقے شیطان سے بچا رکھا ہے یعنی حضرت عمار، تم میں وہ رازدار نہیں ہے جنہیں ان کے سوا دوسرا نہیں جانتا یعنی حضرت حذیفہ۔

(بخاری)

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابوطلحہ کی بیوی دیکھی اور اپنے سامنے قدموں کی آہٹ سنی تو وہ بلال تھے۔

(مسلم)

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا انہیں دور کر دو یہ ہمارے پاس آنے کی جرأت نہ کیا کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک میں تھا اور دوسرے ابن مسعود ایک آدمی ہذیل سے اور ایک بلال دو ایسے آدمی تھے جن کے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپ نے دل میں کچھ سوچا تو

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹاؤ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی رضا چاہتے ہیں (مسلم)

۵۹۴۱ (۸) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا أَبَا مُوْسٰى لَقَدْ أُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو موسیٰ! تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی سے حصہ دیا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۲ (۹) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُوْ زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چار حضرات نے قرآن مجید جمع کیا۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید نے۔ حضرت انس سے کہا گیا کہ ابو زید کون ہیں؟ فرمایا کہ میرے ایک چچا ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۳ (۱۰) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی جس سے ہمارا مقصود رضائے الٰہی تھا، ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہو گیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہیں جو چلے گئے اور اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔ غزوہ احد میں شہید کر دیے گئے۔ ان کے لیے کچھ نہ ملا جس کا کفن دیا جاتا سوائے ایک چادر کے۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے سر کھل جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر کو اس کے ساتھ ڈھانپ دو اور پیروں پر اذخر ڈال دو اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ انہیں چن رہا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۴ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سعد بن معاذ کی وفات پر عرش بھی ہل گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات سے رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۵ (۱۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهٗ يَلْمَسُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا۔ آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کے

مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٣٦ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ١٣ أَنَسٌ خَادِمُكَ أُدْعُ اللهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتَهٗ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللهِ إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَإِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٣٧ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ ١٤ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٣٨ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا ١٥ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ أَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللهِ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُوْلَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَوَسْطُهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ أَسْفَلُهٗ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيْعُ فَأَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

ملائم ہونے پر متعجب تھے آپ نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور زیادہ ملائم (ہیں)۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے مال و اولاد کی کثرت دے اور جو عطا فرمائے اس میں برکت دے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے پاس کثرت سے مال ہے نیز آج میرے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی زمین پر چلنے والے کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ (متفق علیہ)

قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کی ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے چہرے پر انکساری کے آثار تھے لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور انہیں مختصر رکھا، پھر باہر نکل گیا تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی جنتی ہے فرمایا کہ خدا کی قسم کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہ ہو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا اور وہ آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں جس کی وسعت اور شادابی کا ذکر کیا اس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون تھا جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں تھا اس کے اوپر ایک دستہ تھا مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ پس ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھنے لگا یہاں تک کہ اوپر جا پہنچا میں نے اس دستے کو پکڑ لیا کہا گیا کہ مضبوطی سے تھام لو میں بیدار ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ خواب عرض کیا تو فرمایا کہ وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ دستہ عروۃ الوثقیٰ (مضبوط سہارا) ہے تم مرتے دم تک اسلام

العروة الوثقى فانت على الاسلام حتى تموت وذلك الرجل عبد الله بن سلام۔

(متفق عليه)

۵۹۴۹ وعن انس قال كان ثابت بن قيس بن شماس خطيب الانصار فلما نزلت يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي الى اخر الاية جلس ثابت في بيته واحتبس عن النبي صلى الله عليه وسلم فسال النبي صلى الله عليه وسلم سعد بن معاذ ما شان ثابت ايشتكي فاتاه سعد فذكر له قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ثابت انزلت هذه الاية ولقد علمتم اني من ارفعكم صوتا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا من اهل النار فذكر ذلك سعد للنبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل هو من اهل الجنة۔

(رواه مسلم)

۵۹۵۰ وعن ابي هريرة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ نزلت سورة الجمعة فلما نزلت واخرين منهم لما يلحقوا بهم قالوا من هؤلاء يا رسول الله قال وفينا سلمان الفارسي قال فوضع النبي صلى الله عليه وسلم يده على سلمان ثم قال لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال من هؤلاء۔

(متفق عليه)

۵۹۵۱ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حبب عبيدك هذا يعني ابا هريرة وامه الى عبادك المؤمنين وحبب اليهم المؤمنين۔ (رواه مسلم)

بہ مرہو گئے وہ

آدمی حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصار کے خطیب تھے جب آیت نازل ہوئی: اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو (۴۹ : ۲) تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا بند کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت کو کیا ہوا! کیا وہ بیمار ہیں؟ حضرت سعد ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا ذکر کیا۔ حضرت ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ سب حضرات سے بلند آواز ہوں۔ پس میں جہنمی ہو جاؤں گا۔ حضرت سعد نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ وہ تو جنتی ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعہ نازل ہوئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ان میں سے ملے نہیں ہیں (۶۲ : ۳) لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سلمان فارسی بھی تھے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان کے کندھے پر رکھا پھر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ پھر بھی اسے حاصل کر لیتے۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اپنے بندے یعنی ابوہریرہ اور اس کی والدہ ماجدہ کو اپنے ایمان والے بندوں میں شامل فرما دے اور انہیں اہل ایمان کے پیارے بنا دے۔ (مسلم)

۵۹۵۲ (۱۹) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابو سفیان کا گزر حضرت سلمان حضرت صہیب اور حضرت بلال کے پاس سے ہوا جو ایک جماعت میں تھے انھوں نے کہا کہ اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن میں جگہ نہ بنائی ۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ ایسا قریش کے معمر آدمی اور سردار کے لیے کہہ رہے ہیں۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ فرمایا کہ اے ابوبکر! شاید تم نے انھیں ناراض کر دیا۔ اگر تم انھیں ناراض کرو گے تو اپنے رب کو ناراض کرو گے پس یہ اُن کے پاس آئے اور کہا۔ اے بھائیو! کیا میں نے تمھیں ناراض کر دیا ہے؟ انھوں نے کہا اے بھائی! نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔ (مسلم)

۵۹۵۳ (۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۴ (۲۱) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انصار سے فرماتے ہوئے سُنا کہ ان سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اُس سے بغض رکھے گا۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۵ (۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کا مال دیا تو آپ نے قریش کے بعض آدمیوں کو سو اونٹ تک دیے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے اُن کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کی بات بتائی گئی۔ آپ نے انصار کے لیے پیغام بھیجا اور انھیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہونے کے لیے کہا اور اُن کے سوا کسی دوسرے کو نہ بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ تمھاری یہ کیا بات مجھ تک پہنچی ہے؟ اُن کے سمجھدار لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! ہمارے سمجھ دار لوگوں نے ایسی بات نہیں کہی ہاں

أَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہمارے سے بعض نوعمر لوگوں نے ایسا کہا ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا اور انصار کو چھوڑ دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے اُن کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کو مال دیا کرتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ نزدیک ہے تاکہ اُن کی تالیفِ قلب ہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنی رہائش گاہوں کی طرف رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۶/۲۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی سے چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی سے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلوں گا۔ انصار اندرونی لباس ہیں جبکہ دوسرے لوگ بیرونی۔ تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

(بخاری)

۵۹۵۷/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے وہ امن میں ہے۔ انصار کے بعض لوگوں نے کہا کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت اور اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو گئی۔ فرمایا، تم نے کہا ہے کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت اور اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے۔ خدا کی قسم، میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہاری زندگی اور میری وفات تمہاری وفات ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، ہم نے نہیں کہا مگر اللہ اور اُس کے رسول پر بخل کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ اللہ اور اُس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے اور تمہیں معذور شمار کرتے ہیں۔ (مسلم)

۵۹۵۸ وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم[۲۵] رأى صبيانا ونساء مقبلين من عرس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فقال اللهم انتم من احب الناس الي اللهم انتم من احب الناس الي يعني الانصار۔ (متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شادی سے بچوں اور عورتوں کو آتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو یعنی انصار۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۹ وعنه قال مر ابوبكر والعباس بمجلس[۲۶] من مجالس الانصار وهم يبكون فقال ما يبكيكم قالوا ذكرنا مجلس النبي صلى الله عليه وسلم منا فدخل احدهما على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بذالك فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وقد عصب على رأسه حاشية برد فصعد المنبر ولم يصعده بعد ذالك اليوم فحمد الله واثنى عليه ثم قال اوصيكم بالانصار فانهم كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم۔ (رواه البخاري)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جو رو رہے تھے۔ دونوں نے کہا کہ کیوں روتے ہو؟ کہا کہ ہمیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہم نشینی یاد آگئی ہے۔ پس دونوں میں سے ایک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور چادر کا ایک کنارا سر مبارک پر باندھا ہوا تھا۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس روز کے بعد اس پر نہیں بیٹھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے مشیر اور رازدار ہیں۔ وہ اپنا فرض ادا کر چکے، اور ان کا جو حق ہے وہ ادا ہونا باقی ہے۔ ان کے نیکوں سے قبول کرو، اور ان کے بُروں سے درگزر کرو۔ (بخاری)

۵۹۶۰ وعن ابن عباس قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم[۲۷] في مرضه الذي مات فيه حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتى يكونوا في الناس بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه اخرين فليقبل من محسنهم وليتجاوز عن مسيئهم۔ (رواه البخاري)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی اس میں باہر تشریف لائے، یہاں تک کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے، یہاں تک کہ لوگوں میں ایسے رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک جبکہ تم میں سے کوئی عہدہ دیا جائے جس سے کچھ لوگوں کو نقصان اور دوسروں کو نفع پہنچا سکے تو ان کے نیکوں سے قبول کرے اور ان کے بُروں سے درگزر کرے۔ (بخاری)

۵۹۶۱ وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله[۲۸] صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار۔ (رواه مسلم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی اور ان کے پوتوں کی۔ (مسلم)

۵۹۶۲ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے سب سے بہتر بنو نجار ہیں، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج، پھر بنو ساعدہ اور انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۶۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو۔ دوسری روایت میں حضرت مقداد کی جگہ حضرت ابو مرثد ہے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم روضۂ خاخ تک پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس خط ہے۔ وہ اُس سے لے لینا۔ پس ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چل پڑے یہاں تک کہ روضہ کے پاس پہنچ گئے تو وہاں ہمیں ایک عورت ملی۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے۔ اُس نے وہ اپنی چوٹی سے نکال دیا۔ ہم اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے بعض مشرکینِ مکہ کے نام تھا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض باتیں انہیں بتاتے ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایسا آدمی تھا کہ قریش میں آ بسا تھا جبکہ میں اُن میں سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں اُن کی وہاں سے رشتہ داری ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں اُن کے مال و اولاد کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میرا اُن سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اُن پر کوئی احسان کر دوں تاکہ رشتہ داری کی جگہ کام آئے۔ میں نے اپنے دین سے کفر و ارتداد اختیار کر کے یا اسلام کے بعد کفر سے راضی ہو کر ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ اے ایمان والو! اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(۶۰: ۱۔ متفق علیہ)

٥٩٦٤ (٣١) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے۔ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل یا اس کے مانند کلمہ کہا کہ اسی طرح ہم بدر میں شامل ہونے والے فرشتوں کو شمار کرتے ہیں۔

(بخاری)

٥٩٦٥ (٣٢) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بدر اور حدیبیہ میں شامل ہونے والا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ایک بھی جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ ہر ایک تم میں سے اس پر وارد ہونے والا ہے (۱۹: ۷۱) فرمایا کیا سنتی نہیں ہو کہ فرماتا ہے: پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے (۱۹: ۷۲) دوسری روایت میں ہے کہ اصحاب شجرہ میں سے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی کوئی جہنم میں داخل نہیں ہو گا جنہوں نے اس کے نیچے بیعت کی تھی۔ (مسلم)۔

٥٩٦٦ (٣٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے روز ہم چودہ سو افراد تھے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ آج تم تمام اہل زمین سے بہتر ہو۔

(متفق علیہ)

٥٩٦٧ (٣٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ثنیۃ المرار پر چڑھے اس کے اتنے گناہ معاف کیے جائیں گے جتنے بنی اسرائیل کے معاف کیے گئے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو اس پر چڑھا وہ ہمارے گھوڑے تھے یعنی بنی خزرج کے۔ پھر لوگ متواتر چڑھتے رہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔

فرمایا کہ تم سب کو بخش دیا گیا ہے سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ہم اس کے پاس گئے اور کہا کہ آؤ تاکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے لیے دعائے مغفرت کروائیں۔ اس نے کہا اپنی کسی گم شدہ چیز کو پا لینا مجھے تمہارے بزرگ کی دعائے مغفرت سے زیادہ محبوب ہے (مسلم) اور حدیث انس جس میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ ——— والی فضائل القرآن کے بعد والے باب میں مذکور ہو چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۹۶۸ / ۳۵ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد میرے اصحاب میں سے ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا اور عمار کی سیرت کو اختیار کرنا اور ابن ام عبد کے قول کو مضبوطی سے پکڑنا۔ دوسری روایت میں حضرت حذیفہ سے وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ کی جگہ ہے کہ جو تم سے ابن مسعود بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ (ترمذی)

۵۹۶۹ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بغیر مشورہ کے میں کسی کو امیر مقرر کرتا تو ابن ام عبد کو مقرر کرتا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۹۷۰ / ۳۷ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

خیثمہ بن ابو سبرہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے۔ پس اس نے مجھے حضرت ابو ہریرہ میسر فرمائے۔ میں اس کی خدمت میں بیٹھا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے تو آپ مجھے عطا فرمائے گئے ہیں۔ فرمایا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ بھلائی تلاش کرنے اور حاصل کرنے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا کہ تم میں سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہے، اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طہارت اور نعلین مبارک والے ہیں اور حذیفہ جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

اللہ علیہ وسلم وعمار الذی اجارہ اللہ من الشیطان علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلمان صاحب الکتابین یعنی الانجیل والقرآن۔ (رواہ الترمذی)

علیہ وسلم کے راز دار ہیں اور عمار جن کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے طفیل شیطان سے بچایا ہوا ہے اور سلمان جو انجیل و قرآن دو کتابوں والے ہیں۔ (ترمذی)

٥٩٧١ / ٣٨ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدۃ بن الجراح نعم الرجل اسید بن الحضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح۔ (رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ابوبکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ بن الجراح اچھے آدمی ہیں، اسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں، اور معاذ بن عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٩٧٢ / ٣٩ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الجنۃ تشتاق الی ثلثۃ علی وعمار وسلمان۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک جنت کو علی، عمار اور سلمان تین آدمیوں کا اشتیاق ہے۔ (ترمذی)

٥٩٧٣ / ٤٠ وعن علی قال استاذن عمار علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائذنوا لہ مرحبا بالطیب المطیب۔ (رواہ الترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمار نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا انھیں اجازت دے دو۔ پاکیزہ اور پاک باز خوش آمدید۔ (ترمذی)

٥٩٧٤ / ٤١ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خیر عمار بین الامرین الا اختار اشدھما۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عمار کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو انھوں نے مشکل کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

٥٩٧٥ / ٤٢ وعن انس قال لما حملت جنازۃ سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازتہ وذلک لحکمہ فی بنی قریظۃ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الملئکۃ کانت تحملہ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ انھوں نے بنی قریظہ کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا اس کے باعث ان کا جنازہ ہلکا ہو گیا۔ یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا:۔ اسے فرشتے اُٹھائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

٥٩٧٦ / ٤٣ وعن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے شخص کو اُٹھایا نہیں جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو۔ (ترمذی)

۵۹۷۷ ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَعْنِيْ فِي الزُّهْدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی ایسے کو نہیں اُٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچ بولنے والا اور وفادار ہو۔ وہ زہد میں عیسیٰ بن مریم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(ترمذی)

۵۹۷۸ ۲۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُن کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: چار حضرات سے علم حاصل کرو، عویمر ابوالدرداء، سلمان، ابن مسعود اور عبداللہ بن سلام سے جو یہودی سے مسلمان ہو گئے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وہ دس جنتی لوگوں میں سے دسویں ہیں۔

(ترمذی)

۵۹۷۹ ۲۶ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللهِ فَاقْرَءُوْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: کاش! آپ خلیفہ مقرر فرما دیں۔ فرمایا: اگر میں تم پر خلیفہ مقرر کر دوں اور تم نے اُس کی نافرمانی کی تو عذاب دیے جاؤ گے لیکن حذیفہ تم سے جو بات کہیں اُن کی تصدیق کرنا اور عبداللہ بن مسعود جو تمہیں پڑھائیں وہی پڑھو۔ (ترمذی)

۵۹۸۰ ۲۷ وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جو فتنے میں مبتلا ہوا مگر اُسے میں اُس سے ڈراتا رہا سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تمہیں فتنہ نقصان نہیں دے گا۔ روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور سکوت کیا جبکہ عبدالعظیم منذری نے اس کو برقرار رکھا ہے۔

۵۹۸۱ ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کے گھر میں چراغ دیکھا تو فرمایا: اے عائشہ! میرے خیال میں اسماء نے بچہ جن لیا ہے تم اس کا نام نہ رکھنا یہاں تک کہ میں اس کا نام رکھوں۔ پس آپ نے اُس کا عبداللہ نام رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی جو دستِ مبارک میں تھی (ترمذی)

۵۹۸۲ ۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمیرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۵۹۸۳ (۵۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

۵۹۸۴ (۵۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِیْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِیْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِیَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّ اَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِیْ تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِیْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۵۹۸۵ (۵۲) وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۵۹۸۶ (۵۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۵۹۸۷ (۵۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِیْ وَاِنَّ كَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ

فرمائی:۔ اے اللہ! اُسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت فرما۔ (ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دوسرے لوگ مسلمان ہوئے اور عمرو بن العاص ایمان لائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے تو فرمایا:۔ کیا بات ہے کہ میں تمہیں پریشان حال دیکھتا ہوں؟ عرض گزار ہوا کہ میرے ابا جان شہید ہو چکے۔ پیچھے بال بچے اور قرض چھوڑا ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد محترم سے کیسے ملاقات کی؟ عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام نہیں فرمایا مگر پردے کے پیچھے سے، لیکن تمہارے باپ کو زندہ کر کے بالمشافہ گفتگو فرمائی کہ اے میرے بندے! مجھ سے تمنا کر میں عطا فرماؤں گا۔ عرض گزار ہوا کہ اے رب! مجھے زندہ کر دے تاکہ دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں۔ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو میری طرف سے طے ہو چکا کہ یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیئے جائیں انہیں مردے شمار نہ کرنا (۳: ۱۶۹۔ ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کتنے ہی بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلودہ قدموں والے ہیں کہ جن کی پروا نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ کے بھروسے پہ قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دیتا ہے۔ اُن میں سے ایک براء بن مالک ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آگاہ رہو کہ میرے خاص شہر جن کی طرف میرا میلان طبع ہے میرے اہل بیت ہیں اور میرے دلی دوست انصار ہیں۔ اُن کے بُروں سے درگزر کرو اور اُن کے نیک لوگوں سے

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

۵۹۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۵۹۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۹۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۹۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَ قَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۹۲ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

قبول کرو۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے عداوت نہیں رکھے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اپنی قوم کو میرا سلام کہنا کیونکہ میرے علم کے مطابق وہ بڑے پاک دامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب کا ایک غلام اُن کی شکایت کرنے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت حاطب ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جھوٹ بولتے ہو وہ اس میں داخل نہیں ہونگے کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسرے لوگ بدل دے گا پھر وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے (۴۷: ۳۸) لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم منہ پھیر لیں تو انھیں ہماری جگہ لے آئے گا۔ پھر ہمارے جیسے لوگ نہیں ہوں گے؟ آپ نے حضرت سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ یہ اور ان کی قوم۔ اگر دین ثریا کے پاس بھی ہوتا تب بھی فارسیوں میں سے کچھ لوگ اسے پا لیتے (ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عجمیوں کا ذکر ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان پر یا ان کے بعض پر تمہاری نسبت یا تمہارے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد رکھتا ہوں۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۹۳ / ۶۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کے سات برگزیدہ اور محافظ ساتھی ہوتے تھے جبکہ مجھے چودہ عطا فرمائے گئے ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابوذر اور مقداد۔

(ترمذی)

۵۹۹۴ / ۶۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ بات چیت تھی۔ میں نے گفتگو میں سخت کلامی کی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمار شکایت کرنے حاضر ہو گئے۔ پس خالد آئے اور وہ بھی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کی شکایت کرنے لگے۔ وہ اُن کے لیے سخت الفاظ استعمال کرتے رہے اور اُن میں اضافہ ہی کرتے گئے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش تھے اور کچھ نہ فرمایا۔ حضرت عمار رو پڑے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ انہیں دیکھتے نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا، جو عمار سے دشمنی رکھے اُس سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے اور جو عمار سے بغض رکھے اُس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں باہر نکلا تو مجھے حضرت عمار اور

۵۹۹۵ / ۶۲ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ اور وہ اپنے قبیلے کا اچھا نوجوان ہے۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۹۹۶ / ۶۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَبَارَكَ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی اُن سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ہمیں اُن کے نام بتائیے۔ فرمایا کہ علی اُن میں سے ایک ہیں، یہ تین دفعہ فرمایا نیز ابوذر،

وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

مقداد اور سلمان۔ مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا اور بتایا کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۵۹۹۷ (۶۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا حضرت ابوبکر ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری)

۵۹۹۸ (۶۵) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا، اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو روکے رکھیے اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو مجھے اللہ کے کام کرنے کے لیے چھوڑ دیجیے۔ (بخاری)

۵۹۹۹ (۶۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میں بھوکا ہوں۔ آپ نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ عرض گزار ہوئیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر دوسری کی طرف پیغام بھیجا، انہوں نے بھی یہی عرض کیا۔ غرضیکہ سب اسی طرح عرض گزار ہوئیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کی مہمانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑے ہو گئے جن کو ابو طلحہ کہا جاتا ہے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ میں۔ پس وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ صرف میرے بچوں کا کھانا ہے۔ فرمایا کہ انہیں بہلا پھسلا کر سلا دو۔ جب ہمارا مہمان آئے تو ظاہر کرنا کہ ہم کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ درست کرنے کے لیے کھڑی ہونا اور اسے بجھا دینا۔ پس یہی کیا، وہ بیٹھے رہے، مہمان نے کھانا کھایا اور ان دونوں نے بھوکے رات گزاری۔ صبح کو جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور فلاں عورت کی کارگزاری سے بہت راضی ہوا ہے۔ دوسری روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت ابو طلحہ کا نام نہیں اور اس کے آخر میں ہے۔ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔ (۵۹: ۹ - متفق علیہ)۔

۶۰۰۰ (۶۷) وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وسلم منزلا فجعل الناس يمرون فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا يا ابا هريرة فاقول فلان فيقول نعم عبد الله هذا ويقول من هذا فاقول فلان فيقول بئس عبد الله هذا حتى مر خالد بن الوليد فقال من هذا فقلت خالد بن الوليد فقال نعم عبد الله خالد بن الوليد سيف من سيوف الله۔

(رواه الترمذي)

کے ساتھ ہم منزل پر اترے۔ لوگ گزرنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔ اے ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ فلاں ہے۔ فرماتے کہ اللہ کا اچھا بندہ ہے۔ فرماتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ فلاں۔ فرماتے کہ یہ اللہ کا برا بندہ ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے تو فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خالد بن ولید۔ فرمایا کہ خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

(ترمذی)

۶۰۰۱/۶۸ وعن زيد بن ارقم قال قالت الانصار يا نبي الله لكل نبي اتباع وانا قد اتبعناك فادع الله ان يجعل اتباعنا منا فدعا به۔

(رواه البخاري)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار عرض گزار ہوئے۔ یا نبی اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں جبکہ ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم میں سے ہماری پیروی کرنے والے بنائے۔ آپ نے یہ دعا فرمائی (بخاری)

۶۰۰۲/۶۹ وعن قتادة قال ما نعلم حيا من احياء العرب اكثر شهيدا اعز يوم القيامة من الانصار قال وقال انس قتل منهم يوم احد سبعون ويوم بئر معونة سبعون ويوم اليمامة على عهد ابي بكر سبعون۔ (رواه البخاري)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمیں عرب کے قبیلوں میں سے ایسا کوئی قبیلہ معلوم نہیں ہوتا جس کے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے روز ان سے معزز ہو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ غزوۂ احد کے اندر ان میں سے ستر شہید ہوئے اور ستر بئر معونہ کے روز اور حضرت ابوبکر کے عہد میں جنگ یمامہ کے اندر ستر (بخاری)۔

۶۰۰۳/۷۰ وعن قيس بن ابي حازم قال كان عطاء البدريين خمسة آلاف خمسة آلاف وقال عمر لافضلنهم على من بعدهم۔

(رواه البخاري)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ بدری صحابہ کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں ان کو بعد والوں پر ضرور فضیلت دوں گا۔

(بخاری)

تسمية من سمي من اهل بدر في الجامع للبخاري

اصحاب بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کئے گئے ہیں

پہلی فصل

(۱) النبي محمد بن عبد الله الهاشمي صلى الله عليه وسلم (۲) عبد الله بن عثمان ابو بكر الصديق

النبی محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی۔ (۳) عمر بن خطاب عدوی (۴) عثمان بن عفان

القرشي (٣) عمر بن الخطاب العدوي (٤) عثمان بن عفان القرشي خلفه النبي صلى الله عليه وسلم على ابنته رقية وضرب له بسهمه (٥) علي بن أبي طالب الهاشمي (٦) إياس بن البكير (٧) بلال بن رباح مولى أبي بكر الصديق (٨) حمزة بن عبد المطلب الهاشمي (٩) حاطب بن أبي بلتعة حليف لقريش (١٠) أبو حذيفة بن عتبة بن ربيعة القرشي (١١) حارثة بن الربيع الأنصاري قتل يوم بدر وهو حارثة بن سراقة كان في النظارة (١٢) خبيب بن عدي الأنصاري (١٣) خنيس بن حذافة السهمي (١٤) رفاعة بن رافع الأنصاري (١٥) رفاعة بن عبد المنذر أبو لبابة الأنصاري (١٦) الزبير بن العوام القرشي (١٧) زيد بن سهل أبو طلحة الأنصاري (١٨) أبو زيد الأنصاري (١٩) سعد بن مالك الزهري (٢٠) سعد بن خولة القرشي (٢١) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي (٢٢) سهل بن حنيف الأنصاري (٢٣) ظهير بن رافع الأنصاري (٢٤) وأخوه (٢٥) عبد الله بن مسعود الهذلي (٢٦) عبد الرحمن بن عوف الزهري (٢٧) عبيدة بن الحارث القرشي (٢٨) عبادة بن الصامت الأنصاري (٢٩) عمرو بن عوف حليف بني عامر بن لؤي (٣٠) عقبة بن عمرو الأنصاري (٣١) عامر بن ربيعة العنزي (٣٢) عاصم بن ثابت الأنصاري (٣٣) عويم بن ساعدة الأنصاري (٣٤) عتبان بن مالك الأنصاري (٣٥) قدامة بن مظعون (٣٦) قتادة بن النعمان الأنصاري (٣٧) معاذ بن عمرو بن الجموح (٣٨) معوذ بن عفراء (٣٩) وأخوه

قرشی جنہیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ کے باعث پیچھے چھوڑا اور انہیں پورا حصہ دیا (۵) علی بن ابو طالب ہاشمی۔ (۶) ریاس بن بکیر (۷) بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر صدیق۔ (۸) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی۔ (۹) حاطب بن ابو بلتعہ قریش کے حلیف (۱۰) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) حارثہ بن ربیع انصاری اور وہ حارثہ بن سراقہ ہیں جو اولی تھے (۱۲) خبیب بن عدی انصاری (۱۳) خنیس بن حذیفہ سہمی (۱۴) رفاعہ بن رافع انصاری (۱۵) رفاعہ بن عبد المنذر ابو لبابہ انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری (۱۸) ابو زید انصاری (۱۹) سعد بن مالک زہری (۲۰) سعد بن خولہ قرشی (۲۱) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۲۲) سہل بن حنیف انصاری (۲۳) ظہیر بن رافع انصاری۔ (۲۴) ان کا بھائی (۲۵) عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۲۶) عبد الرحمن بن عوف زہری (۲۷) عبیدہ بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ بن صامت انصاری (۲۹) عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے (۳۰) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۲) عاصم بن ثابت انصاری (۳۳) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۴) عتبان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مظعون (۳۶) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۷) معاذ بن عمرو بن جموح (۳۸) معوذ بن عفراء (۳۹) ان کا بھائی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابو اسید انصاری (۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد مطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو کندی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(٤٠) مالك بن ربيعة (٤١) أبو أسيد الأنصاري (٤٢) مسطح بن أثاثة بن عباد بن المطلب بن عبد مناف (٤٣) مرارة بن الربيع الأنصاري (٤٤) معن بن عدي الأنصاري (٤٥) مقداد بن عمرو الكندي حليف بني زهرة (٤٦) هلال بن أمية الأنصاري رضي الله عنهم أجمعين۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

یمن و شام کا ذکر اور خواجہ اُویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

٦٠٠٤ — عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن رجلا يأتيكم من اليمن يقال له أويس لا يدع باليمن غير أم له قد كان به بياض فدعا الله فأذهبه إلا موضع الدينار أو الدرهم فمن لقيه منكم فليستغفر لكم وفي رواية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن خير التابعين رجل يقال له أويس وله والدة وكان به بياض فمروه فليستغفر لكم۔

(رواه مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی تمہارے پاس یمن سے آئے گا جس کو اُویس کہا جاتا ہے۔ یمن میں اُسے صرف اُس کی ماں رہ گئے ہوں گے۔ جب اُسے برص کی بیماری تھی اُس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ دُور ہو گئی سوائے ایک دینار یا درہم کی جگہ کے تم میں سے جو اُس سے ملے تو تم سب کے لیے دعائے مغفرت کروائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا بہتر تابعین میں بہتر وہ آدمی ہے جس کو اُویس کہا جاتا ہے۔ اُس کی والدہ ہے اور اُسے برص کی بیماری ہے۔ اُس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔ (مسلم)۔

٦٠٠٥ — وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أتاكم أهل اليمن هم أرق أفئدة وألين قلوبا الإيمان يمان والحكمة يمانية والفخر والخيلاء في أصحاب الإبل والسكينة والوقار في أهل الغنم۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو زم تر اور نرم دل ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمانی ہے جبکہ فخر و غرور اُونٹوں والوں میں اور سکون و وقار بکری والوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

۶۰۰۶ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر کا سر مشرق کی طرف ہے جبکہ فخر و غرور گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں، شور مچانا خیمے والوں میں اور سکون بکری والوں میں ہے۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۷ - وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے ادھر سے آئیں گے یعنی مشرق سے نیز بد زبانی، تنگ دلی اور شور مچانا خیموں میں رہنے والوں میں ہے جبکہ اونٹوں اور گائیوں کی دموں سے لگے رہنے والے ربیعہ اور مضر قبائل ہیں۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۸ - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِيْ أَهْلِ الْحِجَازِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگ دلی اور بد زبانی مشرق والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔ (مسلم)

۶۰۰۹ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں۔ آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں۔ میرے خیال میں آپ نے تیسری دفعہ میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۶۰۱۰ - عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھ کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! ان کے دلوں کو ادھر پھیر دے اور ہمیں ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

۶۰۱۱ - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلٰئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شام والوں کو مبارک ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (احمد، ترمذی)

۶۰۱۲ وعن عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من حضرموت تحشر الناس قلنا يا رسول الله فما تأمرنا قال عليكم بالشام۔

(رواه الترمذي)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عنقریب حضرموت کی طرف سے آگ نکلے گی یا حضرموت سے جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ شام کو لازم پکڑنا (ترمذی)

۶۰۱۳ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة فخيار الناس الى مهاجر ابراهيم وفي رواية فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا باتوا وتقيل معهم اذا قالوا۔

(رواه ابو داود)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی۔ پس لوگوں میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کی جائیں گے دوسری روایت میں ہے کہ اہل زمین میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کو لازم پکڑیں گے۔ زمین پر برے لوگ رہ جائیں گے ان کی زمین انہیں پھینک دے گی۔ خدا کی ذات انہیں ناپسند کرے گی آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور ان کے ساتھ ہی قیلولہ کرے گی۔ (ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۶۰۱۴ وعن ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الامر ان تكونوا جنودا مجندة جند بالشام وجند باليمن وجند بالعراق فقال ابن حوالة خر لي يا رسول الله ان ادركت ذلك فقال عليك بالشام فانها خيرة الله من ارضه يجتبي اليها خيرته من عباده فاما ان ابيتم فعليكم بيمنكم واسقوا من غدركم فان الله عز وجل توكل لي بالشام واهله۔ (رواه احمد وابو داود)

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ یہاں تک پہنچے گا کہ تمہارے مختلف لشکر ہوں گے ایک لشکر شام کا، دوسرا لشکر یمن کا اور تیسرا لشکر عراق کا ہوگا حضرت ابن حوالہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر میں اس وقت کو پاؤں تو میرے لیے ایک پسند فرما دیجیے۔ فرمایا کہ شام کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اپنی زمین سے پسندیدہ جگہ ہے اور اس کے لیے اپنے نیک بندوں کو چنتا ہے اگر تم اس بات سے انکار کرو تو یمن کو لازم پکڑنا اور اس کے تالابوں سے پانی پینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی ضمانت دی ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

تیسری فصل

۶۰۱۵ عن شريح بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند علي رضي الله عنه وقيل العنهم يا امير المؤمنين قال لا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه

شریح بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر ہوا اور کہا گیا کہ اے امیر المومنین! ان پر لعنت کیجیے فرمایا نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے جو چالیس افراد ہیں، جب ایک فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے کو مقرر فرما دیتا ہے۔ اس کے سبب لوگوں پر بارش برسائی جاتی ہے اور ان کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے اور ان کے صدقے [illegible] (احمد)

۶۰۱۶ (۱۳) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

کسی ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ شام فتح کر لیا جائے گا جب تمہیں اس میں رہنے کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر کو لازم پکڑنا جس کو دمشق کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اہل اسلام کے لیے جنگوں سے پناہ گاہ ہے اور سامان کا خیمہ ہے اس میں ایک جگہ ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے (احمد)

۶۰۱۷ (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ منورہ میں اور بادشاہی شام میں ہوگی۔

۶۰۱۸ (۱۵) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِيْ سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر کے نیچے سے نور کا ایک ستون نکل کر اٹھتا ہوا دیکھا جو شام میں جا کر ٹھہر گیا روایت کیا ہے ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۶۰۱۹ (۱۶) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ جنگ عظیم کے وقت غوطہ ہوگی جو اس شہر کے پہلو میں ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے وہ شام کے شہروں میں بہتر ہے (ابوداؤد)

۶۰۲۰ (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے کہ عنقریب ایک عجمی بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے گا (ابوداؤد)

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس اُمت کے ثواب کا بیان

پہلی فصل

۶۰۲۱ (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وسلم قال انما اجلكم في اجل من خلا من الامم ما بين صلوة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين يعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى فهل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال الله تعالى فانه فضلي اعطيه من شئت۔

(رواه البخاري)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری مدت نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک کی مدت جتنی ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کو کام پر لگایا گیا۔ چنانچہ کہا کہ ایک قیراط کے بدلے کون میرا کام دوپہر تک کرتا ہے؟ پس یہود نے ایک قیراط پر دوپہر تک کام کیا۔ پھر کہا کون میرا کام ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے نمازِ عصر تک کرتا ہے؟ چنانچہ نصاریٰ نے ایک قیراط پر دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر کہا کہ کون میرا کام نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک دو قیراط پر کرتا ہے؟ پس وہ نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک کام کرنے والے تم ہو۔ آگاہ ہو کر تمہارے لیے دوگنا اجر ہے۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوتے اور کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری تھوڑی ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوتے، نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا فضل ہے، میں جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

(بخاری)

۶۰۲۲ / ۲ وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من اشد امتي لي حبا ناس يكونون بعدي يود احدهم لو رآني باهله وماله۔

(رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگ میرے بعد میں ہوں گے۔ اُن میں سے کوئی تمنا کرے گا کاش اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے مجھے دیکھے (مسلم)

۶۰۲۳ / ۳ وعن معاوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله وهم على ذلك۔ (متفق عليه) وذكر حديث انس ان من عباد الله في كتاب القصاص۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیشہ میری اُمت میں ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ انہیں رسوا کرنے والا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ اُن کا مخالف۔ قیامت تک وہ اسی حالت پر رہیں گے (متفق علیہ) اور اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ والی حدیث انس پیچھے کتاب القصاص میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

۶۰۲۴ / ۴ عن انس قال قال رسول الله صلى الله

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمّت کی مثال بارش جیسی ہے۔ معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اُس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا پچھلا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۶۰۲۵ — عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

جعفر صادق اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بشارت ہو بشارت ہو، بیشک میری اُمّت کی مثال بارش جیسی ہے۔ معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اُس کا آخری حصہ بہتر ہے یا پہلا۔ یا باغ جیسی ہے جس سے سال بھر ایک فوج کو کھلایا جائے۔ پھر دوسرے سال دوسری فوج کو کھلایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری فوج کے وقت وہ زیادہ چوڑا، زیادہ گہرا اور زیادہ خوبصورت ہو۔ وہ اُمّت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں (سرورِ دو عالم) ہوں، درمیان میں مہدی اور آخر میں حضرت عیسیٰ ہیں۔ درمیانی عرصے میں ایک ٹیڑھی جماعت بھی ہے نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے۔ (رزین)

۶۰۲۶ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالنَّبِيُّونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا۔

عمرو بن شعیب اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے کون سی مخلوق تمہیں زیادہ پسند ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فرشتے۔ فرمایا کہ اُنھیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام۔ فرمایا: اُنھیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ اُن پر وحی نازل ہوتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم۔ فرمایا تمہیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلحاظِ ایمان میرے نزدیک وہ لوگ زیادہ پسندیدہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اور قرآنِ مجید میں لکھے ہوئے کے مطابق ایمان لائیں گے۔

۶۰۲۷ — وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

عبد الرحمٰن بن علاء حضرمی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جس نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اِس اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو پہلے حضرات جیسا اجر ملے گا، وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے، بُرے کاموں سے منع کریں گے اور فتنے برپا کرنے والوں سے لڑیں گے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

٦٠٢٨ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَآمَنَ بِيْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوشخبری اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور سات دفعہ خوشخبری اُس کے لیے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا (احمد)

٦٠٢٩ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا إِلٰى آخِرِهِ۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو جمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا جو صحابی تھے کہ مجھ سے ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ میں تمہیں ایک نفع بخش حدیث سناتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا اور ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بہتر ہو سکتا ہے جبکہ ہم مسلمان ہوئے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا؟ فرمایا: ہاں وہ لوگ جو میرے بعد میں ہوں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے احمد اور دارمی نے۔ رزین نے اسے قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا سے آخر تک حضرت ابو عبیدہ سے روایت کیا ہے۔

٦٠٣٠ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

معاویہ بن قرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شام والے بگڑ جائیں گے تو تم میں بھلائی نہیں رہے گی اور ہمیشہ میری اُمت کے ایک گروہ کی مدد کی جاتی رہے گی۔ انہیں رسوا کرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ابن المدینی نے کہا کہ ان سے مراد محدثین ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٠٣١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے غلطی اور بھول چوک سے درگزر فرمایا ہے اور جس بات پر اُن کو زبردستی کروایا جائے (ابن ماجہ، بیہقی)

٦٠٣٢ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِ الْمِشْكٰوةِ (بخطه رقم)

بہز بن حکیم، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد نے ارشاد ربانی: تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے (۳: ۱۱۰) کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تم ستر اُمتوں کو پورا کرتے ہو۔ تم اُن میں بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اَسْمَاءُ الرِّجَال

اُردو

وضاحت

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اسماء الرجال کی اس فہرست کو صاحبِ مشکوٰۃ نے دو ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ دوسرے باب میں آئمہ اصولِ حدیث کا ذکر ہے جبکہ پہلے باب میں جہاں روایت کرنے والے صحابہ، صحابیات اور تابعین کا ذکر ہے وہاں اُن لوگوں کے مختصر حالات بھی پیش کئے ہیں جن کا مشکوٰۃ شریف میں کسی جگہ ذکر آیا ہے۔ قارئین کرام اس فہرست کو اصل سے کچھ مختلف پائیں گے۔ فرق حسبِ ذیل امور میں نظر آئے گا۔

۱۔ امام ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سـ۷۴۲ـھ) نے اسود عنسی، اُمیہ بن خلف، اکیدر دومہ اور ابن صیاد وغیرہ کافروں کا ذکر بھی صحابہ و تابعین کی سرخیوں کے تحت کیا ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے ان لوگوں کا ذکر تابعین کے بعد کفار کی سرخی قائم کرکے کیا ہے۔

۲۔ احقر نے اصل ترتیب کے تسامحات کو دور کرنے کی کوشش بھی کی ہے مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے ہونا چاہیے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے ہونا چاہیے۔ قِسْ عَلٰی ھٰذَا۔

۳۔ اصل فہرست میں صحابہ کے بعد تابعین اور پھر صحابیات کا ذکر ہے لیکن اس ناچیز نے صحابہ کے بعد صحابیات اور پھر تابعین کا ذکر کیا ہے۔ یہ جسارت محض شرفِ صحابیت کی عظمت کے پیشِ نظر کی ہے ورنہ بزرگوں کے اتباع سے انحراف کی مجال کہاں نیز میرے اندر یہ طاقت نہیں ہے کہ حضرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور سیدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ہستیوں سے پہلے اُن بزرگوں کے نام لکھوں جنہوں نے صحابۂ کرام کی خدمت کرکے مقام و منصب پایا تھا۔

۴۔ عربی تذکروں کو اُردو کا لباس پہناتے ہوئے لفظی کے بجائے بامحاورہ اُردو ترجمے کو اپنایا ہے اور کسی بزرگ کے ترجمے میں اگر اپنی جانب سے کوئی اضافہ ناگزیر سمجھا تو اُسے قوسین میں رکھا ہے تاکہ اُسے اصل کا ترجمہ نہ سمجھا جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے در اولیاء: اختر شاہجہانپوری مظہری عفی عنہ
لاہور چھاؤنی

باب اوّل

الف ——— صحابہ

۱- **حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لختِ جگر تھے۔ ان کی والدۂ ماجدہ کا اسمِ گرامی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ ان کی ولادت ذوالحجہ میں ہوئی۔ سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر پا کر جنت الفردوس کو سدھارے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ (حضرت ماریہ قبطیہ کو شاہِ مقوقس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا تھا)۔

۲- **حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | ان کے والد کا نام کعب اکبر ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ بارگاہِ رسالت میں کاتبِ وحی کے منصب پر فائز تھے۔ یہ ان چھ خوش قسمت افراد میں سے ایک تھے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں حفظِ قرآن مجید کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ اور ممتاز قاری شمار ہوتے تھے نیز ان فقہائے صحابہ میں ان کا شمار ہوتا تھا جو عہدِ رسالت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو المنذر رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں ابو الطفیل کہا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سید الانصار کا لقب دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید المسلمین کا۔ آپ سے روایت کرنے بہت سے حضرات ہیں۔ ۱۹ھ میں وفات پائی۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تراویح کا باقاعدہ اور باجماعت انتظام کیا تو لوگوں کی امامت کے فرائض حضرت اُبَی بن کعب ہی کے سپرد کیے گئے تھے)۔ اُبَی میں الف مضموم، با مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

۳- **حضرت اَبیض رضی اللہ تعالیٰ** | والد کا نام حمّال تھا۔ قبیلہ سبا سے تعلق اور وطن مالوف مأرِب تھا۔ ایک وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر فیض اور صحبتِ نبوی سے مشرف ہوئے تھے۔ حمّال میں حا مفتوح اور میم مشدد ہے۔ مأرِب میں میم مفتوح اور راء مکسور ہے۔ یہ بستی ملک یمن میں صنعاء شہر کے قریب واقع ہے۔ سبا میں سین اور با دونوں مفتوح ہیں۔

۴- **حضرت ابوالازہر انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں خالد بن معدان اور یحییٰ بن یزید شامل ہیں۔ شامی محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۵- **حضرت آبی اللحم خلف بن عبدالملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | ان کا قبیلہ غفار سے تعلق تھا۔ بعض نے ان کا اسمِ گرامی عبداللہ اور بعض نے حویرث لکھا ہے

لیکن مشہور آبی اللحم کے لقب سے ہوئے۔ بعض نے اس لقب کی وجہِ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ یہ گوشت بالکل نہیں کھایا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ دورِ اسلام سے پہلے بھی اس جانور کا گوشت نہیں کھاتے تھے جو بتوں پر چڑھایا گیا یا اُن کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ غزوۂ حنین کے روز جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت عُمیر ان کے آزاد کردہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ لفظ آبی میں ہمزہ پر مد، باء مکسور اور یاء ساکن ہے۔ سین اور یاء دونوں مفتوح ہیں۔

۶۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما والد ماجد کا نام حضرت زید بن حارثہ تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدۂ ماجدہ کا حضرت برکہ تھا جو اُمِّ ایمن کے لقب سے مشہور تھیں۔ انھیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس محترمہ نے رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔ دراصل یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لختِ جگر تھے (آزاد کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور ان پر آپ انتہائی شفقت فرماتے تھے)۔ انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب اور محبوب زادہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت باختلافِ روایات ان کی عمر اٹھارہ یا بیس سال تھی۔ انھوں نے ام القریٰ وادی میں سکونت اختیار کر لی تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اسی جگہ وفات پائی۔ بعض مورخین نے ان کا سنِ وفات ۵۴ھ بھی بتایا ہے جس کی حافظ ابنِ عبد البر نے بھی تائید کی ہے۔ بہت سے حضرات نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اسامہ میں ہمزہ مضموم، سین اور میم دونوں مفتوح ہیں۔

۷۔ حضرت اُسامہ بن شریک ذبیانی ثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا تعلق بنو ثعلبہ سے تھا۔ ان کی روایت کردہ احادیث زیادہ تر اہلِ کوفہ میں پھیلیں۔ کوفی محدثین میں ان کا شمار ہوتا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں زیاد بن علاقہ بھی ہیں۔

۸۔ حضرت ابو اسرائیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا شمار بھی صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ انھوں نے نذر مانی تھی کہ ایسا روزہ رکھیں گے کہ حالتِ صوم میں نہ کسی سے کلام کریں گے، نہ سائے میں بیٹھیں گے بلکہ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے کہو کہ روزہ جاری رکھیں لیکن سائے میں بیٹھیں اور لوگوں سے گفتگو کریں۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ جیسے صحابۂ کرام نے روایت کی ہے۔

۹۔ حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی کنیت ابو رافع ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کی نسبت کنیت کے ذریعے زیادہ مشہور ہوئے لہٰذا ان کا تذکرہ حرفِ راء کے تحت تفصیلاً آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔

۱۰۔ حضرت اسمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرۂ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد کا نام مُضَرِّس ہے۔ یہ بصرہ کے اعرابیوں سے تھے۔ مضرس میں میم مضموم، ضاد مفتوح اور راء مشدد و مکسور ہے۔

۱۱۔ حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے والد کا نام مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی ہے۔ یہ تمام غزوات میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔ نام کی نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اٹھتّر سال کی عمر پا کر ۶۰ھ میں وفات پائی۔ بدری صحابہ میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی بزرگ ہیں۔ اُسید میں ہمزہ مضموم، سین مفتوح اور یا و دال دونوں ساکن ہیں۔

۱۲۔ حضرت اُسید بن حُضَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ یہ اُن اصحاب میں سے ہیں جو بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضرِ بارگاہ ہوئے تھے۔ اُس وقت یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو لوگوں تک پہنچانے پر مامور فرمائے گئے تھے۔ دونوں عقبوں کے درمیان ایک سال کی مدت کا فاصلہ تھا۔ یہ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ صحابۂ کرام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے ۲۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع کے اندر دفن کیے گئے۔ اُسید میں ہمزہ مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۱۳۔ حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا اصلی نام منذر ہے۔ العائذ العصری العبدی کے بیٹے اور اپنی قوم کے سردار تھے۔ اپنی قوم کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے میں قابلِ تعریف کردار ادا کیا۔ وفدِ عبد القیس کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اعراب میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ صحابہ و تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا باب الحذر والتانی میں ذکر آیا ہے۔ العصری میں عین مفتوح، صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

۱۴۔ حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی کنیت ابو محمد اور والد کا نام معدیکرب ہے۔ اپنے قبیلے کا وفد قائد کی حیثیت میں لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ چونکہ قبیلے کے معززین میں ان کا شمار تھا لہٰذا اسلام قبول کر لینے پر بھی انھیں اعزاز حاصل رہا۔ وصالِ نبوی کے بعد یہ اسلام سے پھر گئے تھے لیکن دوبارہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ آخر کار کوفہ میں سکونت اختیار کر لی اور ۴۰ھ میں وفات پائی۔ ان کی نمازِ جنازہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھائی تھی۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۵۔ حضرت اشیم ضبابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا ذکر باب الفرائض کی حدیثِ ضحاک میں ہے۔

۱۶۔ حضرت اغر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مزنی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ اہلِ کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور معاویہ بن قرۃ نے ان سے روایت کی ہے۔ اغر میں ہمزہ مفتوح، غین مفتوح اور راء مشدد ہے۔

۱۷۔ حضرت افلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے۔ اِن سے حبیب مکّی نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۸۔ **حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ بنو تمیم سے تھے۔ فتح مکّہ کے بعد اپنی قوم کے وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مولفۃ القلوب میں شمار کیے گئے۔ دورِ جاہلیت اور عہدِ اسلام دونوں زمانوں میں یہ معززین میں شمار ہوتے رہے۔ خلافتِ عثمانی میں عبد اللہ بن عامر نے اِنھیں اُس لشکر کا امیر مقرر کیا جو خراسان کی مہم پر روانہ کیا گیا تھا۔ جوزجان کے اندر یہ لشکر سمیت مبتلائے مصائب و آلام ہو گئے۔ اِن سے حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے۔

۱۹۔ **حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کا اصل نام صُدَیّ اور والد کا عجلان تھا۔ مصر میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ شام کے اکثر محدثین نے اِن سے روایت کی ہے۔ اِن کا شمار کثیر الروایت صحابیوں میں ہوتا ہے۔ ۸۶ھ میں شام کے اندر ہی وفات پائی۔ شام کے اندر وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ بعض کے نزدیک شام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر ہیں۔ صُدَیّ میں صاد پر ضمہ، دال مہملہ مفتوح اور یا مشدّد ہے۔

۲۰۔ **حضرت ابو امامہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کا اسمِ گرامی سعد اور کنیت ابو امامہ ہے۔ حضرت سہل بن حنیف انصاری اوسی کے بیٹے تھے۔ یہ نام کی نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے ۹ھ میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کا نام اور کنیت اِن کے نانا جان حضرت سعد بن زرارہ کے نام اور کنیت پر تجویز فرمائی۔ کم عمری کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اسی لیے بعض حضرات نے اِن کا ذکر تابعین میں کیا ہے۔ ابن عبد البر نے اِنھیں صحابی ثابت کر کے مدینہ منورہ کے اجلّہ تابعین میں اِن کو شمار کیا ہے۔ اپنے والد ماجد اور حضرت ابو سعید و عمر سے اِنھوں نے روایت کی اور اِن سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۹۲ سال کی عمر میں ۱۰۰ھ کے اندر وفات پائی۔

۲۱۔ **حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کا شمار حجازی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ابو منذر نے اِن سے روایت کی ہے۔

۲۲۔ **حضرت اُمیّہ مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ خزاعی ازدی ہیں۔ اِن کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ اِن سے طعام کے بارے میں حدیث مروی ہے۔ اِن کے بھتیجے مثنّیٰ بن عبد الرحمٰن اِن سے روایت کرتے ہیں۔ مخشی میں میم مفتوح، خاء ساکن، شین مکسور اور یاء مشدّد ہے۔

۲۳۔ **حضرت اُمیّہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ اُمیّہ بن خلف جمحی کے پوتے تھے۔ اپنے والد ماجد حضرت صفوان سے روایت کرتے رہے۔ اِن سے اِن کے بھتیجے عمرو نے عاریت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۲۴۔ **حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اِن کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے اِن کا تعلق تھا۔ اِن کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی

حضرت اُمِّ سلیم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادم ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو ان کی عمر دس سال تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں انھیں بصرہ کے اندر تبلیغ اسلام پر مامور فرمایا تو وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور اسی سرزمین میں ۹۱ھ کے اندر وصال فرمایا۔ بصرہ کے اندر فوت ہونے والے یہ آخری صحابی ہیں۔ اس حساب سے ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انھوں نے ننانوے سال کی عمر پائی۔ حافظ ابن عبدالبر نے اسی قول کی تصحیح کی ہے۔ زندگی میں ہی ان کی اولاد کی تعداد سو تک پہنچ گئی تھی۔ بعض نے اسّی کہا ہے یعنی اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں۔ ان سے کتنے ہی صحابۂ کرام و تابعینِ عظام نے روایت کی ہے۔

۲۵۔ **حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کی کنیت ابو کعب تھی۔ ان کا اسمِ گرامی اُس حدیث کی سند میں آتا ہے جو مسافر، حاملہ اور مرضعہ کے روزے کے بارے میں ہے۔ انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابنِ قلابہ نے روایت کی ہے۔

۲۶۔ **حضرت انس بن ابو مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ابو مرثد کا نام کناز بن حصین یا انیس تھا۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ دوسرا قول زیادہ مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی انیس ہیں جو فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہ انیس ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے انیس! صبح اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے انیس ہیں۔ انھوں نے ۲۰ھ میں وفات پائی۔ یہ ایسے خوش نصیب تھے کہ ان کے بھائی، والدِ محترم اور دادا جان کو بھی صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے ان سے روایت کی ہے۔ کناز میں کاف مفتوح، نون مشدد اور زاء معجمہ ہے۔

۲۷۔ **حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔ مشہور صحابی اور خادمِ رسول یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے۔ یہ غزوۂ اُحد میں تلوار، نیزے اور برچھی کے تیس سے زیادہ زخم کھا کر شہید ہوئے۔ یہ آیت:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۔ ۔ ۔ ۔

ایمان والوں میں سے وہ مرد ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔

ان کے حق میں ہی نازل ہوئی تھی۔

۲۸۔ **حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ کالے رنگ کے غلام اور نہایت خوش الحان تھے۔ سفر میں اونٹوں کو چلاتے وقت حدی خوانی کیا کرتے تھے۔ ان سے حضرت ابو طلحہ اور حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے۔ ایک سفر کے دوران یہ اپنے مخصوص انداز میں حدی خوانی کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:- رويدا يا انجشة رفقا بالقوارير۔ اے انجشہ! کچی شیشیوں پر مہربانی کرتے ہوئے آہستہ۔ انجشہ میں ہمزہ مفتوح، نون ساکن، جیم مفتوح اور شین معجمہ ہے۔

۲۹۔ **حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ**:- یہ ثقفی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام اوس بن

ابو اوس ہے۔ اِن سے ابوالاشعث صنعانی اور ان کے صاحبزادے عمرو بن اوس نے روایت کی ہے۔

۳۰۔ حضرت ایاس بن بُکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا تعلق قبیلہ لیث سے تھا۔ بدری صحابی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ دارِ ارقم میں اسلام لائے تھے۔ سنہ ۳۲ھ میں وفات پائی تھی۔

۳۱۔ حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دَوسی مدنی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری کے نزدیک اِن کا شرفِ صحابیت سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہے۔ عورتوں کے بارے میں اِن سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اِن سے روایت کی ہے۔

۳۲۔ حضرت ایفع بن ناکور رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ یمن کے رہنے والے اور ذی الکلاع کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی قوم کے با اثر سردار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کے لیے نامۂ مبارک بھیجا تھا کہ اسود عنسی اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں لشکرِ اسلام کی مدد کی جائے۔ سنہ ۳۷ھ میں جنگِ صفین کے اندر اشتر نخعی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جاں بحق ہوئے۔

۳۳۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن کا اسمِ گرامی خالد بن زید ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ تمام جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے۔ سنہ ۵۱ھ میں قسطنطنیہ (استنبول) کے اندر اسلامی افواج کی محافظت کرتے ہوئے وفات پائی اور اُس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے جبکہ اُن کے والد محترم قسطنطنیہ میں مصروفِ جہاد تھے۔ جب یہ راستے میں شدید بیمار ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش اپنے ساتھ ہی لے جانا اور جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا چنانچہ وصیت کے مطابق انھیں قسطنطنیہ کی فصیل کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ اِن کی قبر وہاں مرجعِ خلائق ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اِن کے وسیلے سے لوگ شفا پاتے اور مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ اِن سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ قسطنطنیہ میں قاف مضموم، سین ساکن، پہلی طاء مضموم، دوسری مکسورہ اور اُس کے بعد یاء ساکنہ ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ اِن حروف کو ہم نے اسی طرح منضبط کیا ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں کتنے ہی حضرات سے نقل کیا ہے کہ اس میں دوسرے نون کے بعد یاء مشددہ ہے۔

صحابیات

۳۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی صاحبزادی اور ذات النطاقین کے لقب سے مشہور تھیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت کی شب انھوں نے اپنے پٹکے کے دو حصے کر کے ایک سے توشہ دان اور دوسرے سے مشکیزہ باندھ دیا تھا۔ بعض کے نزدیک دوسرے حصے کو خود استعمال کیا تھا۔ یہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بہن اور عمر میں اُن سے دس سال بڑی تھیں۔ اِن کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہے۔ ایک قول کے مطابق اِن سے پہلے صرف سترہ

افراد مسلمان ہوتے تھے۔ یہ حضرت زُبیر بن العوام کے حبالۂ عقد میں رہیں جو عشرہ مبشرہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے، آئیں۔ ان کی اولاد میں حضرت عبد اللہ بن زبیر سب سے مشہور ہیں (جو مدینہ منورہ پہنچنے پر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے سب سے پہلے بچے تھے)۔ ۷۳ھ میں جب حضرت عبد اللہ بن زُبیر کی لاش کو سولی سے اتار کر دفن کیا گیا تو اس واقعہ کے دس یا بیس روز بعد سو سال کی عمر میں حضرت اسماء کا وصال ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۳۵۔ حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھوں نے اپنے خاوند حضرت جعفر بن ابو طالب کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں ان کے بطن سے محمد یا عبد اللہ اور عون دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔ جب حضرت جعفر طیار شہید ہو گئے تو انھوں نے حضرت ابو بکر صدیق سے نکاح کر لیا، جن سے محمد بن ابو بکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق کی وفات کے بعد یہ حضرت علی المرتضیٰ کے نکاح میں آئیں جن سے یحییٰ پیدا ہوئے (یہ حضرت ابو بکر اور حضرت علی کے خوشگوار تعلقات اور شیر و شکر ہونے کی روشن مثال ہے اور ان کے صاحبزادے محمد بن ابو بکر کی پرورش بھی حضرت علی کے گھر میں ہوئی)۔ ان سے کتنے ہی جلیل القدر صحابہ نے روایت کی ہے۔ عُمیس میں عین مضموم، میم مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

۳۶۔ حضرت امامہ بنت العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابو العاص بن ربیع کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدۂ ماجدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت فاطمہ نے ان سے نکاح کرنے کی حضرت علی کو وصیت کی تھی۔ حضرت علی سے ان کا نکاح حضرت زُبیر نے کیا تھا کیونکہ ان کے والد ماجد نے حضرت زُبیر کو وصیت کی تھی۔ باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۳۷۔ حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ رُقیقہ بنت خویلد کی بیٹی تھیں جو ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد کی بہن تھیں۔ ان کا شمار اہلِ مدینہ میں ہوتا ہے۔ رُقیقہ میں دونوں قاف مفتوح ہیں۔

۳۸۔ حضرت اُنیسہ بنت خُبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ انصاریہ ہیں۔ ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بھانجے خُبیب بن عبد الرحمٰن نے روایت کی ہے۔ اُنیسہ بھی خُبیب کی طرح تصغیر کا صیغہ ہے۔

تابعین

۳۹۔ آبان بن عثمان یہ آبان بن عثمان بن عفان قرشی ہیں۔ تابعین سے ہیں اور محدثینِ مدینہ میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے والد ماجد اور دیگر اصحاب سے روایات کرتے تھے۔ ان کی بکثرت روایات موجود ہیں۔ ان سے امام شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبد الملک کے دورِ اقتدار میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

اَبان میں ہمزہ مفتوح ہے جبکہ باء پر تشدید نہیں ہے۔

۴۰۔ **ابراہیم بن اسمٰعیل** یہ اشہلی تھے۔ انھوں نے حضرت موسیٰ بن عقبہ اور دیگر بہت سے حضرات سے روایت کی ہے۔ اِن سے قعنبی اور دیگر کتنے ہی لوگوں نے روایت کی ہے۔ کثرت سے روزے رکھتے اور نوافل پڑھا کرتے تھے۔ دارقطنی نے انھیں متروک کہا ہے۔ انھوں نے ۱۶۵ھ میں وفات پائی۔

۴۱۔ **ابراہیم بن عبدالرحمٰن** یہ زہری قرشی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابواسحاق ہے۔ گود میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سُنیں۔ ابن شہاب زہری اور ان کے صاحبزادے سعد بن ابراہیم نے ان سے روایت کی ہے۔ ۷۵ سال کی عمر گزار کر ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۴۲۔ **ابراہیم بن فضل** یہ مخزومی ہیں۔ انھوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی ہے اور وکیع و ابن نمیر وغیرہ ان سے روایت کرتے تھے۔ بعض نے انھیں ضعیف کہا ہے۔

۴۳۔ **ابراہیم بن میسرہ** یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایات اہلِ مکہ میں مشہور تھیں۔ ثقہ ہیں اور صحیح احادیث روایت کیا کرتے تھے۔

۴۴۔ **ابوابراہیم اشہلی** یہ انصاری ہیں لیکن ان کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ اپنے والد ماجد سے احادیث سُنا کرتے اور ان سے یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہے۔ یہ معلومات امام مسلم کی کتاب الکنیٰ سے پیش کی گئی ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے ان کے والد ماجد کا نام دریافت کیا جو صحابی تھے تو اس سلسلے میں انھیں بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔

۴۵۔ **ابوالاحوص** ان کا نام عوف اور مالک بن نضلہ کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد نیز حضرت ابن مسعود و حضرت ابوموسیٰ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری، ابواسحاق اور عطاء بن السائب نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۶۔ **الاحوص** یہ الاحوص بن الجواب الضبی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالجواب ہے۔ اہلِ کوفہ سے تھے۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔ ۲۲۱ھ میں وفات پائی۔ الجواب میں جیم مفتوح اور واؤ مشدد ہے۔

۴۷۔ **ابوالاحوص** یہ ابوالاحوص سلام بن سلیم اور حافظ الحدیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کیا کرتے اور ان سے مسدد اور ہناد نے روایت کی ہے۔ تقریباً چار ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ حافظ ابن معین نے انھیں پختہ اور معتبر کہا ہے۔ انھوں نے ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔

۴۸۔ **ارزق بن قیس** یہ قیس حارثی کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ والد محترم کی کنیت ابوبرزہ تھی جو مشہور صحابی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد ماجد، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۴۹۔ **اسحاق بن عبداللہ انصاری** یہ تابعینِ مدینہ سے اور ثقہ بزرگ تھے۔ واقدی کا بیان ہے کہ امام مالک

کے نزدیک کسی مدنی تابعی کو علم حدیث میں اِن پر فوقیت نہیں تھی۔ اِنھوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو مرثد سے احادیث سُنیں جبکہ ان سے یحییٰ بن کثیر، امام مالک اور ہمام نے روایت کی۔ باب الانفاق میں اِن کا ذکر ہے۔ اِنھوں نے سنہ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۰۔ اسحاق بن راہویہ یہ ابراہیم تیمی ہیں جن کی کنیت ابو یعقوب تھی اور ابن راہویہ کے نام سے مشہور ہوئے علم حدیث میں نہایت بلند پایہ تھے اور ارکانِ مسلمین میں شمار کیے گئے ہیں۔ حدیث و فقہ کے جامع نیز اتقان و صدق اور زہد و ورع کی منہ بولتی تصویر تھے طلبِ علم میں خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام کے شہروں میں دیوانہ وار پہنچتے رہے اور آخر کار نیشاپور میں سکونت پذیر ہو گئے۔ ۷۷ سال کی عمر پا کر نیشاپور کے اندر ہی سنہ ۲۳۸ھ میں اِس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ اِن کے علمی و عملی فضائل و کمالات کا احاطہ کر لینا بہت مشکل ہے۔ اِنھوں نے سفیان بن عیینہ، وکیع اور دیگر کتنے اجلّ ائمہ حدیث سے احادیث سُنیں اور اِن سے امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر کتنے ہی ائمہ حدیث نے روایت کی ہے۔

۵۱۔ ابو اسحاق السبیعی یہ ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی ہیں جو ہمدانی کوفی تھے۔ اِنھوں نے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور دیگر کتنے ہی صحابۂ کرام کی زیارت کا شرف پایا۔ اِنھوں نے حضرت براء ابن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے احادیث سُنیں جبکہ ان سے اعمش، شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی۔ یہ مشہور دیار و امصار اور کثیر الروایت تابعی تھے۔ خلافتِ عثمانی کے دو سال گزرنے پر ان کی ولادت ہوئی اور سنہ ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔ سبیعی میں سین مفتوح اور باء مکسور ہے۔

۵۲۔ ابو اسحاق موصلی یہ موسیٰ انصاری کے صاحبزادے اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ بغداد میں اِنھوں نے سفیان بن عیینہ سے سُنی ہوئی حدیثیں بیان کیں۔ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ حدیث سے متعلق ان پر بڑا اعتماد کیا جاتا ہے۔ اِنھوں نے سنہ ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔

۵۳۔ ابو اسرائیل ان کا نام اسمٰعیل اور کنیت ابو اسرائیل تھی۔ یہ خلیفۃ الملائی کے صاحبزادے تھے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو نعیم اور اسید بن الجمال وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ضعیف راوی ہیں۔ اِنھوں نے سنہ ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔

۵۴۔ اسلم اِن کی کنیت ابو خالد ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ حضرت عمر نے سنہ ۱۱ھ میں اِنھیں مکہ مکرمہ سے خریدا تھا۔ اِنھوں نے حضرت عمر سے احادیث سُنیں اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مروان کے دورِ اقتدار کے اندر اِنھوں نے ایک سو چودہ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۵۵۔ اسود یہ اسود بن ہلال محاربی ہیں۔ یہ حضرت عمر، معاذ اور حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ سنہ ۸۴ھ میں اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف

روانہ ہو گئے۔

۵۶۔ اعرج ان کا نام عبدالرحمٰن بن ہرمز ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے اور بنی ہاشم کے آزاد کردہ تھے۔ تابعین میں سے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنے میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ اسکندریہ کے اندر سنہ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۵۷۔ اعمش ان کا نام سلیمان بن مہران کاہلی اسدی ہے کیونکہ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے اور بنی کاہل ایک شاخ ہے بنی اسد خزیمہ کی۔ یہ رَے کے اندر سنہ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے کوفہ لائے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ حدیث و قرأت کے جلیل القدر عالم اور مشہور بزرگوں سے ہیں۔ ان پر اہلِ کوفہ کی اکثر روایات کا دارو مدار ہے۔ بہت سے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ علم و فضل کا یہ آفتاب سنہ ۱۴۸ھ میں غروب ہوا۔

۵۸۔ اُمیّہ بن عبداللہ یہ عبداللہ بن خالد بن اُسید کی کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری وغیرہ نے۔ یہ ثقہ اور والی خراسان تھے۔ سنہ ۸۷ھ میں وفات پائی۔

۵۹۔ اُویس قرنی یہ اُویس بن عامر ہیں۔ کنیت ابو عمرو تھی اور قرن کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے نبی آخر الزمان سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس زمانہ پایا لیکن بالمشافہ زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ بارگاہِ رسالت سے ان کے مقبولِ بارگاہِ الٰہیہ ہونے کی بشارت دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابۂ کرام نے انھیں دیکھا تھا۔ یہ زہد اور مخلوق سے کنارہ کشی میں سخت کوشاں رہتے تھے۔ سنہ ۳۷ھ میں یہ جنگِ صفین کے موقع پر گم ہو گئے یا شہادت پا گئے تھے۔

۶۰۔ ایوب بن موسیٰ یہ عمرو بن سعید بن العاص اُموی کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے عطاء، مکحول اور اُن کے ہم پلہ محدثین سے روایت کی ہے اور شعبہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار نامور فقہاء میں ہوتا ہے۔ سنہ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۶۱۔ ابوایوب مراغی عتکی یہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے۔ یہ معتبر اور ثقہ راوی شمار کیے گئے ہیں۔

کفّار وغیرہ

۶۲۔ اُبَی بن خلف یہ خلف بن وہب کا بیٹا اور اُمیّہ بن خلف کا بھائی تھا۔ اپنی اسلام دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دلی بغض و عداوت رکھنے میں مشہور تھا۔ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں زخمی ہو کر واصلِ جہنم ہوا تھا جبکہ اس کا بھائی اُمیّہ بن خلف اس سے پہلے غزوۂ بدر کے روز ہی جہنم میں پہنچا دیا گیا تھا۔

۶۳- اسود بن کعب عنسی اِس کا نام عبہلہ عنسی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے آخر میں اِس بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور آپ کے وصال سے پہلے ہی اِسے واصلِ جہنم کر دیا گیا تھا۔ اس کو ٹھکانے لگانے والے حضرت فیروز دیلمی اور حضرت قیس بن عبد یغوث تھے۔ فیروز اُسے پچھاڑ کر سینے پر چڑھ بیٹھے اور قیس نے تن سے سر جُدا کر کے تیس دجا جلہ میں سے اِس ایک کا قصہ پاک کر دیا۔ باب الرؤیا میں اِس مردود کا ذکر آیا ہے۔ عنسی میں عین مفتوح اور نون ساکن ہے۔ عبہلہ میں عین مفتوح، باء ساکن اور ہاء مفتوح ہے۔

۶۴- اُکیدر دومہ یہ عبدالملک کے بیٹے اور صاحبِ دومۃ الجندل کے لقب سے مشہور تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِنھیں دعوتِ اسلام دیتے ہوئے نامۂ مبارک ارسال فرمایا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تحائف بھیجے تھے۔ اِن کا ذکر باب الجزیہ میں آیا ہے۔ اُکیدر اکدر کی تصغیر ہے۔ دومہ کے دال پر فتحہ اور ضمہ دونوں درست ہیں۔ دومہ ایک علاقے کا نام تھا جو شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

باء ــــــ صحابۂ کرام

۶۵- حضرت ابوالبداح اِن کے اصلی نام میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اِن کا نام عاصم بن عدی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت عاصم بن عدی کے صاحبزادے ہیں۔ اِنھوں نے ابوالبداح کے لقب سے ہی شہرت پائی جبکہ اِن کی کنیت ابو عمرو ہے۔ اِن کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے جبکہ اِن کے والد ماجد کا صحابی ہونا مسلّم ہے۔ ابنِ عبدالبر کے نزدیک یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ بداح میں باء مفتوح اور دال مشدد ہے۔ اِنھوں نے عمرِ عزیز کی ۸۴ منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ اِنھوں نے اپنے والد ماجد سے حدیثیں سنیں اور اِن سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

۶۶- حضرت ابوبردہ اِن کا اسمِ گرامی ہانی بن نیار ہے۔ یہ اُن ستّر حضرات میں شامل ہیں جو عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ غزوۂ بدر اور اُس کے بعد تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ یہ حضرت براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ اِن کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے اختلاف میں حضرت علی کے حامی رہے اور اُن کا ساتھ دیتے ہوئے وفات پائی۔ حضرت براء اور حضرت جابر نے اِن سے روایت کی ہے۔ ہانی میں نون مکسور ہے اور اسی طرح نیار میں بھی مکسور ہے۔

۶۷- حضرت ابوبرزہ یہ نضلہ بن عبید اسلمی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ عبداللہ بن خطل کو قتل کرنے والے یہی بزرگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک تمام غزوات میں شریک ہو کر آپ پر پروانہ وار نثار ہوتے رہے۔ حضور کے وصال کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ خراسان میں جہاد کیا۔ اِنھوں نے مرو کے اندر ۶۰ھ میں وفات پائی۔

۶۸- حضرت ابوبشیر یہ قیس بن عبید انصاری مازنی ہیں۔ ابنِ عبدالبر نے استیعاب میں لکھا ہے کہ اِن کا صحیح نام

معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ کسی قابلِ اعتماد شخص نے وثوق کے ساتھ اِن کا نام نہیں بتایا۔ کتاب الکنیٰ میں ابنِ مندہ نے بھی اِن کا ذکر کیا ہے لیکن نام نہیں لکھا۔ کتنے ہی حضرات نے اِن سے احادیث روایت کی ہیں۔ انھوں نے طویل عمر پائی اور یومِ حرہ کے بعد اِن کا وصال ہُوا تھا۔

۶۹۔ حضرت ابوبصرہ یہ حمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ بصرہ میں باء مفتوح اور صاد ساکن ہے۔ حمیل حمل کی تصغیر ہے۔

۷۰۔ حضرت ابوبصیر یہ ابوبصیر عتبہ بن اُسید ثقفی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لینے والے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ واقعۂ حدیبیہ میں اِن کا ذکر آیا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اُسید میں ہمزہ مفتوح اور سین مکسور ہے۔ حرف عین کے تحت بھی اِن کا ذکر آئے گا۔

۷۱۔ حضرت ابوبکر صدیق اِن کا اسم گرامی عبداللہ ہے۔ والدِ محترم حضرت عثمان ابوقحافہ تھے۔ اِن کا شجرۂ نسب یوں ہے :۔ ابوبکر بن ابوقحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ یوں ساتویں پشت میں اِن کا نسب سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ زبانِ رسالت سے انھیں عتیق کا لقب بھی ملا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا :

من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر۔ جو جہنم سے آزاد شخص کو دیکھنا چاہے وہ ابوبکر کو دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یار و غم خوار بن کر رہے اور سائے کی طرح کبھی جُدا نہ ہوئے۔ حضرت ابوبکر کا رنگ گورا سفید اور لاغر اندام تھے۔ رخسارے اُبھرے ہوئے نہ تھے۔ کیونکہ چہرے پر گوشت کم تھا آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی نہ تھیں اور پیشانی اُبھری ہوئی تھی۔ انگلیاں موٹی اور پُر گوشت نہیں تھیں۔ مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ پوری اُمتِ محمدیہ میں یہ سعادت صرف حضرت ابوبکر کے حصے میں ہی آئی کہ خود، والدین کریمین، اولاد، اجداد اور پوتے یعنی چار پشتیں شرفِ صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ اِن کی ولادت واقعۂ فیل سے دو سال چار ماہ اور کچھ دن بعد ہوئی اور ۲۲ جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ میں منگل کی رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان انھوں نے وفات پائی (اور شمعِ ہدایت کا یہ بے مثال پروانہ ہمیشہ کے لیے عدیم المثال شمعِ رسالت کے پہلو میں دیدارِ یار کی خاطر محوِ استراحت ہو گیا)۔ وصیت کے مطابق اِن کی زوجۂ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں غسل دیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اِن کا دورِ خلافت صرف دو سال چار ماہ ہے۔ اِن سے کتنے ہی صحابہ و تابعین نے روایت کی ہے جبکہ اِن سے نسبتاً بہت کم حدیثیں مروی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اِن کی ظاہری حیات کا عرصہ بہت مختصر و مصروف رہا۔

۷۲۔ حضرت ابوبکرہ یہ نفیع بن حارث ہیں، ابوبکرہ اِن کی کنیت ہے۔ شروع میں یہ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ پھر اُس نے انھیں اپنا متبنّیٰ (منہ بولا بیٹا) بنا لیا تھا۔ تاہم کی نسبت یہ کنیت کے

ذریعے زیادہ مشہور ہیں۔ کنیت کی وجہ یہ ہے کہ محاصرۂ طائف کے وقت یہ بکرہ یعنی کنوئیں کی چرخی سے لٹک کر قلعے سے اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر دولتِ اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا اور ابو بکرہ کے نام سے پکارا، جس کے باعث اصل نام پر یہ کنیت سبقت لے گئی۔ ان کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ لوگوں یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ آخری عمر میں یہ بصرہ کے اندر سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ نُفَیع میں نون مضموم اور فاء مفتوح ہے۔

٧٣۔ حضرت بُدَیل بن ورقاء یہ خزاعی اور قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبد اللہ اور عمرو نے روایت کی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ جنگِ صفین میں شہید ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنگِ صفین میں یہ اپنے صاحبزادے عبد اللہ کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ بُدَیل بدل کی تصغیر ہے۔

٧٤۔ حضرت براء بن عازب یہ ابو عمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ابو عمرو بھی تھی۔ کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ٢٤ھ میں انھوں نے رَے فتح کیا۔ جنگِ جمل، جنگِ صفین اور جنگِ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ڈٹ کر ساتھ دیا۔ مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ٧٢ھ کے اندر کوفہ میں وفات پائی۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کے باعث شریک نہیں کیے گئے تھے۔ پہلے پہل چودہ یا پندرہ سال کی عمر میں غزوۂ احد کے اندر شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ غزوات وغیرہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے اور میم مشدد نہیں ہے۔

٧٥۔ حضرت بُرَیدہ بن حُصَیب اسلمی انھوں نے غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن اس میں شریک نہ ہو سکے۔ بیعتِ رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن پھر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ جہاد کرتے ہوئے خراسان میں پہنچے اور یزید بن معاویہ کے دورِ اقتدار میں مرو کے مقام پر ٦٣ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ حُصَیب حصب کی تصغیر ہے۔

٧٦۔ حضرت بُسر بن ابی ارطاۃ ان کی کنیت ابو عبد الرحمٰن اور ان کے والد کا نام عُمیر العامری القرشی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کم سنی کے باعث انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا لیکن اہلِ شام کے نزدیک ان کا سننا ثابت ہے۔ واقدی کے قول کے مطابق یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آخری عمر میں ان کا حافظہ درست نہیں رہا تھا۔ انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبد الملک کے زمانے میں فوت ہوئے۔

٧٧۔ حضرت ابنا بسر یہاں بُسر کے دونوں بیٹوں سے عطیہ اور عبد اللہ مراد ہیں۔ جن کا ذکر حرف عین کے تحت

آئے گا۔ کھجور اور مکھن کھانے سے متعلق ان دونوں بھائیوں سے ایک حدیث مروی ہے جس کی سند میں ان کے نام مذکور نہیں بلکہ صرف ابنا بسر کہا گیا ہے۔

۷۸۔ حضرت بشر بن معبد ان کے والد معبد بن خصاصیہ کے نام سے مشہور تھے۔ خصاصیہ ان کی والدہ کا لقب تھا جبکہ نام کبشہ تھا۔ حضرت بشر کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرات یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ یہ اہل بصرہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۷۹۔ حضرت بلال بن رباح انھیں حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ شروع زمانے میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مکہ مکرمہ میں اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ غزوۂ بدر سے لے کر تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ آخر میں انھوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوا۔ صحابۂ کرام اور تابعین عظام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ دمشق کے اندر تریسٹھ سال کی عمر پا کر ۲۰ھ میں وصال ہوا اور وہاں باب الصغیر میں دفن کیے گئے۔ ایک قول کے مطابق حلب میں وفات پائی اور باب الاربعین میں دفن کیے گئے۔ صاحب کشاف کے نزدیک پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ یہ اُن حضرات میں سے ہیں جنھیں اسلام قبول کرنے کی بنا پر مشرکین مکہ نے دردناک تکلیفیں دی تھیں۔ حضرت بلال کو اذیت پہنچانے اور مارنے پیٹنے میں امیہ بن خلف خود بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہ بدبخت غزوۂ بدر کے اندر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں ہی واصل جہنم ہوا تھا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ حضرت عمر کہا کرتے:۔ ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے بھی ہیں۔

۸۰۔ حضرت بلال بن حارث یہ مزنی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تھے جبکہ اشعر کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مزینہ کا پرچم یہی اٹھائے ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے حارث اور علقمہ بن ابی وقاص نے ان سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اسّی منزلیں طے کر لینے کے بعد انھوں نے ۶۰ھ میں وفات پائی۔

۸۱۔ حضرت البیاضی بیاضہ بن عامر سے نسبت ہونے کے باعث البیاضی کہلاتے تھے جبکہ ان کا نام عبداللہ بن جابر انصاری ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

صحابیات

۸۲۔ حضرت اُمّ بجید ان کا اسم گرامی حوا ہے۔ یزید بن السکن انصاری کی بیٹی اور اسماء بنت یزید کی بہن ہیں۔ ان کی کنیت نے نام سے زیادہ شہرت پائی۔ یہ اُن خوش نصیب عورتوں سے ہیں جنھوں نے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن بجید نے روایت کی ہے۔ بجید بجد کی تصغیر ہے۔

۸۳۔ حضرت بریرہ یہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ ہیں (احادیث مطہرہ کے مطابق ان کی آزادی سے شریعت مطہرہ کے کتنے ہی مسائل واضح ہوئے تھے)۔ انھوں نے حضرت عائشہ

حضرت ابن عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ بَریرہ میں باء مفتوح اور پہلی راء مکسور ہے۔

۸۴۔ **حضرت بُسرہ** یہ قرشیہ اسدیہ ہیں۔ صفوان بن نوفل کی صاحبزادی اور ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔

۸۵۔ **حضرت بُہَیسہ** یہ فزاریہ ہیں۔ اپنے والدِ ماجد سے احادیث روایت کرتی ہیں جو صحابی تھے۔ ان سے مروی حدیث بیع کے متعلق ہے۔ بُہَیسہ میں باء مضموم، ہاء مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

تابعین

۸۶۔ **ابوبردہ عامر** یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کے والدِ محترم حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ابوموسیٰ اشعری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اپنے والدِ ماجد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ یہ قاضی شریح کے بعد عہدۂ قضا پر مامور کیے گئے لیکن کوفے کا گورنر ہوتے ہوئے حجاج بن یوسف نے انھیں معزول کر دیا تھا۔

۸۷۔ **ابوالبختری** ان کا نام سعید بن فیروز ہے۔ ان سے رؤیتِ ہلال کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔

۸۸۔ **ابوبکر بن عیّاش** یہ اسدی ہیں اور ان کا شمار بہت بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ ابواسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے امام احمد اور ابن معین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق و ثقہ ہیں لیکن گاہے بگاہے غلطی کر جاتے ہیں۔ عمر عزیز کی ۹۶ منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ عیّاش میں یاء مشدد ہے۔

۸۹۔ **ابوبکر بن عبدالرحمٰن** یہ مخزومی ہیں۔ ان کا نام ابوبکر ہے اور کنیت بھی یہی ہے۔ مشہور تابعی ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے شعبی و زہری نے روایت کی ہے۔

۹۰۔ **ابوبکر بن عبداللہ بن زُبیر** یہ حُمیدی اور امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ان کا ذکر حرف عین کے تحت آئے گا۔

۹۱۔ **بجالہ بن عبدہ** یہ تمیمی ہیں۔ جزء بن معاویہ کے کاتب اور احنف بن قیس کی کے چچا تھے۔ ثقہ ہیں اور اہلِ بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ ۷۰ھ تک یہ مکہ مکرمہ میں زندہ تھے (معلوم نہیں وفات کس سن میں پائی)۔ بجالہ میں باء مفتوح اور جیم مخفف ہے۔ جزء میں جیم مفتوح اور زاء ساکن ہے۔

۹۲۔ **بسر بن محجن** یہ دِیلی حجازی ہیں۔ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے تھے۔ ابن مندہ نے انھیں صحابۂ کرام میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری وغیرہ آئمہ حدیث نے انھیں تابعین میں شمار کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ زید بن اسلم نے ان سے روایت کی ہے۔ محجن میں میم مفتوح، حاء ساکن اور جیم مفتوح ہے۔ دِیلی میں دال مکسور اور یاء ساکن ہے۔

۹۳۔ **بشر بن ابی مسعود** یہ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عروہ بن زبیر، یونس بن میسرہ اور دوسرے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۹۴۔ **بشر بن رافع** یہ یحییٰ بن کثیر اور دیگر کئی اہلِ علم حضرات سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے عبد الرزاق اور دیگر لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل ان کی روایت کو ضعیف اور ابن معین قوی قرار دیتے تھے۔

۹۵۔ **بشر بن مروان** یہ مروان بن حکم اُموی قرشی کے صاحبزادے اور عبد الملک کے بھائی ہیں۔ عبد الملک نے انہیں عراق کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر خطبہ یوم جمعہ کے باب میں آیا ہے۔ بِشر میں باء مکسور اور شین ساکن ہے۔

۹۶۔ **بشیر بن میمون** یہ اپنے چچا حضرت اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے تھے اور ان سے بشیر بن مفضل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حدیث روایت کرتے میں پکے مانے گئے ہیں۔

۹۷۔ **بلال بن عبد اللہ** یہ حضرت عبد اللہ ابن عمر قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں۔ روایتِ حدیث میں بڑے محتاط اور سنجیدہ تھے۔

۹۸۔ **بلال بن یسار** یہ یسار ابن زید کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یسار ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے جو حضرت زید میاں حضرت یسار کے والد ہیں وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ہیں۔ یہ اپنے والدِ محترم اور جدِ امجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن مُرّہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایتیں اہلِ بصرہ میں رائج تھیں۔

۹۹۔ **بہز بن حکیم** یہ معاویہ بن حیدۃ القشیری البصری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے متعلق اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اپنے والدِ محترم اور جدِ امجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں ان کی کوئی روایت شامل نہیں کی۔ ابنِ عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں دیکھی جس کا انکار کیا جاسکے۔ حَیدہ میں حاء مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

تابعات

۱۰۰۔ **بنانہ انصاریہ** یہ عبد الرحمٰن بن حیان کی آزاد کردہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے۔ جلاجل یعنی پازیبوں والی حدیث ان سے ہی مروی ہے۔ حیّان میں حاء مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

تاء ــــ صحابۂ کرام

۱۰۱۔ **حضرت تمیم داری** یہ تمیم بن اوس الداری ہیں۔ پہلے نصرانی ہوتے تھے پھر ۹ھ میں اسلام قبول کر لیا۔

یہ کبھی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیا کرتے اور کبھی ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے ہوئے ساری رات گزار گزار دیا کرتے تھے۔ محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت تمیم داری رات کو بیدار نہ ہو سکے اور تہجد کی نماز قضا ہو گئی۔ اِس غفلت پر نفس کو یہ سزا دی کہ ایک سال تک رات کے وقت بالکل نہ سوئے اور ساری ساری رات نوافل پڑھنے میں گزارتے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں سکونت اختیار کر لی تھی اور باقی عمر وہیں گزاری حالانکہ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ سب سے پہلے مسجد نبوی میں اِنھوں نے چراغاں کیا۔ دجّال اور جساسہ کا واقعہ اِنھوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تھا جس کو اِن سے کتنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے۔

تابعین

۱۰۲۔ ابو تمیمہ یہ طریف بن خالد الہجیمی بصری ہیں۔ ابو تمیمہ کنیت ہے۔ اصل کے لحاظ سے ان کا تعلق یمن سے تھا۔ یہ تابعی ہیں اور ان کے چچا نے اِنھیں فروخت کر دیا تھا۔ کتنے ہی صحابۂ کرام سے یہ روایت کرتے ہیں اور اِن سے قتادہ وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ اِنھوں نے ۹۵ھ میں وفات پائی۔

ثا ـــــ صحابۂ کرام

۱۰۳۔ حضرت ثابت بن دحداح ان کا تعلق انصار سے تھا۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے اُن کا نام ابن دحداحہ لکھا ہے۔ یہ غزوۂ احد میں خالد بن ولید کے نیزے سے شہید ہوئے تھے جو ان کے جسم سے آر پار ہو گیا تھا (حضرت خالد اُس وقت تک دولتِ اسلام سے مشرف نہیں ہوئے تھے)۔ بعض حضرات کے نزدیک اِنھوں نے صلح حدیبیہ کے بعد بستر پر وفات پائی تھی۔ اِن کا ذکر جنازے کے ساتھ چلنے کے باب میں آیا ہے۔

۱۰۴۔ حضرت ثابت بن ضحاک ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعتِ رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھے حالانکہ اُس وقت عمر کم تھی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں اِنھیں شہید کر دیا گیا تھا۔

۱۰۵۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس ان کا تعلق بھی انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ غزوۂ احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ یہ جلیل القدر صحابی ہیں اور اِن کا شمار انصار کے ذی علم حضرات میں ہوتا ہے۔ اِنھیں بارگاہِ رسالت سے خطیب ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کی زندگی میں ہی اِنھیں جنّت کی بشارت دی تھی۔ ۱۲ھ میں جنگِ یمامہ کے دوران مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کرتے ہوئے اِنھوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ اِن سے مالک بن انس اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۰۶ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی یہ اہلِ یمامہ کے سرداروں اور مسیلمہ کذاب کے زبردست حامیوں سے تھے۔ گرفتار کرکے بارگاہِ رسالت میں پیش کیے گئے اور انہیں ایک درخت سے باندھ دیا گیا۔ تیسرے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں رہا کرنے کا حکم فرمایا۔ رہا ہونے پر یہ ایک باغ میں گئے، اور نہا دھو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آخرکار بہت اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس سے روایت حدیث کی ہے۔ ثمامہ میں ثاء، اور اثال میں ہمزہ مضموم ہے۔

۱۰۷ حضرت ابوثعلبہ ان کا اسم گرامی جرثوم بن ناشب خشنی ہے۔ نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ بیعتِ رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں روانہ فرمایا تھا کہ جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کریں اور اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ ان کے ذریعے بہت سے لوگ اسلام کی دولت سے مالامال ہوئے۔ بعد میں یہ ملکِ شام کے اندر جا کر مقیم ہو گئے اور وہیں انہوں نے ۷۵ھ میں وفات پائی۔ جرثوم میں جیم اور ثاء دونوں مضموم ہیں۔

۱۰۸ حضرت ثوبان بن بجدد ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور یہ غلام تھے۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ اس کے بعد یہ ہمیشہ سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرما جانے کے بعد یہ شام میں جا مقیم ہوئے لیکن پھر حمص کی سکونت اختیار کر لی اور وہیں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

تابعین

۱۰۹ ثابت بن ابی صفیہ کوفے کے رہنے والے تھے۔ ان کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ محمد بن علی یعنی امام محمد باقر سے حدیث کا سماع حاصل کیا۔ وکیع اور ابن عیینہ جیسے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

۱۱۰ ثابت بن اسلم بنانی ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بصرہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ چالیس سال تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرفِ تلمذ حاصل رہا اور ان سے حدیثیں روایت کرنے میں مشہور ہو گئے۔ انہوں نے کتنے ہی بزرگوں سے روایت کی ہے۔ اور ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ انہوں نے ۸۶ سال کی عمر گزار کر ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

۱۱۱۔ ثمامہ بن حزن یہ حزن قشیری کے صاحبزادے ہیں اور ان کا شمار تابعین کے طبقۂ ثانیہ میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیثیں اہلِ بصرہ میں مروی ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابودرداء کی زیارت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے حدیثیں سنی ہیں۔ اسود بن شیبان بصری ان سے روایت کرتے ہیں۔ حزن کی حاء مفتوح اور زاء ساکن ہے۔

۱۱۲۔ ثور بن یزید یہ یزید کلاعی شامی کے صاحبزادے ہیں جو حمص کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خالد بن معدان سے حدیثیں سنیں جب کہ ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ انہوں نے

سنہ ۱۵۵ھ میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب السلام میں آیا ہے۔

جیم ——— صحابہ کرام

۱۱۳- حضرت جابر بن سمرہ — یہ عامری سوائی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھانجے ہیں۔ انھوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں سنہ ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۴- حضرت جبار بن صخر — یہ انصاری سلمی ہیں۔ لیلۃ العقبہ میں ستر صحابۂ کرام کے اندر یہ بھی شامل تھے۔ غزوۂ بدر سے لے کر تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے شرحبیل ابن سعد نے روایت کی ہے۔ جبار میں جیم مفتوح اور باء مشدد ہے۔

۱۱۵- حضرت جابر بن عبد اللہ — ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انصار کے قبیلہ سلم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مشاہیر صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ ان صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے کثرت سے احادیث روایت کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا جن کی تعداد اٹھارہ ہے۔ انھوں نے شام اور مصر کے سفر بھی کیے۔ آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ عبد الملک بن مروان کے دورِ اقتدار میں چورانوے سال کی عمر پاکر انھوں نے مدینہ طیبہ کے اندر سنہ ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان کا شمار طویل عمر پانے والے صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۶- حضرت جارود معلّٰی عبدی — ان کا اسم گرامی ابو المنذر بشر بن عمرو اور جارود لقب ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ جارود نام ہے یا لقب۔ سنہ ۱۰ھ میں وفد عبد القیس کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں انھیں فارس (ایران) کے اندر شہید کر دیا تھا۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۷- حضرت جابر بن عتیک — ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبد اللہ و ابو سفیان نیز ان کے بھتیجے عتیک بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔ عمرِ عزیز کی اکانوے منزلیں طے کرنے کے بعد سنہ ۶۱ھ میں وفات پائی۔

۱۱۸- حضرت جبلہ بن حارثہ کلبی — یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ اور متبنّٰی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی اور دیگر کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۹- حضرت جُبیر بن مُطعم — یہ قرشی نوفلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ہجرت کے بعد تمام عمر مدینہ منورہ میں گزری اور وہیں سنہ ۵۹ھ میں وصال ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ واقعہ

حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں دولتِ اسلام سے مالامال ہوئے تھے۔ (علم الانساب کے ماہر اور اس فن میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوشہ چین تھے۔)

۱۲۰۔ حضرت جریر بن عبداللہ

ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے صرف چالیس روز پہلے دولتِ اسلام میسر آئی۔ ایک عرصہ تک کوفہ میں اقامت پذیر رہے اور پھر وہاں سے قرقیسیا منتقل ہو گئے تھے۔ وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔ (یہ بہت خوبصورت تھے، اسی لیے حضرت عمر تو انہیں یوسف ثانی کہا کرتے تھے۔ جنگِ قادسیہ میں انہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔)

۱۲۱۔ حضرت جرہد بن خویلد اسلمی

مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور ان کا شمار اصحابِ صفہ میں ہوتا تھا۔ انہوں نے ۶۱ھ میں وفات پائی۔ ان کے فرزندوں یعنی عبداللہ، عبدالرحمٰن، سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کی ہے۔ جرہد میں جیم اور ہا دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۲۔ حضرت جعفر بن ابو طالب

یہ قریشی ہاشمی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ بارگاہِ رسالت سے انہیں ذوالجناحین کا خطاب ملا تھا۔ اکتیس حضرات کے بعد ابتدائی دورِ اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ حضرت علی سے عمر میں دس سال بڑے اور صورت و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے لقب ذوالجناحین کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا جان کے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابا جان نے اوپر سے جھانک کر ہمیں دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: چچا جان! آپ بھی نیچے تشریف لے آئیں اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انہوں نے جواب دیا: پیارے بھتیجے! میں جانتا ہوں کہ آپ کا دین برحق ہے لیکن میں ایسے سجدے کو پسند نہیں کرتا کہ سر کی نسبت میرے سُرین اونچے ہو جائیں۔ پھر فرمایا: اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ وہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فارغ ہونے کے بعد مڑ کر انہیں دیکھا تو فرمایا: جیسے تم ہم سے آکر ملے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں دو پر عطا فرمائے گا جن کے ذریعے جنت میں اڑتے پھرو گے۔ انہوں نے ۸ھ میں ۴۱ سال کی عمر پا کر جنگِ موتہ میں جامِ شہادت نوش کیا (جنگِ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کی شہادت کے بعد لشکرِ اسلام کے علمبردار یہی بنے۔ دشمنانِ اسلام سے ایسی بے جگری کے ساتھ لڑے اور مسلمانوں کو لڑاتے رہے کہ تلواروں اور نیزوں کے نوّے زخم جسم کے سامنے والے حصے پر آئے اور پروانہ وار شمعِ ہدایت پر جان قربان کر دی) ان کے صاحبزادے عبداللہ بن جعفر اور کتنے ہی صحابہ کرام نے ان سے روایت کی ہے۔ (انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف۔ یہ حبشہ سے فتحِ خیبر کے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے اتنی محبت تھی کہ اس وقت آپ نے فرمایا: میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فتحِ خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی ہے یا جعفر کے آنے کی۔ جب نجاشی سے ابو سفیان نے مسلمانوں کے خلاف شکایت کی تو شاہِ حبشہ کے

دربار میں اسلام اور مسلمانوں کے دفاع میں حضرت جعفر نے ہی تقریر کی اور اسلام کی حقانیت کو واضح کیا تھا۔)

۱۲۳۔ حضرت جندب بن عبداللہ ان کے دادا کا نام سفیان بجلی علقی تھا۔ قبیلہ بجلیہ کی ایک شاخ کا نام علقہ تھا۔ بجلیہ کے لوگوں کو قسری بھی کہا جاتا تھا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ خالد بن عبداللہ قسری تھا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے چار سال بعد وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ جندب میں جیم مضموم ہے جب کہ دال کو مضموم اور مفتوح دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔

۱۲۴۔ حضرت ابو جُحیفہ ان کا اسم مبارک وہب بن عبداللہ عامری ہے۔ کم سن صحابہ کرام سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے لیکن باشعور ہونے کے باعث انہوں نے آپ کے ارشادات عالیہ سنے اور روایت حدیث بھی کی۔ آخر میں یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے تابعین کی ایک بڑی جماعت اور ان کے صاحبزادے عون نے روایت کی ہے۔ جحیفہ میں جیم مضموم ہے جب کہ حاء اور فاء دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۵۔ حضرت ابو جری ان کا اسم گرامی جابر اور ان کے والد کا نام سلیم ہے۔ ان کا تعلق بنی تمیم سے تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے اور ان کی مرویات بصریوں میں مشہور تھیں۔ یہ قلیل الروایت بزرگ ہیں۔ جُری میں جیم مضموم، راء مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

۱۲۶۔ حضرت ابو الجعد ضمیری بعض حضرات نے ان کا اسم گرامی وہب لکھا ہے لیکن یہ کنیت کے ساتھ ہی زیادہ مشہور ہوگئے۔ ان سے عبیدہ بن سفیان نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۔ حضرت ابو جمیل ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آیا ہے۔ ان کے اسم گرامی اور حالاتِ زندگی معلوم نہیں ہوسکے۔

۱۲۸۔ حضرت ابو جمعہ بعض حضرات نے ان کے والد کا نام حبیب بن سباع لکھا ہے جب کہ اس میں اختلاف ہے بلکہ اہل علم حضرات کا خود ان کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ اسی لیے بعض حضرات نے انہیں انصاری اور بعض نے کنانی لکھا ہے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہوگیا تھا۔ یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۲۹۔ حضرت ابو جندل ان کے والد کا نام سہیل بن عمرو قرشی عامری ہے جس نے انہیں پابند سلاسل کر رکھا تھا لیکن زنجیریں گھسیٹتے ہوئے صلح حدیبیہ کے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے تھے جبکہ ان کا والد ہی قریش مکہ کی وکالت کر رہا تھا۔ ان کا ذکر صلح حدیبیہ کے واقعے میں آتا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۳۰۔ حضرت ابو الجہم ان کا اسم گرامی عامر بن حذیفہ عدوی قرشی ہے۔ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ایک دفعہ نماز کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے چادر طلب فرمائی تھی۔ نام کی نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔

۱۳۱۔ حضرت ابو الجہیم یہ ان کی کنیت ہے۔ وکیع کی تحقیق کے مطابق ان کا نام عبداللہ بن جہیم ہے۔ بعض حضرات نے

ان کا اسم گرامی عبد اللہ بن حارث بن جزء لکھا ہے۔ جُنیم میں جیم مضموم اور ہا مفتوح ہے۔ جزء میں میں مکسور اور میم مشدد ہے۔

صحابیات

۱۳۲۔ حضرت جدامہ یہ وہب اسدی کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے اسلام کو بچانے کی خاطر اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر آئی تھیں۔ جدامہ میں جیم مضموم اور دال مہملہ یعنی نقطے کے بغیر ہے۔ بعض نے اسے ذال کے ساتھ لکھا ہے جس کو حافظ دارقطنی نے تبدیلی قرار دیا ہے کیونکہ اصل میں جدامہ کے اندر دال ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۳۳۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ ان کے والد کا نام حارث ہے۔ ۵ھ میں غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر یہ قید ہو کر آئیں۔ حضرت ثابت بن قیس نے انہیں مکاتب بنا دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بدل کتابت ادا کر کے انہیں آزاد کر دیا اور پھر انہیں شرف زوجیت سے نوازا تھا۔ پہلے ان کا نام برہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بدل کر جویریہ نام رکھ دیا۔ انہوں نے عمر عزیز کی ۶۵ منزلیں طے کر کے ربیع الاول ۵۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت ابن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۱۳۴۔ جُبیر بن نُفیر یہ حضرمی تھے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے۔ ان کا شمار علمائے شام میں ہوتا ہے۔ ثقہ ہیں اور ان کی مرویات شامیوں میں مشہور تھیں۔ شام کے اندر ۸۰ھ میں وفات پائی۔ انہوں نے حضرت ابو درداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ نُفیر میں نون مضموم اور فاء مفتوح ہے۔

۱۳۵۔ ابن جُریج ان کا نام عبد الملک ہے۔ والد کا نام عبد العزیز بن جریج ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے مشہور فقیہ اور بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مجاہد، ابن ابی ملیکہ اور عطاء سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ میں نے ابن جریج کو فرماتے ہوئے سنا کہ علم حدیث کو جتنی مشقت کے ساتھ میں نے جمع کیا کسی دوسرے نے شاید اتنی مشقت نہ اٹھائی ہو۔ انہوں نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ اسی سال اُمتِ محمدیہ کے عدیم المثال فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمی معجزہ یعنی امام المسلمین، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی اور اسی سال میدان فقہ کے تیسرے برحق امام یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے۔

۱۳۶۔ جزء بن معاویہ یہ معاویہ تمیمی کے صاحبزادے تھے۔ بجالہ نے ان سے روایت کی ہے۔ مجوس سے دیت

لینے کے بیان میں ان کا ذکر آتا ہے۔ جزء میں جیم مفتوح، زا ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔ اہل لغت کے نزدیک صحیح یہی ہے بعض محدثین کے نزدیک جیم مکسور، زا ساکن اور آخر میں دو نقطوں والی یا ہے۔ حافظ دارقطنی کی رائے بھی یہی ہے۔ عبدالغنی نے بتایا ہے کہ جیم مفتوح، زا مکسور اور آخر میں یائے تحتانی ہے۔

١٣٧- ابو جعفر صادق

ان کا شجرہ نسب یوں ہے:۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب۔ ان کا لقب صادق اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ اہل بیت اطہار کے برگزیدوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور دیگر کئی بزرگوں سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، سفیان ثوری، ابن عیینہ اور امام اعظم ابو حنیفہ جیسے بزرگوں نے نقل اور روایت کی ہے۔ ان کی پیدائش ٨٠ھ میں ہوئی اور ١٤٨ھ میں وفات پائی گویا اڑسٹھ سال اس دار فانی میں رہے اور جنت البقیع کے اندر اپنے والد محترم اور جد امجد کے پہلو میں محو استراحت ہو گئے۔

١٣٨- ابو جعفر عُمَیر بن یزید

یہ خطمی ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا جب کہ شعبہ، حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

١٣٩- ابو جعفر القاری

یہ یزید بن قعقاع قاری مدنی ہیں۔ ابو جعفر کنیت اور مشہور تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ القاری ہمزہ کے ساتھ قراۃ سے ماخوذ ہے۔

١٤٠- جعفر بن محمد

یہ ابو عثمان طیالسی کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے محدثین کی ایک جماعت سے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے احادیث روایت کرنے والے محدثین کی تعداد بھی خاصی ہے۔ ان کا شمار نہایت ہی قابل اعتماد علماء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے بلا کا حافظہ پایا تھا۔ ٢٨٢ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا تھا۔

١٤١- جُمَیع بن عُمَیر

یہ تیمی اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ امام بخاری نے اسی طرح فرمایا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے علاء بن صالح اور صدقہ بن مثنیٰ نے روایت حدیث کی ہے۔

١٤٢- ابو الجوزاء

ان کا اسم گرامی اوس بن عبداللہ ازدی ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن مالک وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ یہ ٨٣ھ میں شہید کر دیئے گئے تھے۔

١٤٣- ابو الجویریہ

یہ حطان بن خفاف جرمی ہیں۔ انہیں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد تھے۔ لفظ جویریہ جاریہ کی تصغیر ہے۔ حِطّان میں حا مکسور اور طا مشدد ہے۔ خفاف میں خا اور پہلی فا مخفف ہے۔ جرمی میں جیم مفتوح اور را ساکن ہے۔

کفار وغیرہ

۱۴۴- ابوجہل یہ عمرو بن ہشام بن مغیرہ مخزومی ہے۔ اسلام اور نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سرِ فہرست تھا۔ اس کی کنیت ابوالحکم تھی لیکن اس کی اسلام دشمنی کے باعث زبانِ رسالت سے اسے ابوجہل کا لقب ملا۔ یہ بدبخت اسی لقب یا کنیت سے پوری دنیا میں مشہور ہوا اور اس کنیت کے نیچے اصل کنیت اور اس کا نام بھی دب کر رہ گیا۔

حاء ـــــــ صحابہ کرام

۱۴۵- حضرت حارث بن حارث یہ اشعری ہیں اور علمائے شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی احادیث کو ابو سلام حبشی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶- حضرت حارث بن کلدہ یہ ثقفی طبیب اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے ان کا تذکرہ اسمائے صحابہ کے تحت لکھا ہے۔ حافظ ابن عبد البر کو ان کی صحابیت سے انکار ہے۔ انھوں نے ان کے صحابی صاحبزادے کا تذکرہ لکھتے ہوئے فرمایا۔ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی دور میں وفات پا گیا تھا اور اس کا اسلام قبول کرنا ثابت نہیں ہوا۔ کلدہ میں کاف مفتوح اور لام ساکن ہے۔

۱۴۷- حضرت حارث بن ہشام یہ مخزومی اور ابوجہل بن ہشام کے بھائی تھے۔ اہلِ حجاز میں شمار ہوتے اور شرفائے قریش میں سے مانے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے روز ایمان لائے تھے۔ ان کے لیے حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امن چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں امان دے دی تھی۔ یہ شام کی طرف چلے گئے تھے اور انھوں نے ۱۵ھ میں جنگ یرموک کے اندر جامِ شہادت نوش کیا۔ یہ مؤلفۃ القلوب سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے مؤلفۃ القلوب کی طرح انھیں ایک مرتبہ سو اونٹ مرحمت فرمائے تھے۔ یہ بڑے کامل الایمان ثابت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں یہ شام کی مہم پر روانہ ہونے تو اہلِ مکہ فراق میں رونے لگے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں راہِ خدا میں سفر کر رہا ہوں لیکن قیام کے سلسلے میں آپ حضرات پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ یہ شام میں برابر معرکہ آرائی کرتے رہے یہاں تک کہ جانِ عزیز جان آفریں کے سپرد کر دی۔

۱۴۸- حضرت ابوحبّہ یہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں۔ ان کے نام اور کنیت میں بڑا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان بزرگوں میں کیا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اور ان کے نام کے ساتھ نہیں بلکہ کنیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ حبّہ میں حاء مفتوح اور باء مشدد ہے۔ بعض نے باء کی جگہ نون لکھا ہے اور بعض نے یائے تحتانی کے ساتھ لیکن زیادہ حضرات کے نزدیک ابوحبّہ ہی درست ہے۔ انھوں نے غزوۂ اُحد میں جامِ شہادت نوش کیا تھا۔

۱۴۹- حضرت حارثہ بن نعمان یہ سراقہ انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام حضرت رُبیّع ہے جو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی اور جامِ شہادت نوش کیا۔ انصار میں سے یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں شہادت پائی۔ صحیح بخاری میں ان کی والدہ محترمہ کا نام ربیع لکھا ہے جو اسمائے صحابہ میں لکھا جاتا ہے۔ ربیع کی را مضموم، با مفتوح اور یائے تحتانی کسرہ تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حضرت حارثہ بن نعمان

انہوں نے غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ان کا شمار جلیل القدر صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ باب البر والصلۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی آپ کی بارگاہ میں دحیہ بشری کے ساتھ موجود تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور اجازت طلب کی جب میں واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی چل دیے اور مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے میرے پاس بیٹھنے والے کو دیکھا تھا؟ عرض گزار ہوا۔ جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔ آخر عمر میں یہ بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔

۱۵۱۔ حضرت حارثہ بن وہب

یہ خزاعی اور حضرت عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے ماں شریک بھائی تھے۔ ان کا شمار کوفیین میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ سبیعی میں سین مفتوح اور با مکسور ہے۔

۱۵۲۔ حضرت حاطِب بن ابی بلتعہ

ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عمرو ہے جب کہ بعض نے راشد لخمی لکھا ہے تمام ان غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی جو غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق کے درمیانی عرصے میں ہوئے۔ عمر عزیز کی پینسٹھ منزلیں طے کرنے کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کے اندر ۳۰ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۵۳۔ حضرت حبیب بن مُسلمہ

یہ مسلمہ قریشی فہری کے صاحبزادے تھے۔ ان کو حبیب الروم بھی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ رومیوں کے خلاف مدتوں مصروفِ جہاد رہے تھے۔ یہ بہت ہی مستجاب الدعوات بزرگ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے شام کے اندر ہی ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ اور دیگر حضرات نے روایت کی ہے۔ فہری میں را مکسور ہے۔

۱۵۴۔ حضرت حبشی بن جنادہ

انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شہرت کا شرف حاصل کیا۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حضرت حُبَیش بن خالد

یہ خزاعی ہیں۔ فتح مکہ کے روز شہید ہوئے جب کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ ان کے صاحبزادے ہشام نے ان سے روایت کی ہے حُبَیش میں حا مضموم اور با مفتوح ہے۔

۱۵۶۔ حضرت حُذَیفہ بن یمان

یمان کا نام تصغیر کے ساتھ حُسَیل ہے اور یمان ان کا لقب تھا۔ حضرت حذیفہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ العبسی ہے۔ عبداللہ میں عین مفتوح اور باء ساکن ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محرم راز مشہور تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ صحابۂ کرام اور کتنے ہی تابعین عظام نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات شہر مدائن میں ہوئی اور وہیں ان کا مزار پر انوار ہے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی (صحیح ۳۶ھ ہے)

۱۵۷- حضرت ابوحذیفہ

یہ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کا نام بعض حضرات نے مہشم بعض نے ہشیم اور بعض نے ہاشم بتایا ہے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ تریپن سال کی عمر پاکر جنگ یمامہ کے اندر شرفِ شہادت پایا۔

۱۵۸- حضرت حجاج بن عمرو

یہ انصاری مازنی تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا تھا۔ اہل حجاز میں ان کی حدیثیں مروج تھیں۔ ان سے بکثرت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۵۹- حضرت حسان بن ثابت

یہ انصاری خزرجی تھے۔ ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ یہ بارگاہِ رسالت کے شاعر اور میدانِ شعر و شاعری کے شہسوار تھے۔ حضرت ابوعبیدہ فرمایا کرتے تھے کہ سارے عرب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت چوٹی کے شعراء میں سے ایک ہیں۔ ان سے حضرت عمر، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ۴۰ھ سے پہلے وفات پائی۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ ساٹھ سال دورِ جاہلیت میں اور ساٹھ سال دورِ اسلام میں گزارے۔

۱۶۰- حضرت حسن بن علی

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، گلشنِ مصطفیٰ کے گلِ سرسبد اور جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ کو ہوئی۔ ان کی ولادت سے متعلق جملہ اقوال میں سے یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے ۵۰ھ میں وفات پائی جبکہ بعض نے سن وفات ۴۹ھ، ۵۱ھ اور ۴۴ھ بھی لکھے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں شہید کر دیا گیا تو بے شمار مسلمانوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کٹ مرنے کی بیعت کی۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ تھی (جن میں اکثریت اہلِ کوفہ کی تھی جن کی نرالی جوانمردی اور جاں نثاری کو حضرت حسن خوب جانتے پہچانتے تھے) لہٰذا انہوں نے ۱۵ جمادی الاولیٰ ۴۱ھ کو (بعض شرائط پر) امورِ خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیے۔ ان کے صاحبزادے حسن بن حسن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کافی حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۱- حضرت حسین بن علی

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے، گلشنِ نبوت کے نہایت ہی خوشبودار پھول (قافلہ سالارِ عشق) اور جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ ۵ شعبان المعظم ۴ھ کو ولادتِ باسعادت ہوئی۔ حضرت حسن کی پیدائش کے پچاس روز بعد اپنی والدۂ محترمہ یعنی سیدہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکمِ اطہر میں جلوہ افروز ہوئے۔ بروز جمعۃ المبارک، ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ آپ کو شہر کوفہ کے نزدیک میدانِ کربلا میں شہید کر دیا گیا۔ سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید

کیا تھا جس کو سنان بن ابوسنان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ شمر ذی الجوشن نے آپ کو شہید کیا تھا۔ خولی بن یزید اصبحی نے اس راکب دوش پیمبر، حضرت علی المرتضیٰ کے نور نظر اور حضرت سیدہ خاتون جنت کے لخت جگر کا سر مبارک جسم اطہر سے جدا کیا، یہ بدبخت قبیلہ حمیر کا رہنے والا تھا۔ سر مبارک کو (بصرہ اور کوفہ کے گورنر) عبداللہ بن زیاد کے پاس لے گیا اور یہ شعر پڑھے:

اوقر رکابی فضۃ و ذھبا	میری اونٹنی کو سونے اور چاندی سے بھر دیجیے۔
انی قتلت الملک المحجبا	میں نے کسی سے نہ ملنے والے بادشاہ کو قتل کیا ہے۔
قتلت خیر الناس اُمًّا و ابًا	میں نے ماں اور باپ کی طرف سے بہترین انسان کو قتل کیا ہے
وخیرھم اذ ینسبون نسبًا	اور جب وہ نسب بیان کریں تو نسب میں وہ بہتر ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ شمر بدبخت نے حضرت حسین کے ساتھ آپ کے بھائیوں اور اولاد وغیرہ سے اہل بیت اطہار کے تئیس افراد کو شہید کیا۔ شہادت کے روز حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ کہ عبداللہ بن زیاد چھ سال بعد عاشورے کے روز ہی قتل کیا گیا۔ اسے ابراہیم بن مالک الاشتر نخعی نے میدان جنگ میں پچھاڑا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے پاس بھیج دیا۔ مختار نے اس کا سر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بھیج دیا اور انھوں نے حضرت علی بن حسین یعنی امام زین العابدین کے سپرد کر دیا۔ حضرت حسین سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ان کے صاحبزادے علی بن حسین، ان کی دو صاحبزادیوں یعنی فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ خولی میں خاء مفتوح، واؤ ساکن، لام مفتوح اور یائے تحتانی مشدد ہے۔ سکینہ میں سین مضموم اور کاف مفتوح ہے۔

۱۶۲۔ حضرت حصین بن وحوح

یہ انصاری تھے۔ اہل مدینہ میں ان کی مرثیں مشہور تھیں کہا جاتا ہے کہ ان کو بڑی اذیتیں پہنچا کر شہید کیا گیا تھا۔

۱۶۳۔ حضرت حکم بن سفیان

یہ ثقفی ہیں۔ ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔

۱۶۴۔ حضرت حکم بن عمرو غفاری

یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں ہیں بلکہ غفار بن نُمَیل کے بھائی نُعَیلہ کی اولاد سے ہیں۔ نُمَیل میں میم مضموم اور لام اول مفتوح ہے۔ ان کا شمار علمائے بصرہ میں ہوتا ہے انھوں نے مرو کے مقام پر وفات پائی جب کہ بعض کے نزدیک بصرہ کے اندر ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی جماعت ہے۔

۱۶۵۔ حضرت حکیم بن حزام

یہ قریشی اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے۔ واقعہ فیل سے تیرہ سال پہلے خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے۔ دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں کے اندر یہ معززین میں شمار کیے گئے۔ فتح مکہ کے وقت دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اندر ۵۴ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے عمر عزیز کی ایک سو بیس منزلیں طے کیں۔ ساٹھ دور جاہلیت کے اندر اور

ساٹھ سال دورِ اسلام میں زندہ رہے۔ یہ بڑے زیرک، مدبر، فاضل اور متقی صحابہ کرام میں شمار ہوتے تھے۔ شروع میں یہ مؤلفۃ القلوب میں شمار ہوتے تھے لیکن تھوڑے عرصے بعد ہی بڑے کامل الایمان شمار ہونے لگے۔ دورِ جاہلیت میں بھی انہوں نے سو غلام آزاد کیے اور سواری کے لیے سو اونٹ خیرات کیے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔

۱۶۶۔ حضرت حکیم بن معاویہ

یہ قبیلہ قیر کے رہنے والے تھے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نے فرمایا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۷۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب

ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز چچا اور رضاعی بھائی بھی تھے کیوں کہ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔ یہ اللہ کے شیر اور بڑے جری تھے۔ بعثت کے دوسرے سال ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ چھٹے سال میں مسلمان ہوئے تھے جب کہ حضور دارِ ارقم میں تشریف رکھتے تھے۔ ان کے مسلمان ہونے سے اسلام و مسلمین کو بڑی عزت و شوکت حاصل ہوئی۔ غزوۂ بدر میں شریک ہونے (اور نمایاں کارنامہ پیش کرکے اللہ اور رسول کا شیر ہونے کا لقب پایا)۔ غزوۂ اُحد میں (نامی گرامی پہلوانوں کو پچھاڑتے جا رہے تھے کہ) شہید کر دیے گئے۔ وحشی بن حرب نے انہیں دھوکے سے شہید کیا تھا (جب کہ یہ ابن سباع نامی پہلوان کو پچھاڑ کر آگے بڑھ رہے تھے۔ وحشی بعد میں مسلمان ہو گئے اور مسیلمہ کذاب کو انہوں نے ہی واصلِ جہنم کیا تھا)۔ حضرت حمزہ دنیاوی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار سال بڑے تھے۔ حافظ ابن عبد البر کے نزدیک یہ قول درست نہیں ہے کہ ثویبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو آگے پیچھے دو وقتوں میں دودھ پلایا ہو۔ بعض کے نزدیک حضرت حمزہ آپ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابو عمارہ میں عین مضموم ہے۔ ثویبہ میں ثاء مضموم، واؤ مفتوح اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۱۶۸۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی

ان کا شمار اہلِ حجاز میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اسی سال کی عمر گزار کر انہوں نے ۶۱ھ میں وفات پائی۔

۱۶۹۔ حضرت ابو حمید

یہ سعد انصاری خزرجی ساعدی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا اسم گرامی عبد الرحمٰن ہے لیکن نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۷۰۔ حضرت حنظلہ بن ربیع

یہ بنو تمیم سے ہیں۔ انہیں کاتب بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے وحی کی کتابت بھی کروایا کرتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے قرقیا چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابو عثمان نہدی اور یزید بن شخیر نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت معاویہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

۱۷۱۔ حضرت ابو حنظلہ

ان کا اسم گرامی سہل ہے اور یہ عبد اللہ حنظلیہ کے صاحبزادے ہیں۔ دراصل حنظلیہ ان کی پردادی کا نام تھا اور یہ حضرات ان کی جانب ہی منسوب ہوتے اور شہرت پاتے تھے۔

۱۷۲۔ حضرت حُوَیِّصہ یہ مسعود بن کعب انصاری کے صاحبزادے اور حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے لیکن اپنے چھوٹے بھائی سے بعد میں ایمان لائے تھے۔ غزوۂ احد و غزوۂ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے محمد بن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حُوَیِّصہ میں حاء مضموم واؤ مفتوح اور یاء مکسور و مشدد ہے۔

صحابیات

۱۷۳۔ حضرت اُمِّ حبیبہ یہ امہات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کا نام رملہ تھا۔ قریش کے مدبر ابوسفیان بن صخر بن حرب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت صفیہ ہے جو حضرت ابوالعاص کی صاحبزادی اور حضرت عثمان ذی النورین کی پھوپھی تھیں۔ ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کب اور کہاں نکاح ہوا اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اعلانِ نبوت کے چھ سال بعد حبشہ میں ان کا عقد واقع ہوا اور نجاشی شاہِ حبشہ نے مہر چار لاکھ درہم اپنے پاس سے دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لانے کے لیے حضرت شرحبیل بن حسنہ کو بھیجا جو انہیں لے کر آئے اور یہاں ایک مدت کے بعد زفاف مدینہ منورہ میں ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کا نکاح حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کروایا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کے اندر ۴۴ھ میں وفات پائی۔

۱۷۴۔ حضرت ام حرام یہ قبیلہ بنی نجار کے ملحان بن خالد کی صاحبزادی اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ دولتِ اسلام سے مشرف ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت گاہے بگاہے ان کے ہاں قیلولہ کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ رومیوں کے خلاف جہاد ہو رہا تھا جس میں اپنے شوہر کے ساتھ یہ بھی گئیں اور شہادت کا شرف حاصل کیا۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ کنیت ہی معلوم ہے اور ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ان کی قبر قبرص کے مقام پر ہے جس کو غالباً آج کل قبرص کہتے ہیں۔ حضرت ام حرام سے ان کے بھانجے حضرت انس بن مالک اور ان کے شوہر حضرت عبادہ بن صامت نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات خلافتِ عثمانی میں ہوئی۔ ملحان میں میم مکسور اور لام ساکن ہے۔

۱۷۵۔ حضرت ام حُصَین یہ قبیلہ احمس کے اسحٰق کی صاحبزادی ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تھیں۔ ان کے صاحبزادے یحییٰ بن حصین وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۶۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق یہ فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور ام المؤمنین ہیں۔ ان کی والدۂ محترمہ کا نام حضرت زینب بنت مظعون ہے۔ پہلے یہ حضرت خُنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں اور ان کے ساتھ ہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ غزوۂ بدر کے بعد حضرت خنیس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کو یکے بعد دیگرے ان کا پیغام دیا لیکن دونوں حضرات نے ایسی خاموشی اختیار کی جو حضرت عمر کے لیے تعجب خیز تھی۔ آخر کار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پیغام قبول فرمایا اور ۳ھ میں حضرت حفصہ کو امہات المؤمنین میں شامل فرمایا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک طلاق دے دی تھی

لیکن وحی نازل ہونے پر آپ نے ان سے رجوع فرمایا کیوں کہ یہ دن میں بہت روزے رکھتیں، راتوں کو بہت زیادہ عبادت کرتی تھیں یہ جنت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں گی۔ انہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ کرام و تابعین عظام کی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۷- حضرت حلیمہ یہ ابو ذویب کی صاحبزادی ۱ور قبیلہ بنی سعد کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے ابولہب کی لونڈی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ حلیمہ نے اپنے جس بچے کی باری کے دودھ سے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اس کا نام عبداللہ بن حارث تھا۔ حارث کی جو صاحبزادی یعنی عبداللہ بن حارث کی جو بہن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گود کھلایا کرتی اس کا نام شیماء ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس لوٹایا تھا بعض حضرات کا قول ہے کہ آپ کو پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا۔ حضرت حلیمہ کا ذکر باب البر والصلۃ میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۸- حضرت حمنہ یہ جحش کی صاحبزادی، ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن اور قبیلہ اسد کی رہنے والی تھیں ان کے والد قریشی ہاشمی تھے، یہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی زوجیت میں رکھا۔

تابعین

۱۷۹- حارث بن اعور یہ عبداللہ اعور حارثی ہمدانی کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اصحاب میں شمار کیے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی سے انہوں نے چار حدیثیں سنی ہیں، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے عمرو بن مرہ اور شعبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے ان کے متعلق کہا کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر فقیہ اور فرائض کا علم رکھنے والے تھے۔ انہوں نے کوفے کے اندر ۶۵ھ میں وفات پائی۔

۱۸۰- حارث بن وجیہ یہ وجیہ راسبی کے صاحبزادے ہیں اور مالک بن دینار سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۱- حارث بن سُوَید یہ سوید تمیمی کوفی کے صاحبزادے اور کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ محدثین کے نزدیک بہت ہی قابل اعتماد ہیں، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ابراہیم تیمی نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آخری دور میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا تھا۔

۱۸۲- حارث بن شہاب یہ شہاب حرمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ ابو اسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے طاؤس اور اعمش نے روایت کی ہے کتنے ہی محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳- حارث بن مسلم ان کے والد مسلم ہیں جو بنی تمیم سے تھے ان کی احادیث شامیوں میں مشہور تھیں۔ ان سے عبدالرحمٰن

بن حسان نے روایت کی ہے۔

۱۸۴۔ حارثہ بن ابی الرجال

یہ اپنے والد ماجد حضرت ابو الرجال اور اپنی دادی جان حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے

۱۸۵۔ حارثہ بن مضرب

یہ مضرب عبدی کوفی کے صاحبزادے اور مشہور تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۸۶۔ حبیب بن سالم

یہ سالم مولیٰ نعمان بن بشیر کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مکاتب بنادیا تھا۔ انہوں نے محمد بن منتشر وغیرہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۷۔ ابو جحیفہ

ان کا اسم گرامی عمرو بن نصر خارجی ہمدانی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۸۔ حجاج بن حجاج

یہ حجاج احول اسلمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ باہلی بصری ہیں۔ انہوں نے فرزدق، قتادہ اور محدثین کی ایک جماعت سے روایت کی ہے۔ ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع روایت کرتے ہیں۔ ائمہ حدیث نے ان کی توثیق کی ہے۔ انہوں نے ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۱۸۹۔ حجاج بن حسان

یہ حسان حنفی ہیں جو بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں تابعین میں شمار کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دیگر صحابہ کرام سے حدیثیں سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۹۰۔ حجاج بن یوسف

یہ ثقفی تھے۔ عبد الملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کے گورنر اور ظلم و ستم میں اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی حجاج کے ہاتھوں ... گورنر مقرر کیا گیا۔ چھپن سال کی عمر میں واسط کے مقام پر ۹۵ھ میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب مناقب قریش میں آتا ہے۔ ان کی موت کا واقعہ حضرت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں حرف سین کے تحت آئے گا۔

۱۹۱۔ حرب بن عُبید اللہ

یہ عبید اللہ ثقفی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے نام اور مرویات میں اختلاف ہے۔ ان سے عطاء بن سائب نے احادیث نقل کی ہیں لیکن ان کے نام حرب کے باعث اسناد میں بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مثلاً ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے عطاء سے، انہوں نے حرب سے، انہوں نے اپنے ماموں جان سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ——— دوسری سند یوں ہے کہ ابو الاحوص نے روایت کی عطاء سے انہوں نے حرب سے انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے ——— تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے، انہوں نے روایت کی حرب بن ہلال ثقفی سے اور انہوں نے اپنے نانا جان سے ——— امام ابوداؤد کی روایت میں سند یوں ہے۔ امام ابوداؤد نے روایت کی حرب بن عُبید اللہ سے، انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے اور یہی روایت زیادہ مشہور ہے۔ ان کی روایت یہود و نصاریٰ سے عشر لینے کے بارے میں ہے۔

۱۹۲- ابو حرہ

ان کا اسم گرامی حنیفہ الرقاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے ایک حدیث روایت کی ہے ۔ جو باب الغصب کے اندر ۔ الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ کے لفظوں میں موجود ہے۔ ابو حرہ میں حاء مضموم اور راء مشدد ہے۔

۱۹۳- حرام بن سعید

یہ حضرت سعید محیصہ کے صاحبزادے اور انصاری حارثی ہیں۔ ان کی کنیت ابو نعیم ہے۔ ان کا تابعین میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے عمر عزیز کی ستر منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۱۳ھ میں وفات پائی۔

۱۹۴- ابن حزم

ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کے صاحبزادے کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو حبہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔

۱۹۵- حسن بصری

ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ ابو الحسن بصری کے صاحبزادے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد ماجد کا نام یسار ہے جو قبیلہ بنی سبی میسان سے تھے اور انہیں ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے دو سال پہلے مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست مبارک سے ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ ان کی والدہ محترمہ رضا کارانہ طور پر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ اگر کسی وقت ان کی والدہ ماجدہ کہیں چلی جاتیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں بہلانے کے لیے اپنی پستان مبارک ان کے منہ میں دے دیا کرتیں۔ قدرت خداوندی سے ان کی پستان میں دودھ اتر آتا اور یہ پی لیا کرتے تھے۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ امام حسن بصری جو سرچشمۂ علم و حکمت بنے وہ اسی مبارک دودھ کا کرشمہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مدینہ منورہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی سے ملاقات کرنا صحیح ثابت نہیں ہو سکا۔ اس لیے کہ حسن بصری جس وقت بصرہ کو جا رہے تھے اور ابھی وادی القریٰ میں تھے تو حضرت علی اس وقت بصرہ سے تشریف لا چکے تھے۔ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ کتنے ہی صحابہ کرام سے روایت کی ہے اور ان سے بھی بعض تابعین و تبع تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ اپنے وقت میں علم و فن، زہد و عبادت اور تقویٰ و ورع میں امام زمانہ تھے۔ رجب ۱۱۰ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۱۹۶- حسن بن راشد

یہ علی بن راشد واسطی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ابو الاحوص اور ہشیم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد، امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں۔ یہ ائمہ حدیث کے یہاں بڑے صادق ہیں۔ ۲۳۳ھ میں وفات پائی۔

۱۹۷- حسن بن علی الہاشمی

یہ علی الہاشمی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان سے مسلم بن قتیبہ نے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہیں۔

۱۹۸۔ حسن بن جعفر

یہ ابو جعفر جعفری کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نافع اور حضرت ابن الزبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ حالانکہ یہ بڑے صالح علماء میں سے تھے۔ سنہ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۱۹۹۔ حفص بن سلیمان

یہ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمرو الاسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے یہ قرأت میں قابل اعتماد ہیں۔ حدیث میں نہیں۔ امام بخاری نے فرمایا محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں۔ سنہ ۱۸۰ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر نوے برس کی ہوئی۔

۲۰۰۔ حفص بن عاصم

یہ حفص بن عاصم بن الخطاب ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں ان پر لوگوں کا اعتماد ہے۔ اجلہ تابعین میں سے ہیں۔ بہت زیادہ احادیث مبارکہ کو نقل کرنے کا شرف انہیں حاصل ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث کرتا ہے۔

۲۰۱۔ حکیم بن الاثرم

یہ بنی تمیم سے ہیں اور حسن سے روایت کی ہے جب کہ ان سے عمران اور حماد بن سلمہ نے۔ یہ حدیث میں بہت پچھے مانے جاتے ہیں۔

۲۰۲۔ حکیم بن ظہیر

یہ ظہیر فزاری کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے حضرت علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولابی نے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۲۰۳۔ حکیم بن معاویہ

یہ معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ حدیث کی روایت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے بہز جریری نے ان سے روایات سنی ہیں۔

۲۰۴۔ حماد بن ابی سلیمان

یہ ابو سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔ ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کو سنا اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہما نے روایت کی ہے۔ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوئے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات سنہ ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

۲۰۵۔ حماد بن ابی حمید

یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے قعنبی نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۲۰۶۔ حماد بن زید

یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد علماء میں سے ہیں۔ ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انہوں نے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۷۹ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ آخر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

۲۰۷۔ حماد بن سلمہ

یہ سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمۃ الربعی ہے۔ یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور

حمید الطویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے اَئمہ میں ان کو شمار ہوتا ہے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت عبادت اور تقوٰی میں مشہور ہیں ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت، حمید الطویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحیٰی بن سعید، ابن المبارک اور وکیع نے روایت کی ہے۔

۲۰۸- حمید بن عبدالرحمٰن یہ حضرت عبدالرحمٰن کے صاحبزادے عوف زہری قرشی مدنی کے پوتے ہیں۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے ۱۰۵ھ میں وفات پائی جب کہ انہوں نے عمر عزیز کی تہتر منزلیں طے کی تھیں۔

۲۰۹- حمید بن عبدالرحمٰن یہ حمیری بصری ہیں۔ بصرہ کے اَئمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں جلیل القدر قدمائے تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۰- حنش بن عبداللہ یہ عبداللہ صباحی کے صاحبزادے ہیں۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے۔ انہوں نے ۱۰۰ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۲۱۱- حنظلہ بن قیس الزرقی یہ قیس زرقی انصاری کے صاحبزادے ہیں: ثقات اہلِ مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے نافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحیٰی بن سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

تابعات

۲۱۲- اُمّ الحریر یہ حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں اور ان کی آزاد کردہ ہیں۔ ان کی احادیث کو محمد بن رزین نے اپنی والدہ ماجدہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ ان کی ایک حدیث اشراط الساعۃ میں آئی ہے۔ اُمّ الحریر میں حاء مفتوح اور پہلی راء مکسور ہے۔

۲۱۳- جسنام یہ صریم معاویہ کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے روایتِ حدیث کی ہے جب کہ ان سے عوف اعرابی روایت کرتے ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج تھیں۔ ابن ماکولا نے ان کے متعلق ایسا ہی لکھا ہے جب کہ حازمی نے تذکرہ لکھتے ہوئے ان کا نام خنشاء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض انہیں جسنام صریمیہ کہتے ہیں۔ حارث اور اسلم ان کے دو چچا بتائے جاتے ہیں۔ صریمیہ میں صاد مفتوح اور راء مکسور ہے۔ جسنا فعلاء کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے۔

۲۱۴- حفصہ بنت عبدالرحمٰن یہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔ یہ منذر کے نکاح میں تھیں جو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

خا ـــــــــــ صحابہ

۲۱۵۔ حضرت خارجہ بن حذافہ

یہ حذافہ قریشی عدوی کے صاحبزادے ہیں اور قریش کے ماہر سواروں میں سے ایک ہیں اور ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ ایک ہزار سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے یعنی وہ شخص ہیں کہ جن کو مصر والوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا یعنی ان کو ایک خارجی نے عمرو بن العاص سمجھ کر قتل کر دیا تھا جو ان تین اشخاص میں سے ایک تھا جنھوں نے حضرت علی، حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص کے قتل پہ اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ایک ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ ان کا فیصلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پورا ہوا اور باقی دونوں حضرات بچ گئے۔ خارجی کا قتل ۴۰ھ میں ہوا۔

۲۱۶۔ حضرت خالد بن الولید

یہ ولید قریشی کے صاحبزادے ہیں جو مخزومی تھے۔ ان کی والدہ لبابۃ الصغریٰ ہیں جو ام المؤمنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں۔ زمانۂ اسلام سے پہلے ان کا شمار شرفاء قریش میں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ۲۱ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباس، علقمہ اور جبیر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۷۔ حضرت خالد بن ہوذہ

یہ ہوذہ عامری کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی حرملہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ عزادہ کے پاس لوٹے اور اسے پہلے اسلام کی بشارت ان کو دی۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ خالد بن ہوذہ وہی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے لیے عہد نامہ لکھ کر دیا تھا۔

۲۱۸۔ حضرت خباب بن الارت

ان کی کنیت ابو عبداللہ تمیمی ہے۔ ان کو دورِ جاہلیت میں قید کر لیا گیا تھا۔ خزاعیہ نامی عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لائے تھے اور یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنھیں کفار نے دعوت اسلام قبول کرنے پر سخت تکالیف پہنچائیں۔ لیکن انھوں نے صبر کیا اور کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور وہیں ۳۷ھ میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۹۔ حضرت خبیب بن عدی

یہ عدی انصاری اوسی کے صاحبزادے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انھیں غزوۂ رجیع کے اندر ۳ھ میں قید کر لیا گیا تھا۔ پھر ان کو مکہ معظمہ لایا گیا اور حارث ابن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انھیں خبیب نے بدر کے دن حارث کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ حارث کے بیٹوں نے ان کو اس لیے خریدا تھا تاکہ اپنے باپ کے بدلے میں قتل کر دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ پھر انھیں مقامِ تنعیم میں لے جا کر سولی پر چڑھا دیا اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو راہِ خدا میں سولی دی گئی۔ ان سے روایت حدیث حارث بن برصاء نے کی۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرہ مانگ

لیا تاکہ وہ موئے زیر ناف صاف کریں۔ پھر حضرت خبیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا لیا جب کہ وہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ بچے کی ماں اس بات سے بالکل بے خبر تھی۔ جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس کی گھبراہٹ اور بے چینی کو حضرت خبیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور فرمایا تم اس سے ڈر رہی ہو کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا بمعصوم بچے کی والدہ کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بخدا میں نے خبیب کو زمانۂ اسارت میں ایک روز دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تازہ انگوروں کا خوشہ ہے جس میں سے وہ کھا رہے تھے جب کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل نہ تھا۔ اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق ہے جو خبیب کو کھاتے دیکھا گیا ہے۔ جب حضرت خبیب کو قتل کرنے کے لیے لے گئے تو حضرت خبیب نے فرمایا۔ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ ان کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا اور حضرت خبیب نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اور فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر کفار یہ خیال نہ کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کے لیے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیب نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔ اے اللہ! ان کفار کو ایک ایک شمار کر کے قتل کر دے اور ان سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔ اور پھر یہ دو شعر پڑھے:

فلست ابالی حین اقتل مسلما — علی ای شق کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالٰہ وان یشا — یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے سولی دی جا رہی ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے اللہ کی راہ میں قتل کرنے کے لیے کس کروٹ پر پچھاڑا جائے گا۔ اور یہ سب تکالیف مجھے اللہ کے راستے میں دی گئی ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دے۔

حضرت خبیب ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں صبر و استقامت کے ساتھ جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۰۔ حضرت ابو خراش

یہ حدرد اسلمی صحابی ہیں۔ خراش میں خاء مکسور اور راء غیر مشدد ہے۔ حدرد میں حاء مفتوح اور دال ساکن ہے۔

۲۲۱۔ حضرت حزیم بن الاخرم

یہ اخرم کے صاحبزادے اور شداد بن عمرو بن فاتک اسدی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کیے جاتے ہیں اور ان کو حزیم بن فاتک کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے اور بعض کے نزدیک کوفی ہیں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۲۲۔ حضرت خزیمہ بن ثابت

ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ یہ انصاری اوسی ہیں اور ذوالشہادتین کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں (کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو پورا نصاب یعنی دو گواہوں کے برابر قرار فرما دیا تھا)۔ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو یہ تلوار سونت کر شامیوں پر ٹوٹ پڑے اور جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کے صاحبزادے عبد اللہ و عمارہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ خزیمہ میں خاء مضموم اور زاء مفتوح ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے۔

۲۲۳- حضرت خزیمہ بن جزء

یہ جزء کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ السلمی ہے۔ ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان کا شمار عرب کے منفرد لوگوں میں ہوتا ہے۔ جزء میں جیم مفتوح اور زا ساکن ہے۔ بعض اصحابِ حدیث جزی جیم کی زیر اور زائے معجمہ کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے جیم کے کسرہ اور زائے معجمہ کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور حِبّان حائے مہملہ کے کسر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۴- حضرت ابو خلاد

یہ صحابی ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں۔ ان کی حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو فروہ ابو خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مومن کو دیکھو کہ اس کو دنیا کے بارے میں زہد عطا کیا گیا ہے اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لیے کہ وہ حکمت سکھائے گا اور دوسری روایتِ حدیث اسی طرح کی ہے لیکن ابو فروہ اور ابو خلاد کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابو مریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۵- حضرت خلاد بن السائب

یہ سائب بن خلاد کے صاحبزادے اور خزرجی ہیں۔ یہ اپنے والد محترم اور زید بن خالد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۶- حضرت خنیس بن حذافہ

یہ سہمی قرشی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں پھر غزوۂ احد میں حاضر تھے جس میں ان کو ایک گہرا زخم لگا اور وہ ناقابلِ برداشت ہوگیا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اس جہانِ فانی کو الوداع کہا۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ خنیس تصغیر ہے۔

صحابیات

۲۲۷- حضرت ام خالد بن سعید بن العاص الاموبیہ

یہ ام خالد اموبیہ ہیں۔ خالد سعید بن عاص کے صاحبزادے ہیں یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں جب یہ مدینہ منورہ میں لائی گئیں تو ابھی کم عمر ہی تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے کچھ لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۲۸- حضرت خدیجہ بنت خویلد

یہ خویلد بن اسد کی صاحبزادی قریشیہ ہیں۔ امہات المؤمنین میں سے ہیں۔ پہلے یہ ابو ہالہ بن زرارہ کی بیوی تھیں پھر ان سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا۔ اس کے بعد ان کا نکاح آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال تھی۔ اس سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا۔ اور نہ حضرت خدیجہ کی زندگی میں کسی عورت سے نکاح کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کی وفات ہوگئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خاتون ہیں جو عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم جو کہ حضرت ماریہ قبطیہ کے بطنِ اطہر سے ہیں، انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی۔ ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ معظمہ میں ہوگئی تھی۔ بعض نے کہا ہے چار سال قبل اور بعض نے تین سال قبل۔ اس وقت اعلانِ نبوت کیے ہوئے دس سال گزر چکے تھے۔

ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے ان کو مقام حجران میں دفن کیا گیا۔

۲۲۹- حضرت خولہ بنت ثامر یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصار کی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہیں۔ ان سے نعمان بن ابی العیاش زرقی نے روایت حدیث کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن فہد بن مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قیس کا لقب ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۰- حضرت خولہ بنت حکیم یہ خولہ بنت حکیم ہیں جو حضرت عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں۔ بڑی صالح متقی اور فاضل عورت تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۳۱- حضرت خولہ بنت قیس یہ قیس کی صاحبزادی ہیں اور قبیلہ جہنیہ کی رہنے والی تھیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ کے یہاں مروج ہیں۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت کی ہے۔ خربوذ میں خاء مضموم اور راء ساکن ہے۔

۲۳۲- حضرت خنساء بنت خذام یہ خذام ابن خالد کی صاحبزادی ہیں اور انصاریہ اسدیہ ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور دوسرے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے۔ خنساء میں خاء مضموم اور نون ساکن ہے۔ خذام میں خائے معجمہ مکسور اور ذال معجمہ بغیر تشدید کے ہے۔

تابعین

۲۳۳- خارجہ بن زید یہ حضرت زید بن ثابت انصاری مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے۔ اپنے والد محترم اور دوسرے کتنے ہی صحابہ کرام سے انہیں سماع حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کا شمار مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں ہوتا تھا۔ بڑے پختہ کار اور ثقہ ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی۔ انہوں نے سنہ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۲۳۴- خارجہ بن صلت یہ خارجہ بن الصلت برجمی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ بنو تمیم کی ایک شاخ کا نام براجم ہے جس سے یہ متعلق تھے۔ ان سے امام شعبی نے روایت کی ہے۔ اہل کوفہ کے نزدیک ان کی احادیث کا بڑا اعتبار تھا۔

۲۳۵- خالد بن عبداللہ یہ خالد بن عبداللہ واسطی طحان ہیں۔ جو حصین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ بڑے ہی صالح اور متقی انسان گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خریدا اور اپنے وزن کے برابر چاندی خیرات کی تھی۔ انہوں نے ۱۷۹ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ بعض کے نزدیک ۱۸۲ھ میں وفات پائی اور ان کی ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی تھی۔

۲۳۶- خالد بن معدان ان کی کنیت ابو عبداللہ شامی کلاعی ہے۔ یہ حمص کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ستر صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور یہ علماء شام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ ۱۰۴ھ میں وفات پائی اور ان کو مقام طرسوس میں دفن کیا گیا۔ معدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے۔ دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۷- ابو خزامہ یہ ابو خزامہ بن یعمر ہیں۔ یہ بنی الحارث کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے

زہری جیسے مشہور تابعی نے روایت کی ہے۔ خزامہ میں خاء مکسور اور زاء پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۸۔ خشف بن مالک یہ قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد اور اپنے چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے زید بن جبیر نے روایت کی ہے معتمد راوی ہیں۔ خشف میں خاء مکسور اور شین ساکن ہے۔

۲۳۹۔ ابو خلدہ یہ خالد بن دینار تیمی سعدی بصری ہیں جو درزی کا کام کیا کرتے تھے۔ ثقات تابعین میں سے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع نے روایت کی ہے۔ خلدہ خائے معجمہ کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ خیثمہ بن عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں اور ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں۔ ابو سبرہ جعفی کا نام یزید بن مالک ہے اور یہ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابو وائل سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی حضرت علی اور عبداللہ بن عمر وغیرہ صحابۂ کرام سے روایت کیا کرتے تھے اور ان سے اعمش، منصور اور عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں۔ دو لاکھ درہم کی مالیت کا سامان انہیں وراثت میں ملا جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا تھا۔ خیثمہ میں خاء مفتوح، یا ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔ سبرہ میں سین مفتوح اور باء ساکن ہے۔

کفّار

۲۴۱۔ ابن خطل یہ عبداللہ بن خطل تیمی کافر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ اسے قتل کر دیا گیا۔ خطل خائے معجمہ اور طائے مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

دال ـــــــ صحابہ

۲۴۲۔ حضرت دحیۃ الکلبی یہ دحیہ کلبی کے صاحبزادے اور عظیم مرتبہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۶ھ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے مسلمان ہونا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہ ہو سکا۔ یہ وہی صحابی ہیں کہ بعض اوقات حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے۔ یہ ملک شام چلے گئے اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت تک وہاں رہے۔ اکثر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ دحیہ دال کے کسرہ اور حائے مہملہ کے سکون اور بعد قبول دال یاء کے ساتھ ہے اسی طرح متعدد محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دحیہ دال کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ حضرت ابو الدرداء ان کا نام عویمر ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہوئے اور درداء ان کی صاحبزادی ہیں۔ انھوں نے کچھ تاخیر سے دعوت اسلام کو قبول کیا اور اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صالح اور متقی مسلمان تھے اور بڑے سمجھدار

اور صاحب حکمت عالم ہوئے ہیں۔ شام میں قیام پذیر رہے اور ۳۲ھ میں دمشق کے اندر وفات پائی۔

صحابیات

۲۴۴۔ حضرت ام الدرداء ان کا نام خیرۃ ہے۔ یہ ابو حدرد کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ یہ بڑی فاضل اور عقل مند صحابیات میں سے ایک ہیں۔ عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ، متقی اور متبع سنت تھیں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت ابو درداء سے دو سال قبل ہو گئی تھی۔ انہوں نے ملک شام کے اندر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

تابعین

۲۴۵۔ داؤد بن الحصین یہ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۱۳۵ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۴۶۔ داؤد بن صالح یہ صالح بن دینار کے صاحبزادے ہیں جو کھجوروں کی تجارت کیا کرتے تھے اور انصار کے آزاد کردہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ سالم بن عبداللہ اور اپنے والد ماجد اور اپنی والدہ ماجدہ سے روایت حدیث کرتے تھے۔

۲۴۷۔ ابن الدیلمی ان کا نام ضحاک ہے۔ یہ فیروز کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مصریوں میں مروج ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ دیلمی دال کے فتحہ سے منسوب ہے دیلم کی جانب۔ یہ ایک پہاڑ ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور فیروز میں فا مفتوح یا ساکن اور راء مضموم ہے۔

۲۴۸۔ ابو داؤد الکوفی ان کا نام نفیع ہے۔ حارث نابینا کے صاحبزادے اور کوفی ہیں۔ حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابو برزہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے شریک اور سفیان ثوری ہیں۔ محدثین کے نزدیک متروک ہیں کیونکہ رفض کی طرف مائل تھے۔ ان کا ذکر کتاب العلم میں آیا ہے۔

ذال ـــــ صحابہ

۲۴۹۔ حضرت ابوذر الغفاری ان کا نام جندب ہے۔ جنادہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ عظیم المرتبت، تارک الدنیا اور صابرین، صحابہ کرام میں سے ہیں۔ بالکل شروع شروع اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں۔ اپنی قوم میں واپس آ گئے تھے اور ایک مدت تک ان کے پاس رہے غزوۂ خندق کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر خدمت ہو گئے پھر مقام ربذہ میں قیام پذیر رہے

اور ربذہ میں ۳۲ھ کے اندر خلافتِ عثمانی کے زمانہ میں وفات پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی عبادت خداوندی میں وقت گزارتے تھے۔ ان سے بے شمار صحابہ اور تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۵۰۔ حضرت ذو مخمر میم کے کسرہ، خائے معجمہ کے سکون یائے موحدہ کے فتحہ کے ساتھ۔ نجاشی کے بھتیجے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے اور ان کی احادیث ان ہی میں ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ حضرت ذوالیدین یہ قبیلہ بنی سلیم کے ایک فرد ہیں۔ ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے۔ صحابی اور حجاز کے رہنے والے ہیں۔ جس نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا اس میں یہ موجود تھے۔ الخرباق خائے معجمہ کے کسرہ رائے مہملہ کے سکون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہے۔

کفار

۲۵۲۔ ذوالسویقتین یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہوگا جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا۔

راء ——— صحابہ

۲۵۳۔ حضرت رافع بن خدیج ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ حارثی انصاری ہیں۔ جنگ احد میں ان کو تیر لگا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں۔ ان کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک چلا۔ ۷۳ھ میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ چھیاسی سال کی عمر پائی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ خدیج خائے معجمہ کے فتح، دال کے کسرہ اور آخر میں جیم معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ حضرت رافع بن عمرو یہ رافع بن عمرو غفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن الصامت نے روایت حدیث کی ہے۔ اکل ثمر کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ حضرت رافع بن مکیث یہ قبیلہ جہینہ کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے بلال اور حارث روایت کرتے ہیں۔ مکیث میں میم کا فتحہ، کاف کا کسرہ اور دو نقطوں والے یائے کا سکون آخر میں ثائے مثلثہ ہے۔

۲۵۶۔ حضرت رافع اسلم یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے زیادہ کنیت مشہور ہے۔ یہ قبطی تھے۔ پہلے حضرت عباس کے غلام تھے۔ انھوں نے ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام کی بشارت دی گئی تو آپ نے اسی خوشی میں انھیں آزاد کر دیا۔ انھوں نے غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند روز قبل ہوئی۔

۲۵۷۔ حضرت رباح بن الربیع یہ رباح بن الربیع اسدی کاتب ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج ہیں۔ قیس بن

زہیر ان سے روایت کرتے ہیں۔ الاسیدی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتحہ اور آخر میں دال اور یاء دونوں مشدد ہیں۔

۲۵۸۔ حضرت ربیعہ بن الحارث
یہ حارث بن عبد المطلب بن ہاشم کے صاحبزادے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کو شرف صحبت و روایات حاصل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ۲۳ھ میں اس جہانِ فانی کو الوداع کہا۔ ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا ہے اور یہ اسی لیے فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں ربیعہ کے ایک صاحبزادے جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۵۹۔ حضرت ربیعہ بن عمرو
یہ عمرو جرشی کے صاحبزادے ہیں۔ واقدی بیان کرتے ہیں کہ یہ راہط کے خروج کے روز قتل کر دیے گئے۔

۲۶۰۔ حضرت ربیعہ بن کعب
یہ کعب کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو فراس اسلمی ہے۔ ان کا شمار اہلِ مدینہ میں کیا جاتا ہے۔ اصحابِ صُفہ میں سے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم بھی رہے اور قدیم صحابہ کرام میں سے ہیں اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے۔ انہوں نے ۶۳ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۶۱۔ حضرت ابو رزین
ان کا نام لقیط ہے۔ یہ عامر بن صبرہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر حرف لام کے تحت آئے گا۔

۲۶۲۔ حضرت رفاعہ بن رافع
ان کی کنیت ابو معاذ ہے۔ یہ زرقی انصاری ہیں۔ یہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور دوسرے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنگِ جمل اور جنگِ صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت معاویہ کے دورِ خلافت کے آغاز میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۲۶۳۔ حضرت رفاعہ بن سموال
یہ سموال قرظی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر عبد الرحمٰن بن الزبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے۔ سموال میں سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتحہ ہے۔ میم ساکن اور واؤ غیر مشدد ہے۔ الزبیر میں زاء مفتوح اور باء مکسور ہے جب کہ بعض نے زاء کا ضمہ اور باء کا فتحہ پڑھا ہے۔ حضرت رفاعہ امہات المومنین میں سے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ماموں تھے۔

۲۶۴۔ حضرت رفاعہ بن عبد المنذر
یہ انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ابو لبابہ ہے۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

۲۶۵۔ حضرت رکانہ بن عبد یزید
یہ ہاشم بن عبد المطلب قرشی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بڑے طاقتور پہلوان تھے۔ ان کی احادیث حجازی میں ملتی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ رکانہ میں راء مضموم اور کاف غیر مشدد ہے۔

۲۶۶۔ حضرت ابو رمثہ یہ رفاعہ بن یثربی کے صاحبزادے امراء القیس کی اولاد میں سے تھے۔ بعض نے کہا کہ زید بن مناۃ بن تمیم کے بیٹے تھے اور ان کے والد کے نام میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام رفاعہ اور بعض زید بن منات بتاتے ہیں۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا شمار محدثین کوفہ میں ہوتا ہے۔ ایاد بن لقیط نے ان سے روایت کی ہے۔ رمثہ میں راء مفتوح، میم ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔

۲۶۷۔ حضرت رویفع بن ثابت یہ ثابت ابن سکن کے صاحبزادے اور انصاری ہیں لیکن ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ان کو ۴۶ھ میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر کر دیا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ رویفع رافع کی تصغیر ہے اور حنش میں حاء اور نون دونوں مفتوح اور شین ساکن ہے۔

۲۶۸۔ حضرت ابو ریحانہ یہ شمعون ابن زید کے صاحبزادے ہیں۔ بنو قریظہ سے انصاری ہیں یعنی انصار کے حلیف ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی صاحبزادی حضرت ریحانہ ہیں جو بڑی عابدہ فاضلہ اور تارک الدنیا رہیں یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی۔

صحابیات

۲۶۹۔ حضرت الربیع بنت معوذ یہ معوذ کی صاحبزادی اور انصار میں سے ہیں۔ بڑی عزت والی خاتون ہیں۔ ان کی احادیث اہلِ مدینہ اور اہلِ بصرہ کے ہاں مروج ہیں۔ الربیع میں راء مضموم، باء مفتوح اور یاء تشدید کے ساتھ مکسور ہے۔

۲۷۰۔ حضرت الربیع بنت النضر یہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس بن مالک انصاری کی پھوپھی، ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابیات کے ذیل میں آتا ہے وہ ربیع بنت معوذ ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۲۷۱۔ حضرت ام سلیم ان کا نام ام سلیم ہے اور ملحان کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت انس ابن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ان کا ذکر حرف سین میں آئے گا۔

تابعین

۲۷۲۔ ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن یہ جلیل القدر تابعی اور مدینہ منورہ کے مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ حضرت انس ابن مالک اور حضرت سائب ابن یزید سے احادیث سنا کرتے تھے اور ان سے سفیان ثوری اور امام مالک بن انس نے روایت کی ہے ۱۳۶ھ میں انہوں نے اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۲۷۳۔ ابو رجاء ان کا اسم گرامی عمران بن تیم عطاردی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ہی اسلام لانے

اسلام قبول کر لیا تھا لیکن زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ یہ بڑے عالم باعمل، سن رسیدہ بزرگ اور ماہرین قرأت سے ہوئے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ صحابۂ کرام سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ یہ ۷۴ھ میں فردوس مکین ہوئے تھے۔

کفار وغیرہ

۲۷۴- ابورافع بن حقیق اس کا نام عبداللہ ہے اور یہود کے تاجروں میں سے تھا۔ اس کا ذکر باب المعجزات کے اندر حدیث براء میں آیا ہے۔ حقیق میں حاء مضموم اور پہلا قاف مفتوح ہے۔

۲۷۵- رعل بن مالک یہ مالک بن عوف کا بیٹا اور ان قبائل فرآد وغیرہ میں سے تھا جن کے لیے ایک مہینے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت میں بربادی کی دعا فرمائی اور جن پر لعنت بھیجتے رہے تھے۔ رعل میں را مکسور اور عین ساکن ہے۔

زاء ــــــــ صحابہ

۲۷۶- حضرت زاہر بن الاسود یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں۔ یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ کوفہ میں مقیم رہے اور ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۷۷- حضرت الزبیر بن العوام ان کی کنیت ابو عبداللہ قریشی ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ، عبدالمطلب کی صاحبزادی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ ماجدہ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر سولہ سال کی تھی۔ اس پر ان کے چچا نے دھوئیں سے ان کا دم گھونٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام چھوڑ دیں مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے۔ انہوں نے سب سے پہلے تلوار اللہ کے راستے میں سونتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں ڈٹے رہے اور یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کا قد لمبا اور رنگ گورا تھا۔ بدن پر گوشت کم تھا۔ ان کے بدن پر بہت زیادہ بال تھے۔ ہلکے رخساروں والے تھے۔ ان کو مقام سفوان میں جو بصرہ کی سرزمین میں ہے عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں شہید کر دیا تھا۔ انہوں نے چونسٹھ سال کی عمر پائی۔ اوّل وادی سباع میں دفن کیا گیا پھر بصرہ کی طرف منتقل کیے گئے اور وہاں ہی ان کی قبر کا ہونا مشہور ہے۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور عروہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۷۸- حضرت الزبیدی یہ زبیدی ہیں زائے معجمہ کے پیش اور بائے موحدہ کے زبر کے ساتھ۔ ان کی نسبت زبید کی طرف کی جاتی ہے۔ ان کا نام منبسر بن سعد بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا صحابۂ کرام میں سے ہونا محقق نہیں ہے۔

۲۷۹- حضرت زرارہ بن ابی اوفی یہ ابی اوفی کے صاحبزادے اور صحابی ہیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔

۲۸۰- حضرت زارع بن عامر یہ عامر عبدالقیس کے صاحبزادے ہیں۔ وفد عبدالقیس میں شامل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان کی حدیث اہل بصرہ میں مروّج ہیں۔

۲۸۱۔ حضرت ابوزہیر انمیری ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۸۲۔ حضرت ابوزید الانصاری انہوں نے اپنے حافظے سے آنحضرت کے عہد مبارک میں قرآن پاک کو جمع کیا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعید بن عمیر اور بعض نے قیس بن السکن بتایا ہے۔

۲۸۳۔ حضرت زیاد بن الحارث یہ حارث صدائی کے صاحبزادے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کے پاس مؤذن بھی رہے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ صدائی میں صاد مضموم ہے اور دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۸۴۔ حضرت زیاد بن لبید یہ لبید کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انصاری زرقی ہیں۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کو حضرموت کا گورنر بھی بنایا گیا تھا۔ ان سے عوف بن مالک اور ابوالدرداء نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

۲۸۵۔ حضرت زید بن ارقم ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ کوفہ میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۶۸ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۸۶۔ حضرت زید بن ثابت یہ انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب ہیں۔ جب مدینہ منورہ میں آئے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ ان کا شمار جلیل القدر صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تدوینِ قرآن مجید میں بڑا حصہ لیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن پاک کی کتابت کا فریضہ بھی سرانجام دیا اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔ مدینہ منورہ کے اندر ۴۵ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا اور انہوں نے چھپن برس کی عمر پائی۔

۲۸۷۔ حضرت زید بن الحارثہ ان کی کنیت ابواسامہ ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ سعدی بنت ثعلبہ ہیں جو بنی معن میں سے تھیں۔ ان کی والدہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس گئیں تو بنی معن ہی جبر کے ایک لشکر نے ان کے قبیلے پر چھاپہ مارا اور جب ان لوگوں کا گزر بنی معن کے ان گھروں پر ہوا جو ان کی ننھیال والوں کے تھے تو وہ حضرت زید بن حارثہ کو اٹھا کر لے گئے جب کہ ان کی عمر آٹھ سال تھی اور عکاظ کے بازار میں فروخت کرنے کے لیے پیش کیا۔ چنانچہ حکیم بن حزام بن خویلد نے انہیں چار سو درہم میں اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے خرید لیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا گیا۔ جب ان کے خاندان والوں کو علم ہوا تو ان کا والد حارثہ اور ان کا چچا کعب دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور فدیہ دے کر انہیں لے جانا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو پورا اختیار دے دیا کہ چاہو میرے پاس رہو اور چاہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت زید نے اپنے باپ اور چچا پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ عاطفت کو ترجیح دی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

احسانات ان پر والدین سے بھی بڑھ کر تھے۔ جنھیں حضرت زید فراموش نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مقامِ حجر میں لے گئے اور حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا، لوگو: گواہ رہنا کہ میں نے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ اب یہ میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ چنانچہ اب انہیں زید بن محمد کے نام سے پکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ کلامِ الٰہی نازل ہونے لگا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لے پالکوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو کیونکہ ایسا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ چنانچہ اس وقت سے انہیں زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس سال چھوٹے تھے جبکہ دوسرے قول کے مطابق بیس سال چھوٹے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے دائرہ اسلام میں آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آزاد کردہ باندی حضرت اُم ایمن سے ان کا نکاح کر دیا جن سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تھے۔ پھر حضرت زید کا نکاح حضرت زینب بنت جحش سے ہوا لیکن زیادہ عرصہ نباہ نہ ہو سکا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ صحابہ کرام میں سے صرف ان کا اسمِ گرامی قرآن مجید میں لیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

فلما قضٰی زیدٌ منها وطرًا زوجنٰکها — جب زید نے اپنی خواہش پوری کر لی تو ہم نے اس عورت کا نکاح اے محبوب! تم سے کر دیا۔

جمادی الاولیٰ ۸ھ میں یہ غزوہ موتہ کے اندر لشکرِ اسلام کے امیر کی حیثیت میں دشمنانِ اسلام سے لڑ رہے تھے کہ شہید کر دیے گئے۔ اس وقت ان کی عمر پچپن سال تھی۔ ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۸۸- حضرت زید بن خالد

یہ قبیلہ جہینہ کے فرد تھے اور کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ عمرِ عزیز کی پچاسی منزلیں طے کرنے کے بعد وہیں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ ان سے حضرت انس اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۸۹- حضرت زید بن خطاب

یہ قرشی عدوی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی ہیں۔ ان کا شمار مہاجرینِ اولین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے اندر مسیلمہ کذاب کے لشکر سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۹۰- حضرت زید بن سہل

یہ نام کی نسبت اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کا ذکر حرفِ طا کے تحت آئے گا۔

صحابیات

۲۹۱- حضرت زینب بنت جحش

یہ جحش کی صاحبزادی اور امہات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام امیمہ ہے جو عبد المطلب کی صاحبزادی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ حضرت زید بن حارثہ نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنہ ۵ھ میں ان سے نکاح کیا تھا۔ حضرت زینب تمام ازواج مطہرات میں سے حضور کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ ان کا پہلا نام "برہ" تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی شان میں فرماتی ہیں۔ "کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر دین میں نہیں ہے یہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہیں جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان لڑانے والی ہیں مزید فرمایا کہ یہ سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ قرابت رکھنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں۔ مدینہ منورہ کے اندر سنہ ۲۰ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا اور بعض نے کہا ہے کہ سنہ ۲۱ھ میں۔ انہوں نے ترپن سال کی عمر پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۲۹۲۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ ام سلمہ جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کی بیٹی ہیں ان کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر نام زینب رکھ دیا یہ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن زمعہ کی زوجیت میں رہیں۔ اپنے دور میں سب سے زیادہ فقہ کو جاننے والی ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ واقعہ "حرہ" کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۳۔ حضرت زینب بنت عبداللہ یہ عبداللہ ابن معاویہ کی صاحبزادی اور قبیلہ بنو ثقیف کی رہنے والی ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت ابوسعید، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

تابعین

۲۹۴۔ زبیر بن عدی یہ عدی کے صاحبزادے اور ہمدانی کوفی ہیں۔ مقام رے کے قاضی تھے اور تابعی ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری نے روایت کی ہے ۱۳۱ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۵۔ زبیر العربی یہ بصری اور العربی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ روایت کرتے ہیں۔

۲۹۶۔ ابوالزبیر ان کا نام محمد بن اسلم ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں۔ آزاد کردہ ہیں۔ حکیم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مکہ معظمہ کے تابعین میں سے ہیں۔ ۱۲۵ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۷۔ زر بن حبیش یہ اسدی کوفی ہیں ان کی کنیت ابومریم ہے۔ انہوں نے دور جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور اتنے ہی زمانہ اسلام میں۔ یہ ملک عراق کے ان بہت بڑے قراء میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے تابعین اور غیر تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ زر زائے معجمہ کے کسرہ اور رائے مہملہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ حبیش میں حائے مہملہ پر فتحہ

اور یائے مشددہ پر زبر اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۸- زرارہ بن ابی اوفیٰ ان کی کنیت ابو حاجب جرشی ہے۔ بصرہ کے قاضی تھے۔ صحابہ کرام سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں انہوں نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ دریافت کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ کون کون سے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا الحال المرتحل اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرتحل کیا ہے۔ فرمایا کہ صاحب قرآن اول سے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھتا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اول تک پہنچ جائے۔ ان سے قتادہ اور عوف نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ایک روز امامت کرائی اور نماز میں فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ پڑھا اور چیخ ماری۔ ۹۳ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔

۲۹۹- ابو زرعہ ان کا نام عبیداللہ ہے۔ عبدالکریم کے صاحبزادے ہیں۔ مقام رے کے رہنے والے ہیں۔ ایک بڑی جماعت سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں۔ قابل اعتماد اور ثقہ ہیں۔ حدیث کے علماء و مشائخ سے ہیں۔ جرح اور تعدیل کے جاننے والے تھے۔ ۲۰۰ھ میں ولادت ہوئی اور مقام رے کے اندر ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

۳۰۰- زمیل بن عباس یہ اپنے مولیٰ عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یزید بن الہاد نے۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۳۰۱- الزہری یہ زہری کا زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جد اعلیٰ تھے۔ اسی وجہ سے یہ زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے۔ عبداللہ کا نام ہے۔ شہاب کے صاحبزادے اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ کے جید علماء میں سے ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان سے قتادہ، مالک بن انس اور ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں "مجھے اس زمانہ میں زہری سے بڑا عالم نظر نہیں آیا"۔ مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے جن کو آپ نے دیکھا ہے کون زیادہ عالم ہے۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا فرماتے ہیں ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے کے اندر ۱۲۴ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۳۰۲- زہرہ بن معبد یہ معبد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عقیل ہے۔ یہ قرشی اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے احادیث کو سنا۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل مصر کے یہاں ہے۔

۳۰۳- زہیر بن معاویہ ان کی کنیت ابو خیثمہ جعفی ہے۔ یہ کوفی ہیں اور جزیرہ میں قیام پذیر رہے۔ یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں۔ ابو اسحٰق ہمدانی اور ابو الزبیر سے حدیث کو سننے والے ہیں۔ ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آیا ہے۔ ۱۷۳ھ میں وفات پائی۔

۳۰۴- زیاد بن حدیر ان کی کنیت ابو المغیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں۔ کوفی اور تابعی ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی سے احادیث سننے کا شرف انہیں حاصل ہے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں شعبی بھی شامل

ہیں۔ حدیر حائے حطی کے پیش اور دال مھملہ کے زبر، یائے تحتانی کے سکون اور راء مھملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۵- زید بن اسلم ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ، مدنی اور جلیل القدر تابعین کرام میں سے ہیں۔ صحابۂ کرام کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے سفیان ثوری، ایوب سختیانی اور مالک، ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے سنہ ۱۳۶ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۳۰۶- زید بن طلحہ ان سے سلمہ بن صفوان زرقی روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارے میں اخذ کی ہے۔

۳۰۷- زید بن کیبب یہ کیبب کے صاحبزادے عدوی ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ تابعی ہیں۔ ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کیبب تصغیر کا صیغہ ہے۔

۳۰۸- زید بن یحییٰ یہ دمشقی ہیں۔ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی نے روایت کی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔

تابعات

۳۰۹- زینب بنت کعب یہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور انصار کے بنی سالم بن عوف کے خاندان سے تابعی خواتین سے تھیں۔

سین ——— صحابہ

۳۱۰- حضرت سالم بن عُبَیدا شجعی اصحابِ صفہ سے تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ ہلال ابن یساف وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۱۱- حضرت سالم بن معقل یہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ملک فارس میں مقام اصطخر کے رہنے والے ہیں۔ آزاد شدہ صحابۂ کرام میں نہایت درجہ فاضل ہی نہیں بلکہ افضل و اکرم میں سے تھے۔ انہیں صحابہ میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ نبی کریم سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم ان چار افراد میں سے کسی ایک سے حاصل کرو۔ ان کے نام عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، سالم بن معقل، معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں ان کا شمار بدری صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کردہ تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ مسجد قباء میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے جب کہ مقتدیوں میں بشمول حضرت ابو بکر صدیق بہت سے اور صحابہ بھی شامل تھے۔ ان کی تلاوت سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے قاریوں کو پیدا فرمایا۔)

۳۱۲- حضرت سائب بن خلاد ان کی کنیت ابو سلہ تھی سنہ ۹۱ھ میں وفات پائی۔ ابن خلاد اور عطاء بن یسار ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے دورِ حکومت میں گزر رہے۔ ابو نعیم نے ان کا سنِ وفات [illegible] لکھا ہے۔

۳۱۳۔ حضرت سائب بن یزید ۲ھ میں ولادت ہوئی اور ۹۱ھ میں وفات پائی۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ ان سے امام زہری اور محمد بن یوسف نے روایت کی ہے۔ (ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں اپنی خالہ جان کے ساتھ خدمتِ نبوی میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دستِ شفقت رکھا، دعائے صحت کی۔ انھیں حضور کے وضو کے تبرک کے پینے کا شرف حاصل ہوا، مہرِ نبوت کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ مؤرخین نے ان کا سنِ وفات [illegible] لکھا ہے۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے صحابہ میں سب سے آخری فرد ہیں۔)

۳۱۴۔ حضرت سبرہ بن معبد یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں۔ ان کا شمار مصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے ربیع نے روایت کی ہے۔ سبرہ میں سین مفتوح ہے۔

۳۱۵۔ حضرت سراقہ بن مالک (قدید میں آمد و رفت رکھتے تھے۔ مکی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مشہور شعراء میں سے تھے۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ (ہجرت کے موقع پر اونٹوں کے لالچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعاقب کیا اور گھوڑے کا زمین میں دھنس جانے والا واقعہ انھیں کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ۲۴ھ میں حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد وفات پائی۔)

۳۱۶۔ حضرت سعد بن عبادہ ابو ثابت کنیت تھی۔ بارہ نقباء میں سے ہیں۔ انصار کے سرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ شان و شوکت میں سب سے بڑھ کر تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ڈھائی سال بعد ۱۵ھ میں سرزمینِ شام کے اندر ان کا انتقال ہوا۔ دوسری روایت کے مطابق ۱۱ھ میں حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ غسل خانہ میں مردہ پائے گئے جب دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ ان کے قتل کے بعد ایک نادیدہ آواز سنی گئی جس میں کسی کہنے والے نے کہا کہ ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا ہے۔ ہم نے ان کے قلب پر تیر چلائے جو خطا نہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں کسی جن نے شہید کیا تھا۔

۳۱۷۔ حضرت ابو سعید سعد بن مالک اپنی کنیت ابو سعید خدری سے زیادہ مشہور ہیں۔ صاحبِ علم، فہیم و فطین اور حافظِ قرآنِ کریم تھے۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ [illegible] سال کی عمر پا کر ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۳۱۸۔ حضرت سعد بن معاذ یہ معاذ کے صاحبزادے ہیں۔ انصار کے قبیلہ اشہل کی شاخ اوس سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعتِ عقبہ اول و ثانی کے درمیانی عرصہ میں مدینہ طیبہ کے اندر اسلام لائے۔ ان کے مشرف بہ اسلام ہونے پر ان کے تمام خاندان والوں اور قبیلہ بنی عبد الاشہل کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ انصار میں اس قبیلہ کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ یہ قبیلہ اجتماعی طور پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ جناب سعد کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سید الانصار کا خطاب دیا۔ قوم کے بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کیے جاتے تھے۔ جلیل القدر اور اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ انھیں غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جنگِ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ماہ بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے۔ انھوں نے سینتیس سال کی عمر پائی۔ جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

صحابہ کی ایک جماعت ان سے روایتِ حدیث کرتی ہے۔

۳۱۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص

ان کی کنیت ابو اسحٰق ہے۔ والد ماجد کا نام مالک بن وہیب ہے۔ یہ ان خوش قسمت صحابۂ کرام میں سے ہیں جنہیں اس دنیا کی زندگی ہی میں زبانِ نبوی نے جنت کی بشارت دی۔ یہ سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ حضرت سعد خود فرماتے ہیں میں اسلام لانے والوں میں تیسرا فرد ہوں۔ اور اسلام کی راہ میں سب سے پہلا تیر میری کمان سے چلایا گیا تھا۔ تمام غزوات میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اور اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ سب ان کی بد دعا سے خوف کھاتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی توقع کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ ان الفاظ کا کرشمہ ہے جو ان کے حق میں زبانِ رسالت سے نکلے تھے۔ نبی کریم علیہ السلام نے دعا کی تھی، کہ اے اللہ! ان کے چلائے ہوئے تیر کو نشانہ پر پہنچا اور ان کی دعا کو قبولیت عطا فرما۔ یہ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ہیں جن سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ فداک ابی و امی ارم یا سعد "میرے ماں باپ قربان تم پر اے سعد تیر چلاؤ۔ یہ شرف کسی اور کو نصیب نہیں ہوا جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات فرمائے ہوں۔ جناب سعد کوتاہ قد اور گٹھے ہوئے بدن والے تھے۔ رنگ گندمی اور جسم پہ زیادہ بال تھے۔ مقام عقیق میں جو مدینہ منورہ سے قریب ہے اپنے گھر میں وفات پائی۔ وہاں سے مدینہ طیبہ تک جنازہ کندھوں پر لایا گیا۔ گورنر مدینہ طیبہ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مقام بقیع میں دفن کیے گئے۔ یہ واقعہ ۵۵ھ میں پیش آیا۔ ان کی عمر تقریباً ستر سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں ہوئی۔ حضرت عمر و عثمان کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۳۲۰۔ حضرت سعید بن حریث

یہ سعید بن حریث قرشی مخزومی ہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعد میں کوفہ آکر مقیم ہو گئے اور وہیں آسودۂ خاک ہوئے۔ حافظ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے ان کے بھائی عمرو بن حریث روایت کرتے ہیں۔ (بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ حرہ کے موقع پر شہید ہوئے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے عمر میں بڑے تھے)

۳۲۱۔ حضرت سعید بن الربیع

یہ انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جنگِ احد میں شہید ہوئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا رشتۂ مواخات حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے استوار کرایا تھا۔ حضرت زید بن خارجہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیے گئے۔

۳۲۲۔ حضرت سعید بن زید

یہ زید کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الاعور ہے۔ عدوی قرشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ قریش مکہ کے نقل و حمل والے قافلے کی اطلاعات کا حصول ان کی ذمہ داریوں میں سے تھا۔ میدانِ جنگ میں مصروفِ پیکار نہ تھے۔ بدری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ جناب فاطمہ کے شوہر تھے۔ اور یہی فاطمہ ہیں جن کی وجہ سے عمر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ ان کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ لمبا قد، رنگ گندمی تھا۔ ۵۱ھ میں ستر سال کی عمر پا کر وادی عقیق میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ہوئے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ بعض مورخین نے وقت وفات ان کی عمر تہتر سال بتائی ہے مستجاب الدعوات صحابہ میں سے تھے۔ ایک خاتون سے قطعہ زمین کے سلسلہ میں ناچاقی ہوئی تو اس کی زیادتیوں کے باعث آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی جو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی۔ جنگِ بدر کے موقع پر مدینہ طیبہ میں موجود نہ تھے، اس لیے شرکت نہ کر سکے۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور ہر موقع پر نبی علیہ السلام کی ہمرکاب رہے۔

۳۲۳۔ حضرت سعید بن سعد یہ حضرت عبادہ انصاری کے پوتے ہیں۔ یہ شرفِ صحبت نبی کریم سے مشرف ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے شرحبیل اور ابو امامہ بن سہل شامل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یمن کے گورنر رہے تھے۔

۳۲۴۔ حضرت سعید بن العاص شرفائے قریش میں سے ہیں۔ ہجرت کے سال ولادت ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن حضرات کو کتابتِ قرآن کے لیے مقرر فرمایا تھا، ان میں یہ بھی شامل تھے۔ خلافتِ عثمانی کے دور میں کوفے کے گورنر رہے۔ طبرستان کی جنگ میں قائدِ لشکر کے فرائض انجام دے رہے تھے اور فتح پائی۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔ (فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے بازار کا نگران مقرر فرمایا تھا۔)

۳۲۵۔ حضرت ابو سعید ابن ابی فضالہ یہ حارثی انصاری ہیں۔ ابو سعید نام بھی ہے اور کنیت بھی۔ محدثینِ مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث سعید ابن جعفر سے منقول ہے جو اپنے والد اور زیاد بن میناء سے روایت کرتے ہیں۔ میناء میں میم مکسور ہے۔

۳۲۶۔ حضرت ابو سعید بن المعلیٰ یہ ابو سعید حارث ابن معلی انصاری الزرقی ہیں۔ ۷۴ھ میں چونسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

۳۲۷۔ حضرت سعید بن الاطول یہ اطول کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ جہینہ کے رہنے والے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرفِ صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ اور ابو نضرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۲۸۔ حضرت سعد بن خولہ انہوں نے پہلے پہل غزوۂ بدر میں شرکت فرمائی اور حجۃ الوداع کے سال مکہ مکرمہ کے اندر انہوں نے اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۳۲۹۔ حضرت ابو سفیان بن حارث یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم زاد اور دودھ شریک بھائی ہیں۔ انہوں نے جناب حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام مغیرہ تھا جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ابو سفیان نام اور کنیت دونوں ہیں اور مغیرہ ان کے بھائی کا نام تھا۔ قادر الکلام شاعر تھے۔ اور ایسے شاعر کہ دوسرے شعراء بھی ان کے رنگ میں شعر کہتے تھے۔ اسلام لانے سے قبل رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کہی جس کا جواب جناب حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔ پھر اسلام لائے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیا و شرم کی وجہ سے کبھی سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح مشہور ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ تم سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر وہی کلمات کہو جو برادرانِ یوسف علیہ وسلم نے کہے تھے۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا اس خدائے بزرگ و برتر کی قسم جس نے آپ کو ہم پر برتری عطا فرمائی بے شک ہم غلطی پر تھے۔ چنانچہ سفیان نے

اگر یہی عرض کیا، یہ سن کر رحمتِ دو عالم نے فرمایا ہے۔ لا تثریب علیکم الیوم۔ آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی معذرت قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے۔

(ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ حج کے موقعہ پر انہوں نے حجام سے سر منڈوایا۔ ایک مسا جو ان کے سر پر تھا حجام نے کاٹ دیا۔ اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا زہر پھیل گیا۔ یہ شدید بیمار ہو گئے اور اسی وجہ سے ۔ھ میں انتقال ہوا۔ اور عقیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن کیے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔)

۳۳۰۔ حضرت سفینہ | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں اس شرط پر آزادی دی تھی کہ یہ تاحیات خدمتِ نبوی میں رہیں گے۔ یہ اپنی کنیت سے اتنے مشہور ہوئے کہ اب ان کا نام بھی لوگوں کے ذہن سے مٹ گیا۔ بعض محدثین نے ان کا نام رباح، بعض نے رومان اور بعض نے مہران لکھا ہے۔ بعض مؤرخین انہیں عربی النسل اور بعض فارسی النسل بتاتے ہیں۔

(سفینہ کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ کسی سفر میں یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ راستہ میں کسی صحابی نے تھک جانے کی وجہ سے اپنی تلوار اور زرہ اور دوسرا سامان جناب سفینہ کے کاندھے پر رکھ دیا۔ ان کی دیکھا دیکھی چند اور صحابہ نے بھی اپنا سامان ان پر لاد دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اتنے سامان سے لدا ہوا دیکھا تو فرمایا تم تو سفینہ بن گئے ہو۔ اس دن سے یہ سفینہ مشہور ہو گئے۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن، محمد زیاد اور کثیر وغیرہ ہیں۔)

۳۳۱۔ حضرت سفیان بن اسید | یہ سفیان بن اسید الحضرمی الشامی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مروج ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسید کو بعض لوگوں نے الف کے فتح اور سین کے کسرہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۳۳۲۔ حضرت سفیان بن ابی زہیر | یہ ابی زہیر کے صاحبزادے اور ازدی ہیں۔ یہ قبیلہ شنوءۃ میں رہائش پذیر تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مشہور ہیں۔ جناب ابن الزبیر ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۳۔ حضرت ابوسفیان بن حرب | یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ واقعۂ فیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ اعلانِ اسلام سے قبل شرفاءِ قریش میں شمار ہوتے تھے۔ قریش کا پرچم انہیں کے پاس رہتا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی محبت قائم کرنے کے لیے ان کے لیے خاص سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام میں تالیفِ قلب کی گئی۔ غزوۂ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں کے مالِ غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفۃ القلوب میں شمار کرتے ہوئے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا۔ غزوۂ طائف میں ان کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی۔ اور جنگِ یرموک میں ان کی آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے۔ ۳۴ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۴۔ حضرت سفیان بن عبداللہ | ان کے دادا کا نام ربیعہ ہے۔ جناب سفیان کی کنیت ابو عمرو الثقفی ہے۔ ان کا

شمار طائف کے محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں عامل کے طور پر رہے۔

٣٣٥۔ حضرت سلمہ بن الاکوع ان کی کنیت ابو مسلم تھی۔ بیعتِ رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے۔ اسی سال کی عمر میں ۷۴ھ کے اندر مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔

٣٣٦۔ حضرت سلمہ بن صخر انھیں صخر انصاری، بیاضی کہا جاتا ہے۔ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہ وہ صحابی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ رونے اور گریہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری نے ان کی روایت کو قابلِ اعتماد قرار نہیں دیا۔

٣٣٧۔ حضرت سلمہ بن قیس یہ اشجعی ہیں ابو عاصم نے انھیں شامی کہا ہے۔ ان کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔ ہلال بن یساف ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

٣٣٨۔ حضرت سلمہ بن محبق ابو سنان کنیت تھی۔ جب کہ نام صخر بن عتبہ تھا۔ قبیلہ الہذلی تھا۔ بصریوں میں شمار ہوتے تھے۔ محبق میں میم مضموم، حا مفتوح اور با و مشدّدہ مکسورہ ہے۔

٣٣٩۔ حضرت سلمہ بن ہشام یہ سلمہ بن ہشام قریشی و مخزومی ہیں۔ مہاجرینِ حبشہ میں سے ہیں۔ ابوجہل بن ہشام ان کا بھائی ہے۔ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ اسلام لانے کی وجہ سے بہت سی تکالیف برداشت کیں مکہ معظمہ میں نظر بند رہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کمزوروں اور ضعیفوں کے لیے قنوت میں دعا فرماتے تھے۔ ان میں سلمہ بن ہشام کو بھی شریک فرماتے تھے۔ معرکۂ بدر میں عدم شرکت کی وجہ یہی تھی کہ اس زمانہ میں اسیری کی زندگی گزار رہے تھے۔ ۱۴ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ (جناب سلمہ کی کنیت ابوہاشم تھی۔ یہ پانچ بھائی تھے۔ تین حالتِ کفر میں مرے۔ ابوجہل اور عاص جنگِ بدر میں مارے گئے۔ خالد بدر میں اسیر ہوا اور فدیہ دے کر رہائی پائی۔ جب کہ سلمہ اور حارث اسلام لائے۔)

٣٤٠۔ حضرت سلمان بن عامر یہ عامر الضبی ہیں۔ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض محدثین اور علماء کا خیال ہے کہ ان کے علاوہ قبیلۂ ضبیہ میں اور کوئی روایتِ حدیث کرنے والا نہیں تھا۔

٣٤١۔ حضرت ابو سلمہ عبداللہ نام تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی جناب برہ کے صاحبزادے ہیں۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی پہلی شادی انھی کے ساتھ ہوئی تھی۔ اسلام لانے والوں میں گیارھویں فرد ہیں۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۴ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ یہ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

٣٤٢۔ حضرت سلیمان بن بریدہ یہ اسلمی ہیں۔ یہ اپنے والدِ ماجد جناب بریدہ اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ جناب علقمہ کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایتِ حدیث کی۔ ۱۰۵ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔

٣٤٣۔ حضرت سلیمان بن صرد ان کی کنیت ابو المطرف تھی۔ خزاعی تھے۔ بڑے فاضل عابد اور بہترین افراد میں سے تھے۔ جب مسلمان کوفہ میں داخل ہوئے تھے تو یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی عمر ترانوے سال کی ہوئی۔ صرد میں صاد مضموم اور دال مفتوح ہے۔

٣٤٤۔ حضرت سلیمان فارسی ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ نارس الاصل اور علاقہ رامہرمز کے رہنے والوں میں سے تھے اور بعض مؤرخین نے ان کا وطن اصفہان کے مضافات میں ایک قبیلہ "جی" نامی بتایا ہے۔ دین کی طلب میں سفر کیا اور سب سے پہلے نصرانیت اختیار کی۔ اس کے بعد بھی تحقیق و تجسس کی اور معلومات بھی حاصل کیں۔ طویل مطالعے کے لیے اس راہ میں بہت سی پریشانیاں جھیلیں لیکن نصرانیت پر قائم رہے۔ بعد میں عربوں نے پکڑ کر یہودیوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی تو رسول اللہ نے بدل کتابت میں ان کی مدد فرمائی۔ کہا جاتا ہے کہ خدمت نبوی میں حاضری اور اسلام لانے سے قبل وہ دس افراد کی غلامی میں رہ چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں یہ اعزاز ملا کہ آپ نے انہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ یہ ہم میں سے ہیں اور جنت ان کے قدموں کی مشتاق ہے۔ بعض اقوال کے مطابق ان کی عمر ڈھائی سو سال ہوئی۔ جب کہ بعض لوگوں نے ساڑھے تین سو سال بتائی ہے لیکن پہلا قول زیادہ قوی ہے۔ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے تھے اور اس سے صدقہ بھی دیتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں ہیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے۔ ان کی تعریف و توصیف میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمات فرمائے وہ کئی احادیث میں مروی ہیں۔ ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

(انہیں سلمان خیر کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ سب سے پہلے جس غزوہ میں شرکت کی وہ غزوۂ خندق ہے۔ اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ انہیں غزوۂ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ عراق کی فتوحات میں بھی شریک رہے۔ مدائن کی گورنری کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن چار صحابہ کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ان میں سلمان فارسی بھی شامل ہیں)۔

٣٤٥۔ حضرت سمرہ بن جندب یہ انصار کے حلیف اور حافظ قرآن تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے شمار احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں ۵۹ھ کے آخر میں وفات پائی۔

٣٤٦۔ حضرت ابو السمح ان کا نام ایاد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کے انتقال اور مدفن کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں۔ ایاد میں الف مکسور ہے۔

٣٤٧۔ حضرت سخبرۃ ان کی کنیت ابو عبد اللہ الازدی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب العلم میں آئی ہے۔ سخبرہ میں سین مفتوح خا ساکن اور با مفتوح ہے۔

٣٤٨۔ حضرت سوید بن قیس ابو صفوان کنیت تھی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ سماک بن حرب ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

٣٤٩۔ حضرت سہل بن بیضاء یہ جناب سہیل کے بھائی ہیں۔ بیضاء ان کی والدہ کا نام ہے۔ جن کی طرف یہ نسبت ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام "دعد" بتایا ہے۔ ان کے والد وہب بن ربیعہ تھے اور سہل مسلمانوں میں سے تھے جن کا اسلام مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے اس روایت سے انکار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس گواہی پر کہ میں نے انھیں مکہ میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ رہائی پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی نمازِ جنازہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ ان دونوں بھائیوں کا تذکرہ نمازِ جنازہ کے بیان میں آیا ہے۔

۳۵۰۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ
ابو محمد کنیت تھی۔ ابو حارثہ انصاری اوسی کے نام سے مشہور ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزیں تھے لیکن اہلِ مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۳۵۱۔ حضرت سہل بن الحنظلیہ
یہ اپنی والدہ یا دادی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام ربیع بن عمرو تھا۔ بیعتِ رضوان کے موقع پر موجود تھے۔ علماء و فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ گوشہ نشین افراد میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت ذکر و اذکار میں صرف ہوتا تھا۔ حضرت سہل کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضرت امیر معاویہ کے دورِ خلافت میں ملکِ شام میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ حضرت سہل بن سعد
ان کا نام حزن تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے سہل رکھا۔ ان کی کنیت ابو العباس تھی۔ وصالِ نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ باختلافِ روایت ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے آخری صحابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عباس اور زہری، ابو حازم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ (واقدی نے کہا ہے کہ یہ سو سال کی عمر میں فوت ہوئے)۔

۳۵۳۔ حضرت ابو سہلہ
یہ ابو سہلہ الصائب ہیں۔ خلاد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

۳۵۴۔ حضرت سہیل بن بیضاء
یہ قریشی ہیں۔ ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ غزوۂ بدر کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف انھیں نصیب ہوا۔ ان سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں تبوک سے واپسی پر ۹ھ میں انتقال ہوا۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۳۵۵۔ حضرت سہیل بن حنیف انصاری
یہ اوسی انصاری ہیں۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ معرکۂ اُحد میں جن حضرات نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں جناب سہیل بھی شامل تھے۔ وصالِ نبوی کے بعد حضرت علی کے ہمنوا ہو گئے تھے۔ حضرت علی نے اپنے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں انھیں اپنا جانشین بنایا تھا۔ ان کے صاحبزادے ابو امامہ کے علاوہ اور دوسرے حضرات نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ (ابو عبداللہ کنیت تھی حضرت علی سے ان کی مواخات ہوئی تھی۔ جنگِ صفین کے بعد حضرت علی نے انھیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کی نمازِ جنازہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی)۔

۳۵۶۔ حضرت سہیل بن عمرو
یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابو جندل کے والد ہیں۔ معززینِ قریش میں شمار ہوتے تھے۔ جنگِ بدر کے قیدیوں میں سے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر نے سرکارِ دو عالم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان کے دانت تڑوا دیے جائیں تاکہ یہ آئندہ تقریر نہ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا اس وقت درگزر کرو مستقبل میں ایسا

وقت آئے گا کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے۔ وصال نبوی کے بعد جب مکہ معظمہ میں فتنۂ ارتداد شروع ہوا تو جناب سہیل نے خطبہ دیا جس سے لوگوں کا اضطراب اطمینان میں تبدیل ہو گیا۔ لوگ مرتد ہونے سے محفوظ ہو گئے۔ ان کے انتقال کے بارے میں مورخین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ طاعون عمواس کے طاعون میں ۱۸ھ میں انتقال ہوا۔ ابن عبداللہ نے ان کے بارے ایک واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر کے گھر کچھ لوگ آئے۔ جن میں سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب بھی شامل تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لیے ایک جوان نکلا اور اس نے کہا پہلے جنگ بدر میں شریک ہونے والے اندر چلے جائیں۔ اس اجازت پر جناب صہیب رومی اور حضرت بلال حبشی مکان میں چلے گئے۔ اس پر جناب ابو سفیان نے کہا میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ پہلے غلاموں کو اجازت دی جا رہی ہے۔ اس وقت جناب سہیل نے فرمایا، اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے چہروں پر کراہت محسوس کر رہا ہوں۔ اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیونکہ جب دعوت اسلام دی گئی تو یہ دعوت بالکل تمہارے ساری قوم کے لیے تھی لیکن ان غلاموں نے بڑھ کر اسلام قبول کیا۔ خدا کی قسم عزت و فضیلت میں یہ تم سے بڑھ گئے۔ اب تمہارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ تم ان کے شرف کو تسلیم کرو لیکن تم نے ابھی تک زمانہ جاہلیت کے شرف و عزت کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ حالانکہ تم جن کو غلام سمجھتے ہو وہ شرف و عزت میں تم سے بڑھ گئے ہیں۔ اب تم جہاد کی طرف توجہ دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شرف شہادت سے سرفراز فرمائے۔ یہ کلمات فرما کر زمین سے کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ گئے۔ یہ بعد میں کوفہ میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ جناب حسن ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقل مند اور اپنے قول کا سچا تھا۔ خدا کی قسم اخلاق کا فخر اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا۔ اس بندہ کی طرح نہیں بنا سکے گا۔ جو اس کے پاس دیر میں پہنچا ہے۔

(جناب سہیل کا شمار مولفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سواونٹ عطا فرمائے تھے۔ انہوں نے جنگ بدر کے موقع پر فرشتوں کو آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔)

۳۵۷۔ حضرت ابو سیف القین براء بن اوس انصاری نام ہے لیکن کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رضاعی والد ہیں۔ ان کی بیوی کا نام اُم بردہ تھا۔

صحابیات

۳۵۸۔ حضرت سبیعہ سبیعہ حارث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ جناب سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت سعد حجۃ الوداع والے سال انتقال کر گئے۔ سبیعہ کی روایت کردہ احادیث نے کوفہ میں شہرت حاصل کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۵۹۔ حضرت سلامہ بنت الحر یہ سلامہ بنت الحر ازدی ہیں اور انہیں فزاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفہ میں مشہور ہیں۔

۳۶۰۔ حضرت ام سلمہ ہند بنت امیہ نام ہے۔ پہلی شادی جناب ابو سلمہ سے ہوئی۔ ۵۹ھ یا ۶۲ھ میں ابو سلمہ انتقال

کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عقد میں آ گئیں۔ سنہ ۵۹ھ میں چوراسی سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئیں۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت نافع اور صاحبزادی زینب صاحبزادے عمر اور ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

۳۶۱ - حضرت سلمیٰ | یہ جناب رافع کی والدہ اور ابو رافع کی اہلیہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ بن علی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ تھیں۔ اور حضرت فاطمہ کو اسماء بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا تھا۔

۳۶۲ - حضرت ام سلیم | یہ ام سلیم ملحان کی صاحبزادی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں سخت اختلاف رہا ہے۔ بعض نے سہلہ اور رملہ، رمیثہ، غمیصہ اور رمیصاء وغیرہ بتایا ہے۔ حضرت انس بن مالک کے والد مالک بن نضر کے حالت کفر میں قتل ہو جانے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ابو طلحہ نے جناب ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ تم کافر ہو اور میں مسلمان، یہ رشتہ ممکن نہیں۔ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ایسا ممکن ہے اور تمہارا اسلام لے آنا میرا مہر متصور ہوگا۔ چنانچہ ابو طلحہ نے مسلمان ہو کر ان سے نکاح کر لیا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔ ملحان تیم کے گھرانے سے تھے۔

۳۶۳ - حضرت سودہ | یہ سودہ بنت زمعہ ام المومنین ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لانے والی ہیں۔ پہلی شادی اپنے چچا زاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوئی۔ ان کے انتقال کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کر لیا اور مکہ معظمہ میں خلوت نبوی سے مشرف ہوئیں۔ انہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے انتقال کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے اس شرف زوجیت کو حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں۔ جب ان کی عمر زیادہ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دینا چاہی تو انہوں نے درخواست کی کہ میں اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دیتی ہوں اور مجھے شرف زوجیت سے محروم نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سنہ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۳۶۴ - حضرت سہیمہ بنت عمر | یہ سہیمہ عمر کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ مزنیہ کی رہنے والی ہیں۔ رکانہ ابن عبد یزید کے نکاح میں تھیں۔ کتاب الطلاق کے ذیل میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ سہیمہ سین کے ضمہ اور یاء کے فتح کے ساتھ ہے۔

تابعین

۳۶۵ - سالم بن ابی الجعد | رافع کوفی نام ہے۔ مشہور اور معتبر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے منصور و اعمش روایت کرتے ہیں۔ سنہ ۹۷ھ میں وفات پائی۔

۳۶۶ - سالم بن عبداللہ | ابو عمر ان کی کنیت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ فقہاء مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ تابعین کے سرخیل اور علماء و متقین میں سے ہیں۔ سنہ ۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۷ - ابو السائب | حضرت ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اور ان سے علاء بن عبد الرحمٰن نے روایت کی ہے۔

۳۶۸ - سعید بن ابراہیم | یہ سعید بن ابراہیم بن عوف زہری قریشی قاضی مدینہ ہیں۔ فضلاء مدینہ اور اکابر تابعین میں شمار ہوتے تھے۔

اپنے والد اور اکابر محدثین سے سماعتِ حدیث کی۔ ۱۲۵ھ میں بہتّر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۶۹۔ سعید بن جبیر اسدی کوفی ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو مسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا۔ جب کہ بہت سے لوگوں نے ان سے علمی استفادہ کیا۔ شعبان ۹۵ھ میں انچاس سال کی عمر میں حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکار ہو گئے اور جامِ شہادت نوش کیا۔ خود حجاج بھی اسی سال رمضان میں مرا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حجاج ان کی شہادت کے چھ ماہ بعد مرا۔ ان کی شہادت کے بعد کوئی اور شخص حجاج کے ظلم کا شکار نہ ہو سکا کیونکہ انہوں نے حجاج کے حق میں بددعا کی تھی۔ حجاج نے سعید بن جبیر سے معلوم کیا کہ تمہیں کس طرح قتل کیا جائے کیونکہ تمہیں اسی طرح قتل کیا جائے گا جیسے تم کہو گے۔ آپ نے فرمایا کہ تو خود ہی کوئی طریقہ سوچ کر تو کس طرح قتل ہونا چاہتا ہے۔ خدا کی قسم تو جس طرح مجھے دنیا میں قتل کرے گا عاقبت (آخرت) میں تجھے اسی طرح کیفرِ کردار کو پہنچاؤں گا۔ حجاج نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں معاف کر دوں تو آپ نے فرمایا یہ معافی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگی۔ رہا تیرا معاملہ تو تجھے کس طرح رہائی، معافی اور عذر خواہی کا موقع نہیں ملے گا۔ یہ سن کر حجاج نے حکم دیا کہ انہیں باہر لے جا کر قتل کر دیا جائے۔ جب ان کو اس مکان سے باہر لے جایا گیا تو یہ ہنسنے لگے۔ جب حجاج نے ان کے ہنسنے کو سنا تو بلا کر سبب معلوم کیا۔ بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلے میں تیری بے باکی اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں حلیمی و بردباری پر تعجب ہوتا ہے۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال بچھائی جائے تو بچھائی گئی۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور ابن جبیر کو وہاں قتل کے لیے لایا گیا۔ ابن جبیر نے قبلے کی طرف منہ کر لیا اور یہ آیت پڑھی:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔
میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

حجاج نے حکم دیا کہ ان کا رخ سمتِ قبلہ سے پھیر دیا جائے۔ چنانچہ منہ پھیر دیا گیا۔ آپ نے اس وقت یہ آیت پڑھی:

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔
جدھر بھی منہ کرو اسی طرف اللہ کا رخ ہے۔

یہ سن کر حجاج غلام طیش میں آ گیا اور اس نے حکم دیا کہ اسے اوندھا لٹایا جائے۔ اس کے حکم کی تعمیل کی گئی تو جناب سعید بن جبیر کی زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى۔
اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔

یہاں حجاج کی قوتِ برداشت جواب دے گئی اور اس نے آپ کو قتل کر دینے کا حکم دیا۔ اب حضرت سعید نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے حجاج! کان کھول کر سن لے کہ قیامت کے روز میری اور تیری ملاقات ہوگی اور پروردگارِ عالم ہمارا فیصلہ فرمائے گا۔ اے اللہ! میرے قتل کے بعد حجاج کو قدرت نہ دینا کہ کسی اور کو قتل کر سکے۔ چنانچہ حضرت سعید کو شہید کر دیا گیا۔

حجاج اس واقعہ کے بعد صرف پندرہ روز زندہ رہا۔ اس کے پیٹ میں ایک پھوڑا نکل آیا۔ جب تکلیف انتہا کو پہنچی تو وہ ایک طبیب کو دکھایا گیا۔ طبیب نے گوشت کی ایک بڑی بوٹی میں دھاگا باندھا اور حجاج سے بوٹی نگلنے کو کہا۔ جب نگلنے کے بعد طبیب نے وہ بوٹی دھاگے کے ذریعے واپس کھینچ لی تو خون سے بھری ہوئی تھی۔ طبیب نے جان لیا کہ مرض لا علاج ہے اور یہ زندہ نہیں رہ سکے گا۔ شدتِ کرب سے حجاج بیل کی طرح چنگھاڑتا اور کہتا کہ حضرت سعید مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے جب

بلکہ مجھے نیند آتی ہے تو وہ میرا پیر پکڑ کر مجھے بیدار کر دیتے ہیں۔ اسی حالت میں وہ راہیِ ملکِ عدم ہو گیا۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو واسط عراق میں دفن کیا گیا اور ان کا مزار پُر انوار آج تک مرجعِ خلائق ہے ؎

ابرِ رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

۳۷۰۔ حضرت سعید بن حارث
یہ انصاری حجازی ہیں۔ ان کے دادا کا نام معلی تھا۔ جناب حارث مدینہ منورہ کے قاضی رہے تھے۔ یہ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ خود ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۷۱۔ سعید بن ابی الحسن
یسار نام ہے لیکن کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والے قتادہ اور عون ہیں۔ [illegible]ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال قبل وفات پائی۔

۳۷۲۔ سفیان بن دینار
کوفیوں میں شمار ہوتے تھے۔ کمربند فروشی ذریعہ معاش تھا۔ سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے سماعتِ حدیث کی جب کہ ان سے ابن مبارک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دورِ خلافت میں ولادت ہوئی۔ انہیں مدینہ منورہ میں روضۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔

۳۷۳۔ سعید بن عبد العزیز
یہ تنوخی دمشقی ہیں۔ امام اوزاعی کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی شام کے فقہاء میں شمار ہوتے تھے۔ امام احمد نے فرمایا کہ شامی علاقہ میں احادیثِ صحیحہ کا عالم سعید بن عبد العزیز اور امام اوزاعی کے سوا اور کوئی دوسرا نہ تھا۔ میں ان میں ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ یہ بہت رویا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو دوزخ کسی نہ کسی شکل میں میرے سامنے ہوتی ہے (یہی رونے کا سبب ہے)۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ سعید بن عبد العزیز ثقہ اور قابلِ اعتماد راویوں میں سے ہیں۔ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں سفیان ثوری اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ تقریباً ستر سال کی عمر پا کر ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۳۷۴۔ سعید بن المسیب
ابو محمد قریشی کنیت تھی۔ خلافتِ فاروقی کے دوسرے سال ولادت ہوئی۔ ان تابعین میں شمار ہوتے ہیں جو نقشِ اول کے دلدادہ تھے (یعنی دورِ صحابہ کی روش کو اپنائے ہوئے تھے) علوم فقہ و حدیث زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے۔ انہیں دیکھ کر لوگ ان کے طریقے کو اپناتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث اور حضرت عمر کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انہیں بہت سے صحابۂ کرام سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا اور ان سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن شہاب، زہری اور بہت سے اکابر شامل ہیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلبِ علم میں ساری دنیا کی خاک چھانی لیکن ابن المسیب جیسا عالم نہیں دیکھا۔ ابن مسیب کو چالیس مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی اور [illegible]ھ میں وفات پائی۔

۳۷۵۔ سعید بن ہشام
یہ انصاری ہیں اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سماعتِ حدیث ام المؤمنین حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر اور دوسرے صحابہ سے کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔

ان کی روایت کردہ احادیث ابی بصرہ میں مروج ہیں۔

۳۷۶۔ سعید بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرات ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبداللہ، نافع اور ابن عمر شامل ہیں۔ سعید بن ابی ہند ثقہ اور مشہور راویوں میں شامل ہیں۔

۳۷۷۔ سفیان ثوری ان کے والد کا نام سعید ہے۔ مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ کی حجت کاملہ ہیں۔ اپنے دور کے زبردست فقیہ اور مجتہد تھے۔ عابد، زاہد اور متقی تھے۔ مجتہد اور ثقہ ہستیوں میں سے ایک تھے علم حدیث میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ تمام لوگ ان کی دینداری، زہد، پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں جو اختلاف کرتا ہو۔ مجتہد امام اور قطب الاسلام شمار ہوتے ہیں۔ سنہ ۹۷ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں ولادت ہوئی۔ انھوں نے اس دور کے اکابر محدثین سے سماعتِ حدیث کی۔ جب کہ معمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، ابن عیینہ، شعبہ، فضیل بن عیاض وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ سنہ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

۳۷۸۔ سفیان بن عیینہ آزاد کردہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ شعبان ۱۰۷ھ میں کوفہ کے اندر ولادت ہوئی۔ اپنے دور کے امام اور عالم تھے۔ محدثین نے ثقہ اور حجۃ فی الحدیث کہا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث پر سب نے اتفاق کیا ہے۔ امام زہری اور دوسرے محدثین سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں اعمش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ یکم رجب ۱۹۸ھ کو انتقال ہوا۔ حجون میں مدفون ہوئے۔ انھیں ستر بار حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

۳۷۹۔ سلیمان بن ابی حثمہ قریشی عدوی ہیں۔ عالم اسلام کے عظیم علماء، فضلاء اور صلحاء میں شمار ہوتے ہیں۔ بلند پایہ تابعین سے سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے روایتِ حدیث ان کے صاحبزادے ابوبکر نے کی ہے۔

۳۸۰۔ سلیمان بن حرب بصری ہیں۔ مکہ معظمہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ بصرہ کے جلیل القدر اور اہل علم افراد میں سے ہیں۔ ابو حاتم نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ سلیمان کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ دس ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ لیکن میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی مجموعہ حدیث نہیں دیکھا۔ میں بغداد میں جب ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو اس وقت میرے اندازے کے مطابق حاضرین کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی۔ ماہ صفر ۱۴۰ھ میں ولادت ہوئی ۱۵۸ھ تک طلب علم کے سلسلہ میں سرگرداں رہے۔ انیس سال تک حماد بن زید کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد وغیرہ شامل ہیں۔ سنہ ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔

۳۸۱۔ سلیمان بن عامر یہ سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ ربیع بن انس سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن راہویہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۳۸۲۔ سلیمان بن ابی عبداللہ اکابر صحابہ کا دور پایا۔ روایتِ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی روایت کردہ حدیث باب فضائل مدینہ طیبہ کے ذیل میں لکھی ہے۔

۳۸۳۔ سلیمان بن ابی مسلم احول مکی اور ابن نجیح کے ماموں ہیں۔ حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ امام بخاری

طاؤس اور ابوسلمہ سے روایت کی ہے جب کہ ابن عیینہ ابن جریج اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۴۔ سلیمان بن موسیٰ میمونؓ　یہ مشہور زمانہ شخصیت ابن یسار کے علاوہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۸۵۔ سلیمان بن یسار　ابو ایوب کنیت تھی یہ ام المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں، عطاء بن یسار کے بھائی ہیں۔ اجلہ تابعین میں سے ہیں اور محدثین مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے دور کے فقیہ، فاضل، معتمد اور عابد و زاہد تھے۔ ان کو کہا ہوا حجت اور دلیل سمجھا جاتا تھا۔ اپنے دور کے مشہور سات فقہاء میں سے ایک تھے۔ ۱۰۷ھ میں تہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۸۶۔ ابو سلمہ　زہری قریشی ہیں۔ ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں اور مشہور صاحب علم تابعین میں سے ہیں۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ اپنے چچا عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ امام زہری اور یحییٰ ابن کثیر اور شعبی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ۹۴ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۸۷۔ سماک بن حرب　ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے سماعت حدیث کی۔ جب کہ شعبہ اور ابو عوانہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ان سے تقریباً دو سو حدیث مروی ہیں۔ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ بعد میں حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

۳۸۸۔ ابو سودہ　اپنے چچا ابو ایوب اور عدی بن حاتم سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں واصل بن السائب، یحییٰ بن جابر الطائی شامل ہیں۔ ابن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہتے سنا ہے کہ ابو سودہ غیر مقبول ہیں۔

۳۸۹۔ سوید بن وہب　ابن عجلان کے شیخ ہیں۔ (تفصیلی حالات معلوم نہیں)۔

۳۹۰۔ سیار بن سلام　ان کی کنیت ابو المنہال بصری تمیمی ہے۔ ان کا شمار مشہور تابعین میں ہوتا ہے۔

شین ــــــــ صحابہ

۳۹۱۔ حضرت ابو شبرمہ　ان کی نسبی نسبت کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ صحابی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے نیابت حج کے سلسلہ میں مروی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں وفات پائی۔ شبرمہ میں شین مضموم، باء ساکن اور راء مضموم ہے۔

۳۹۲۔ حضرت شداد بن اوس　ان کی کنیت ابو یعلیٰ انصاری ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے تھے ــ بیت المقدس میں قیام پذیر تھے۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء فرماتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے جن کو علم و حلم اور عمل سے نوازا گیا تھا۔

۳۹۳۔ حضرت ابو شریح
یہ ابو شریح خویلد، کعبی، عدوی، خزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ۶۸ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۳۹۴۔ حضرت شریح بن ہانی
ابو المقدام کنیت تھی۔ عہد رسالت پایا اور ان شریح کے نام کے باعث ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے باپ ہانی بن یزید کی کنیت بدلی تھی اور فرمایا کہ تم ابو شریح ہو۔ حضرت شریح، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے مقدام نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۹۵۔ حضرت شرید بن سوید
حضرموت سے تعلق تھا لیکن ان کو قبیلہ ثقیف سے شمار کیا جاتا ہے اور بعض محدثین نے انہیں حلیف والوں میں شمار کیا ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل حجاز میں مروج ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۳۹۶۔ حضرت شریک بن سحماء
اپنی والدہ سحماء کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے والد کا نام عبدۃ بن مغیث ہے جن کا ذکر لعان کے مسائل میں آتا ہے۔ ہلال بن امیہ نے ان پر اپنی بیوی کے ساتھ ملوث ہونے کی تہمت لگائی تھی اور لعان کیا تھا۔ یہ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔ عبدہ و مغیث میں عین اور باء مفتوح ہیں۔ بعض نے باء کو ساکن کہا ہے۔

۳۹۷۔ حضرت شکل بن حمید
یہ حمید عبسی ہیں۔ کوفی محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے شتیر کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ شکل میں شین اور کاف مفتوح ہیں اور شتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

صحابیات

۳۹۸۔ حضرت ام شریک انصاریہ
ان کا تذکرہ کتاب العدۃ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آتا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ تم عدت کی مدت ام شریک کے گھر میں پوری کرو۔ بعض محدثین نے کہا ہے کہ جن کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ ام شریک اولیٰ ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں، اس لیے کہ ام شریک اولیٰ قریشی لوی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ کیونکہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ ام شریک مالدار خاتون ہونے کے سبب دوسروں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ (اس لیے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا)

۳۹۹۔ حضرت ام شریک غزیہ
ان کے والد کا نام دودان ہے جو عامری قریشی ہیں۔ دودان میں پہلا دال مضموم ہے۔

۴۰۰۔ حضرت الشفاء بنت عبداللہ
یہ قریشی عدویہ ہیں۔ بقول احمد بن صالح مصری ان کا نام لیلیٰ ہے اور لقب شفاء ہے لیکن لقب نام پر غالب رہا۔ ہجرت سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ عاقلہ اور فاضلہ خواتین میں سے تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر دوپہر کو ان کے یہاں آرام فرماتے تھے۔ انہوں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تہبند اور بستر کا انتظام کر رکھا تھا۔ آپ اسی بستر پر آرام فرماتے تھے۔ شفاء میں شین مکسور اور الف پر مد ہے۔

تابعین

۴۰۱۔ شریق الہوزنی | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت حدیث کی جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں ازہر حرازی شامل ہیں۔

۴۰۲۔ شریک بن شہاب | یہ حارثی بصری ہیں۔ محدث تابعین میں سے ہیں۔ ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں ازرق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں، لیکن یہ بات شہرت کی حامل نہیں۔

۴۰۳۔ شریح بن عبید | ابو امامہ و جبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح شامل ہیں۔

۴۰۴۔ ابو الشعثاء | محاربی کوفی ہیں، سلیم نام ہے اور والد کا نام اسود ہے۔ معتبر راویوں میں سے ہیں۔ حجاج کے دور میں ان کا انتقال ہوا۔

۴۰۵۔ شعبی | یہ عامر بن شرحبیل کوفی ہیں اور مشہور شخصیات میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ولادت ہوئی۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے سماعتِ حدیث کی۔ خود ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔ شعبی فرماتے ہیں مجھے پانچ سو صحابہ سے شرفِ ملاقات نصیب ہوا۔ میں نے کبھی کسی حدیث کو صفحہ قرطاس پر منتقل نہیں کیا۔ جو کچھ سنا اس کو ذہن نشین کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ابن عباس اپنے زمانہ کے اور شعبی اپنے زمانہ کے اور ثوری اپنے عہد کے امام ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علماء تو چار ہی گزرے ہیں یعنی ابن المسیب مدینہ منورہ میں اور شعبی کوفہ میں حسن بصرہ میں اور مکحول شام میں۔ سن ۱۰۴ھ میں بیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

۴۰۶۔ شقیق بن ابی سلمہ | ابو وائل اسدی کنیت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کا دور پایا لیکن سماعتِ حدیث کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ خود فرماتے ہیں کہ وفاتِ نبوی کے وقت میری عمر دس سال تھی۔ میں اس وقت جنگلوں میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ بہت سے صحابہ سے بشمول حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود کے مخصوص معتمدین میں سے تھے۔ کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور معتمد راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حجاج بن یوسف کے دور میں انتقال ہوا۔ بعض مورخین نے سن وفات ۹۹ھ بتایا ہے۔

۴۰۷۔ ابن شہاب | ان کا تذکرہ زہری کے ذیل میں کیا جا چکا ہے۔

کافر

۴۰۸۔ شیبہ بن ربیعہ | یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس بن عبد مناف جاہلی ہے۔ جنگِ بدر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔

صاد ——— صحابہ

۴۰۹۔ حضرت صخر بن حرب ابوسفیان قریشی کنیت تھی۔ حضرت امیر معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف سین کے تحت ہو چکا ہے۔

۴۱۰۔ حضرت صخر بن وداعہ سلسلۂ نسب اس طرح ہے ابن عمر بن عبد اللہ بن کعب۔ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔ طائف میں سکونت تھی لیکن محدثین حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۱۱۔ حضرت ابو صرمۃ یہ ابو صرمہ مالک بن قیس مازنی ہیں۔ بعض مورخین نے قیس بن مالک نام بتایا ہے۔ بعض مورخین قیس ابن صرمہ بتاتے ہیں۔ اپنی کنیت سے زیادہ شہرت ملی۔ تمام غزوات میں بشمول غزوہ بدر شرکت کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۱۲۔ حضرت الصعب بن جثامہ ودان یا ابواء میں جو کہ حجاز کی سرزمین میں واقع ہے سکونت پذیر تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجاز میں بہت مشہور ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ جثامہ میں جیم مکسور ہے اور ثاء تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۱۳۔ حضرت صفوان بن اُمیہ امیہ بن خلف کے صاحبزادے ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مکہ سے بھاگ گئے۔ ان کی سفارش وہب بن عمیر اور ان کے بھائی عمیر بن وہب نے کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پناہ طلب کی تھی۔ اس پر انہوں نے امان دے دی تھی اور امان دونوں کو اس کی علامت کے طور پر اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔ جناب عمیر انہیں پکڑ کر خدمت نبوی میں لے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو امن دیا ہے اور میں دو ماہ تک آزادی کے ساتھ گھوم پھر سکتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوان سواری سے اتر کر بات کرو۔ صفوان نے کہا جب تک آپ کی زبان مبارک سے صراحت کے ساتھ نہ سن لوں۔ اس وقت تک سواری سے نہیں اتروں گا۔ آپ نے فرمایا دو ماہ کی نہیں چار ماہ کی امان ہے۔ جہاں چاہو گھوم پھر سکتے ہو۔ یہ سن کر صفوان سواری سے اتر آیا۔ غزوات طائف و حنین میں اسلام نہ لانے کے باوجود مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی۔ آنحضرت نے مال غنیمت میں سے ان کو بہت کچھ دیا۔ جلیلہ نبوی کو دیکھ کر صفوان بے ساختہ پکار اٹھا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خوش نہیں ہو سکتا اور اسی روز مسلمان ہو گئے اور مکہ میں قیام کیا پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہائش پذیر رہے اور اپنی ہجرت کا واقعہ آنحضرت کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ مکہ اب دار السلام ہے۔ لہٰذا فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا سوال نہیں پیدا ہو سکتا۔ دور جاہلیت میں سرداران قریش میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بیوی نے ایک ماہ قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ بعد میں ان دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا۔ سنہ ۴۲ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال ہوا۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ ان سے بہت سے محدثین نے سماعت حدیث کی۔ دوران قیام مکہ معظمہ راسخ العقیدہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۴۱۴۔ حضرت صفوان بن عسال یہ مرادی ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے۔ ان کی احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ عسال میں عین

مفتوح اور سین مشدد ہے۔ (انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی)

۴۱۵۔ حضرت صفوان بن معطل ابو عمرو ان کی کنیت تھی۔ غزوۂ خندق اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعۂ افک کے بارے میں جو واقعات مشہور ہیں وہ سب ان کے متعلق ہیں۔ بڑے نیک فاضل اور شجاع تھے۔ سنہ ۱۹ھ میں ساٹھ سال کی عمر میں غزوۂ آرمینیہ میں شہید ہوئے۔

۴۱۶۔ حضرت الصنابحی یہ صنابح بن زاہر بن عامر کی نسبت سے صنابحی کہلاتے۔ جو قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے۔ ان کا تذکرہ ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حرف عین میں آئے گا۔

۴۱۷۔ حضرت صہیب بن سنان یہ عبداللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ دجلہ اور فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے۔ رومیوں نے ان اطراف میں یورش کی اور ان کو قید کر لیا۔ اس طرح بچپن ہی میں رومیوں کے ہاتھوں قید ہو گئے۔ ان کی نشوونما روم میں ہوئی۔ قبیلۂ بنی کلب کے کسی فرد نے انھیں خرید لیا اور لے کر مکہ آئے یہاں دوبارہ عبداللہ بن جدعان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ یہ مرتے دم تک عبداللہ بن جدعان کے ساتھ رہے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ یہ بھاگ کر مکہ معظمہ آ گئے تھے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے تھے۔ بعض نے یوں کہا ہے کہ جس دوران وار ارقم مرکز تبلیغ اسلام تھا اور کل تیس افراد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے تو انھوں نے اور عمار بن یاسر نے ایک ہی دن آکر اسلام قبول کیا۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا جاتا تھا اور ظلم و ستم ڈھائے جاتے تھے اس لیے یہ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے۔ انھی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ. یعنی لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ تہتر سال کی عمر میں مدینہ طیبہ کے اندر سنہ ۳۸ھ میں انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ جدعان میں جیم مضموم اور دال ساکن ہے۔

صحابیات

۴۱۸۔ حضرت صفیہ بنت ابو عبید یہ ابو عبید کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھتی ہیں۔ مختار ابن ابی عبید کی ہمشیرہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کا دور پایا اور ارشاداتِ نبوی کو سننے کا شرف حاصل ہوا لیکن ان سے روایت نہیں کی۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ نافع نے روایت کی ہے۔

۴۱۹۔ حضرت صفیہ یہ حیی بن اخطب کی صاحبزادی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھی۔ یہ حضرت ہارون علیہ السلام کے نواسوں میں سے تھے۔ حضرت صفیہ پہلے کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں۔ جو جنگ خیبر میں قتل ہوا۔ اور یہ قید ہو گئیں تو ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لیے پسند فرمایا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ دحیہ بن کلبی کے حصہ غنیمت میں آئیں۔ پھر نبی کریم نے سات غلاموں کے بدلے میں خرید لیا۔ جب انھوں نے اسلام قبول کر لیا تو نبی علیہ السلام نے پروانۂ آزادی عطا فرما کر نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو مہر مقرر فرمایا۔ سنہ ۵۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے سماعتِ حدیث کی۔ حیی میں حاء مضموم اور یاء ساکن ہے۔ اخطب میں الف مفتوح خاء ساکن اور

طاء پر فتح ہے۔

۴۲۰۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ یہ شیبہ حجبی کی صاحبزادی ہیں، اور ان سے میمون بن مہران وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بعض محققین کا کہنا ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہوا ہے

۴۲۱۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب یہ عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں اسلام سے قبل حارث بن حرب کی بیوی تھیں۔ پھر یہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد عوام بن خویلد کے نکاح میں آئیں۔ ان سے حضرت زبیر پیدا ہوئے۔ حضرت صفیہ نے طویل عمر پائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر تہتر سال ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

۴۲۲۔ حضرت الصماء بنت بسر یہ بسر کی صاحبزادی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا لقب صماء اور نام بہیہ تھا۔ ان سے ان کے بھائی عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

تابعین

۴۲۳۔ صالح بن حسان یہ مدنی ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ابن المسیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو عاصم اور حضری شامل ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان کی روایت کردہ احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری ان کی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں۔

۴۲۴۔ صالح بن خوات انصاری مدنی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ان کی حدیث عزیز کا درجہ رکھتی ہیں۔ اپنے والد اور جناب سہیل بن ابی حثمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یزید بن رومان وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ اہل مدینہ میں ان کی روایت کردہ احادیث شہرت کی حامل ہیں۔ خوات میں خاء مفتوح اور واؤ مشدد ہے۔

۴۲۵۔ صالح بن درہم حضرت ابوہریرہ و سمرہ سے سماعت حدیث کی ہے جب کہ شعبہ و قطان نے ان سے روایت کی ہے۔ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۲۶۔ ابو صالح یہ ابو صالح ذکوان ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ روغن، گھی اور زعفران کی تجارت ذریعہ معاش تھا۔ تجارت کا مال کوفہ میں لے جا کر فروخت کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث کے آزاد کردہ تھے جلیل القدر اور مشاہیر تابعین میں سے ہیں۔ کثرت کے ساتھ روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہل اور اعمش نے روایت کی ہے۔

۴۲۷۔ صفوان بن سلیم یہ صفوان ابن سلیم زہری ہیں اور حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور صالح بندوں میں شمار ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک ان کا پہلو آرام کے لیے زمین سے نہیں لگا۔ لوگوں نے کہا ہے کہ سجدوں کی کثرت سے پیشانی زخمی ہو گئی تھی۔ کثیر التعب تھے۔ شاہی عطیات قبول نہ کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک کے علاوہ اور دوسرے تابعین سے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۳۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۴۲۸۔ صخر بن عبداللہ ان کے دادا کا نام بریدہ ہے۔ روایت حدیث اپنے دادا اور جناب عکرمہ سے کرتے ہیں۔ حجاج بن

حسان اور عبداللہ بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے۔

ضاد ــــــــــ صحابہ

۴۲۹۔ حضرت ضحاک بن سفیان یہ کلابی عامری ہیں۔ محدثینِ مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، لیکن قیام نجد میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قوم کے ان افراد کی سیادت سپرد فرمائی تھی جو دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گئے تھے۔ زبردست شجاع و بہادر تھے۔ تنہا سو افراد کے برابر گنے جاتے تھے۔ غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں شمشیر بکف رہتے تھے۔ ابن المسیب اور حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۳۰۔ حضرت ضماد بن ثعلبہ قبیلہ شنوءہ سے تعلق تھا۔ اعلانِ اسلام سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ علاج معالجہ اور جھاڑ پھونک کا کام ذریعۂ معاش تھا۔ حصولِ علم کے جویا رہتے تھے۔ ابتداءِ اسلام میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے آیاتِ قرآنی سن کر کہا تھا کہ یہ کلمات سمندر سے زیادہ گہرائی کے حامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب علامات النبوۃ میں آتا ہے۔ ان سے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ضماد میں دال مکسور ہے۔ شنوءہ میں شین مفتوح، نون مضموم واؤ پر ہمزہ مفتوح ہے۔

تابعین

۴۳۱۔ ضحاک بن فیروز ان کی روایت کردہ احادیث بصرہ والوں میں شہرت رکھتی ہیں۔ اپنے والد یا جد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ والد کے ذیل میں دیلمی کے تحت آچکا ہے۔

۴۳۲۔ ضرار بن صرد ان کی کنیت ابو نعیم ہے۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے اور بھلے والے مشہور تھے۔ معتمر بن سلیمان وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی۔ جبکہ علی ابن منذر نے ان سے روایت کی ہے۔ نعیم میں نون مضموم اور عین مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد مکسور ہے۔ صرد میں صاد مضموم اور راء مفتوح ہے۔

طاء ــــــــــ صحابہ

۴۳۳۔ حضرت طارق بن سوید زیارتِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔ ان کی روایت کردہ حدیث خمر (شراب) کے بارے میں ہے۔ ان سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۴۔ حضرت طارق بن شہاب ابو عبداللہ کنیت تھی۔ بجلی کوفی ہیں۔ دورِ جاہلیت بھی دیکھا تھا۔ زیارتِ نبوی سے مشرف ہوئے لیکن زبانِ رسالت سے سماعتِ حدیث ثابت نہیں۔ شاید سننے کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ خلافت میں تینتیس غزوات میں شرکت کی۔ ۸۳ھ میں انتقال ہوا۔ امام نسائی نے ان کی روایت کردہ کئی احادیث نقل کی ہیں جبکہ امام ابوداؤد نے صرف ایک حدیث نقل کی ہے، جو

اس بات کا ثبوت ہیں کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔)

۴۳۵۔ حضرت طلق بن علی — ان کی کنیت ابو علی حنفی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قیس روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ حضرت ابو طلحہ — زید بن سہل انصاری نجاری نام ہے لیکن شہرت کنیت سے حاصل ہوئی۔ یہ مشہور تیر اندازوں میں شمار ہونے کے علاوہ انتہائی جہیر الصوت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ بسنہ ۳۴ھ میں انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔ اہلِ بصرہ کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال سمندر کے سفر میں ہوا۔ اور ایک ہفتہ کے بعد کسی جزیرہ میں دفن کیا گیا۔ بیعتِ عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ یہ بھی شریک تھے۔ پھر بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ بہت سے صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۳۷۔ حضرت طلحہ بن البراء — علماء حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ عہدِ رسالت میں انتقال ہوا۔ ان کی نمازِ جنازہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا کر ان کے حق میں دعا کی۔ اے اللہ ان سے ہنستے ہوئے ملاقات فرما۔ اور یہ بھی ہنستے ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ حصین بن وحوح نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۴۳۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ — ابو محمد قریشی کنیت تھی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے غزوۂ بدر کے موقع پر میدانِ جنگ میں موجود نہ تھے کیونکہ انہیں اور حضرت سعید بن زید کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے اس قافلہ کا پتہ چلانے کے لیے بھیج دیا تھا جس میں ابو سفیان قافلے کو لے کر آ رہا تھا۔ غزوۂ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت پر معمور رہے۔ کفار کے حملہ کو روکتے اور دشمنوں پر حملہ کرنے میں اتنی تلوار چلائی کہ ہاتھ کی انگلیاں شل ہو گئیں۔ معرکۂ احد میں باختلافِ روایت چوبیس یا پچھتر زخم آئے جن میں سے کچھ نیزے اور تلوار اور تیروں کے تھے۔ مورخین نے ان کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا ہے۔ گندمی رنگ، خوبصورت شکل و شباہت والے تھے۔ سر پر بہت بال تھے جو نہ سیدھے تھے نہ بہت گھونگھر والے۔ چونسٹھ سال کی عمر میں جنگِ جمل میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ جمعرات میں جمادی الثانی ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کیے گئے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۳۹۔ حضرت الطفیل بن عمرو — یہ دوسی ہیں۔ مکہ معظمہ میں اسلام لائے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔ اور اپنے قبیلہ میں واپس آ گئے۔ ہجرتِ نبوی تک اپنے علاقہ میں سکونت پذیر رہے۔ ہجرتِ نبوی کے بعد اپنے قبیلے کے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے ان کا ساتھ دیا تھا یا اپنے ہمراہ لے کر مدینہ طیبہ آ گئے۔ ان کی شہادت باختلافِ روایت جنگِ یمامہ یا جنگِ یرموک میں ہوئی۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار حجازی علماء میں ہوتا ہے۔

۴۴۰۔ حضرت ابو الطفیل — نام عامر ہے۔ واثلہ کے صاحبزادے ہیں۔ لیثی کنانی ہیں لیکن نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ آٹھ سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل رہا۔ بسنہ ۱۰۲ھ میں مکہ معظمہ کے اندر وفات پائی۔ صحابہ میں یہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اتنی طویل عمر پائی۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۴۱۔ حضرت ابو طیبہ — ان کا نام نافع ہے۔ سینگی لگانے کا کام کیا کرتے تھے۔ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔

مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ مُخَیصہ میں میم مضموم صاد مفتوح اور یاء مشدد و مکسور ہے۔

تابعین

۴۴۲۔ ابن طاب تابعی ہیں۔ مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی بعض اقسام کی ان کی جانب نسبت ہے۔ رطب بن طاب اور تمر بن طاب۔

۴۴۳۔ طاؤس بن کیسان خولانی، ہمدانی، یمانی نسبتیں رکھتے ہیں۔ فارسی النسل ہیں۔ ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ عمرو بن دینار نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے طاؤس بن کیسان جیسا کوئی دوسرا عالم نہیں دیکھا جو علم و عمل میں ان جیسا مقام رکھتا ہو۔ ان سے امام زہری اور کثیر لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۴۴۔ طفیل بن اُبَی یہ حضرت ابی بن کعب انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ عزیز الحدیث تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل حجاز میں شہرت کی حامل ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابو الطفیل نے روایت کی ہے

۴۴۵۔ طلق بن حبیب یہ عنزی اور بصری ہیں۔ بڑے عابد و زاہد تھے اور یہی عبادت وجہِ شہرت ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب، عمرو بن دینار اور ایوب شامل ہیں۔

۴۴۶۔ طلحہ بن عبداللہ یہ طلحہ بن عبداللہ ابن کریز خزاعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعتِ حدیث کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۴۷۔ طلحہ بن عبداللہ زہری قریشی ہیں۔ ان کے دادا کا نام عوف تھا۔ مدینہ طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ وجہِ شہرت میں ان کی سخاوت کا بھی دخل ہے۔ اپنے چچا عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ سنہ ۹۹ھ میں انتقال ہوا۔

کفار وغیرہ

۴۴۸۔ ابو طالب یہ (عبدالمطلب کے صاحبزادے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے والد اور سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفیق چچا تھے۔ زندگی بھر کھل کر اسلام قبول نہیں کیا لیکن آخری وقت تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت سے دست بردار بھی نہیں ہوئے) ان کی وفات کے وقت کفارِ قریش نے انہیں کلمہ پڑھنے سے روکنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مایوس ہو کر رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طائف کی طرف تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابو طالب کی وفات میں ایک ماہ پانچ دن کا فرق ہے۔ (بعض حضرات نے کمزور روایات کے سہارے انہیں مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے بارے میں سکوت ہی بہتر ہے)۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

ظاء ـــــــــ صحابہ

۴۴۹۔ حضرت ظہیر بن رافع انصار کے قبیلہ اوس کی حارثی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے غزوۂ بدر اور احد کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ظہیر میں ظاء مضموم اور ہاء مفتوح ہے۔

عین ـــــــــ صحابہ

۴۵۰۔ حضرت عابس بن ربیعہ یہ عابس ابن ربیعہ غطیفی ہیں۔ فتح مصر کے وقت لشکر اسلام میں شامل تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

۴۵۱۔ حضرت ابو العاص بن الربیع حضرت ابو العاص بن الربیع کو لقیط کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے یہ حضور کے داماد تھے۔ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب ان کے نکاح میں تھیں۔ جنگ بدر تک کفار میں شامل رہے۔ قید ہونے کے بعد جب آزاد کیے گئے تو اسلام قبول کیا۔ آنحضرت سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ حضرت ابو بکر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان سے ابن عباس، ابن عمرو ابن العاص روایت کرتے ہیں۔ مقسم میم کے زیر قاف کے سکون اور سین کے زبر کے ساتھ ہے۔

۴۵۲۔ حضرت عاصم بن ثابت یہ حضرت عاصم بن ثابت ہیں۔ جن کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ انصار میں سے ہیں جنگ بدر میں شامل تھے۔ غزوۂ رجیع میں بنو لحیان کے ہاتھوں شہادت پائی۔ مشرکین ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے مگر شہد کی مکھیوں کے چھتے نے ان کی حفاظت کی۔ اسی کے باعث حمی الدبر بن الاشرم کہلائے۔ عاصم بن عمر بن الخطاب کے نانا تھے۔ ایک روایت ہے کہ نبی کریم نے دس آدمیوں کا لشکر ان کی سالاری میں مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب یہ لشکر مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچا تو بنی لحیان قبیلے کے تقریباً دو سو تیر اندازوں نے ان کا تعاقب کیا۔ یثرب یعنی مدینہ کی کھجوروں کی گٹھلیوں نے ان کی نشاندہی کر دی۔ حضرت عاصم نے ایک اونچی جگہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پناہ لی۔ کفار نے محاصرہ کر کے نیچے آنے کو کہا۔ امان کے وعدہ پر حضرت عاصم نے اپنے ساتھیوں کو نیچے جانے یا نہ جانے کا اختیار دیا مگر خود کسی کافر کی ذمہ داری پر نیچے آنے سے انکار کیا اور اللہ سے دعا کی کہ وہ نبی کریم کو ان کے حال کی اطلاع کر دے۔ کفار نے تیروں کی بوچھاڑ سے انہیں شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کی دعا قبول کی اور اپنے رسول کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی۔ آنحضرت نے صحابہ کرام کو مطلع کیا۔ کفار مکہ نے ان کی شہادت کی اطلاع پا کر قاصد روانہ کیا کہ ثبوت کے طور پر ان کا کوئی عضو کاٹ کر لائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے جسم کی حفاظت شہد کی مکھیوں سے کروائی جو ایک شامیانہ کی طرح ان پر چھا گئیں اور ان کا جسم محفوظ رہا۔ قاصد ناکام لوٹ گیا۔ یہ روایت بخاری سے ہے جو عاصم بن ثابت ابن عمر بن الخطاب کے نانا ہیں۔

۴۵۳۔ حضرت عامر الرام یہ حضرت عامر الرام ہیں۔ جنہیں نبی کریم کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے

ابو منظور روایت کرتے ہیں۔ الرام رائے مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل رامی ہے جس میں سے یا حذف کر دی گئی ہے۔

۴۵۴۔ حضرت عامر بن ربیعہ ان کی کنیت ابو عبد اللہ العنزی ہے۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوۂ بدر کے علاوہ دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ سنہ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

۴۵۵۔ حضرت عامر بن مسعود یہ حضرت عامر بن مسعود ابن امیہ بن خلف جمحی ہیں اور صفوان بن اُمیہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے نمیر غریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عامر بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں پایا جب کہ ابن مندہ اور ابن عبد البر نے ان کا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن معین نے کہا کہ ان کو صحبتِ نبوی نصیب نہیں۔ غریب میں عین مہملہ کا زبر رائے مہملہ کا زیر۔ یاء دو نقطوں والی ساکن ہے اور آخر میں بائے موحدہ ہے۔

۴۵۶۔ حضرت عائذ بن عمرو یہ حضرت عائذ بن عمرو مزنی ہیں۔ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بھی بصریوں میں ہی پائی جاتی ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۵۷۔ حضرت عباس بن مرداس حضرت عباس بن مرداس کی کنیت ابو الہیثم ہے۔ سلمی اور شاعر ہیں۔ ان کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے۔ فتح مکہ کے بعد ایمان میں مزید پختگی آگئی۔ حضرت عباس بن مرداس دورِ جاہلیت میں بھی شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں۔ کنانہ کاف کے کسرہ اور دو نون کے ساتھ ہے جن کے درمیان میں الف ہے۔

۴۵۸۔ حضرت ابو عبس بن عبد الرحمٰن بن جبیر یہ حضرت ابو عبس بن عبد الرحمٰن بن جبیر انصاری حارثی ہیں۔ نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہے۔ جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور مدینۂ منورہ میں سنہ ۳۴ھ میں وفات پائی۔ ستر سال حیات رہے۔ وفات کے بعد جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان سے عبایہ بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عبس عین مہملہ کے زبر۔ بائے موحدہ غیر مشدد اور سین مہملہ کے ساتھ ہے اور عبایہ میں عین کا زبر اور بائے موحدہ غیر مشدد اور آخر میں دو نقطوں والی یا ہے۔

۴۵۹۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ خزاعی یہ نافع عبد الحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا۔ حضرت علی نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے آنحضرت کی زیارت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابی بن کعب سے زیادہ تر روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کوفہ ہی میں رحلت فرمائی۔

۴۶۰۔ حضرت عبد اللہ بن ارقم یہ حضرت عبد اللہ بن ارقم زہری قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے پہلے نبی کریم پھر حضرت ابو بکر صدیق اور ازاں بعد حضرت عمر فاروق کے کاتب رہے پہلے حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان غنی نے بیت المال کا حاکم مقرر کیا۔ بعد میں حضرت عبد اللہ بن ارقم نے اس عہدے سے

استعفیٰ دے دیا۔ ان سے عروہ اور اسلم (حضرت عمر کے آزاد کردہ) روایت کرتے ہیں۔ آپ نے حضرت عثمان کے دور میں ہی انتقال فرمایا۔

۴۶۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر

حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر قریشی ہیں۔ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ حنین میں شرکت فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ واقعہ حرہ سے قبل وفات پائی۔

۴۶۲۔ حضرت عبداللہ بن انیس

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی کا تعلق انصار سے ہے۔ غزوۂ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۵۴ھ میں مدینۃ المنورہ میں وفات پائی۔ ابو امامہ اور جابر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۶۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ

یہ ابی اوفیٰ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو اوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس اسلمی ہے۔ حدیبیہ، خیبر اور بعد کے غزوات میں شرکت فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک ہمیشہ مدینہ شریف میں قیام کیا۔ بعد ازاں کوفہ تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی۔ کوفہ میں انتقال کرنے والے صحابہ میں سب سے آخر ہیں یعنی ۸۷ھ میں۔ ان سے امام شعبی نے روایت کی ہے۔

۴۶۴۔ حضرت عبداللہ بن بُسر

حضرت عبداللہ بن بسر سلمی مازنی ہیں۔ ان کے والد بسر، والدہ، ہمشیرہ، بھائی عطیہ اور بہن صماء کو صحبتِ نبوی کا شرف حاصل ہے۔ شام میں قیام پذیر رہے۔ حمص میں ۸۸ھ میں بوقت وضو اچانک وفات پائی۔ شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمایا لیکن بعض نے حضرت ابو امامہ کو سب سے آخر میں انتقال کرنے والے بتایا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۶۵۔ حضرت عباد بن بشر

ان کا تعلق انصار سے ہے۔ حضرت سعد بن معاذ سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لائے۔ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی۔ کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والوں میں بھی شریک تھے۔ فضلائے صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمٰن بن ثابت روایت کرتے ہیں۔ جنگِ یمامہ میں ۴۵ سال کی عمر میں شہادت نصیب ہوئی۔ عباد عین کے زبر اور باء موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۶۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر

یہ حضرت ابوبکر صدیق کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ کا اسم گرامی ام رومان ہے جو حضرت عائشہ کی بھی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ ان سے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ وغیرہ روایت کرتی ہیں۔ ۵۳ھ میں رحلت فرمائی۔

۴۶۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر

یہ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ طائف میں آنحضرت کے ساتھ تھے کہ ابو محجن ثقفی کا پھینکا ہوا تیر آکر لگا جس سے حضرت ابوبکر کے اول دورِ خلافت کے اندر شوال ۱۱ھ میں وفات پائی۔ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

۴۶۸۔ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ

عبداللہ بن ثعلبہ مازنی عذری ہیں۔ ہجرت سے چار سال قبل ولادت ہوئی اور ۸۷ھ میں وفات پائی۔ ان کو فتح کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ نے ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ حضرت عبداللہ بن جحش

حضرت زینب ام المؤمنین کے بھائی ہیں۔ آپ نے دار ارقم میں جانے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہ کرام میں شامل تھے۔ بڑے مقبول الدعوات تھے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے اور غزوۂ اُحد میں شہادت پائی۔ پہلے شخص یہی ہیں جنہوں نے مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کرایا اور بعد ازاں قرآن کریم کی آیات نے ان کی رائے کی توثیق کر دی یعنی آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ اور صورت یہ تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر سے واپس ہوئے تو غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا اور اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علیحدہ رکھ دیا۔ زمانہ جاہلیت میں سردار کو چوتھا حصہ دیا جاتا تھا۔ ان سے سعید بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں۔ ان کو ابو الحکم بن اخنس نے تقریباً چالیس سال کی عمر میں شہید کر دیا اور یہ حضرت حمزہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔

۴۷۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء

حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء تمیمی کا تذکرہ وحدان میں آتا ہے "وحدان" ان رواۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جن کی امام بخاری و امام مسلم میں سے کسی ایک نے ہی روایت نقل کی ہو۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۷۱۔ حضرت عبداللہ بن جزء

حضرت عبداللہ بن جزء کی کنیت ابو الحارث سمی ہے۔ مصر میں قیام تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان سے ایک جماعت ملک مصر سے روایت کرتی ہے۔ بحثہ میں وفات پائی۔ جزء میں جیم مفتوح، زائے معجمہ ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

۴۷۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب قریشی ہیں۔ ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ مسلمانوں میں حبشہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔ بڑے سخی، شریف الطبع، بردبار اور پاکباز تھے۔ انہیں دریائے سخاوت کہا جاتا ہے۔ مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ سنہ ۸۰ھ میں نوے سال کی عمر میں مدینۃ المنورہ میں وفات پائی۔

۴۷۳۔ حضرت عبداللہ بن جہم

ان کا تعلق انصار سے ہے۔ ان کی حدیث نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں آتی ہے۔ ان سے بسر بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی سند حدیث مالک بن ابی جہم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور وکیع نے بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبداللہ بن جہم لیا ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ہم نے ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

۴۷۴۔ حضرت عبداللہ بن حبشی

حضرت عبداللہ بن حبشی کو شرف روایت حاصل ہوا۔ کنیت خثعمی ہے۔ اہل حجاز سے ہیں مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ ان سے عبید بن عمیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عبید اور عمیر دونوں تصغیر کے صیغے ہیں۔

۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد

ان کا اصلی نام سلامہ بن عمر اسلمی ہے۔ سب سے پہلے حدیبیہ، پھر خیبر اور بعد میں دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ سنہ ۷۱ھ میں انتقال فرمایا۔ ۸۱ سال عمر پائی۔ اہل مدینہ خیال کیے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۷۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ کی والدہ کا نام حسنہ ہے اور ان کی نسبت سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن المطاع ہے۔ ان سے یزید بن وہب روایت کرتے ہیں۔

۴۷۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء عامری، بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء عامری سے۔

۴۷۸۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہ

انصار سے تعلق رکھتے ہیں۔ حنظلہ کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے سرکار مدینہ کو دیکھا تھا اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ انہوں نے نبی کریم سے روایت بھی کی ہے۔ بڑے نیک اور صاحب فضل انصار سرداروں میں سے تھے۔ انہی کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس لیے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے۔ اسی وجہ سے ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۹۔ حضرت عبداللہ بن خبیب

حضرت عبداللہ بن خبیب کا تعلق انصار مدینہ کے حلیف قبیلہ جہینہ سے ہے۔ صحابہ کرام میں شامل ہیں۔ ان کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۰۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ

یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ خزرجی انصاری ہیں۔ نقباء میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ غزوات بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے سوائے فتح مکہ کے۔ اس لیے کہ ۸ھ میں جنگ موتہ میں شہادت پائی۔ اس جنگ میں سالار لشکر اسلام تھے۔ اپنے وقت کے نامور شاعر تھے۔ ان سے حضرت ابن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۱۔ حضرت عبداللہ بن الزبیر

ان کی کنیت ابوبکر ہے اور اسدی قریشی ہیں۔ کنیت نانا جان ابوبکر الصدیق کی کنیت پر اور نام پر نام حضور نے رکھا۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے بچے تھے جو مہاجرین میں پیدا ہوئے یعنی ۱ھ میں۔ حضرت ابوبکر نے ان کے کان میں اذان کہی۔ ان کی والدہ اسماء تھیں۔ ان کی پیدائش قبا کے مقام پر ہوئی۔ آنحضور نے انہیں گود میں اٹھا کر لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا اور پھر خرما چبا کر ان کے تالو سے لگایا۔ یعنی ان کے شکم میں داخل ہونے والی سب سے پہلی چیز نبی کریم کا لعاب مبارک تھا۔ یہ بالکل صاف چہرے والے تھے۔ ایک بھی بال چہرہ پر نہ تھا حتی کہ داڑھی تک نہ تھی۔ نبی کریم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ بڑے عبادت گزار اور صائم تھے۔ صفات میں منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ حق بات پر ڈٹ جانے والے بارعب اور بہادر شخص تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں سرکار مدینہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے نانا حضرت ابوبکر صدیق تھے اور باپ آنحضرت کے صاحب خاص حضرت زبیر۔ ان کی دادی نبی کریم کی پھوپھی اور خالہ حضرت عائشہ تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ حجاج بن یوسف نے انہیں مکۃ المکرمہ میں قتل کیا اور ۱۷، جمادی الثانیہ ۷۳ھ کو بروز منگل سولی پر لٹکایا۔ ۶۴ھ میں ان کے لیے خلافت کے واسطے بیعت لی گئی۔ ان سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات چیت نہ تھی۔ اہل حجاز، یمن، خراسان، عراق ان کی خلافت مانتے رہے۔ البتہ شام میں مخالفت موجود تھی۔ انہوں نے سات آٹھ حج کیے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۸۲۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ
یہ بھی اسدی قریشی ہیں اور ان کا تعلق بھی مدینہ منورہ سے ہی ہے۔ ان سے عروہ بن الزبیر روایت کرتے ہیں۔

۴۸۳۔ حضرت عبداللہ بن زید
حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہٗ انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ سلہ میں انہیں خواب میں کلمات اذان کی بشارت ہوئی۔ اہل مدینہ سے ہیں اور ۶۴ سال کی عمر میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔ خود بھی صحابی ہیں اور والدین کا شمار بھی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ان کے بیٹے محمد اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴۔ حضرت عبداللہ بن زید
حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری بنو مازن میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ البتہ غزوۂ احد میں شرکت فرمائی۔ وحشی بن حرب سے مل کر مسیلمہ کذاب کو قتل کیا مگر سنہ ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ان کے بھتیجے عباد بن تمیم اور ابن المسیب روایت کرتے ہیں۔ عباد بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۸۵۔ حضرت عبداللہ بن السائب
حضرت عبداللہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قراۃ سیکھی مکیوں میں ہی شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ ایک گروہ ان سے روایت کرتا ہے۔

۴۸۶۔ حضرت عبداللہ بن سرجس
حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی کو مخزومی بھی کہا جاتا ہے لیکن شاید یہ مخزومیوں کے حلیف ہیں، مخزومی نہیں، بلکہ بصری ہیں۔ ان کی حدیث بھی بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ عاصم الاحول ان سے روایت کرتے ہیں۔ سرجس کے دو سین ہیں۔ درمیان میں را اور جیم ہیں۔ نرگس کے وزن پر ہے۔

۴۸۷۔ حضرت عبداللہ بن سلام
کنیت ان کی ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی اور یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام کی اولاد میں سے تھے۔ بنی عوف بن الخزرج کے حلیف تھے۔ یہودیوں کے علماء میں سے تھے۔ نبی کریم نے انہیں جنت میں دخول کی بشارت دی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف و محمد روایت کرتے ہیں سنہ ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں رحلت فرمائی۔ سلام میں لام تشدید کے بغیر ہے۔

۴۸۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ
حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور آنحضرت سے شرف صحبت حاصل کیا۔ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ سنہ ۵۰ھ میں بصرہ ہی میں رحلت فرمائی۔ ان سے عباس، حسین اور بہت سے لوگ ماسوا ان کے روایت کرتے ہیں۔

۴۸۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سہل
ان کا تعلق انصار سے ہے جو غزوۂ خیبر میں شہید کیے گئے۔ ان کا تذکرہ کتاب القسامۃ میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں بھی شریک تھے۔ بڑے صاحب علم و فہم تھے۔ ان سے سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۰۔ حضرت عبداللہ بن سہل
حضرت عبداللہ بن سہل کا تعلق انصار سے ہے۔ عبدالرحمٰن کے بھائی اور محیصہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ خیبر میں قتل کر دیے گئے تھے۔ ان کا ذکر باب القسامۃ میں آتا ہے۔

۴۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل
ان کا تعلق انصار سے ہے اور اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے تمیم بن محمود اور

اور اشعد روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲ - حضرت عبد اللہ بن الشخیر

حضرت عبد اللہ بن الشخیر عامری کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔ آنحضرت کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے۔ ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں۔ الشخیر میں شین معجمہ اور خاء معجمہ دونوں زیر سے ہیں۔ خاء پر تشدید اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۴۹۳ - حضرت عبد الرحمن بن شرحبیل

حضرت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ: یہ عبد الرحمن بن حسنہ کے بھتیجے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں۔ فتح مصر میں خود یہ اور ان کے بھائی ربیعہ شامل تھے۔

۴۹۴ - حضرت عباد بن عبد المطلب

ان کا تذکرہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں آتا ہے۔ ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی۔ عباد بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ مطلب طاء کی تشدید اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۹۵ - حضرت عبد اللہ بن الصنابحی

صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے انہیں ابو عبد اللہ کہا ہے اور حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ ابو عبد اللہ صنابحی تابعین ہیں، صحابی نہیں ہیں اور کہا کہ صنابحی صحابہ میں مشہور نہیں۔ صنابحی صحابی کی حدیث کو موطا میں امام مالک نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

۴۹۶ - حضرت عبد الرحمن بن عائش

یہ حضرمی ہیں۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ ان سے رویت باری کے بارے میں حدیث منقول ہے ان کی حدیث عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں لیکن پہلی ہی مستند ہے۔ اس کی تصریح امام بخاری کرتے ہیں۔ ان سے ابو سلام ممطور اور خالد بن اللجلاج روایت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مالک بن یخامر کی یہ روایت مرسل ہے۔ اس لیے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کا شرف ثابت نہیں ہے۔ عائش میں یاء مکسور ہے۔ یخامر میں یاء مفتوح اور میم مکسور ہے۔

۴۹۷ - حضرت عبد اللہ بن عامر

کریز قرشی کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ ولادت کے بعد انہیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ آپ نے ان پر دم کیا تعوذ پڑھی اور تھتکارا۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ سال بتائی گئی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہ تو نقل کی اور نہ کوئی حدیث سن کر یاد کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بصرہ اور خراسان کے گورنر رہے تھے اور یہ فرائض حضرت عثمان غنی کی شہادت تک سر انجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ تقرر کیا۔ مشہور و معروف سخی اور کثیر الاحسان شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ خراسان انہیں کی زیر قیادت فتح ہوا۔ ملک فارس کا کسریٰ انہیں کی گورنری کے دور میں قتل ہوا۔ اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اسی طرح عامہ خراسان، اصفہان، کرمان اور حلوان کو فتح کیا۔ نہر بصرہ بھی انہیں کے دور حکومت میں کھودی گئی تھی۔ [illegible] میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۴۹۸ - حضرت عبد اللہ بن عباس

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ان کی والدہ لبابہ بنت حارث،

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ولادت ہوئی۔ وفاتِ نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی۔ بعض نے دس سال بھی بتائی ہے۔ امتِ محمدیہ کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تھی۔ اے اللہ: انہیں حکمت، فقہ اور تاویلِ قرآن کے علوم سے سرفراز فرما۔ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام کی دو مرتبہ زیارت ہوئی۔ مسروق فرماتے ہیں۔ میں جب عبداللہ ابن عباس کو دیکھتا تو ان کے حسن وجمال کی تعریف کرتا۔ جب ان کی گفتگو سنتا تو بے ساختہ کہتا کہ ان سے بڑا فصیح وبلیغ دوسرا کوئی نہیں۔ جب درسِ حدیث سنتا تو پکار اٹھتا کہ ان سے بڑا محدث وعالم کوئی دوسرا نہیں۔ بارگاہِ عمر فاروق میں خصوصی قرب حاصل رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنے قریب بٹھاتے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ ان سے بھی مشورہ بھی لیتے تھے۔ آخر کار عمر میں بینائی جاتی رہی تھی۔ ابن زبیر کے دورِ خلافت میں اکہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ صحابہ وتابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس گورے رنگ والے تھے۔ طویل القامت ہوتے تازے اور حسین وجمیل تھے۔ سر پر کالی بال تھے جن کو مہندی سے رنگتے تھے۔ چہرے پر زردی نمایاں تھی۔

(حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابن عباس حج کے مسائل میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اگر کوئی شخص کچھ معلوم کرنے آتا تو آپ اس سے فرماتے جاؤ اور ابن عباس سے معلوم کرو اور واپس آکر ان کے جواب سے مجھے بھی مطلع کرنا)۔

۴۹۹۔ حضرت عبادہ بن الصامت

ابوالولید کنیت تھی۔ انصار کے قبیلہ سالم سے تعلق تھا۔ نقباء اسلام میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ اور ثالثہ میں شریک تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ملک شام کے قاضی اور معلم کی حیثیت سے تقرر فرمایا اور ان کا مستقر حمص کو بنایا تھا۔ بعد میں فلسطین میں تشریف لے گئے تھے اور وہیں رملہ یا بیت المقدس میں ۳۴ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ عبادہ میں عین مضموم ہے۔

۵۰۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان

تیمی قریشی ہیں۔ مشہور صحابی حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہیں زیارتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

انہوں نے کسی سے روایت حدیث نہیں کی۔ البتہ ان سے دوسرے محدثین روایت کرتے ہیں۔

۵۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عدی

قرشی زہری ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ یہ قدید اور عسفان کے درمیانی علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۰۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ

یہ مدنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قرشی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں اضطراب بتایا گیا ہے۔ صحابہ میں ان کا حافظہ کمزور تھا۔ حافظ عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ شامی ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ عمیرہ

یہاں عین مفتوح اور میم مکسور ہے۔

۵۰۳- حضرت عبداللہ بن عمر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے ساتھ بچپن ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ غزوۂ بدر میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ اور ان کے غزوۂ احد میں شریک ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کی تحقیق یہ ہے کہ انہیں غزوۂ احد میں شرکت کی اجازت مل گئی تھی۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ غزوۂ خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

صاحب علم وفہم وزہد وتقویٰ تھے۔ تمام معاملات نہایت احتیاط سے اور دیکھ بھال کر طے کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص پر دنیا مائل ہوئی اور وہ اس کے آگے جھک گیا سوائے حضرت عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر کے۔

میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس سے زیادہ ذی علم کسی دوسرے کو نہیں پایا۔

حضرت نافع نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی زندگی میں ایک ہزار سے زیادہ غلاموں کو آزادی کی دولت سے مالا مال کیا۔ اعلان نبوت سے ایک سال قبل ان کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین یا چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔

انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حدودِ حرم سے باہر حِل میں دفن کیا جائے۔ لیکن حجاج بن یوسف کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی۔ اور مقام ذی طویٰ میں مہاجرین کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ایک روز حجاج بن یوسف نے طویل خطبہ دیا جس کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو گئی۔ اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارے خطبہ کی وجہ سے سورج ٹھہرا نہیں رہے گا۔ یہ سن کر حجاج بولا کہ میں نے یہ عہد کر لیا کہ میں تمہاری بصارت کو نقصان پہنچاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو اس بات پر کیا تعجب ہے کیوں کہ تو بڑا بے وقوف ہے اور ہم پر زبردستی حاکم ہے۔

یہ سن کر حجاج بن یوسف نے اس کام کے لیے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ نیزے کی انی کو زہر آلود کر کے ابن عمر کے چبھو دے۔ چنانچہ اس نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ نیزے کو ایک بوری میں ڈال کر اس بوری کو آپ کے راستے میں ڈال دیا اور وہ نیزہ آپ کے پاؤں میں چبھ گیا۔ یا کسی اور طریقے سے وہ نیزہ آپ کے چبھو دیا۔

بعض مورخین نے کہا ہے کہ آپ سے یوسف بن حجاج کی دشمنی کا سبب یہ تھا کہ آپ کا معمول تھا کہ جہاں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران سفر قیام فرمایا تھا یا سواری سے اترے تھے حضرت ابن عمر وہیں سواری سے اترتے اور قیام کرتے تھے۔ حجاج کو یہ موقع نہیں ملتا تھا۔ اس لیے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار گزری۔ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ناراض ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر چھیاسی یا چوراسی سال کی ہوئی۔ ان سے صحابہ، محدثین اور تابعین کی کثیر جماعت نے

روایت کی ہے۔

۵۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

یہ بھی قریشی ہیں اور اپنے والد سے پہلے دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے باختلافِ روایت ان کے والد کی عمر ان سے بارہ یا تیرہ سال زیادہ تھی۔

بڑے جید عالم، عابد اور حافظِ قرآن تھے۔ مطالعہ کا ذوق تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتابتِ حدیث کی اجازت حاصل کر کے مجموعۂ احادیث مرتب کرتے رہے تھے۔

رات کو کثرت سے عبادت کرتے۔ چراغ بجھا کر اندھیرے میں بہت زیادہ روتے تھے۔ کثرتِ گریہ سے ان کی پلکیں گر گئی تھیں۔ یعلیٰ بن عطاء فرماتے ہیں کہ میری والدہ بتاتی ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیے سرمہ تیار کرتی تھی۔

ان کی وفات کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعۂ حرہ کی راتوں میں وفات پائی۔ بعض نے ۵۵ھ میں طائف میں اور بعض نے ۶۵ھ اور بعض نے مکہ میں ۶۵ھ میں اور بعض مصر میں ۹۵ھ میں وفات ثابت کرتے ہیں۔

۵۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف

زہری قریشی ہیں۔ کنیت ابو محمد تھی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ملک حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی ہے۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور غزوۂ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی اقتدار میں نماز ادا کی تھی۔ ان کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ طویل قامت، باریک جلد والے اور گورے رنگ کے تھے۔ جس میں سرخی جھلکتی تھی۔ گھنی بھنویں اور اونچی ناک والے تھے۔

غزوۂ احد میں زخم لگے جو پیروں اور پنڈلیوں پر بھی تھے۔ ان کی وجہ سے چال میں لنگڑاہٹ آگئی تھی۔ بہتر سال کی عمر میں ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۶۔ حضرت عبداللہ بن غنام

حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث دعا کے بارے میں اس سند کے ساتھ مروی ہے۔ عن ربیعۃ ابی عبد الرحمٰن عن عبداللہ ابن عنبسۃ عن عبداللہ بن غنام۔

۵۰۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد

ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابوجعفر خطمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۸۔ حضرت عبداللہ بن قرط

یہ عبداللہ بن قرط ازدی ثمالی ہیں۔ پہلے ان کا نام شیطان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھا۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ شام میں شہرت کی حامل ہیں۔ یہ ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف سے حمص کے گورنر تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ملک روم میں ۵۶ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ قرط میں قاف مضموم ہے۔

۵۰۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب مازنی انصاری ہیں۔ کنیت ابولیلیٰ تھی۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ سنہ ۲۳ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "یہی ہیں وہ لوگ جو اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہاتی ہیں کہ ان کے پاس راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے"

۵۱۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ ان کا شجرۂ نسب اس طرح ہے۔ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ بعد میں دمشق میں اقامت گزیں ہوگئے اور وہیں سنہ ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔ عبداللہ بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۱۱۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ یہ عمر میں آپ سے دو سال بڑے تھے۔ ان کی والدہ نمر بن قاسط کے خاندان سے تھیں۔ یہ پہلی عورت ہیں جنہوں نے خانۂ کعبہ کو ریشم اور دیبا کے علاوہ دوسرے ریشمی کپڑوں کے غلاف چڑھائے تھے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بچپن میں حضرت عباس گم ہوگئے تھے۔ تو انہوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر عباس مل جائیں تو خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ چنانچہ جب حضرت عباس مل گئے تو انہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ حضرت عباس کو معاشرتی زندگی میں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ آپ زمانۂ جاہلیت میں بڑے سردار تھے۔ حجاج کرام اور زائرین خانۂ کعبہ کے لیے پانی کی بہم رسانی (آبِ زمزم سے سیرابی) آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ خانۂ کعبہ کی عمارت کی نگہداشت نظم و ضبط اور اس کے تقدس کا خیال بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ ان کے سپرد یہ خدمت بھی تھی کہ وہ قریش کو اس پر آمادہ کرتے کہ وہ خانۂ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے قبل ستر غلام آزاد کیے تھے۔ **معرکۂ بدر میں کفارِ مکہ کی طرف سے شریک ہوئے اور اسیر ہوئے۔ جنگ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جناب عباس اگر کسی کی زد پر آجائیں تو انہیں قتل نہ کیا جائے۔ کیونکہ کفارِ مکہ نے انہیں جبراً** جنگ میں شریک کیا ہے۔ (یہ بات واضح رہے کہ آپ اسلام قبول کرچکے تھے لیکن اس کا اظہار نہیں کیا تھا) عقیل بن ابی طالب نے ان کا فدیہ ادا کرکے رہائی دلائی تھی۔ اس کے بعد مکہ واپس آگئے تھے پھر فتح مکہ سے قبل ہجرت کرکے مدینہ منورہ آگئے۔ غزوۂ حنین میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ اٹھاسی سال کی عمر میں ۱۲ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک سنہ ۳۲ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ اسلام لانے والوں میں چھٹے فرد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور حضرت عمر کے مشرف بہ اسلام ہونے سے قبل مسلمان ہوگئے تھے۔ اور کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اور آپ کے خدام خاص اور محرم راز صحابہ میں سے تھے۔ سفر میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی مسواک اور نعلین مبارک کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی تھی۔ اور وضو کا پانی سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ انھوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی تھی انھیں اس دنیا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ اُمِّ عبد کا بیٹا (عبد اللہ بن مسعود) میری اُمت کے لیے جو بھی پسند کرے میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔ اور وہ جس کو ناپسند کرے مجھے بھی وہ ناپسند ہے۔ یہ ظاہری صورت و سیرت علم و حلم اور وقار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت اور حضرت عثمان کے ابتدائی دورِ خلافت میں ناظم بیت المال رہے۔ آخر میں مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔ ان سے روایت حدیث کرنے والوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ بہت سے صحابہ اور تابعین شامل ہیں۔ آپ کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے ہلکا بدن، چھوٹا قد اور گندمی رنگ تھا۔ شان و شکوہ کا یہ عالم تھا کہ اگر اپنے سے بلند قامت لوگوں میں بیٹھتے تو ان کے مساوی معلوم ہوتے تھے۔

۵۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی ہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف انھیں حاصل ہے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے بعد میں بصرہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ان کا شمار ان گیارہ افراد میں ہوتا ہے جنھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم دین کے لیے بصرہ بھیجا تھا۔ ۶۰ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ ان سے تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مغفل سے زیادہ بزرگ شخصیت بصرہ میں نہیں دیکھی۔

۵۱۴۔ حضرت عبد اللہ بن حوالہ ملک شام میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر وغیرہ شامل ہیں۔ ۵۸ھ میں شام میں انتقال فرمایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ میرے قیام کے لیے کسی خطۂ زمین کو منتخب فرما دیں تو آپ نے انھیں ملک شام میں مقیم ہونے کے لیے فرمایا تھا۔ لیکن ان کے چہرے سے بے اطمینانی کی کیفیت محسوس ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ملک شام کے بارے میں کیا خیال کرتے ہو تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطۂ زمین کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اے ملک شام تو زمین کا ایسا خطہ ہے جو میرا پسندیدہ ہے اور تجھ پر میرے منتخب بندے اقامت پذیر ہوں گے!

۵۱۵۔ حضرت عبد اللہ بن ہشام یہ قریشی تیمی ہیں۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی والدہ زینت بنت حمید بچپن میں انھیں لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دستِ رحمت رکھا۔ اور ان کے لیے دعا کی۔ مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی۔ ان سے ان کے پوتے زہرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۱۶۔ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے اور عدوی قریشی ہیں۔ جب یہ صغیر السن تھے تو حضرت ابولبابہ انھیں لے کر بارگاہ رسالت میں

حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی اور سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔ محمد بن سعد کی تحقیق کے مطابق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ سال تھی۔ اپنے چچا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں حضرت عبد الرحمٰن بن عمر کی وفات سے پہلے انتقال ہوا۔

۵۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن یزید سترہ سال کی عمر میں غزوۂ حدیبیہ میں شرکت کی حضرت عبد اللہ بن زبیر کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ اور انھیں کے دور خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ شعبی ان کے کاتب تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے موسیٰ کے علاوہ ابو بردہ بن ابی ابو موسیٰ وغیرہ شامل ہیں۔

۵۱۸۔ حضرت عبد الرحمٰن بن نعیم دیلمی ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور سماعت حدیث کی سعادت ملی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر تھے پھر خراسان آ گئے تھے۔ ان سے کثیر بن عطاء نے روایت کی ہے۔

۵۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن محصن یہ انصاری خطمی ہیں مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ ان کی روایت کردہ احادیث مرسل ہیں۔

۵۲۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح قریش کی فہری شاخ سے تعلق تھا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امین الامت لقب تھا۔ حضرت عثمان بن مظعون کے ہمراہ دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ ہجرت کرنے والوں کی دوسری جماعت میں شامل ہو کر حبشہ کی جانب ہجرت کی اور بعد میں مدینہ منورہ آ گئے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ انھوں نے خود کی ان دو کڑیوں کو جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور میں دھنس گئی تھیں کھینچا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے آگے کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ دراز قد تھے۔ خوبصورت چہرے والے اور داڑھی کے بال ہلکے تھے۔ اٹھاون سال کی عمر میں ۱۸ھ کے اندر عمواس کے طاعون میں اردن کے مقام پر وفات پائی۔ اور بیسان میں مدفون ہوئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا سلسلہ نسب فہر بن مالک پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ ان سے صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۱۔ حضرت عبید بن خالد یہ عبید بن خالد سلمی بہزی مہاجری ہیں۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ محدثین کوفہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۲۲۔ حضرت عتاب بن اُسید قریشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو انھیں مکہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ اور وفات نبوی تک اس منصب پر فائز رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اپنے دورِ خلافت میں مکہ معظمہ کا حاکم برقرار رکھا۔ اور انھوں نے مکہ مکرمہ میں اسی روز انتقال کیا جس دن حضرت ابوبکر صدیق نے مدینہ منورہ میں سفرِ آخرت فرمایا۔ حضرت عتاب قریش کے سرداروں میں سے تھے اور نہایت صالح فاضل تھے۔ ان سے عمرو بن ابی عقرب نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۳۔ حضرت عتبہ بن اُسید ان کی کنیت ابوبصیر تھی۔ بنوثقیف سے تعلق تھا اور بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ اور کافی عرصہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلہ میں آتا ہے۔ ان کے بارے میں رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کو خوب بھڑکانے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ رسالت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۴۔ حضرت عتبہ بن عبد السلمی حافظ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ یہ نذر کے صاحبزادے ہیں جبکہ مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ امام بخاری اور ابو حاتم رازی نے اس قول کی تائید کی ہے۔ بقول بعض ان کا نام عتلہ تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عتبہ رکھا تھا۔ غزوہ خیبر میں شرکت کا شرف انھیں نصیب ہوا۔ چورانوے سال کی عمر میں حمص کے مقام پر ۸۷ھ میں وفات پائی۔ واقدی نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کی عمر سب سے زیادہ ہوئی۔

۵۲۵۔ حضرت عتبہ بن غزوان قدیم الاسلام اور صاحب ہجرتین ہیں۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ جنگ بدر میں شرکت فرمائی۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ مردوں میں ساتویں فرد ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن یہ وہاں سے واپس آ گئے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر نے انھیں بصرہ کا حاکم برقرار رکھا اور انھیں واپس جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ستاون سال کی عمر میں ۱۵ھ میں راستہ کے اندر وفات پائی۔ ان سے خالد بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۵۲۶۔ حضرت عتبان بن مالک یہ خزرجی سالمی ہیں۔ ان کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت انس اور محمود بن الربیع روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۷۔ حضرت عثمان بن حنیف حضرت سہیل انصاری کے بھائی ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق کے ممالک کی پیمائش اور ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم بنا دیا تھا۔ چنانچہ انھوں نے عراق جا کر وہاں کے رہنے والوں پر جزیہ اور خراج کا تعین کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں بصرہ کے گورنر رہے۔ لیکن حضرت طلحہ اور زبیر کی وہاں آمد کے بعد ان کا نباہ نہ ہو سکا۔ اس لیے بصرہ سے واپس آ گئے اور یہ واپسی جنگ جمل کے بعد عمل میں آئی۔ بصرہ سے کوفہ منتقل ہو گئے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت تک حیات رہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۲۸۔ حضرت عثمان بن طلحہ ان کا تعلق قریش کی عبدری حجبی شاخ سے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ ان کا تذکرہ باب المساجد میں آتا ہے۔ ان سے ان کے عمزاد شیبہ اور ابن عمر روایت کرتے ہیں۔ ۴۲ھ میں مکہ معظمہ کے اندر وفات پائی۔

۵۲۹۔ حضرت عثمان بن عامر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار ہیں۔ قریش کی بنو تیم شاخ سے تعلق تھا۔ ان کی کنیت ابو قحافہ تھی۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ستانوے سال کی عمر میں ۱۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے حضرت صدیق اکبر اور اسماء بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۵۳۰۔ حضرت عثمان بن عفان ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ سابقین اولین میں سے ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر اس وقت اسلام لائے جبکہ دارارقم اسلام کی تبلیغ کا مرکز نہیں بنا تھا۔ انھوں نے دو مرتبہ ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھیں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علالت کی وجہ سے انھیں حاضری سے منع فرمایا۔ اور ان کی تیمارداری کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن انھیں ان تمام اعزازات و انعامات سے نوازا جو بدری صحابہ کو عطا ہوئے۔ مقام حدیبیہ پر تحت الشجرہ بیعت رضوان منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت عثمان شرکت نہ فرما سکے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصالحت کے معاملات طے کرنے کے لیے انھیں مکہ مکرمہ بھیج دیا تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے اس انداز میں بیعت فرمائی۔ کہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے ان کے عقد میں آئیں۔ ان کا حلیہ مبارک یوں بیان کیا گیا ہے۔ میانہ قد رنگ گورا اور بقول بعض گندم گوں تھے۔ چہرہ چوڑا اور وجیہ سینہ کشادہ اور سر پر گھنے بال تھے۔ بڑی داڑھی والے تھے جس کو آپ زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔ ۳۵ھ میں اٹھاسی سال کی عمر میں ایک مصری اسود کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کا دورِ خلافت بارہ سال سے چند دن کم رہا۔ ان سے صحابہ اور محدثین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔
(حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت واقعۂ فیل سے چھ سال بعد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اسی دنیا میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ اور ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا تھا۔ رحمت دو عالم فرماتے ہیں کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق ہوتا ہے جنت میں میرے رفیق عثمان ہوں گے۔)

۵۳۱۔ حضرت عثمان بن مظعون ابو سائب کنیت تھی۔ تیرہ افراد کے بعد یہ اسلام لائے تھے۔ پہلے ہجرت حبشہ کی اور وہاں سے مدینہ منورہ آ گئے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے۔ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے پہلے مہاجر صحابی ہیں۔ ان کا انتقال ہجرت نبوی کے ڈھائی سال بعد ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد اُن کی

پیشانی کو بوسہ دیا اور تدفین کے وقت فرمایا۔ یہ شخص گزرنے والوں میں سے ہمارے لیے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ نہایت درجہ عابد، مرتاض اور صاحب فضل صحابہ میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے سائب اور ان کے بھائی قدامہ بن مظعون نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۵۳۲۔ حضرت عداء بن خالد یہ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے ان کی روایت کردہ احادیث اہل بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ یہ صحرا نشین تھے۔ ان سے ابو رجاء وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عداء میں عین مکسور اور دال مشدد ہے۔

۵۳۳۔ حضرت عدی بن حاتم شعبان [illegible] میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد میں کوفہ قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے لڑتے ہوئے ان کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ جنگ صفین اور نہروان میں شرکت کی۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں [illegible] میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ قرقیسیا میں انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۴۔ حضرت عدی بن عمیرہ کندہ قبیلے کی حضرمی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہوئے اور وہیں داعی اجل کو لبیک کہا قیس بن ابی حازم وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عمیرہ میں عین مفتوح اور میم مکسور ہے۔

۵۳۵۔ حضرت عرس بن عمیرہ ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عرس کا عین مضموم ہے۔

۵۳۶۔ حضرت عرباض بن ساریہ ان کی کنیت ابو نجیح سلمی تھی۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ شام میں اقامت پذیر تھے اور وہیں [illegible] میں وفات پائی۔ ان سے ابو امامہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۳۷۔ حضرت عرفجہ بن اسعد واقعہ کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں چاندی کی ناک لگوانے کی اجازت دی۔ بعض وجوہات کی بنا پر سونے کی ناک لگوانے کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے طرفہ نے روایت کی ہے۔ کلاب میں کاف مضموم ہے۔

۵۳۸۔ حضرت عروہ بن مسعود مسلمان ہونے سے قبل صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ [illegible] میں غزوۂ طائف سے واپسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوگئے۔ اسلام لانے سے قبل ان کی کئی منکوحہ عورتیں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کا انتخاب کر لو اور باقی عورتوں کو طلاق دے دو۔ اسلام لانے کے بعد انھوں نے اپنے قبیلہ میں واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ اور واپس آکر تبلیغ اسلام میں مشغول ہوگئے۔ لیکن ان کی قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ نماز فجر کے وقت اپنے مکان کی بالائی منزل پر آکر اذان شروع کی۔ جب اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو قبیلہ بنو ثقیف کے کسی شخص نے تیر مارا جس کی وجہ سے آپ شہید ہوگئے۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عروہ بن مسعود کا حال وہی ہے جس کی منظر کشی سورۂ یٰسین میں یوں کی گئی ہے :۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی لیکن قوم نے اُسے قتل کر دیا۔

۵۳۹۔ **حضرت عروہ بن ابی الجعد** ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں کوفہ کے قاضی تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ کوفہ میں مروّج ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وُہ غلطی پر ہے بلکہ عروہ تو ابو الجعد ہی کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۰۔ **حضرت ابو عسیب** ان کا نام احمد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے مسلم بن عبید روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ عسیب میں عین مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۴۱۔ **حضرت عصام المزنی** انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث باب الجہاد میں آتی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابو داؤد نے اس حدیث کی تخریج تو کی ہے۔ لیکن اس حدیث کو ان کی جانب منسوب نہیں کیا۔

۵۴۲۔ **حضرت عطیہ بن بسر** یہ عبد اللہ بن بسر کے بھائی ہیں امام ابو داؤد نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ان کے بھائی کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے عن ابنی بسر یعنی بسر کے دونوں فرزند روایت کرتے ہیں۔ اور ان دونوں حضرات کے نام کا تذکرہ نہیں کیا۔ یہ روایت کتاب الطعام میں ہے جو مکھن اور چھواروں کے بارے میں ہے۔ ان سے مکحول نے روایت کی ہے۔

۵۴۳۔ **حضرت عطیہ القرظی** یہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ مجھے ان کے والد کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور زبانِ رسالت سے ارشادات سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان سے مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۴۔ **حضرت عطیہ بن قیس** یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور آپ سے روایت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ شام اور یمن کے رہنے والے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ **حضرت عقبہ بن الحارث** یہ قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مکہ والوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۴۶۔ **حضرت عقبہ بن رافع** سنہ ۶۳ھ میں افریقہ میں ہربر نامی شخص نے شہید کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ ان کا تذکرہ تعبیرِ رؤیا میں آتا ہے۔

۵۴۷۔ **حضرت عقبہ بن عامر** عتبہ بن ابو سفیان کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن بعد میں انھیں سبکدوش کر دیا گیا۔ سنہ ۵۹ھ میں مصر کے اندر

انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔

۵۴۸۔ حضرت عقبہ بن عمرو

ان کی کنیت ابو مسعود تھی۔ ان کا تفصیلی تذکرہ حرف میم میں آئے گا۔

۵۴۹۔ حضرت عکاشہ بن محصن

یہ اسدی ہیں اور بنو امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ (بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی)، غزوۂ بدر میں ان کی تلوار ٹوٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی تھی اور وہ کاٹنے والی تلوار بن گئی تھی۔ یہ بڑے صاحب فضل صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں پینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس اور ان کی ہمشیرہ ام قیس وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ عکاشہ میں عین مضموم اور کاف مشدد ہے۔ بعض اہل لغت نے کاف کو غیر مشدد بھی کہا ہے لیکن اکثریت کاف کو مشدد کہتی ہے۔ محصن میں میم مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۵۵۰۔ حضرت عکرمہ بن ابوجہل

مشہور و معروف دشمن اسلام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی کے فرزند ہیں۔ ان کا شمار قریش کے سربرآوردہ اشخاص میں ہوتا تھا۔ حضرت عکرمہ کا شمار مشہور شہسواروں میں ہوتا تھا۔ یہ فتح مکہ کے روز روپوش ہو کر یمن چلے گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان کی بیوی انھیں تلاش کر کے بارگاہ رسالت میں لائیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مہاجر سوار کہہ کر مخاطب فرمایا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد راسخ العقیدہ مسلمان بنے۔ تریسٹھ سال کی عمر میں جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابوجہل کے لیے جنت میں کھجور کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام سلمہ یہ تمہارے خواب کی تعبیر ظاہر ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عکرمہ نے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ کی گلیوں سے گزرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگ سونے اور چاندی کی طرح ہیں جو لوگ دور جاہلیت میں اچھے تھے اسلام لانے کے بعد (جبکہ اسلام ان کے دلوں میں راسخ ہو گیا ہے اور اسلامی تعلیمات ان کے قلوب میں گھر کر گئی ہیں) بھی اچھے اور بہتر ہیں (یعنی ان پر طعنہ زنی نہ کی جائے)۔

۵۵۱۔ حضرت عکراش بن ذویب

بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ اپنی قوم کے صدقات لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبید اللہ روایت کرتے ہیں۔ عکراش میں عین مکسور ہے۔

۵۵۲۔ حضرت علاء حضرمی

ان کا نام عبد اللہ تھا۔ حضر موت کے رہنے والے تھے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اس وقت سے دور صدیقی اور خلافت فاروقی میں سنہ ۱۴ھ یعنی اپنے آخری وقت تک اس خدمت پر مامور رہے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۵۳۔ حضرت علی بن شیبان حنفی یمانی ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

۵۵۴۔ حضرت علی بن ابی طالب ان کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی قریشی ہیں ایک روایت کے مطابق مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ محدثین نے اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال۔ پندرہ سال اور سولہ سال بتائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دس سال تھی۔ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ تبوک کے وقت آپ کو ضرورتاً مدینہ میں رکھا گیا تھا۔ اس موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہیں میری طرف سے وہ نسبت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے حاصل تھی۔ آپ کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کھلتا گندمی رنگ پست قد بڑی بڑی آنکھیں بڑا پیٹ، داڑھی چوڑی گھنی اور لمبی تھی۔ سر کے بال درمیان میں سے اڑے ہوئے تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تو آپ نے انھیں رنگا نہیں۔ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمٰن ابن ملجم کے ہاتھوں زخمی ہوئے۔ اور تین روز بعد اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ حسنین کریمین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا۔ نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض نے اٹھاون سال بعض نے پینسٹھ سال اور بعض نے ترسٹھ سال بتائی ہے۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور چند روز ہے۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۵۵۔ حضرت علی بن طلق یہ حنفی یمامی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل یمامہ میں مشہور ہیں ان سے مسلم بن سلام نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۵۶۔ حضرت عثمان بن ابی العاص قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں اسی منصب پر فائز رہے۔ خلافت فاروقی نے یہ منصب برقرار رکھا لیکن بعد میں ان کا تبادلہ عمان و بحرین کر دیا تھا۔ ۹ھ میں ایک وفد کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور اس وفد کے سب سے کم عمر ممبر تھے۔ عمر کے آخری ایام میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۵۱ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ انھیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کی وجہ سے بنو ثقیف کے لوگ فتنہ ارتداد میں مبتلا ہونے سے بچ گئے۔ وفات نبوی کے بعد بنو ثقیف کے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور انھوں نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر حضرت عثمان بن ابی العاص نے ان سے کہا اے ثقیف والو! تم اسلام لانے میں سب سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور مرتد ہونے میں کیوں سبقت لے کر اپنا نام بدنام کرنا چاہتے ہو؟۔ یہ جملہ ان پر اتنا اثر انداز ہوا کہ وہ اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے ان سے تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۵۷۔ حضرت علقمہ بن وقاص لیثی نسبت رکھتے ہیں دورِ رسالت میں ولادت ہوئی۔ غزوۂ خندق میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت

میں وفات پائی۔ ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ حضرت عمار بن یاسر بنو مخزوم کے آزاد کردہ اور ان کے حلیف ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عمار کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں یمن سے مکہ مکرمہ آئے۔ حارث اور مالک واپس وطن چلے گئے لیکن یاسر مکہ میں مقیم ہو گئے۔ اور ابو حذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے اپنی باندی سمیہ سے ان کی شادی کر دی۔ اور ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے انھیں آزاد کر دیا لیکن یاسر حلیف رہے۔ حضرت عمار ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ انھیں اسلام لانے کی پاداش میں بے شمار مصیبتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار مکہ نے امکانی کوششوں کی کہ انھیں اسلام سے منحرف کر دیں۔ ان کے جسم کو آگ میں بھی جلایا لیکن ان کے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ایک مرتبہ انھیں آگ میں جلایا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا۔ اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جا جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی۔ ہجرت مدینہ کرنے والوں میں یہ ابتدائی دستہ میں شامل تھے۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں الطیب المطیّب کے لقب سے مخاطب فرمایا۔ حضرت عمار نے ترانوے سال کی عمر میں ۳۷ھ میں جنگ صفین کے دوران جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۵۵۹۔ حضرت عمارہ بن رویبہ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۶۰۔ حضرت عمر بن خطاب قریش کی عدوی شاخ سے تعلق تھا۔ ابو حفص کنیت تھی۔ اعلان نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال اسلام لائے۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے قبل چالیس مرد اور گیارہ عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ اسلام لانے والے چالیسویں مرد ہیں۔ اس روز آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اس دن سے اسلام کا بول بالا ہونا شروع ہو گیا۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب فاروق ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عمر سے فاروق کے لقب سے ملقب ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میرے اسلام لانے سے تین دن قبل حضرت حمزہ اسلام لائے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لیے کھول دیا۔ میں نے بے ساختہ اسلام کا اقرار کرتے ہوئے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی پڑھا۔ اس کو پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبوب ذات اور کوئی دوسری نہ تھی۔ اس اقرار کے بعد میں نے معلوم کیا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کہاں ہو سکتی ہے۔ تو میری ہمشیرہ (فاطمہ) نے مجھے بتایا کہ آپ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ جب میں ارقم بن ارقم کے مکان پر پہنچا تو وہاں صحابۂ کرام کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اور حضرت حمزہ

بھی موجود تھے۔ جب میں نے وہاں جاکر دروازہ کھٹکھٹایا تو لوگوں نے مضطرب ہوکر دروازہ نہ کھولنا چاہا۔ حضرت حمزہ نے جب اس اضطراب کی وجہ معلوم کی تو انھیں نے بتایا کہ عمر بن خطاب آیا ہے۔ عمر کہتے ہیں کہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے میرے کپڑوں کو پکڑ کر اس زور سے کھینچا کہ میں گھسٹتا ہوا چلا گیا۔ اور گھٹنے کے بل گر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عمر اس کفر سے کب تک باز نہ آؤ گے۔ اس وقت میں نے بلند آواز سے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھا۔ جب یہ کلمات میری زبان سے صحابۂ کرام نے سنے تو بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ جس کی آواز مسجد حرام میں موجود لوگوں نے سنی۔ ایمان لانے کے بعد میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سب زندگی اور اس کے بعد کے مراحل میں حق پر ہو۔ یہ سن کر میں عرض گزار ہوا پھر اس حق کا برملا اظہار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہم حق کے اظہار کے لیے ضرور نکلیں گے۔ تمام صحابۂ کرام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دار ارقم سے باہر آ گئے اور دو صفیں بنائی گئیں ایک صف میں حضرت حمزہ اور دوسری صف کے ساتھ میں خود تھا۔ فرط جذبات کی وجہ سے مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ میرا سانس پھول گیا تھا اور کفر گڑگڑاہٹ کی آواز آ رہی تھی۔ دار ارقم سے ہم مسجد حرام آ گئے۔ جب قریش مکہ نے مسلمانوں کی صفوں میں مجھے اور حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو ان پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اور ایسا صدمہ پہنچا جس سے وہ اب تک دو چار نہ ہوئے تھے۔ اس دن سے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا لقب فاروق رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے حق و باطل میں امتیاز کر دیا تھا۔ داؤد بن حصین اور امام زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے اسلام لانے پر حضرت جبریل علیہ السلام خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ عمر کے اسلام لانے پر آسمانوں کے مکین بہت خوش ہوئے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر کی قسم میرا یقین یہ ہے کہ اگر حضرت عمر کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام انسانوں کے علم کو رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم والا پلڑا جھک جائے گا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد عبد اللہ بن مسعود کہنے لگے کہ علم کے دس حصوں میں سے حضرت عمر نو حصے اپنے ساتھ لے گئے اور اب صرف ایک حصہ علم باقی رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ اور خلیفہ دوم ہیں۔ آپ تاریخ میں پہلے حکمران ہیں جنھیں امیر المومنین کے لقب سے پکارا گیا۔ آپ کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ گورا سرخ و سفید رنگ اور بقول بعض گندمی رنگ تھا۔ لانبا قد سر کے اکثر بال گر گئے تھے آنکھوں میں ہر وقت سرخی دوڑتی رہتی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرما لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات صدیق اکبر کے بعد انتظامی امور کو کامل طور سے انجام دیا۔ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤۃ فیروز نامی مجوسی نے مسجد نبوی میں حالت امامت کے اندر بدھ ۲۶ ذی الحجہ

سنہ ۲۳ھ میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا۔ ۱۰ محرم الحرام بروز اتوار سنہ ۲۴ھ کو چودہ دن زخمی حالت میں گذار کر اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ اور صحیح اقوال کے مطابق سفرِ آخرت کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ آپ کی مدتِ خلافت دس سال چھ ماہ بتائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ ان سے حضرت ابوبکر صدیق باقی تمام عشرہ مبشرہ اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۶۱ حضرت عمر بن ابی سلمہ ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ یہ عمر بن ابی سلمہ ام المومنین حضرت سلمہ کے پہلے شوہر کے بھتیجے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبنّٰی تھے کیونکہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں گود لیا تھا۔ سنہ ۲ھ میں حبشہ میں ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر نو سال بتائی گئی ہے۔ لیکن انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور انھیں یاد رکھا۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سنہ ۸۳ھ میں عبدالملک بن مروان کے عہدِ حکومت میں وفات پائی۔

۵۶۲۔ حضرت عمرو بن احوص یہ کلابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۶۳۔ حضرت عمرو بن اخطب ابوزید کنیت سے مشہور ہوئے۔ کئی غزوات میں انھیں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت ان کے سر پر رکھا اور حسن و جمال کے لیے دعا دی تھی۔ کہا جاتا ہے ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی۔ لیکن ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے تھے۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔

۵۶۴۔ حضرت عمرو بن امیہ غزوۂ اُحد کے بعد مشرف با اسلام ہوئے۔ اُحد اور معرکہ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ عرب کے سربرآوردہ اشخاص میں شمار ہوتے تھے۔ بیر معونہ کے معرکہ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ عامر بن طفیل نے انھیں قید کر لیا لیکن بعد میں پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا۔ سنہ ۶ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں شاہ حبشہ کے پاس مکتوب دے کر بھیجا تھا اور اس کو اسلام کی دعوت دی تھی اور وہ اُسی دعوت پر مسلمان ہو گیا تھا۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور جعفر، ان کے بھتیجے زبرقان اور ابن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ سنہ ۶۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ضمری میں ضاد مفتوح ہے۔ زبرقان میں زاء مکسور باء ساکن اور راء مکسور ہے۔

۵۶۵۔ حضرت عمرو بن تغلب یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں۔ قبیلہ عبدالقیس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۵۶۶۔ حضرت عمران بن حصین ان کی کنیت ابو نجید تھی خزاعی اور کعبی ہیں۔ جنگِ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بصرہ میں اقامت پذیر رہے ان کا شمار فاضل و اکابر

صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے والد نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ ۵۲ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابورجاء مطرف اور زرارہ بن ابی اوفیٰ روایت حدیث کرتے ہیں۔ نجید میں نون مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۵۶۷۔ **حضرت عمرو بن الحارث** یہ خزاعی ہیں اور ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابووائل، شقیق بن سلمہ اور ابواسحاق وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۸۔ **حضرت عمرو بن حزم** یہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابوالضحاک تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں غزوۂ خندق میں شرکت کی۔ ۱۰ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۵۶۹۔ **حضرت عمرو بن الحمق** انھیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ شامل ہیں۔ ۵۱ھ میں موصل میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۰۔ **عمرو بن حریث** یہ قریشی مخزومی ہیں۔ زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اور آپ سے سماعت حدیث کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا اور دعا دی۔ بعض نے کہا ہے کہ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر بارہ سال تھی کوفہ میں آکر قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ یہ کوفہ کے امیر بھی رہے۔ ۸۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۷۱۔ **حضرت عمرو بن سعید** یہ قریشی ہیں۔ ہجرت حبشہ میں صحابہ کے دوسرے گروہ میں شامل تھے اور وہیں سے ہجرت فرما کر جناب جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ مدینہ منورہ آئے۔ یہ واقعہ خیبر کے دنوں کا ہے۔ ۱۳ھ میں شام میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۲۔ **حضرت عمرو بن سلمہ** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اپنی قوم کے امام مقرر ہوئے۔ بہترین قراء میں سے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ اپنے والد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ ان کے والد کے حاضر ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ نے بصرہ میں قیام فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۳۔ **حضرت عمرو بن العاص** یہ سہمی قریشی ہیں۔ ۸ھ اور بعض نے کہا ہے ۸ھ میں حضرت خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ وہاں حضرت عمر، عثمان اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور خلافت میں بھی نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں مصر انھیں کی زیر قیادت فتح ہوا۔ اور یہ وہیں کے حاکم مقرر ہوئے۔ اس وقت سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی چار سال تک گورنری کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں دوبارہ مصر

کا گورنر بنایا تھا۔ ۴۳ھ میں نوّے سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عبد اللہ بن عبد اللہ عمر اور قیس بن ابی حازم کے نام شامل ہیں۔

۵۷۴۔ حضرت عمرو بن عبسہ ان کی کنیت ابو نجیح تھی۔ سلمی نسبت رکھتے ہیں۔ ابتداء ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام لانے والوں میں چوتھے فرد ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی قوم بنو سلیم میں واپس چلے گئے تھے۔ ان کی روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم یہ سنو کہ میں دشمنان اسلام کے استیصال کے لیے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ غزوۂ خیبر کے بعد یہ اپنے علاقہ سے آ کر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں ہوتا ہے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عبسہ میں عین باء اور سین مفتوح ہیں۔ نجیح میں نون مفتوح اور جیم مکسور ہے۔

۵۷۵۔ حضرت عمرو بن عوف انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مسور بن مخرمہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۷۶۔ حضرت عمرو بن عوف المزنی قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے اور وہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۷۷۔ حضرت عمرو بن قیس عامری قریشی ہیں۔ ابن ام مکتوم کے نام سے شہرت پائی۔ ان کا نام عبد اللہ عمرو بتایا گیا ہے۔ یہ نابینا تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ اور ام مکتوم کنیت تھی۔ یہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ ہجرت کرنے والوں کے پہلے گروہ میں شامل تھے۔ سفر ہجرت میں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے باہر سفر میں ہوتے تو اکثر امیر مدینہ کے فرائض حضرت ابن ام مکتوم کے سپرد کیے جاتے تھے۔ جب آپ حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو انھوں نے مدینہ منورہ میں والی امیل کو لبیک کہا۔ بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے جنگ قادسیہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔

۵۷۸۔ حضرت عمرو بن عترہ جہنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو مریم تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا۔ اکثر غزوات میں شرکت کی۔ شام میں اقامت پذیر رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۹۔ حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحم یہ ابی اللحم غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ اپنے آقا کے ساتھ فتح خیبر میں شریک ہوئے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۸۰۔ حضرت عمیر بن الحمام یہ انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ اور اسی میں خالد بن اعلم کے ہاتھوں

جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کا تذکرہ کتاب الجہاد میں مذکور ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا یہ ہے کہ انصاری صحابہ میں سے پہلے شہید ہونے والے یہی ہیں۔

۵۸۱۔ حضرت ابو عمرو بن حفص عبد الحمید اور احمد نام تھے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کا نام ہی ابو عمرو تھا۔ اور بعض روایات کے اندر ابو حفص بن مغیرہ نام لیا گیا ہے۔

۵۸۲۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ انصاری ہیں۔ اپنے والد کے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ عمارہ میں عین مضموم اور میم غیر مشدد ہے۔

۵۸۳۔ حضرت عمارہ بن رویبہ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۸۴۔ حضرت عویم بن ساعدہ ان کا تعلق انصار کی اوسی شاخ سے تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ، اور غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال کی ہوئی۔ ان سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

۵۸۵۔ حضرت عویمر بن عامر ان کی کنیت ابو الدرداء تھی۔ اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حرف دال کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۸۶۔ حضرت عویمر بن ابیض انصار مدینہ کے حلیف تھے۔ لعان کا واقعہ انھیں سے متعلق تھا۔ صاحب طبرانی نے کہا ہے کہ جو عویمر لعان والے ہیں وہ عویمر بن الحارث بن زید بن الحارثہ بن جد بن عجلان ہیں۔

۵۸۷۔ حضرت عیاض بن حمار ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرانے محب اور عاشق ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۸۸۔ حضرت عیاش بن ابی ربیعہ یہ مخزومی قریشی ہیں۔ مشہور دشمن اسلام ابو جہل کے ماں شریک بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں اور اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ دار ارقم مرکز اسلام نہیں بنا تھا۔ ہجرت فرما کر حبشہ چلے گئے تو ابو جہل اور حارث نے ان سے حبشہ میں جا کر ملاقات کی اور کہا تمھاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم کو نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک سر میں تیل نہیں ملاؤں گی۔ اور نہ سائے میں آرام کروں گی۔ چنانچہ یہ ان دونوں کے ساتھ حبشہ سے مکہ معظمہ آ گئے۔ یہاں آ کر انھیں دونوں دشمنان اسلام نے قید کر لیا اور رسی سے باندھ کر ڈال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آزادی کے لیے قنوت پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ عیاش کو کفار کی قید سے آزادی عطا فرما۔ ان کی قید سے آزاد ہوئے تو بعد میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت عمر بھی شامل ہیں۔ عیاش میں یاء مشدد ہے۔

۵۸۹۔ حضرت ابو عیاش انصار کی زرقی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا نام زید بن صامت تھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ہجرت کے چالیس سال بعد انتقال فرمایا۔

صحابیات

۵۹۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی رومان بنت عامر بن عویمر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل شوال میں نبوت کے دسویں سال مکہ معظمہ میں ان سے عقد کیا۔ محدثین کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شوال ۲ھ میں ہجرت سے اٹھارہ ماہ بعد حضرت عائشہ صدیقہ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کی مدینہ منورہ میں آمد کے سات ماہ بعد یہ رخصتی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کے شرف صحبت سے نو سال مشرف ہوئیں۔ وفات نبوی کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہ فقیہ، فاضلہ، فصیحہ، عالمہ تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکثرت احادیث روایت کرنے والی ہیں۔ وقائع عرب ومحاربات اور اشعار کی زبردست ماہر وواقف کار تھیں۔ صحابہ کرام اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ مدینہ منورہ میں باختلاف روایت ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں، ۱۷ رمضان المبارک میں وفات پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی وصیت کے مطابق انھیں شب کی تاریکی میں دفن کیا گیا۔ قبر انور جنت البقیع میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ کے مروان حاکم تھے۔

۵۹۱۔ حضرت ام عطیہ ان کا نام نسیبہ ہے ان کے والد کا نام کعب ہے۔ بعض کے نزدیک حارث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ مشہور ومعروف صحابیات نے ان سے سماعت وروایت حدیث کی ہے۔ اکثر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ مریضوں اور زخمیوں کی نگہداشت اور مرہم پٹی ان کے ذمہ ہوتی تھی۔ نسیبہ میں نون مضموم سین مفتوح یاء ساکن اور باء مفتوح ہے۔

۵۹۲۔ حضرت ام العلاء ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں خارجہ بن زید بن ثابت کا نام ملتا ہے۔ جو ان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی علالت کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۹۳۔ حضرت ام عمارہ نسیبہ نام ہے۔ کعب کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ غزوۂ احد میں اپنے خاوند جناب زید بن عاصم کے ساتھ شریک ہوئیں۔ پھر بیعت رضوان میں بھی شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی اور دست بدست جنگ میں حصہ لیا اس موقعہ پر ایک ہاتھ کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا نیزہ اور تلوار کے بارہ زخم لگے۔ ان

سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مضموم اور میم مشدد ہے۔ نسیبہ میں نون مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۹۴۔ حضرت عمرہ بنت رواحہ ان کا نام عمرہ ہے رواحہ کی صاحبزادی ہیں، قبیلہ انصار کی رہنے والی ہیں، جناب نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے شوہر حضرت بشیر اور صاحبزادے نعمان بن بشیر ہیں۔

تابعین

۵۹۵۔ ابو عاتکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۵۹۶۔ ابو عاصم قبیلہ شیبان سے تعلق تھا امام بخاری کے اساتذہ میں سے تھے۔

۵۹۷۔ عاصم بن سلیمان نام عاصم ہے۔ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری اور شعبہ شامل ہیں۔ ۱۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

۵۹۸۔ عاصم بن کلیب نام عاصم ہے کلیب کے صاحبزادے ہیں۔ جرم کے قبیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے باشندے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان کی احادیث نماز، حج، اور جہاد سے متعلق ہیں۔

۵۹۹۔ ابو العالیہ رفیع ابو العالیہ کنیت تھی رفیع نام اور مہران کے صاحبزادے تھے۔ بنو ریاح سے تعلق تھا۔ بنو ریاح کے آزاد کردہ تھے۔ اس لیے ریاحی نسبت کرتے تھے۔ بصرہ کے باشندے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت عمر اور ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں عاصم الاحول وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ حفصہ بن سیرین فرماتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین بار قرآن مجید سنایا۔ ۹۰ھ میں انتقال ہوا۔

۶۰۰۔ عامر بن اسامہ عامر نام ہے۔ اسامہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الملیح ہے۔ بنو ہذیل سے تعلق تھا۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے ان کے صاحبزادے زیاد اور میسر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ملیح میں میم مفتوح اور لام مکسور ہے۔

۶۰۱ عامر بن مسعود قریشی ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام ابراہیم بتایا گیا ہے۔ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۰۲۔ عامر بن سعد | زہری قرشی ہیں مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اپنے والد اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۶۰۳۔ عبداللہ بن بریدہ | مشہور اور قابلِ اعتماد تابعی ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ بہت سی احادیث کے روایت کرنے والے ہیں۔ ان سے ابن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مرو کے قاضی تھے اور وہیں وفات پائی۔

۶۰۴۔ عبید اللہ بن رفاعہ | یہ رفاعہ ابن رافع کے صاحبزادے ہیں۔ انصاری اور مشہور تابعی ہیں۔ اپنے والد رفاعہ اور حضرت فاطمہ بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں۔ ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۰۵۔ عبداللہ بن ابی زبیر | انصاری مدنی ہیں سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ ان کا شمار معزز لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، مالک بن انس، ثوری اور ابن عیینہ شامل ہیں۔ بہت سے احادیث کے روایت کرنے والے ہیں۔ ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلم ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ ان کی حدیث شفا ہیں۔ ستر سال کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

۶۰۶۔ عبداللہ بن زبیر | حمیدی ہیں۔ ابو بکر کنیت تھی۔ قریش کی حمیدی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے بلند کار راویوں میں شمار ہوتے تھے۔ روایتِ حدیث جناب مسلم بن خالد اور وکیع سے کی ہے۔ امام شافعی سے بھی روایتِ حدیث کی ہے اور ان کے ساتھ مصر چلے گئے۔ امام صاحب کی وفات کے بعد مکہ معظمہ آگئے۔ امام بخاری نے ان کی روایت کردہ احادیث کو کثرت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ۲۱۹ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ جناب یعقوب بن سفیان کا کہنا ہے کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں دیکھا۔

۶۰۷۔ عبداللہ بن شقیق | ابو عبدالرحمان کنیت تھی۔ بنو عقیل میں سے تھے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ مشہور اور قابلِ اعتماد تابعی ہیں۔ حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے حریری نے روایت کی ہے۔

۶۰۸۔ عبداللہ بن شہاب | ابو الحرب کنیت تھی خولانی ہیں۔ تابعین کے دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعتِ حدیث کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۰۹۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن | قریشی خاندان سے ہیں۔ ان کے دادا کا نام ابی حسن تھا مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ روایتِ حدیث حضرت ابو الطفیل سے کی ہے تابعی ہوتے

کے ساتھ بہت سے تابعین سے سماعتِ حدیث کی۔ خود ان سے اکابر محدثین جناب مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۱۰- عبداللہ بن عبیداللہ مشہور شخصیت زہیر ابن عبداللہ التیمی المعروف بہ ابو ملیکہ کے پوتے ہیں قریش میں سے ہیں۔ عبداللہ احول بھینگے تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں قاضی رہے۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ ابن جریج اور بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ ملیکہ میں میم مضموم اور لام مفتوح ہے۔

۶۱۱- عبیداللہ بن عبداللہ ان کے دادا کا نام عمر اور کنیت ابوبکر تھی۔ انھیں محدثین مدینہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری کے علاوہ اکابر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار ثقہ تابعین میں ہوتا ہے۔ حجازیوں میں ان کی روایت کردہ احادیث مشہور ہیں۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے انتقال فرمایا۔

۶۱۲- عبداللہ بن عتیبہ ان کے جدِ اعلیٰ کا نام مسعود ہے خاندان بنو ہذیل سے تعلق تھا حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں لیکن کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبداللہ اور محمد بن سیرین وغیرہ شامل ہیں۔ بشر بن مروان کے عہدِ حکومت میں کوفہ میں وفات پائی۔

۶۱۳- عبیداللہ بن عدی ان کے دادا کا نام خیار اشفقی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ہوئی۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعتِ حدیث کی۔ اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ولید بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں انتقال ہوا۔

۶۱۴- عبداللہ بن عاصم انھیں عبداللہ بن مضر بھی کہا جاتا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حنفی یمانی قبیلہ سے تعلق تھا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابوسعید سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے اسرائیل اور شریک نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث بجز ثقیف میں مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صادق القول نہ تھے۔ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہوئے۔

۶۱۵- عبداللہ بن عکیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کا دور پایا لیکن ان کی روایت کردہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ بہت سے محدثین نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انھوں نے سماعتِ حدیث کی ہے۔ اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ کوفہ میں مروج ہیں۔

۶۱۶- عبداللہ بن عمر بن حفص ان کے دادا کا نام عاصم عمری ہے۔ اپنے بھائی عبیداللہ کے علاوہ نافع اور مقبری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قعنبی وغیرہ

شامل ہیں۔ ابن معین نے ان کو معمولی دیانت دار قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے فرمایا "لا باس بہ صدوق" یہ راست باز اور دیانت دار ہیں ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

۶۱۷۔ **عبداللہ بن ابی قبیس** ان کی کنیت ابو الاسود تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ تھے۔ ان کا شمار محدثین شام میں ہوتا ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جبکہ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۱۸۔ **عبداللہ بن مالک بحینہ** ان کے جد اعلیٰ کا نام قشب تھا ازد قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی دادی بحینہ کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا۔ جو حارث بن عبدالمطلب کی بیٹی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۵۶ھ یا ۵۸ھ میں وفات پائی۔ قشب میں قاف مکسور شین اور باء ساکن ہیں۔

۶۱۹۔ **عبداللہ بن مالک** ان کی کنیت ابو تمیم جیشانی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ مصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مصر میں مروج ہیں۔

۶۲۰۔ **عبداللہ بن مالک** سراۃ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق اور ابو روق شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث جمع بین الصلوٰتین کے ذیل میں آتی ہیں۔

۶۲۱۔ **عبداللہ بن مبارک** یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ہشام بن عروہ، امام مالک ثوری، شعبہ، اوزاعی اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین اور مشاہیر سے سماعت حدیث کی اور ان سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ علماء ربانیین میں شمار ہوتے ہیں۔ ہمہ صفت موصوف تھے۔ امام فقیہ، حافظ حدیث زاہد، متقی، سخی، ذمہ دار، پختہ کار اور قابل اعتماد افراد میں سے تھے۔ اسماعیل بن عیاش فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہ تھا۔ نہ علم میں کوئی برتر تھا۔ خیر کی تمام خصلتیں جو خالق کائنات نے تخلیق فرمائی ہیں ان میں کوئی ایسی نہ تھی جو حضرت ابن مبارک میں نہ ہو۔ بغداد میں بارہا جاکر درس حدیث دیتے تھے۔ ۱۱۸ھ میں ولادت اور ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ **عبداللہ بن المثنیٰ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور مسعود نے روایت کی ہے۔ ابو حاتم نے انھیں صالحین میں کہا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں میں ان کی نقل کردہ روایات کی تخریج نہیں کرتا۔

۶۲۳۔ **عبداللہ بن محیریز** جمحی قرشی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابو محذورہ اور عبادہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اکابر محدثین اور امام زہری نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۲۴۔ **عبداللہ بن مسلمہ** یہ تمیمی مدنی ہیں اپنے دادا کی نسبت سے قعنبی مشہور ہوئے۔ بصرہ میں قیام پذیر تھے۔ قابل اعتماد، قوی الحفظ اور غلطی اور خطاء سے محفوظ راویوں میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ہشام بن سعد جیسے ائمہ سے سماعت حدیث کی۔ امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی ونسائی نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل کیا ہے بسنہ ۲۲۱ھ میں مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔

۶۲۵۔ **عبداللہ بن مطیع** قرشی عدوی ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی اور ان کے والد عاص سے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام عاص سے بدل کر مطیع رکھا۔ یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت فسخ کی تو جناب عبداللہ کو امیر مدینہ مقرر کیا۔ انھیں قریش پر اقتدار واختیار حاصل رہا۔ جبکہ جناب عبداللہ بن حنظلہ کو قریش اور غیر قریش دونوں پر اقتدار حاصل تھا۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے سماعت حدیث کی۔ جبکہ شعبی اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی۔ بسنہ ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے انھیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ لیکن مختار بن ابی عبید نے ان سے اقتدار چھین کر کوفہ بدر کر دیا تھا۔

۶۲۶۔ **عبداللہ بن موہب** یہ فلسطینی شامی ہیں۔ فلسطین میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ قبیصہ بن ذویب سے سماعت حدیث کی۔ روایت حدیث تمیم داری سے کرتے ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انھوں نے روایت وسماعت حدیث جناب قبیصہ ہی سے کی ہے۔ تمیم داری سے روایت کرنا ثابت نہیں۔ ان سے عمر بن عبدالعزیز روایت حدیث کرتے ہیں۔

۶۲۷۔ **عبدالرحمٰن بن الاسود** قرشی ہیں حجاز کے باشندے ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشہور راوی ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے روایت کرتے ہیں سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۲۸۔ **عبدالرحمٰن بن ابی بکر** ابوبکر کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۶۲۹۔ **عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ** انصار کے قبیلہ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ بصرہ میں مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے سنہ ۱۴ھ میں ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمان خاندانوں میں پیدا ہونے والے سب سے پہلے فرزند ہیں۔ کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۶۳۰۔ **عبدالرحمٰن بن عبداللہ** مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت جابر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۶۳۱۔ **عبدالرحمٰن بن عبدالقاری** کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی لیکن نہ تو انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ نہ انھوں نے روایت حدیث کی۔ واقدی نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ ان کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی۔ لیکن یہ مشہور

تابعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کی۔ اٹھتّر سال کی عمر میں ۸۱ھ میں وفات پائی۔ قاری میں قاف اور راء مفتوح ہیں اور یاء مشدد ہے۔

۶۳۲۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ ان کی والدہ ام الحکیم ہیں۔ یہ ابو سفیان بن حرب کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ ان کا تذکرہ باب خطبۂ یوم الجمعہ میں آتا ہے۔

۶۳۳۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ یہ مازنی انصاری ہیں۔ دادا کا نام صعصعہ تھا۔ اپنے والد اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں۔ امام مالک بن انس کے علاوہ اور بھی محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ مدینہ میں مشہور ہیں۔ ۱۳۹ھ میں انتقال ہوا۔

۶۳۴۔ عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ابی عقبہ کا نام رُشید تھا۔ یہ فارسی النسل تھے اور زمرۂ صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ جناب عبدالرحمٰن نے اپنے والد داؤد بن حصین سے روایتِ حدیث کی ہے۔ رُشید میں راء مضموم اور شین مفتوح ہے۔

۶۳۵۔ عبدالرحمٰن ابن ابی عمرہ ابو عمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے۔ یہ انصاری اور نجاری ہیں۔ مدینہ طیبہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث مدینہ منورہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۶۳۶۔ عبدالرحمٰن بن غنم یہ عبدالرحمٰن ابن غنم الاشعری ہیں۔ شام کے رہنے والے تھے۔ اسلام اور جہالت دونوں ادوار دیکھے۔ دورِ رسالت پایا لیکن زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف نہ ہو سکے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو یہ برابر ان کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہاءِ شام میں بڑے فقیہ شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ۷۸ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ غنم میں غین مفتوح ہے۔

۶۳۷۔ عبدالرحمٰن بن کعب انصاری ہیں۔ تابعین مدینہ منورہ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصار میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے چوتھے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں دجیل میں شہید کیا گیا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نہر بصرہ میں ڈوب گئے تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دیر جماجم میں۔ ۸۳ھ میں ابن الاشعث کے حملے کے وقت گم ہو گئے تھے۔ اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شعبی، مجاہد، ابن سیرین کے علاوہ اور بہت سے لوگ شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ کوفہ میں مشہور ہیں۔ کوفہ ہی میں اقامت گزین تھے۔ تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۳۹۔ عبدالرحمٰن بن یزید حارثہ انصاری ہیں۔ مدینہ منورہ وطن تھا۔ عہد نبوی میں ولادت ہوئی۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہلِ مدینہ میں مشہور ہیں۔ ۹۸ھ میں انتقال ہوا۔

۶۴۰۔ **عبدالرحمٰن بن یزید** یہ اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں قتیبہ، ہشام وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۱۔ **ابو عبدالرحمٰن** یہ عبدالرحمٰن حبلی ہیں۔ عبداللہ بن یزید کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ عامر سے تعلق تھا۔ مصر کے رہنے والے ہیں۔

۶۴۲۔ **عبدالاعلیٰ** ابو مسہر کنیت تھی۔ غسان میں سے ہیں۔ شام کی بزرگ شخصیتوں میں سے اور اپنے دور کے جلیل القدر لوگوں میں سے تھے۔ قوی قوت حافظہ رکھتے تھے۔ مسئلہ خلق قرآن کے سلسلے میں ان پر تشدد کیا گیا۔ ایک مرتبہ انھیں قتل کرنے کے لیے ننگا کیا گیا۔ لیکن انھوں نے خلق قرآن کا اقرار نہ کیا۔ آخر کار انھیں اسیر کیا گیا۔ سعید بن عبدالعزیز اور امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن معین، ابو حاتم اور ابن المرواس شامل ہیں۔

۶۴۳۔ **عبدالحمید بن جبیر** اپنی پھوپھی حضرت صفیہ اور حضرت ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۴۴۔ **عبدالرزاق بن ہمام** ابو بکر کنیت تھی۔ شہرت یافتہ اور صاحب تصانیف شخصیات میں سے ہیں۔ ابن جریج اور معمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، اسحاق اور رہاوی شامل ہیں۔ پچاسی سال کی عمر میں ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۴۵۔ **عبدخیر بن یزید** کنیت ابو عمارہ تھی۔ ہمدان کے باشندے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ محدثین نے انھیں معتمد اور باوثوق بتایا ہے۔ کوفہ میں اقامت گزین ہو گئے تھے۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ خیر شر کی ضد ہے۔

۶۴۶۔ **ابو عبیدہ** محمد بن عمار بن یاسر کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان عنس سے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں عبدالرحمٰن بن اسحاق وغیرہ شامل ہیں۔ عنسی میں عین اور نون مفتوح ہیں۔ جبکہ سین مکسور ہے۔

۶۴۷۔ **عبدالعزیز بن جریج** یہ مکی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں فقیہ عبدالملک، ان کے صاحبزادے اور خصیف وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۸۔ **عبدالعزیز بن رفیع** اسدی مکی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے (را مضموم اور فا مفتوح ہے)

۶۴۹۔ **عبدالعزیز بن عبداللہ** مدینہ منورہ کے اکابر فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری، محمد بن المنکدر اور حمید الطویل کے علاوہ اور بھی محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر ہوئے اور باقاعدہ درس حدیث دینے لگے۔ بغداد میں

سنہ ۶۳ھ میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

۶۵۰۔ عبیدبن زیاد زیاد کا بیٹا تھا۔ اس کا دوسرا نام کلب ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے لیے لشکر لے کر گیا تھا۔ یزید کے دورِ حکومت میں کوفہ کا گورنر تھا۔ ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھوں سنہ ۶۷ھ میں مختار بن ابی عبید کے دورِ حکومت کے اندر موصل میں قتل ہوا۔

۶۵۱۔ عبیدبن السباق سباق کے صاحبزادے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے زیادہ احادیث مروی نہیں اور جو ہیں اہل حجاز میں مروج ہیں۔ حضرت زید بن ثابت سہیل بن حنیف اور جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ شامل ہیں۔

۶۵۲۔ عبیدبن عمیر ابو عاصم کنیت تھی۔ لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ مکہ مکرمہ میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ عہدِ رسالت میں ولادت ہوئی اور زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف بھی نصیب ہوا۔ اجلہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ تابعین ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر سے پہلے انتقال ہوا۔

۶۵۳۔ عثمان بن عبد اللہ دادا کا نام ابن اوس تھا۔ بنو ثقیف سے تعلق تھا۔ اپنے دادا اور چچا عمرو ابن اوس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۵۴۔ عثمان بن عبد اللہ عبد اللہ ابن موہب کے بیٹے تھے۔ خاندان تیم سے تعلق تھا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

۶۵۵۔ عبد الملک بن عمیر کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قرشی کی نسبت قبیلہ قریش سے نہیں بلکہ قرشنہ سے ہے۔ بعض مؤرخین نے لاعلمی کی وجہ سے انھیں قبیلہ قریش سے بتایا ہے۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے۔ مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ جندب بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ایک سو تین سال کی عمر میں سنہ ۱۳۶ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۶۵۶۔ عبد الواحد بن ایمن یہ قاسم بن عبد الواحد کے والد ہیں اپنے والد اور دوسرے محدثین سے سماعت حدیث کی۔ لوگوں کی کثیر تعداد ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۵۷۔ ابوعثمان بن عبد الرحمٰن بن مَلّ ابوعثمان کے دادا کا نام مَلّ تھا خاندانی اعتبار سے سندی اور وطنی اعتبار سے میری تھے۔ جاہلیت اور اسلام کے ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن آقائے دو جہاں کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ایک سو تیس سال عمر ہوئی جس میں سے نصف زندگی حالتِ کفر میں بسر ہوئی اور نصف اسلام

میں ستر سال تقریباً مسلمان ہو کر بسر کی۔ ۹۵ھ میں انتقال ہوا۔ حضرت عمر، ابن مسعود اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ اور دیگر محدثین شامل ہیں۔ مُل میں میم مضموم و مکسور دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔

۶۵۸۔ عدی بن ثابت ثابت کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی روایات باب العطاس میں نقل کی ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے دریافت کیا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے ان کے نام کے متعلق کوئی علم نہیں۔ لیکن یحییٰ بن معین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار تھا۔ عدی بن ثابت سے روایت کرنے والوں میں ابو الیقظان وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۵۹۔ عدی بن عدی بنو کندہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد عدی اور رجاء بن حیوٰۃ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عیسیٰ بن عاصم وغیرہ شامل ہیں۔

۶۶۰۔ عبد المہیمن بن عباس بنو ساعدہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد اور ابو حازم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب اور یعقوب بن حمید شامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الحدیرۃ الثانی میں آتا ہے۔

۶۶۱۔ عبد المنعم نعیم کے صاحبزادے ہیں۔ اُسواری ہیں۔ جریری اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں المودب اور محمد بن ابی المقدمی وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۶۲۔ عروہ بن زبیر زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ خاندان قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے۔ ۲۲ھ میں ولادت ہوئی۔ اجلۂ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو الزناد فرماتے ہیں کہ یہ ان فقہاء میں سے ہیں جن کا فرمایا ہوا مستند ہے اور حرف آخر ہے۔ یہی حیثیت جناب سعید بن المسیب کو حاصل ہے۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم و تجربے میں بحرِ بے کراں تھے جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔ اپنے والد حضرت زبیر، والدہ جناب اسماء کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے ہشام کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔

۶۶۳۔ عروہ بن عامر عامر کے صاحبزادے قریشی ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دوسرے حضرات سے سماعتِ حدیث کی۔ جبکہ عمرو بن دینار، حبیب بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب الطیرہ میں مروی ہے جو مرسل ہے۔

۶۶۴۔ ابو العشراء نام اسامہ ہے۔ مالک کے صاحبزادے ہیں۔ بنو دارم سے تعلق رکھتے ہیں۔ بصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں مؤرخین مختلف الخیال ہیں۔ لیکن مشہور ترین قول وہی ہے جس کا ذکر ہوا ہے۔ اپنے والد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ عشراء میں عین مضموم شین مفتوح اور آخر میں الف ممدودہ ہے۔

۶۶۵۔ عطاء بن رباح ان کے والد کا نام ابو رباح ہے ابو محمد کنیت تھی حلیہ اس طرح تھا۔ ان کے بال سخت سیاہ اور گھونگھریالے تھے۔ سیاہ فام تھے۔ پچکی ہوئی ناک تھی۔ ہاتھ سے لنجے اور یک چشم تھے۔ بعد میں ایک آنکھ کی بینائی بھی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن زبردست فقیہ اور مکہ مکرمہ کے اجلہ تابعین میں سے تھے۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جس دن جناب عطاء کا انتقال ہوا اس روز لوگ دوسرے روز کے مقابلہ میں ان سے زیادہ خوش تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علم کے خزانے کو جس طرح اس کی مشیت ہو تقسیم فرماتے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی امتیاز برتا جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو سب سے زیادہ امتیازی حیثیت حاصل ہوتی۔ سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ میں نے تین افراد عطاء بن رباح۔ طاؤس و مجاہد کے علاوہ اور کسی کو نہ پایا جس نے صرف رضاء الٰہی کے لیے حصول علم کیا ہو۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ اٹھاسی سال کی عمر میں ۱۱۵ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۶۶۶۔ عطاء بن السائب خاندانی اعتبار سے ثقفی ہیں ۱۳۶ھ میں یا اس کے قریب زمانہ میں انتقال ہوا۔

۶۶۷۔ عطاء بن عبد اللہ خراسان کے رہنے والے تھے۔ لیکن شام میں سکونت پذیر ہو گئے تھے ۵۰ھ ولادت ہوئی۔ ۱۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے امام مالک بن انس اور محمد بن راشد نے روایت کی ہے۔

۶۶۸۔ عطاء بن عجلان بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت انس اور ابو عثمان نہدی کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن نمیر اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ بعض نے انھیں متہم فی الحدیث کہا ہے۔

۶۶۹۔ عطاء بن یسار کنیت ابو محمد تھی۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کثرت کے ساتھ روایت حدیث کرتے ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں ۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۰۔ ابو عطیہ بنو عقیل کے آزاد کردہ ہیں اسی وجہ سے عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن الحویرث سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۶۷۱۔ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ اصل میں بربری ہیں۔ مکہ مکرمہ کے فقہاء اور تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دیگر صحابۂ کرام سے سماعت حدیث کی۔ سعید ابن جبیر سے دریافت کیا گیا کہ آپ سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انھوں نے فرمایا کہ عکرمہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ اسی سال کی عمر میں ۱۰۷ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۶۷۲۔ علاء بن زیاد زیاد بن المطر کے صاحبزادے ہیں۔ بنو عدی سے تعلق تھا۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شمار دوسرے طبقہ کے تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو شام

میں اکر اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے ۹۳ھ میں وفات پائی۔

۶۷۳۔ **علقمہ بن ابی علقمہ** ابو علقمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو علقمہ کا نام بلال تھا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس اور سلیمان بن بلال وغیرہ شامل ہیں۔

۶۷۴۔ **ابو العلاء** سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر۔ اپنے والد اور بھائی مطرف اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۱۱۱ھ میں وفات پائی۔

۶۷۵۔ **علی بن الحسین** یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت علی شیر خدا کے پوتے ہیں۔ آپ نے زین العابدین لقب کے ذریعے شہرت پائی۔ اکابر اہل بیت میں شمار ہوتے ہیں۔ جلیل القدر اور مشاہیر تابعین میں سے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ قریش میں صاحب فضل اور کسی کو نہ پایا۔ اٹھاون سال کی عمر میں ۹۴ھ کے اندر وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں اس قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون تھے۔

۶۷۶۔ **علی بن زید** نام علی بن زید ہے قریشی اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ وطن مکہ معظمہ تھا لیکن بصرہ میں آ کر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔ انس بن مالک، ابو عثمان النہدی اور ابن المسیب سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۷۔ **علی بن المنذر** طریقی کے نام سے شہرت پائی۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔ انھیں پچپن مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت حدیث کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن حاتم فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی معیت میں سنی۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ قابل اعتماد اور ثقہ ہیں۔ ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۸۔ **علی بن عبد اللہ** ابن المدینی کے نام سے شہرت پائی۔ حافظ حدیث ہیں ان کے استاد ابن المہدی فرماتے ہیں کہ ابن المدینی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اسی کام کے لیے پیدا فرمایا تھا۔ اپنے والد اور حماد اور اس کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری اور ابو یعلیٰ اور امام ابو داؤد شامل ہیں۔ ذوالقعدہ ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر تہتر سال کی تھی۔

۶۷۹۔ **علی بن عاصم** واسط کے رہنے والے تھے۔ یحییٰ البکاء (کثرت سے رونے والے تھے) عطا بن السائب اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت

کی ہے۔ بعض محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک لاکھ احادیث ان سے مروی ہیں۔ نوے۹۰ سال کی عمر میں ۲۱۱ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۶۸۰۔ **علی بن یزید** | قاسم ابو عبدالرحمٰن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بعض محدثین نے روایت کی ہے۔ بعض محدثین نے انھیں ضعیف فی الحدیث قرار دیا ہے۔

۶۸۱۔ **عمران بن حطّان** | دوسی اور خزرجی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، ابن عمر، ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں محمد بن سیرین اور یحییٰ بن کثیر وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ حطّان میں حاء مکسورہ، طاء مشدد اور نون ساکن ہے۔

۶۸۲۔ **عمر بن عبدالعزیز** | مشہور معروف شخصیت ہیں یہ مروان بن حکم کے پوتے ہیں۔ ابو حفص کنیت کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام لیلیٰ ام عاصم تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عاصم کی صاحبزادی تھیں۔ سلیمان بن عبدالملک کے بعد خلیفہ بنائے گئے۔ دو سال پانچ ماہ اور چند یوم امورِ خلافت انجام دیتے۔ یہ زہد و تقویٰ، عفت و عظمت اور حسنِ اخلاق میں خاص مقام رکھتے تھے۔ یہ صفات منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد مزید اجاگر ہوئیں۔ منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد ان کے گھر سے آہ و بکا کی آوازیں سنی گئیں جب معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کر منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے اپنی باندیوں کو بلا کر فرمایا کہ اب مجھے زبردست ذمہ داریوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں تم پر پوری توجہ نہیں دے سکوں گا۔ اس لیے میں تمہیں اختیار دیتا ہوں جو میرے ساتھ رہنا چاہے وہ رہ سکتی ہے اور جو میرے ساتھ رہنا نہ چاہے میں اس کو آزاد کرتا ہوں۔ یہ سن کر تمام لونڈیاں رونے لگیں تھیں۔ عقبہ بن نافع نے آپ کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت عبدالملک سے دریافت کیا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انھوں نے بتایا کہ جب سے خداوند کریم نے انھیں خلافت عطا فرمائی ہے۔ میں نے انھیں جنابت اور احتلام کے باعث غسل کرتے نہیں دیکھا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ اس دور میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہو۔ جو عبادت اور روزہ میں ان سے سبقت لے گیا ہو۔ میں نے جناب عمر سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والا اور کوئی دوسرا فرد نہیں دیکھا۔ گھر میں اگر مکان کے اس حصہ میں چلے جاتے جو عبادت کے لیے مخصوص تھا۔ وہ جا کر عبادتِ خداوندی اور گریہ وزاری میں مشغول ہو جاتے۔ اس دوران میں اگر نیند آ جاتی تو بیدار ہو کر پھر رونے لگتے۔ اور یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا تھا۔ وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۶۸۳۔ **عمر بن عبداللہ** | ان کے دادا کا نام ابی خثعم تھا۔ یحییٰ بن کثیر سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے یزید بن حباب اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے انھیں ذاہب الحدیث (غیر ذمہ دار) قرار دیا ہے۔

۶۸۴۔ **عمر بن عطاء** | خوارزی اور مکی ہیں۔ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ مکہ میں شہرت رکھتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنا مشہور ہے۔ اس کے علاوہ صائب بن یزید اور نافع بن جبیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج وغیرہ کے نام شامل

ہیں۔ نحوار میں خاء مضموم اور واؤ مفتوح ہے۔

۶۸۵۔ عمرو بن دینار ابو یحییٰ کنیت تھی۔ دینار کے صاحبزادے تھے۔ سالم بن عبد اللہ وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے حماد اور معمر نے روایت کی ہے۔ کئی محدثین نے ان کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۸۶۔ عمرو بن الشرید طائف کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کے علاوہ ابو رافع (آزاد کردہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں) سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ شامل ہیں۔

۶۸۷۔ عمرو بن سعید بنو ثقیف کے آزاد کردہ ہیں اور بصرہ کے باشندے تھے۔ حضرت انس اور ابو العالیہ وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عون اور جریر بن حازم وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۶۸۸۔ عمرو بن شعیب سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عمرو شعیب بن محمد ابن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ سہمی ہیں۔ اپنے والد اور جناب طاؤس سے سماعتِ حدیث کی ہے ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، عطاء ابن جریج کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث اپنی صحیحین میں نقل نہیں کی۔ کیونکہ یہ روایت اس طرح کرتے ہیں عن ابیہ عن جدہ (ان کے نام کا ذکر نہیں کرتے) بعض اوقات اس سند کو بھی مختصر کر دیتے ہیں۔ اگرچہ سند حدیث میں ان کے دادا اور والد سے مراد جناب شعیب اور ان کے والد جناب محمد ہیں جو اس طرح کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا فن اصول حدیث میں یہ انداز مرسل کہلاتا ہے کیونکہ جناب عمرو کے دادا جناب محمد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا اور نہ انھوں نے وہ زمانہ پایا اور اگر ان کی سند کا مطلب یہ لیا جائے کہ جناب عمرو نے اپنے والد شعیب سے اور انھوں نے اپنے دادا جناب عبد اللہ سے روایت کی ہے تو اس طرح سند متصل نہ رہے گی کیونکہ عمرو نے اپنے دادا کا زمانہ نہیں پایا۔ اس فنی عیب کی وجہ سے امام بخاری و مسلم نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل نہیں کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے تھے۔

۶۸۹۔ عمرو بن عبد اللہ ان کی کنیت ابو اسحٰق تھی۔ سبیعی ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف ہمزہ کے ذیل میں آچکا ہے۔

۶۹۰۔ عمرو بن عبد اللہ ان کے دادا کا نام صفوان تھا۔ قریش میں سے ہیں۔ یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۶۹۱۔ عمرو بن عثمان یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اپنے والد ماجد اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث میت پر رونے کے بارے میں ہے۔ ان سے مالک بن انس نے روایت کی ہے۔

۶۹۲۔ عمرو بن مالک ان کی کنیت ابو ثمامہ تھی۔ دورِ جہالت یعنی زمانہ قبل اسلام کے افراد میں سے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث کسوف اور باب الغضب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے

ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ جہنم میں اپنا بانس گھسیٹتا ہوا جارہا ہے۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ وہ شخص جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا تھا وہ عمرو بن لحی ہے۔ لحی کا نام ربیعہ بن حارثہ ہے اور عمرو کے بیٹے کا نام خزاعہ ہے۔

۶۹۳۔ عمرو بن میمون دورِ جہالت اور اسلام دونوں ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ہی مسلمان ہوگئے تھے۔ لیکن زیارتِ نبوی سے مشرف نہ ہوسکے۔ کوفہ کے اجلہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے اسحاق نے روایت کی ہے۔ بسنہ ۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۹۴۔ عمرو بن واقد دمشق کے رہنے والے ہیں یونس بن میسرہ اور کئی محدثین سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ہشام بن عمار اور نفیلی نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کو روایت کے معاملہ میں متروک قرار دیتے ہیں۔

۶۹۵۔ ابو عمیر بن انس دادا کا نام مالک تھا۔ ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ اپنے والد کے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں۔ کم عمر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد حضرت انس کی وفات کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

۶۹۶۔ عوف بن وہب وہب کے صاحبزادے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحیفہ تھی۔

۶۹۷۔ عیسیٰ بن یونس دادا کا نام اسحاق تھا۔ قوی قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ عبادت و ریاضت میں شہرت یافتہ لوگوں میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے۔ اپنے والد اور اعمش کے علاوہ بہت سے محدثین سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں دوسرے حضرات کے علاوہ حماد بن سلمہ جیسے محدث بھی شامل ہیں۔ ان کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ وہ ایک سال جہاد میں شرکت فرماتے اور ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے تھے۔

تابعات

۶۹۸۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن بن سعید زرارہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیرِ کفالت تھیں آپ نے ہی ان کی تربیت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ یہ صحابہ سے بھی روایت کرتی ہیں۔ تابعی خواتین میں بڑی شہرت کی حامل ہیں۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے سنہ ۱۰۳ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

کفار وغیرہ

۶۹۹۔ العاص بن وائل بنو سہم سے تعلق تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کے بیٹے ہیں۔ عاص نے

دورِ رسالت پایا لیکن ایمان کی دولت سے محروم رہا۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا تذکرہ آتا ہے۔

۷۰۰۔ عبد اللہ بن اُبی | اُبی بن سلول کا بیٹا ہے سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے جو ابی کی بیوی تھی۔ یہ عبد اللہ بن ابی منافقین کا سردار تھا۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ ہے۔

۷۰۱۔ عتبہ بن ربیعہ | یہ مشرک تھا۔ اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر میں واصلِ جہنم کیا تھا۔

غین ــــــــــ صحابہ

۷۰۲۔ حضرت غضیف بن الحارث | ابو اسماء کنیت تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عہدِ رسالت پایا۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود فرماتے ہیں کہ میری پیدائش دورِ رسالت میں ہوئی۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف نصیب ہوا۔ اور بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو ذر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مکحول اور سلیم بن عامر شامل ہیں۔ غضیف میں غین مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔ شمالی میں ثا مضموم اور یم غیر مشدد ہے۔

۷۰۳۔ حضرت غیلان بن سلمہ | بنو ثقیف سے تعلق تھا طائف کی فتح کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن ہجرت نہیں کی۔ بنو ثقیف کے سربر آوردہ افراد میں شمار کیے جاتے تھے۔ بہترین شاعر تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر اور عروہ ابن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۷۰۴۔ غالب بن ابی غیلان | ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ خطاف القطان کے بیٹے تھے۔ بصرہ وطن مالوف تھا۔ بکر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ اور ضمرہ بن ربیعہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۰۵۔ ابو غالب | حزور نام تھا۔ لیکن کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ بنو باہلہ سے تعلق تھا۔ حضرت عبد اللہ حضرمی کے آزاد کردہ تھے۔ ملک شام میں ابو امامہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عیینہ اور حماد بن زید کے نام ملتے ہیں۔

۷۰۶۔ غریف بن عیاش | واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار شامی محدثین میں ہوتا ہے۔ غریف میں غین مفتوح اور را مکسور ہے۔

ــــــــ

فاء ــــــ صحابہ

۷۰۷۔ حضرت فجیع بن عبداللہ بنو عامر سے تعلق تھا۔ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ وہب بن عقبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ فجیع میں فاء مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۷۰۸۔ حضرت فروہ بن مسیک مرادی قطیفی ہیں۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ سنہ ۹ھ میں زیارتِ نبوی سے مشرف اور اسلام کی دولت سے مالامال ہوئے۔ اپنی قوم کے سربرآوردہ اشخاص میں سے ہیں۔ بہترین شاعر تھے۔ مسیک میں میم مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۷۰۹۔ حضرت فروہ بن عمرو بیاضی اور انصاری ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ ابو حازم تمار نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۱۰۔ حضرت فضالہ بن عبید اوسی انصاری ہیں۔ سب سے پہلے غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر شرفِ بیعت حاصل کرنے والوں میں شامل تھے۔ دمشق میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ جس دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مخالفین سے نبرد آزما تھے تو یہ قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے غلام میسرہ اور اس کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ فضالہ میں فاء اور ضاد مفتوح ہیں۔ عُبید میں عین مضموم ہے۔

۷۱۱۔ حضرت فضل بن عباس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ حنین میں شریک ہو کر ان مجاہدین میں شامل رہے جنھوں نے افراتفری کے موقع پر استقامت کا ثبوت دیا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی موجود تھے۔ پھر شام کی طرف جہاد میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ سنہ ۱۸ھ میں اردن میں عمواس کے طاعون میں اکیس سال کی عمر میں شہادت پائی۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جنگ یرموک کے موقع پر ہوئی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جناب عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام شامل ہیں۔

۷۱۲۔ فیروز الدیلمی قبیلہ حمیر میں قیام پذیر ہو گئے تھے اسی وجہ سے انھیں حمیری کہا جاتا ہے۔ اصل میں فارسی النسل تھے۔ یمن کے شہر صنعاء کے رہنے والے تھے۔ ایک وفد کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اسود عنسی کذاب (یمن میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا) کو کیفرِ کردار تک پہنچانے میں پیش پیش تھے۔ وہ انھیں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس کارنامہ کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ علالت ملی تھی۔ حضرت فیروز کے صاحبزادے ضحاک اور عبداللہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ عنسی میں عین مفتوح، نون ساکن اور سین مکسور ہے۔

صحابیات

۱۷۱۳۔ فاطمۃ الکبریٰ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں۔ ان کے بارے میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ رمضان سنہ ۲ھ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عقد میں آئیں۔ رخصتی ذی الحجہ سنہ ۲ھ میں ہوئی۔ آپ کی چھ اولادیں ہوئیں۔ جن کے اسمائے گرامی امام حسن، امام حسین، محسن، زینب ام کلثوم۔ اور رقیہ ہیں۔ اٹھائیس ۲۸ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ غسل حضرت علی نے دیا۔ حضرت عباس نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت تدفین عمل میں آئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسنین کریمین کے علاوہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ فاطمۃ الزہرا سے زیادہ راست گو کسی دوسرے کو نہیں پایا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے اور فاطمہ کے مابین شکر رنجی ہوگئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اس معاملہ میں حضرت فاطمہ ہی سے معلومات حاصل کریں کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتیں۔

۱۷۱۴۔ حضرت فاطمہ بنت ابی جبیش یہ ابوجبیش کی صاحبزادی ہیں۔ قریش کی بنو اسد شاخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ استحاضہ میں مبتلا تھیں (جس کے مسائل ان کے ذریعہ حاصل ہوئے)۔ عروہ بن زبیر اور ام سلمہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے شوہر کا نام جحش تھا۔ جبیش جبش کی تصغیر ہے۔

۱۷۱۵۔ حضرت فاطمہ بنت قیس ضحاک کی ہمشیرہ ہیں۔ قریش میں سے ہیں۔ ابتداء میں ہجرت کرنے والی صحابیات سے ہیں۔ نیک سیرت، صاحب عقل و فہم اور باکمال خاتون تھیں۔ پہلے حضرت ابو عمرو بن حفص کے عقد میں تھیں۔ جب انھیں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اسامہ بن زید سے کر دیا۔

۱۷۱۶۔ حضرت ام فردہ انصاریہ ہیں۔ زیارت نبوی اور بیعت کا شرف نصیب ہوا۔ قاسم بن سنان نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۱۷۔ الفریعہ بنت مالک ان کے دادا کا نام سنان تھا۔ یہ حضرت ابوسعید خدری کی ہمشیرہ ہیں۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھیں۔ اور اس واقعہ کی راوی بھی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ کے نام شامل ہیں۔ فریعہ میں فاء مضموم اور راء مفتوح ہے۔

۱۷۱۸۔ حضرت اُم الفضل ان کا نام لبابہ بنت حارث ہے بنو عامر سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عباس بن عبد المطلب کی بیوی تھیں۔ حضرت عباس کی اکثر اولاد انھیں کے بطن سے تھی۔ اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں حضرت خدیجہ کے بعد اسلام لانے والی پہلی خاتون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث کی روایت کرنے والی ہیں۔

تابعین

۷۱۹۔ فرافصہ بن عمیر بنو حنیفہ سے تعلق تھا مدینہ منورہ کے طبقہ اول کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قاسم بن محمد وغیرہ شامل ہیں۔ فرافصہ میں دونوں فاء اور راء مفتوح ہیں۔ بعض حضرات نے پہلی فاء مفتوح پڑھی ہے۔ ابن حبیب لکھتے ہیں۔ کہ عربی لغت کے مطابق اسم فرافصہ مضموم الفاء ہے مگر فرافصہ بن احوص اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ لہٰذا فرافصہ بن عمیر میں فاء مفتوح ہو گی۔ علماء لغت کے مطابق یہاں فاء مضموم پڑھی جائے گی۔

۷۲۰۔ ابن الفرک ان کا نام احمد بن زکریا بن فارس ہے۔ صاحب تصانیف ہیں اور ماہرین لغت میں شمار ہوتے ہیں۔ لغت کی کتاب مجمل مرتب کی۔ صاحب علم اور یکتائے روزگار تھے۔ بلاد الجبل کے دوران قیام اتقان العلم، ظرف الکتابت والشعراء مرتب کیں ان کے والد کو فراس اور الفراسی کہا جاتا ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زیارت نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

۷۲۱۔ فروہ بن نوفل بنو اشجع میں سے ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق ہمدانی اور ہلال بن یساف وغیرہ شامل ہیں۔

تابعات

۷۲۲۔ فاطمہ صغریٰ قریش کے خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے جناب حسن ثانی کے ساتھ ہوا تھا۔ ان کی وفات کے بعد نکاح ثانی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پوتے جناب عبد اللہ عمرو کے ساتھ ہوا۔

قاف ——— صحابہ

۷۲۳۔ حضرت قبیصہ بن ذویب یہ بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انھیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی۔ اس دعا کا ثمرہ یہ ملا کہ یہ اپنے دور کے بڑے فقیہ اور صاحب علم و رفعت ہوئے۔ ابوالزناد نے کہا ہے کہ مدینہ طیبہ کے چار فقیہ مشہور ہیں ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبد الملک بن مروان اور قبیصہ۔

ابن عبد البر انھیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ جبکہ بعض حضرات نے انھیں شام کے دوسرے درجے کے تابعین میں شامل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ، ابوالدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

امام زہری اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ۸۶ھ میں انتقال ہوا۔ قبیصہ میں قاف مفتوح اور باء مکسور ہے۔ ذویب ذئب کی تصغیر ہے۔

۷۲۴۔ حضرت قبیصہ بن مخارق بنو ہلال سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے قطن کے علاوہ ابو عثمان نہدی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ مخارق میں میم مضموم ہے۔

۷۲۵۔ حضرت قبیصہ بن وقاص وقاص سلمی کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ میں اقامت گزیں ہونے کی وجہ سے بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ صالح بن جبید نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۲۶۔ حضرت قتادہ بن نعمان انصار کی ظفری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ان سے ان کے ماں شریک بھائی ابو سعید خدری اور ان کے بیٹے عمر نے روایت کی ہے۔ پینسٹھ سال کی عمر میں ۲۳ھ کے اندر انتقال ہوا۔ صاحب فضل صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۷۲۷۔ حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعی نام تھا۔ انصار میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہسواروں میں شمار ہوتے تھے۔ باختلاف روایت ۵۴ھ میں مدینہ طیبہ کے اندر انتقال ہوا۔ بعض مورخین نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ستر سال کی عمر ہونے کے باوجود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ انہوں نے نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ربعی میں راء اور عین دونوں مکسور ہیں۔

۷۲۸۔ حضرت ابو قحافہ عثمان بن عامر نام ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی ذکر حرف عین میں پہلے آچکا ہے۔

۷۲۹۔ حضرت قدامہ بن عبد اللہ بنو عامر یا بنو کلاب سے تعلق تھا۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے بلکہ مکرمہ میں سکونت پذیر ہو گئے اور ہجرت نہ کی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھے۔ لیکن اپنے قافلہ کے ساتھ بدر میں رک گئے تھے۔ ایمن بن نابل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ قدامہ میں قاف مضموم ہے۔

۷۳۰۔ حضرت قدامہ بن مظعون قریش کی جمحی شاخ سے تعلق تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر کے ماموں ہیں۔ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عامر نے ان سے روایت کی ہے۔ اڑسٹھ سال کی عمر میں ۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۳۱۔ حضرت قرظہ بن کعب انصار کی خزرج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ صاحب علم و فضل صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوفہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ تمام محاربوں میں شریک رہے۔ حضرت علی کے دور خلافت میں کوفہ میں انتقال ہوا۔ شعبی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ قرظہ میں قاف، راء اور ظاء تینوں مفتوح ہیں۔

۷۳۲۔ حضرت قرہ بن ایاس ایاس کے صاحبزادے اور مزنی ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان

سے ان کے صاحبزادے معاویہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ازارقہ نے انہیں شہید کردیا تھا۔ ایاس میں الف مکسور ہے۔

۷۳۳۔ حضرت قطبہ بن مالک بنو ثعلب سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے زیاد بن علاقہ ان کے برادر زادہ نے روایت کی ہے۔

۷۳۴۔ حضرت قیس بن سعد انصار کی خزرج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور صحابی حضرت سعد بن عبادہ کے فرزند ہیں۔ معززین بارگاہِ نبوی میں سے تھے۔ فاضل وجلیل القدر اور صاحب رائے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اپنی قوم کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ ہجرت نبوی کے بعد انہیں اسدی معاشرہ میں امن عامہ قائم و برقرار رکھنے والے سربراہ کی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مصر کے گورنر تھے۔ حضرت علی کی شہادت تک ان کے معاونین میں رہے۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ قیس اطلس (داڑھی مونچھ سے بے نیاز) تھے ان کے علاوہ جناب عبد اللہ بن زبیر، قاضی شریح اور احنف بھی اس زمرہ میں شامل تھے۔ لیکن اطلس ہونے کے باوجود بارعب اور حسین تھے۔

۷۳۵۔ حضرت قیس بن عاصم عاصم کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو قبیصہ تھی۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابو علی تمیمی تھی۔ ۹ھ میں وفد تمیم کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو اہل وبر کے سردار ہیں۔ نہایت عقلمند اور بردبار تھے۔ ان کا حلم مشہور تھا۔ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے اور حکیم کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۷۳۶۔ حضرت قیس بن ابی غرزہ غفاری ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو وائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے ان سے ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں تینوں (راء، زاء) تینوں مفتوح ہیں۔

صحابیات

۷۳۷۔ حضرت ام قیس بنت محصن بنو اسد سے تعلق تھا۔ حضرت عکاشہ کی ہمشیرہ ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کرلیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف بیعت بھی نصیب ہوا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

۷۳۸۔ حضرت قیلہ بن مخرمہ بنو تمیم میں سے ہیں۔ ان سے علیبہ کی دو صاحبزادیاں صفیہ اور دحیبہ روایت کرتی ہیں۔ قیلہ کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ یہ صفیہ اور دحیبہ کے والد کی دادی تھیں۔ دحیبہ اور علیبہ عربی گرامر کے مطابق تصغیر کے صیغے ہیں۔

تابعین

۷۳۹۔ قاسم بن عبد الرحمٰن ملک شام سے تعلق تھا۔ عبد الرحمٰن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے والد کا نام امام تھا۔ اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی۔ علاء بن حارث وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ عبد الرحمٰن بن یزید نے کہا ہے کہ میں نے جناب قاسم سے زیادہ صاحبِ فضل و کمال کسی دوسرے فرد کو نہ پایا۔

۷۴۰۔ قاسم بن محمد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک فقیہ ہیں۔ اپنے دور کی صاحبِ کمال شخصیات میں سے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کا کہنا ہے کہ ہمیں کسی ایسی شخصیت سے واسطہ نہ ہوا جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں۔ صحابہ کی ایک جماعت بشمول حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایتِ حدیث کی ہے ستر سال کی عمر میں ۱۰۱ھ میں انتقال ہوا۔

۷۴۱۔ قبیصہ ہلب کے صاحبزادے ہیں۔ جو طے سے تعلق تھا اپنے والد ماجد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں جنھیں شرفِ صحابیت حاصل تھا۔ قبیصہ سے روایت کرنے والوں میں سماک وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ ہلب میں ہاء مضموم ہے لیکن صحیح تلفظ کے مطابق ہا مفتوح اور لام مکسور ہے۔

۷۴۲۔ قتادہ بن دعامہ دعامہ کے بیٹے ہیں۔ ابو الخطاب کنیت اور دوسی نسبت حاصل تھی۔ بصارت سے محروم تھے لیکن قدرتِ کاملہ نے زبردست قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی۔ بکر بن عبد اللہ مزنی فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے دور کی زبردست قوتِ حافظہ رکھنے والی شخصیت کو دیکھے تو اس کو جناب قتادہ کو دیکھنا چاہیے کیونکہ ہم نے ان سے زیادہ قوتِ حافظہ رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ خود قتادہ کہتے ہیں جو بات بھی میرے کان ایک مرتبہ سن لیتے ہیں گویا میرے قلب پر وہ بات نقش ہو جاتی ہے۔

ان کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ کوئی قول اس کے مطابق عمل کیے بغیر معتبر نہیں کیونکہ قول کے مطابق عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگا۔ عبد اللہ بن سرجس اور حضرت انس وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ایوب، شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۷۴۳۔ قطن بن قبیصہ بنو ہلال میں سے ہیں۔ بصریوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اپنے والد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان سے حیان بن علاء نے روایت کی ہے۔ یہ سجستان کے حاکم رہے تھے۔ قطن میں قاف اور طاء مفتوح ہیں۔

۷۴۴۔ ابن قطن عبد العزیز نام ہے۔ دورِ جاہلیت کا آدمی ہے۔ اس کا تذکرہ دجال کے باب میں آتا ہے۔

۷۴۵۔ قعقاع بن حکیم مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے سعید مقبری اور محمد بن عجلان وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۷۴۶۔ ابو قلابہ ان کا نامِ گرامی عبد اللہ ہے۔ خاندان بنو جرم میں سے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ایوب سختیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ نہایت عقل مند اور زبردست فقیہ ہیں۔ ملک شام میں ۱۰۶ھ میں انتقال ہوا۔ جرمی میں جیم مفتوح ہے۔

۷۴۷۔ قیس بن ابی حازم احمسی بجلی ہیں۔ دورِ جاہلیت بھی دیکھا اور بعد میں مشرف بہ اسلام ہو کر جب خدمتِ نبوی میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔ اس لیے جناب قیس کو شرفِ صحابیت حاصل نہ ہو سکا۔ کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض لوگ انھیں زیارتِ نبوی سے مشرف نہ ہونے کے باعث زمرۂ صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے علاوہ عشرہ مبشرہ اور دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل کیا۔ قیس کے علاوہ اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس نے عشرہ مبشرہ میں سے نو صحابیوں سے روایتِ حدیث کی ہو۔ جنگِ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک سو سال سے زائد عمر میں ۹۸ھ میں اس جہانِ فانی کو خیر باد کہا۔

۷۴۸۔ قیس بن عبادہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ تابعین کے طبقۂ اوّل میں شمار کیے جاتے ہیں۔ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں۔

۷۴۹۔ قیس بن کثیر ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کی جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں داؤد بن جمیل وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

امام ترمذی نے ان کی روایت کی اس طرح تخریج کی اور فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث محمود بن خداش نے بیان کی حالانکہ یہ حدیث کثیر بن قیس کے حوالے سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے حوالے سے۔ اسی طرح امام ابو داؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا ہے۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ کثیر کے باب میں کیا ہے۔ قیس کے باب میں نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے۔

۷۵۰۔ قیس بن مسلم بنو جدیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ امام ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ جدلی میں جیم اور دال مفتوح ہیں۔

کفّار وغیرہ

۷۵۱۔ قزمان یہ وہ شخص ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا تھا۔ اس کا ذکر بابِ معجزات میں ہے۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے ساتھ کفار سے بڑے زور و شور کے ساتھ لڑا۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی شجاعت کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ

اپنے دین کی تائید فاسق و فاجر شخص سے بھی کرا دیتا ہے اور یقین سے سمجھ کر یہ شخص دوزخی ہے۔

کاف ـــــ صحابہ

۷۵۲۔ حضرت ابو کبشہ ان کا نام عمرو تھا اور سعد کے صاحبزادے ہیں۔ بنو انمار سے تعلق رکھتے تھے۔ شام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۵۳۔ حضرت کثیر بن صلت ان کے دادا کا نام معد یکرب تھا۔ خاندان کندہ میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں ان کی ولادت ہوئی۔ پہلے ان کا نام قلیل تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل فرما کر کثیر رکھا۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۷۵۴۔ حضرت کرکرہ بعض غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی کرتے رہے۔ ان کا تذکرہ باب غلول میں آتا ہے۔ کرکرہ میں دونوں کاف مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھے گئے ہیں۔

۷۵۵۔ حضرت کعب بن عجرہ کوفہ میں اقامت پذیر رہے تھے۔ پچھتر سال کی عمر میں ۵۱ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۵۶۔ حضرت کعب عمرو قبیلہ انصار کی شاخ بنو سلیم سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ انھوں نے معرکۂ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ۵۵ھ میں وفات پائی۔ اِن سے اِن کے صاحبزادے عمار اور حنظلہ بن قیس نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۵۷۔ حضرت کعب بن عیاض اشعری ہیں۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عیاض میں عین مکسور ہے۔

۷۵۸۔ حضرت کعب بن مالک انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ یہ محقق نہیں کہ غزوۂ بدر میں شرکت کی یا نہیں۔ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ بارگاہِ رسالت کے شعراء میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکے۔ جن کے نام کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ستتر سال کی عمر میں ۵۰ھ میں وفات پائی۔ عمر کے آخری ایام میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔

۷۵۹۔ حضرت کعب بن مرہ بنو سلیم سے تعلق تھا۔ ملک شام میں اردن کے مقام پر اقامت پذیر تھے اور وہاں ۵۹ھ میں وفات پائی۔ ان سے کچھ محدثین نے روایت کی ہے۔

۷۶۰۔ حضرت کلاہ بن حنبل حنبل کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان اسلم میں سے ہیں۔ صفوان بن امیہ جمحی کے

ماں شریک بھائی ہیں۔ معمر بن حبیب کے غلام تھے۔ انھوں نے ان کو بازار عکاظ میں یمن والوں سے خریدا تھا اور اپنا حلیف بنا لیا تھا اور ان کی شادی بھی کرادی۔ وقت آخر تک مکہ معظمہ میں رہائش پذیر رہے۔ عبد اللہ بن صفوان نے ان سے روایت کی ہے۔ کلدہ میں کاف اور لام دونوں مفتوح ہیں۔

صحابیات

۷۶۱۔ حضرت کبشہ بنت کعب ان کے دادا کا نام مالک تھا۔ عبد اللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بلی کے جھوٹے کے بارے میں ہے۔ روایت حدیث ابو قتادہ سے کرتی ہیں اور ان سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔

۷۶۲۔ حضرت ام کرز خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ مکرمہ کی رہنے والی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سے احادیث کی روایت کرتی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عطاء اور مجاہد شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث عقیقہ کے بارے میں ہے۔ کرز میں کاف مضموم ہے۔

۷۶۳۔ حضرت کریمہ بنت ہمام ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایتِ حدیث کرتی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث خضاب کے بارے میں ہیں۔

۷۶۴۔ حضرت کلثوم بنت عقبہ عقبہ بن ابی معیط کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئیں تھیں۔ شادی سے قبل ہی پیادہ پا ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں اور حضرت زید بن حارثہ سے عقد کیا۔ غزوۂ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت زبیر بن العوام سے نکاح ثانی کیا۔ جب انھوں نے طلاق دے دی تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے نکاح میں آئیں۔ ان سے دو بیٹے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ حضرت ابن عوف کی وفات کے بعد حضرت عمرو بن العاص سے نکاح کر لیا۔ شادی کو ایک ماہ گزرا تھا کہ خود اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں شریک بہن تھیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے حمید نے روایتِ حدیث کی ہے۔

تابعین

۷۶۵۔ کثیر بن عبد اللہ سلسلہ نسب اس طرح ہے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مدنی۔ اپنے والد عبد اللہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ مروان بن معاویہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۶۶۔ کثیر بن قیس ان کی شخصیت کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک کثیر بن قیس ہیں اور بعض کے نزدیک قیس بن کثیر۔ ان کا تذکرہ حرف قاف میں آچکا ہے۔

۷۶۷۔ کریب بن ابی مسلم یہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۷۶۸۔ ابو کریب بن محمد دادا کا نام علاء تھا۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ ہمدانی و کوفی ہیں۔ حضرت ابو بکر بن

عباس سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۷۶۹۔ کعب الاحبار ان کی کنیت ابواسحاق تھی۔ والد کا نام مانع تھا۔ قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر، صہیب، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں حمص کے مقام پر ۳۲ھ میں وفات پائی۔

لام ——— صحابہ

۷۷۰۔ حضرت ابولبابہ ان کا نام رفاعہ ہے عبدالمنذر کے صاحبزادے ہیں۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ نقبائے بارگاہِ رسالت میں سے تھے۔ بیعتِ عقبہ، غزوۂ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک تھے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر انھیں مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔ اس لیے غزوۂ بدر میں شرکت سے قاصر رہے۔ دوسرے غازیانِ بدر کی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حصہ بھی مالِ غنیمت میں مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ابنِ عمر اور نافع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۷۷۱۔ حضرت لبید بن ربیعہ بنو عامر میں سے ہیں۔ جس سال ان کی قوم کا وفد جو جعفر بن کلاب کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت یہ بھی خدمتِ نبوی میں حاضر تھے۔ اسلام لانے سے قبل اپنی قوم کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد بھی انھیں اسلامی معاشرہ میں اعزاز و اکرام حاصل رہا۔ شاعری کا ذوق رکھتے تھے۔ کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ سنہ ۴۱ھ میں ایک سو چالیس یا ایک سو ستاون سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی عمر کے بارے میں مورخین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ یہ طویل العمر اشخاص میں سے ہیں۔

۷۷۲۔ حضرت ابن اللتبیہ عبداللہ نام تھا۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ صدقات کی وصولی کے باب میں آتا ہے۔ لتبیہ میں لام مضموم، تاء مفتوح، باء مکسور اور یاء مشدد ہے۔

۷۷۳۔ حضرت لقمان بن باعورا حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہیں۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دورِ رسالت میں موجود تھے اور انھیں سے علم بھی حاصل کیا تھا۔ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی غلام تھے۔ اور مصری سوڈان کے مقام نوب کے رہنے والے تھے۔ ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حکمت البتہ مسلم ہے۔ اور یہی وجہ شہرت ہے ان کا تذکرہ کتاب الرقاق میں آیا ہے۔

۷۷۴۔ حضرت لقیط بن عامر ان کے دادا کا نام صبرہ تھا۔ حضرت لقیط کی کنیت ابورزین تھی۔ خاندان بنو عقیل

سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی ہیں اور اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عاصم اور ابن عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ثقیف میں لام مفتوح اور قاف مکسور ہے۔ صبرہ میں صاد مفتوح اور با مکسور ہے۔

صحابیات

۷۷۵۔ حضرت لبابہ بنت حارث ام الفضل کنیت تھی۔ یہ حضرت عباس کی بیوی ہیں ان کا تذکرہ حرف فاء کے تحت آچکا ہے۔

تابعین

۷۷۶۔ ابن لہیعہ عبد اللہ نام تھا اور دوسری کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ مشاہیر فقہاء میں سے ہیں۔ مصر میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ عطاء بن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ اعرج اور عمرو بن شعیب وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ المقری وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ محدثین نے انھیں روایت حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ میں نے مصر میں کوئی شخص کثرت روایت حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا نہیں دیکھا۔ ۱۷۴ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۷۷۷۔ لیث بن سعد ان کی کنیت ابو الحارث تھی۔ مصر کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ۹۴ھ میں مصر کے نشیبی علاقے کے کسی گاؤں میں ولادت ہوئی۔ ۱۶۱ھ میں بغداد گئے۔ یہاں عباسی خلیفہ منصور نے مصر کا گورنر مقرر کرنا چاہا تو انکار کر کے معافی طلب کر لی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی اور شخص کو نہیں پایا۔ قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ تقسیم کرنے کے لیے خریدتے تھے۔ ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی تھی۔ شعبان ۱۷۵ھ میں وفات پائی تھی۔

۷۷۸۔ ابن ابی لیلیٰ ان کا نام قاسم، عبد الرحمٰن اور یسار بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے چوتھے سال مقام دجیل میں ولادت ہوئی۔ کوفی تابعین کے طبقہ اول میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل کوفہ کے یہاں مرجح ہیں۔ محدثین کی اصطلاح کے مطابق جب صرف ابن ابی لیلیٰ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد ان کے صاحبزادے محمد ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی ابن ابی لیلیٰ ہی سے مشہور ہیں۔ یہ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ مشہور امام اور صاحب الرائے ہیں۔ محمد کی پیدائش ۷۴ھ میں ہوئی۔ ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ عبد الرحمٰن قاسم کی وفات ۸۳ھ میں نہر بصرہ میں ڈوب کر ہوئی۔

کفّار وغیرہ

۷۷۹- لبید بن اعصم بنو زریق کا فرد تھا۔ یہ یہودیوں کا حلیف تھا۔ اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں آتا ہے۔

۷۸۰- ابولہب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے افراد میں سے ہے۔ اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

میم ——— صحابہ

۷۸۱- حضرت ماعز بن مالک اسلمی ہیں لیکن مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے حدِ زنا میں سنگسار کیا گیا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ (ان کا نام غریب اور لقب ماعز بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں جنت کی نہروں میں دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔)

۷۸۲- حضرت مالک بن اوس ان کے جدِ امجد کا نام حدثان تھا۔ بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے انھیں صحابی ثابت کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کم اور صحابہ کے ذریعے زیادہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عشرہ مبشرہ صحابہ کرام سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ ان سے امام زہری، عکرمہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ سنہ ۹۲ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

۷۸۳- حضرت مالک بن تیہان ان کی کنیت ابوالہیثم تھی۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔ سنہ ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ جنگ صفین میں جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کے بارے میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ملتے ہیں۔ ہیثم میں ہا مفتوح، یاء ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔ تیہان میں تاء مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

۷۸۴- حضرت مالک بن حویرث لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیس روز تک حاضری کے شرف سے مشرف ہوتے رہے۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سنہ ۹۴ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔

۷۸۵- حضرت مالک بن ربیعہ ابواسید کنیت تھی۔ انھوں نے کنیت کے ذریعے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حرف

الف میں آچکا ہے۔

۷۸۶۔ حضرت مالک بن صعصعہ مدینہ طیبہ کے باشندے تھے۔ خاندان بنو مازن سے تعلق تھا۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۷۸۷۔ حضرت ابو مالک بن عاصم ان کا نام کعب تھا۔ عاصم کے صاحبزادے اور اشعری ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے محدثین نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور شک فرمایا ہے کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی ابن المدینی کا بیان ہے کہ یہاں ابو مالک ہی صحیح ہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔

۷۸۸۔ حضرت مالک بن قیس ان کی کنیت ابو صرمہ تھی۔ ان کا تذکرہ حرف صاد میں آچکا ہے۔

۷۸۹۔ حضرت مالک بن یسار سکونی اور عوفی نسبت حاصل تھی۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان سے ابو محمد نے روایت کی ہے۔ سکونی میں سین مفتوح ہے۔

۷۹۰۔ حضرت مالک بن ہبیرہ ان کا تعلق بنو کندہ سے تھا۔ بعض مؤرخین نے شامیوں میں شمار کیا ہے جبکہ بعض بصریوں میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کے دورِ خلافت میں فوج کے امیر مقرر ہوئے اور روم کی جنگ میں اسلامی لشکر کی قیادت انھیں کے سپرد تھی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مرثد ابن عبداللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ مرثد میں میم مفتوح ہے۔

۷۹۱۔ حضرت مجاشع بن مسعود مسعود کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں۔ انھوں نے جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۹۲۔ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری مدنی ہیں۔ مسجد ضرار کے واقعہ میں جاریہ بھی منافقین میں شریک تھے۔ لیکن مجمع کی روش درست تھی۔ حضرت ابن مسعود نے ان سے نصف قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن یزید نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ مجمع میں پہلی میم مضموم جیم مفتوح اور دوسری میم مشدد مکسور ہے۔

۷۹۳۔ حضرت محجن بن الادرع یہ ادرع کے صاحبزادے اسلمی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن ابی سعید شامل ہیں۔ انھوں نے بڑی طویل عمر پائی۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں انتقال فرمایا۔

۷۹۴۔ حضرت محمد بن ابوبکر صدیق

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابوالقاسم کنیت تھی۔ یہ حضرت اسماء بنت عمیس کے بطن سے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بکثرت روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قاسم نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے طرف داروں نے ۳۸ھ میں انھیں شہید کر دیا۔ اور ان کی نعش کو مردہ گدھے کے جسم پر رکھ کر نذرِ آتش کر دیا تھا۔ ان کی تربیت و پرورش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ سایہ ہوئی کیونکہ ان کی والدہ نے حضرت علی سے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ ۳۷ھ میں حضرت علی نے مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ جب امیر معاویہ نے حضرت عمرو بن العاص کی زیرِ قیادت مصر پر قبضہ کر لیا اور لشکر کشی کی تو انھوں نے مقابلہ کیا لیکن فتح حضرت عمرو ابن العاص کا مقدر بن چکی تھی۔ اسی جنگ میں ۳۸ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو آپ بہت غمگین ہوئیں اور ان کے صاحبزادے حضرت قاسم کو اپنے پاس بلایا اور ان کی پرورش و تربیت کی ذمہ داری نبھائی۔

۷۹۵۔ حضرت محمد بن حاطب

ان کے والد ماجد، والدۂ ماجدہ اور بھائی حارث اور چچا حضرت خطاب سب کے سب زمرۂ صحابہ میں شامل ہیں۔ ان کی ولادت ملک حبشہ میں ہوئی۔ ۷۴ھ میں باختلاف روایت مکۂ مکرمہ یا کوفہ میں وفات پائی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلے فرد ہیں جن کا نام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی و اسم گرامی پر محمد رکھا گیا۔

۷۹۶۔ حضرت محمد بن ابی عمیرہ

ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے ان سے جبیر ابن نفیر نے روایت کی ہے۔

۷۹۷۔ حضرت محمد بن عبداللہ

ان کا تعلق قریش کی اسدی شاخ سے تھا۔ ہجرت نبوی سے پانچ سال قبل ولادت ہوئی۔ اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان سے ان کے آزاد کردہ ابوکثیر نے روایت کی ہے۔

۷۹۸۔ حضرت محمد بن عمرو

انصاری ہیں۔ ان کے جدِ امجد کا نام حزم تھا۔ ۱۰ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ رسالت میں ولادت ہوئی۔ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے والد سے کہہ کر ان کی کنیت ابوعبدالملک رکھوائی تھی۔ اپنے دور کے فقہاء میں سے تھے۔ اپنے والد اور حضرت عمرو بن العاص سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار فقہائے مدینہ منورہ میں ہوتا ہے۔ ترپن سال کی عمر میں ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۷۹۹۔ حضرت محمد بن مسلمہ

یہ حارثی انصاری ہیں۔ غزوۂ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے

ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ستتر سال کی عمر میں ۳۵ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

۸۰۰۔ حضرت محمود بن لبید یہ اشہلی انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ رسالت میں ولادت ہوئی۔ بہت سی احادیث کو زبانِ رسالت سے سن کر یاد رکھا اور روایت کیا۔ امام بخاری نے انھیں صحابی قرار دیا ہے جبکہ ابوحاتم کا کہنا ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ امام مسلم نے انھیں دوسرے درجے کے تابعین میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن عبد اللہ کے نزدیک امام بخاری کی تحقیق صحیح ہے۔ یہ نہ صرف صحابی بلکہ طبقۂ علماء میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس و حضرت عتبان بن مالک سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۹۶ھ میں انتقال ہوا۔

۸۰۱۔ حضرت محیصہ بن مسعود انصار کی حارثی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ غزوۂ خندق اور غزوۂ احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے محیصہ میں میم مضموم، حاء مفتوح، یا مشدد و مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۸۰۲۔ حضرت مخارق بن عبد اللہ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے صرف ان کے صاحبزادے قابوس نے روایت کی ہے۔

۸۰۳۔ حضرت ابومحذورہ ان کا نام سمرہ یا اوس بن معیر بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مکہ میں مؤذن مقرر فرمایا تھا۔ یہ اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے۔ انھوں نے مدینہ ہجرت نہیں کی۔ ۵۹ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

۸۰۴۔ حضرت مخرفہ عبدی ان کے نام کو بعض محدثین نے مخرمہ بھی پڑھا ہے۔ لیکن پہلا قول مخرفہ زیادہ درست ہے۔ ان سے سوید بن قیس نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ سوید کی روایت کردہ حدیث میں ملتا ہے۔

۸۰۵۔ حضرت مخنف بن سلیم بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے کے علاوہ ابورملہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مخنف میں میم مکسور، خاء ساکن اور نون مفتوح ہے۔

۸۰۶۔ حضرت مِدعم حبشہ کے باشندے تھے۔ رفاعہ بن زید کے غلام تھے۔ انھوں نے حضرت مدعم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے انھیں آزادی عطا فرمائی۔ ان کا تذکرہ غلول کے باب میں ہے۔ مِدعم میں میم مکسور، دال ساکن اور عین مفتوح ہے۔

۸۰۷۔ حضرت مرارہ بن ربیع انصار کی عامری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ ان کی براءت

کے سلسلہ میں آیت قرآنی نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔ مرارہ میں میم مضموم ہے۔

۸۰۸۔ حضرت ابن مربع انصار سے تعلق تھا۔ ان کا نام یزید اور عبد اللہ بتایا گیا ہے۔ لیکن نام یزید پر زیادہ محدثین کا اتفاق ہے۔ حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ وقوف عرفات کے بارے میں ان کی روایت کردہ حدیث منقول ہے۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ہے۔ مربع میں میم مکسور اور راء مفتوح ہے۔

۸۰۹۔ حضرت ابو مرثد بن حصین کناز نام اور ابن حصین کنیت تھی۔ نام کے مقابلہ میں کنیت ابو مرثد سے زیادہ شہرت پائی۔ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے صاحبزادے مرثد کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے واثلہ بن اسقع اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ کناز میں کاف مفتوح اور نون مشدد ہے۔

۸۱۰۔ حضرت مرداس بن مالک بیعت شجرہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جو کہ قیس بن حازم نے روایت کی ہے۔

۸۱۱۔ حضرت مروان بن حکم ابو عبد الملک کنیت تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کے جد امجد ہیں۔ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق ۲ھ میں پیدا ہوئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ خندق کے سال یا کسی اور سال ولادت ہوئی۔ انہیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کی جانب جلاوطن کر دیا تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری روز تک وہیں قیام پذیر رہے۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سنبھالی تو انھیں مدینہ منورہ واپس آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ حکم اپنے بیٹے مروان کے ساتھ مدینہ منورہ آگئے۔ مروان کا انتقال ۶۵ھ میں دمشق میں پیدا ہوا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی اور دوسرے صحابہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی ہے جن میں عروہ ابن زبیر اور علی بن حسین شامل ہیں۔

۸۱۲۔ حضرت مرہ بن کعب شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اردن میں ۵۷ھ انتقال ہوا۔

۸۱۳۔ حضرت مزیدہ بن جابر بصرہ میں اقامت پذیر تھے اور بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے ماں شریک بھائی عوذ بن عبد اللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ مزیدہ میں میم مفتوح، زاء ساکن اور یاء مفتوح ہے۔

۸۱۴۔ حضرت مستورد بن شداد یہ فہری قرشی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا تھا لیکن بعد میں مصر میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اس لیے مصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات نبوی کے وقت کم سن تھے لیکن کمسنی کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور ان احادیث کو یاد بھی رکھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۱۵۔ حضرت مسطح بن اثاثہ قریش سے تعلق تھا۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعۂ افک میں حضرت عائشہ صدیقہ پر زبان طعن دراز کرنے والوں میں سے تھے اور ان پر اس بہتان طرازی کی حد بھی جاری ہوئی تھی۔ بعض محدثین ان کا نام عوف اور لقب مسطح بتاتے ہیں۔ لیکن ابن عبد البر کی تحقیق کے مطابق مسطح ہی ان کا نام ہے۔ چھپن سال کی عمر میں ۳۴ھ میں انتقال ہوا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق کے خالہ زاد بھائی تھے اور آپ کی زیر کفالت تھے۔ مسطح میں میم مکسور، سین ساکن اور طاء مفتوح ہے۔ اثاثہ میں الف مضموم ہے۔ عباد میں باء مشدد ہے۔

۸۱۶۔ حضرت ابو مسعود بن عمرو بیعت عقبۂ اولیٰ و ثانیہ میں موجود تھے۔ ارباب سیر و تاریخ کی اکثریت کا کہنا یہ ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انھوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ انھیں بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ بدر کے مقام پر کنوئیں کے قریب قیام کیا تھا اس لیے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلائے۔ کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ۳۱ھ یا ۴۰ھ میں حضرت علی کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ ان سے ان کے صاحبزادے بشیر کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۸۱۷۔ حضرت مسلم قرشی بن عبد اللہ بعض محدثین نے ان کا نام عبید اللہ بن مسلم بتایا ہے۔

۸۱۸۔ حضرت مسور بن مخرمہ یہ زہری قرشی ہیں۔ ابو عبد الرحمٰن کنیت تھی۔ یہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ مکرمہ میں ولادت ہوئی۔ ذی الحجہ ۸ھ میں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ سال بتائی گئی ہے۔ کم سنی میں زبان رسالت سے حدیث کی سماعت کی اور انھیں یاد بھی رکھا۔ صاحب علم و فضل، بڑے فقیہ اور تقویٰ شعار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کی شہادت تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے۔ شہادت عثمان کے بعد مکہ مکرمہ آ گئے اور حضرت امیر معاویہ کے انتقال تک مکہ میں قیام کیا۔ جب یزید نے لشکر بھیج کر مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اس وقت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں موجود تھے۔ جب یزیدی فوج نے خانۂ کعبہ پر منجنیق سے گولہ باری کی تو حالت نماز میں حضرت مسور بن مخرمہ کے پتھر لگا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ واقعہ ربیع الاول ۶۴ھ کی چاند راتوں میں پیش آیا۔ مسور میں میم مکسور اور واؤ مفتوح ہے۔

۸۱۹۔ حضرت مسیب بن الحزن یہ مخزومی قرشی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد حضرت حزن کے ساتھ ہجرت کی۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے اور بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اپنے والد حزن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے۔ مسیب میں میم مضموم، سین مفتوح اور یاء مشدد ہے۔ حزن میں حاء مفتوح، زاء اور نون ساکن ہے۔

۸۲۰۔ حضرت مصعب بن عمیر قریش کی عبدری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بزرگ اور صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ہجرت حبشہ میں کاروان اوّل میں شریک تھے۔ بعد میں مدینہ منورہ آگئے۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کے متعلق ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بیعت عقبہ کے بعد قرآن مجید اور دینی تعلیم دینے کے لیے مدینہ منورہ بھیجا تھا۔ مدینہ منورہ آنے کے بعد انھوں نے باقاعدہ نماز جمعہ شروع کی تھی۔ اسلام سے قبل عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ عمدہ نرم اور باریک لباس زیب تن کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمان ہوئے تو تمام دنیاوی چیزوں سے بے نیاز ہوگئے۔ جس کی وجہ سے تمام بدن کی کھال کھردری ہوگئی۔ جب انھیں تبلیغ اسلام کے لیے مدینہ بھیجا گیا تو ان کی تبلیغ کا طریقہ کار یہ تھا کہ انصار کے گھروں پر جاکر دستک دیتے اور اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تحریری اجازت نامہ طلب کرکے نماز جمعہ کا اہتمام کیا تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر صحابہ کے ہمراہ شرکت کی۔ اور چند روز مکہ معظمہ میں قیام کرکے مدینہ واپس آگئے تھے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں انھیں اوّلیت حاصل تھی۔ چالیس سال یا اس سے کچھ زائد عمر میں غزوۂ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه۔ انھیں کے حق میں نازل ہوئی۔ اسلام لانے والوں میں سابقین اوّلین میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوگئے تھے۔

۸۲۱۔ حضرت مطر بن عکامس ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی صرف ایک حدیث ابو اسحاق سبیعی سے مروی ہے۔ اس کے علاوہ ان سے کسی اور نے روایت نہیں کی۔ عکامس میں عین مضموم اور میم مکسور ہے۔

۸۲۲۔ حضرت مطلب بن ربیعہ قریشی ہاشمی ہیں۔ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں کم سن تھے۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ افریقہ کے جہاد میں شرکت کی غرض سے سنہ ۲۹ھ میں مصر آگئے۔ لیکن مصری محدثین نے ان سے روایت نہیں کی۔ عبد اللہ بن حارث نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۳۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ یہ سہمی قریشی ہیں۔ ابو وداعہ کا نام حارث تھا۔ حضرت مطلب فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے والد جنگ بدر میں اسیر ہوگئے تو حضرت مطلب اپنے والد کی رہائی کے سلسلہ میں مدینہ آئے اور چار ہزار درہم فدیہ ادا کرکے انھیں آزادی دلا کر لے گئے۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن زبیر، ان کے صاحبزادے کثیر و جعفر اور مطلب بن سائب نے روایت حدیث کی ہے۔ پہلے کوفہ میں جاکر اقامت پذیر ہوئے اور بعد میں مدینہ منورہ آگئے تھے۔

۸۲۴۔ حضرت معاذ بن انس خاندان جہینہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل مصر میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سہیل نے روایت کی ہے۔

۸۲۵۔ حضرت معاذ بن جبل ان کا تعلق انصار کی خزرجی شاخ سے تھا۔ کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی۔ ان کا شمار اُن ستر صحابہ میں ہوتا ہے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یمن کا قاضی مقرر فرمایا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ بعض کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ۱۸ھ میں عمواس کے طاعون میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۳۸ سال تھی۔ ان سے ابن عباس اور ابن عمر کے علاوہ جمعیت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۸۲۶۔ حضرت معاذ بن حارث ان کے جدِ امجد کا نام رفاعہ تھا۔ انصار کے قبیلہ زرق سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ عبید ثعلبہ کی بیٹی عفراء ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے رافع بن مالک اور یہ مسلمان ہو کر سابقین اوّلین کی صف میں شامل ہو گئے۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عوف و معوذ کے ساتھ شریک ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عوف و معوذ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ بقول بعض یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ ان کو غزوۂ بدر میں زخم آئے اور ان زخموں کی تاب نہ لا کر مدینہ منورہ میں رحلت فرما گئے۔ جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ ان سے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ عفراء میں عین مفتوح اور فاء ساکن ہے۔

۸۲۷۔ حضرت معاذ بن عمرو بن الجموح انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں اپنے والد کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ بن عفراء کے ساتھ ابو جہل کے قتل میں شریک تھے۔ غنائم کی تقسیم کے باب میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ ابن اسحاق اور عبد الرحمٰن کا کہنا ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو نے ابو جہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا تھا اور بعد میں اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا ہے کہ اس موقع پر ابو جہل کے بیٹے عکرمہ (جو بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے) نے حضرت معاذ پر تلوار کا ایسا وار کیا جس سے ان کا ایک بازو قلم ہو گیا تھا لیکن حضرت معاذ نے ابو جہل پر ایسا بھرپور حملہ کیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر آ رہا تھا اور اس کو بے دم کر کے زمین پر پڑا چھوڑ گئے تھے۔ حالانکہ اس میں سانس کی کوئی رمق باقی رہ گئی تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولین بدر میں ابو جہل کی لاش کو تلاش کروایا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے آکر ابو جہل کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔

۸۲۸۔ حضرت معاویہ بن ابو سفیان یہ اموی قریشی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ ابو سفیان اپنے صاحبزادے امیر معاویہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ حضرت امیر معاویہ کا شمار کاتبانِ وحی میں ہوتا ہے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے۔ انھیں صرف مکتوبات نبوی لکھنے کا اعزاز حاصل تھا۔ اپنے بھائی یزید بن ابی سفیان کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے۔ اور چالیس سال تک شام پر حکمرانی کی۔ جس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے۔ چار سال دورِ فاروقی میں،

بارہ سال خلافت عثمانی اور اس کے بعد حضرت علی اور امام حسن کی خلافت کے۔ اس طرح یہ مدت تقریباً بیس سال ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب خلافت انہیں منتقل فرمایا۔ تو انھوں نے مسلسل بیس سال حکمرانی کی۔ آخری عمر میں لقوہ کا عارضہ لاحق ہوا۔ اس دوران فرماتے تھے کاش میں ذی طویٰ کا ایک معمولی فرد ہوتا اور یہ ٹھاٹ باٹ میرے ساتھ نہ ہوتے۔ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چادر، قمیض، تہبند، کچھ موئے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن مبارک تھے انھوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ملبوسات میں کفنایا جائے۔ موئے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن میرے اعضاء سجود پر رکھے جائیں یعنی ناک اور منہ میں رکھے جائیں اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ رجب المرجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۹۔ حضرت معاویہ بن جاہمہ — حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں طلحہ بن عبید اللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۸۳۰۔ حضرت معاویہ بن الحکم — یہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر تھے۔ حجازیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے کثیر اور عطا بن یسار نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۸۳۱۔ حضرت معقل بن سنان — فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفیوں میں مشہور ہیں۔ واقعہ حرہ میں اسیر ہوئے اور شہید کئے گئے۔ حضرت علقمہ، حسن اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی ان سے روایت حدیث کی ہے۔ معقل میں میم مفتوح اور قاف مکسور ہے۔

۸۳۲۔ حضرت معن بن عدی — عاصم کے بھائی ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخات قائم کرائی تھی۔ حضرت زید بن خطاب بھی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۸۳۳۔ حضرت معقل بن یسار — بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انھیں کے نام سے موسوم ہے۔ ۶۰ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان سے حسن بصری کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۴۔ حضرت معمر بن عبد اللہ — یہ قرشی وعدوی ہیں۔ اسلام لانے والوں میں سابقون الاولون میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ملتی ہیں۔ ان سے سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۳۵۔ حضرت معن بن یزید — یہ خود صحابی ہیں۔ ان کے والد اور دادا بھی منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان کے

بارے میں محدثین کے بہت سے اقوال منقول ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۶۔ حضرت معوذ بن الحارث ان کی والدہ کا نام عفراء تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی معاذ کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ اور معوذ کا پیشہ باغبانی و کاشتکاری تھا۔ انھوں نے اپنے بھائی معاذ کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا اور خود بھی غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ معوذ میں میم مضموم عین مفتوح واؤ مشدد و مکسور ہے۔

۸۳۷۔ حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ سعید بن العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ مکہ ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت حبشہ کرنے والوں کے دوسرے دستہ میں شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ مہر نبوت کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔ خلافت صدیقی و فاروقی میں مہتمم بیت المال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور پوتے ایاس بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے۔ ۴۰ھ میں وفات پائی۔

۸۳۸۔ حضرت مغیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے آزاد کردہ اور بریرہ کے خاوند ہیں۔ یہ خود بھی آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ تھے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ مغیث میں میم اور غین مکسور اور یاء اور ثاء ساکن ہیں۔

۸۳۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ غزوۂ خندق کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور بعد میں کوفہ میں رہنے لگے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں کوفہ کا حکم مقرر فرمایا تھا۔ کوفہ میں ستر سال کی عمر پاکر ۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۸۴۰۔ حضرت مقداد بن اسود کندی نسبت کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد نے قبیلہ کندہ والوں سے عہد و پیمان کر لیا تھا۔ ان کے والد کا نام اسود نہیں تھا بلکہ یہ پروردہ یا حلیف تھے۔ جبکہ بعض مورخین نے کہا ہے کہ یہ اسود کے غلام تھے۔ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد ہیں۔ حضرت علی اور طارق بن شہاب وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ مقام جرف میں جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے، وہاں انتقال ہوا۔ مخلصین کاندھوں پر جنازہ لائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔

۸۴۱۔ حضرت مقدام بن معدیکرب ابو کریمہ کنیت تھی۔ کندی نسبت رکھتے تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں مروج ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اکانوے سال کی عمر میں ۸۷ھ میں وفات پائی۔

۸۴۲۔ حضرت منذر بن ابی اسید ساعدی ہیں۔ ولادت کے بعد انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے انہیں گھٹنے پر بٹھا کر ان کا نام منذر رکھا تھا۔ اسید

اسد کی تصغیر ہے۔

۸۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ ہجرت ثانی کرکے کشتی کے ذریعہ مدینہ منورہ آئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ خیبر میں مشغول تھے۔ ۲۰ھ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ خلافت عثمانی کے ابتدائی دور تک اس منصب پر فائز رہے۔ لیکن بعد میں حضرت عثمان نے انھیں معزول کر دیا۔ تو کوفہ میں اقامت پذیر ہوگئے اور حضرت عثمان کی شہادت تک وہیں مقیم رہے۔ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے اختلافات ختم کرانے کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کمیٹی کے حضرت علی کی جانب سے حاکم تھے۔ مکہ مکرمہ میں ۵۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۸۴۴۔ حضرت مہاجر بن خالد یہ مخزومی قرشی ہیں۔ حضرت خالد بن ولید کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن عہد رسالت میں کم سن تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد دونوں بھائیوں میں نظریاتی اختلاف ہوگیا تھا۔ حضرت مہاجر حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے۔ جبکہ حضرت عبدالرحمٰن حضرت امیر معاویہ کے ہمنوا تھے۔ حضرت مہاجر نے حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی تھی۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔ یہ آخر دم تک حضرت علی کے وفاداروں میں شامل رہے اور جنگ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۸۴۵۔ حضرت مہاجر بن قنفذ قرشی تیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عمرو بن خلف تھا۔ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب تھے۔ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں۔ بعض مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور بعد میں بصرہ میں مقیم ہوگئے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ابو ساسان اور حضین بن منذر نے روایت کی ہے۔ قنفذ میں قاف مضموم ہے حضین میں حا مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔

صحابیات

۸۴۶۔ حضرت ام مالک البہزیہ ان کا شمار صحابی خواتین میں ہوتا ہے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ یہ حجازی ہیں۔ ان سے طاؤس اور مکحول وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۴۷۔ حضرت ام معبد بنت خالد عاتکہ نام تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جارہے تھے تو راستے میں ان کے خیمہ میں قیام فرمایا۔ یہ اسی وقت مسلمان ہوگئی تھیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ منورہ حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ام معبد کی حدیث کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔

۸۴۸۔ حضرت ام معبد بنت کعب انھوں نے بیت المقدس اور بیت اللہ کی جانب متوجہ ہوکر نمازیں پڑھی تھیں۔ یہ ابن مندہ کی تحقیق ہے حافظ ابن عبداللہ کی تحقیق کے مطابق یہ کعب بن مالک انصاری سلمی کی بیوی ہیں۔ یہی نام کعب بن مالک ان کے والد کا بھی تھا۔ ان سے ان

کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے تاریخ بخاری میں لکھا ہے کہ جناب سعد کے والد کا نام کعب بن مالک ہے۔ اس قول کی تائید ابن عبد البر نے کی ہے۔

۸۴۹۔ ام منذر بنت قیس کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق بنو عدی سے تھا۔ ان کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے۔

۸۵۰۔ حضرت میمونہ امہات المومنین میں سے ہیں۔ ہلالیہ عامریہ نسبت رکھتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام برہ تھا۔ جس کو تبدیل کرکے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا۔ پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے قطع تعلق کیا تو ابورہم نے نکاح کرلیا۔ ابورہم کی وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا۔ ذی قعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر مقام سرف میں تقریب نکاح ہوئی۔ کرشمہ قدرت یہ ہے کہ ۵۱ھ میں جہاں یہ نکاح ہوا تھا اسی مقام پر انتقال ہوا۔ ان کے سن وفات کے بارے میں محدثین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ نماز جنازہ حضرت ابن عباس نے پڑھائی۔ حضرت میمونہ حضرت عباس کی اہلیہ ام الفضل اور حضرت اسماء بنت قیس کی بہن ہیں۔ حضرت میمونہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں۔ ان سے نکاح کے بعد آپ نے دوسری کوئی اور شادی نہیں کی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

تابعین

۸۵۱۔ ابو ماجد حنفی ہیں۔ یہ بنو حنیفہ کی نسبت سے حنفی کہلاتے ہیں۔ ابن مسعود اور یحییٰ بن جابر سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت ابن مسعود کی روایت کردہ حدیث جو جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔ اس میں ان کا ذکر ہے۔ جامع ترمذی میں ان کا نام ابو ماجد بتا کر لکھا ہے کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ماجد اس پرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۸۵۲۔ المثنیٰ بن الصباح پہلے یمن میں رہتے تھے بعد میں مکہ معظمہ میں اقامت پذیر ہوگئے۔ عطاء، مجاہد اور عمرو بن شعیب سے روایت حدیث کی ہے۔ جبکہ ان سے عبد الرزاق وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابوحازم اور دوسرے محدثین کا قول ہے کہ یہ نقل حدیث کے معاملے میں رواۃ کے ساتھ نرمی برتتے ہیں۔ ۱۴۹ھ میں وفات پائی۔

۸۵۳۔ ابن المثنیٰ ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ عبد اللہ بن مثنیٰ بن انس بن مالک۔ یہ انصاری بصری ہیں۔ روایت حدیث اپنے والد کے علاوہ سلیمان تیمی اور حمید الطویل وغیرہ سے کرتے ہیں۔ ان سے قتیبہ، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری جیسے ائمہ نے روایت کی ہے۔ ہارون الرشید کے عہد حکومت میں بصرہ کے حاکم رہے اور پھر قاضی کے فرائض سرانجام دیتے۔ پھر بغداد تشریف لائے تو یہاں تعلقات کے علاوہ درس حدیث بھی دیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بصرہ چلے گئے۔ ۱۱۸ھ میں ولادت ہوئی اور ۲۲۰ھ میں انتقال کیا۔

۸۵۴۔ مجاہد بن جبیر عبد اللہ بن سائب کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالحجاج تھی۔ بنو مخزوم سے تعلق

رکھتے تھے۔ مکی تابعین کے دوسرے درجہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مکہ کے شہرت یافتہ قراء اور فقہاء میں سے اور سرآوردہ اشخاص میں سے ایک ہیں۔ قرات اور تفسیر کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ سنہ ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔

۸۵۵۔ المحاربی

قریش کے بطن محارب کی نسبت سے محاربی کہلائے۔ ان کا نام ابو عبدالرحمٰن تھا۔ اور ان کے والد کا نام محمد تھا۔ اعمش اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی ہے۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ سنہ ۱۹۵ھ میں وفات پائی۔ محاربی میں میم مضموم ہے۔

۸۵۶۔ محمد بن ابراہیم

یہ قریشی تیمی ہیں۔ علقمہ بن وقاص اور ابو سلمہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ان کی روایت کردہ حدیث جو فجر کی دو رکعت کے بارے میں ہے اس طرح نقل کی ہے۔ "یہ حدیث مروی ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں" لیکن قیس سعد بن سعید کے نہیں یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں جبکہ سعد ان کے بھائی ہیں۔ اس بارے میں محدثین کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ قیس بن عمرو قیس بن قہد ہیں۔ ناقدینِ حدیث کا کہنا ہے کہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے سماعتِ حدیث نہیں کی۔ قہد میں "قاف" مفتوحاً مفتوح ہے۔ بعض نے قاف کی بجائے "فا" پڑھا ہے۔

۸۵۷۔ محمد بن اسحاق

قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس اور حضرت سعید مسیب سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ اپنے دور کے بہت سے تابعین سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے بہت سے اکابر علماء اور محدثین مثلاً یحییٰ بن سعید، امام ثوری، شعبی اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سیر و مغازی، آفرینش عالم، انبیاء کرام کے حالات علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے۔ بغداد میں اقامت پذیر ہوئے اور درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ سنہ ۱۵۱ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ اور مقبرہ خیزران کے مشرقی حصہ میں مدفون ہوئے۔

۸۵۸۔ محمد بن ابی بکر

یہ انصاری مدنی ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ یہ عبداللہ کے بڑے بھائی تھے۔ بہتر سال کی عمر میں سنہ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۸۵۹۔ محمد بن ابی بکر

ثقفی اور حجازی نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے تابعین اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۶۰۔ محمد بن حنیفہ

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو القاسم تھی۔ والدہ کا نام خولہ بنت جعفر حنفیہ تھا، جو جنگ یمامہ میں اسیر ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں۔ اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ میں نے محمد بن حنیفہ کی والدہ کو دیکھا ہے وہ سندھ کی رہنے والی اور سیاہ فام تھیں۔ یہ بنو حنیفہ کی باندی تھیں۔ ابن حنیفہ نے حضرت علی سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ پینسٹھ سال کی عمر میں سنہ ۸۱ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

۸۶۱۔ محمد بن خالد سلمی نسبت رکھتے تھے۔ اپنے والد اور دادا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان کے دادا صحابی تھے۔

۸۶۲۔ محمد بن زید یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادگان کے علاوہ اعمش وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۶۳۔ محمد بن مسلم ان کی کنیت ابوالزبیر تھی۔ ان کا تذکرہ حرفِ زاء میں آچکا ہے۔ انھوں نے نام کی بجائے ابوزبیر کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔

۸۶۴۔ محمد بن سوقہ یہ غنوی کوفی ہیں۔ کنیت ابوبکر تھی۔ نہایت عبادت گزار افراد میں سے تھے۔ حضرت انس نخعی کے علاوہ اور بہت سے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابن مبارک اور ابن عیینہ کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دُنیا وی دولت سے بالکل محبت نہیں رکھتے تھے۔ انھوں نے احباب پر ایک لاکھ درہم خرچ کر دئے تھے۔ ثقہ اور پسندیدہ افراد میں سے ہیں۔

۸۶۵۔ محمد بن سیرین ان کی کنیت ابوبکر تھی۔ حضرت انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اپنے دور کے فقیہ، عالم محدث، عابد و زاہد، متقی اور پرہیزگار افراد میں سے تھے۔ مشہور اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں زیادہ شہرت کا باعث علوم شرعیہ ہیں۔ مورق العلم عجلی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیزگاری کے معاملات میں محمد بن سیرین سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل فقہیہ میں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ خلف بن ہشام کا قول ہے کہ ابن سیرین کو پسندیدہ عادات و خصائل اور خشوع و خضوع میں ایک خاص مقام عطا ہوا تھا۔ انھیں دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آجاتا تھا۔ اشعث فرماتے ہیں کہ جب محمد بن سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال پوچھا جاتا تو ان کا رنگ پیلا پڑ جاتا اور وہ پہلے والے ابن سیرین معلوم ہی نہ ہوتے تھے۔ مہدی کا قول ہے کہ ہماری ابن سیرین کے پاس کثرت سے آمد و رفت تھی، وہ ہمارے پاس بھی آتے تھے اور طویل گفتگو ہوتی تھی۔ جب دورانِ گفتگو موت کا تذکرہ آجاتا تو ان کی رنگت بدل جاتی تھی اور پہلے والی کیفیت نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا کہ یہ وہ شخص نہیں جو پہلے تھے۔ ۷۷ سال کی عمر میں ۱۱۰ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۸۶۶۔ محمد بن صباح ان کی کنیت ابوجعفر تھی۔ سنن بزار کے مصنف تھے۔ شریک اور ہشیم کے علاوہ دوسرے محدثین سے بھی روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام احمد کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں یہ حافظِ حدیث تھے۔ ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۶۷۔ محمد بن علی ان کی کنیت ابوجعفر تھی۔ امام باقر کے نام سے مشہور ہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور امام زین العابدین کے صاحبزادے ہیں اپنے والد ماجد اور حضرت جابر بن عبداللہ سے سماعت

حدیث کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے امام جعفر صادق نے روایت کی ہے۔ ۵۶ھ میں ولادت ہوئی اور باختلاف روایت ترسیٹھ سال کی عمر میں ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ علمی قابلیت کی وجہ سے باقر کے لقب سے ملقب ہوئے۔

۸۶۸۔ محمد بن عمر یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۶۹۔ محمد بن فضل ان کے جدامجد کا نام ابن عطیہ تھا۔ اپنے دادا کے علاوہ زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں۔ داؤد بن رشید اور محمد بن موسیٰ مدائنی نے ان سے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں متروک کہا ہے۔ ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔

۸۷۰۔ محمد بن قاسم ان کی کنیت ابو خلاد تھی۔ ابوعباس کے لقب سے شہرت پائی۔ بصارت سے محروم تھے۔ ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ ہیں۔ آباء و اجداد یمامہ میں قیام پذیر تھے۔ ان کی ولادت ۱۹۱ھ میں اہواز میں ہوئی۔ اور بصرہ میں پرورش پائی۔ نہایت قوی الحافظہ اور زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے۔ ۲۸۳ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۷۱۔ مالک بن مرثد اپنے والد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان سے سماک بن ولید نے روایت کی ہے۔

۸۷۲۔ محمد بن قیس مخرمہ قرشی حجازی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۷۳۔ محمد بن کعب یہ قرظی و مدنی ہیں۔ چند صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محمد بن منکدر نے روایت کی ہے۔ ان کے والد جنگ قریظہ میں ثابت قدم نہ رہ سکے تھے۔ اس لیے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ ۱۰۸ھ میں وفات پائی۔

۸۷۴۔ محمد بن ابی المجالد کوفہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ صحابہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے شعبہ اور ابو اسحاق نے روایت کی ہے۔

۸۷۵۔ محمد بن منکدر حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک اور اپنی پھوپھی ربیعہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری، مالک اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ علم، زہد، عبادت، صدق اور عفت کے جامع تھے۔

۸۷۶۔ محمد بن منتشر ہمدان میں قیام پذیر تھے۔ مسروق کے بھتیجے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی سماعتِ حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۷۷۔ محمد بن یحییٰ ان کے جدامجد کا نام حبان تھا۔ ابو عبداللہ انصاری کنیت کرتے تھے۔ حضرت مالک بن انس

کے مشائخ میں سے تھے۔ امام مالک ان کا تذکرہ احترام سے کرتے رہتے۔ ان کے زہد و عبادت اور علمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش فرماتے تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ چوہتر سال کی عمر میں ۱۴۱ھ کے اندر وفات پائی حبّان میں حاء مفتوح اور باء مشدد ہے۔

۸۷۸۔ مختار بن فلفل مخزومی کوئی نسبت رکھتے تھے۔ حضرت انس بن مالک سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے امام ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ فلفل میں دونوں فاء مضموم ہیں۔

۸۷۹۔ مختار بن ابی عبید دادا کا نام مسعود ہے۔ بنو ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد جلیل القدر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی۔ یہ نہ صحابی ہے اور نہ ہی احادیث نبوی کا راوی ہے۔ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یہ وہی کذاب ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا جو ابتداء علم و فضل اور نیکی کے کاموں میں مشہور تھا، یہ اس کے دلی جذبات کے بالکل برعکس تھا۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علیحدگی اختیار کرلی اور خود خلافت کا مستحق بن بیٹھا۔ اب اس کی بے راہ روی، بد عقیدگی اور نفسانیت کا اظہار ہوا۔ جس سے ایسی بہت سی باتیں سامنے آئیں۔ جو دین مصطفیٰ کے سراسر خلاف تھیں۔ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا۔ تاکہ حصولِ حکومت اور طلب دنیا کا دلی منصوبہ آگے بڑھے اور منزلِ مقصود تک پہنچے۔ انہیں خواہشات کے باعث مصعب بن زبیر کے عہد میں ۶۷ھ میں قتل ہوا۔

۸۸۰۔ مخلد بن خفاف حضرت عروہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے ان کی روایت کردہ حدیث الخراج بالضمان ہے۔

۸۸۱۔ ابن المدینی ان کا نام علی ہے اور عبد اللہ کے صاحبزادے ہیں ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا گیا ہے۔

۸۸۲۔ مرثد بن عبد اللہ ان کی کنیت ابو الخیر تھی۔ یزنی اور مصری نسبت رکھتے تھے۔ عقبہ بن عامر، ابو ایوب، عبد اللہ بن عمر اور عمرو بن العاص سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔

۸۸۳۔ مسدد بن مسرہد بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ حماد بن زید اور ابو عوانہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، امام ابو داؤد کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت شامل ہے۔ ۲۲۸ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ مسدد میں میم مضموم، سین مفتوح اور دال ساکن ہے۔

۸۸۴۔ مسروق بن اجدع ہمدانی و کوفی ہیں۔ وفات نبوی سے قبل مشرف با اسلام ہوئے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دورِ خلافت پایا۔ ان کا شمار سرکردہ فقہاء میں ہوتا تھا۔ مرہ بن شرحبیل کا بیان ہے کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا سپوت نہیں جنا۔ شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی گھرانے کے فرد جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود، مسروق، علقمہ۔ محمد بن منتشر کا قول ہے کہ خالد بن عبد اللہ جو بصرہ کے

گورنر تھے۔ انھوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی۔ یہ ان کے فقر کا دور تھا۔ انھوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ بچپن میں کسی نے انھیں چھپا لیا تھا۔ لیکن تلاش کرنے پر مل گئے۔ اس لیے مسروق کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ کوفہ کے اندر ۶۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۸۵۔ مسلم بن ابوبکرہ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی اور ان سے عثمان بن شحام وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۸۶۔ مسلم بن یسار قبیلہ جہینہ سے تعلق تھا۔ سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث حسن ہے۔ لیکن انھوں نے حضرت عمر سے سماعت نہیں کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۸۷۔ ابو مسلم عبداللہ بن ثوب نام تھا۔ زیادہ صحیح یہی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شرفِ ملاقات نصیب ہوا۔ ان سے جبیر بن نفیر، عروہ اور ابو قلابہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۶۲ھ میں اس جہانِ فانی کو خیر باد کہا۔

۸۸۸۔ مصعب بن سعد یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور قرشی نسبت رکھتے ہیں۔ اپنے والد ماجد، حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت کی ہے۔

۸۸۹۔ مطرف بن عبداللہ عامری بصری نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت ابوذر اور حضرت عثمان بن ابی العاص سے سماعت حدیث کی۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔ مطرف میں میم مضموم، طاء مفتوح اور راء مشدد مکسور ہے۔

۸۹۰۔ ابو المطوس اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حبیب بن ابی ثابت وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان کے اور حبیب کے درمیان ایک قابلِ اعتماد واسطہ ہے یعنی حبیب کی اگرچہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن جس واسطے سے یہ روایت کرتے ہیں وہ قابلِ اعتماد ہے۔

۸۹۱۔ معاذ بن زہرہ ان کا شمار کوفی تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۹۲۔ معاذ بن عبداللہ یہ عبداللہ بن حبیب کے صاحبزادے اور جہنی مدنی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۳۔ معاویہ بن قرہ ان کی کنیت ابو ایاس تھی۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اور انس بن مالک اور عبداللہ بن مغفل سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، شعبہ اور اعمش وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۸۹۴۔ معاویہ بن مسلم ابو نوفل کنیت تھی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج اور شعبہ وغیرہ شامل ہیں۔

۸۹۵۔ معدان بن طلحہ انھیں حضرت عمر، حضرت ابو الدرداء اور حضرت ثوبان سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔

۸۹۶۔ معمر بن راشد ابو عروہ کنیت تھی۔ ازدی نسبت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے آزاد کردہ ہیں۔ امام زہری اور ہمام سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ابن عیینہ اور ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عبد الرزاق کا قول ہے کہ میں نے معمر سے دس ہزار احادیث کی سماعت کی۔ اٹھاون سال کی عمر پاکر ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

۸۹۷۔ معن بن عبد الرحمٰن ان کے جدِّ امجد کا نام حضرت عبد اللہ بن مسعود تھا۔ یہ ہذلی نسبت رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۸۹۸۔ مغیرہ بن زیاد بجلی اور موصلی نسبت رکھتے تھے۔ انھوں نے عکرمہ اور مکحول سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے وکیع اور عاصم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے انھیں منکر حدیث قرار دیا ہے۔

۸۹۹۔ مغیرہ بن مقسم کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ صاحبِ تفقہ اور نابینا تھے۔ شعبی اور ابو وائل سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں زائدہ، شعبہ اور ابن فضیل وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جو بات میرے کان ایک بار سن لیتے ہیں میں اس کو نہیں بھولتا۔ ۱۳۳ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۹۰۰۔ مکحول بن عبد اللہ ابو عبد اللہ کنیت تھی شام کے باشندے تھے۔ کابل سے اسیر کرکے لائے تھے۔ قبیلہ قیس کی ایک عورت کے غلام تھے یا بنی لیث کے غلام تھے۔ امام اوزاعی کے استاد تھے۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علماء چار ہیں: مدینہ منورہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری اور شام میں مکحول۔ کوئی ان چاروں سے زیادہ صاحبِ بصیرت نہ تھا۔ جب فتویٰ دیتے تو پڑھتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ یہ میری رائے ہے۔ رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے کئی محدثین روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۱۔ ابو الملیح بن اسامہ ان کا نام عامر تھا۔ ہذلی اور بصری نسبت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سماعتِ حدیث کی۔

۹۰۲۔ ابن ابی ملیکہ ان کا نام عبد اللہ ہے اور ابو عبد اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں آچکا ہے۔

۹۰۳۔ ابو مودود بن ابی سلیمان عبد العزیز نام تھا۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ ابو سعید خدری، سائب بن یزید اور عثمان ضحاک سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن مہدی، عتبی اور کامل بن طلحہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ باب فضائل سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔ مہدی کی امارت کے دور میں انتقال فرمایا۔

۹۰۴۔ مورق بن مشمرج عجلی بصری ہیں۔ ابوالمعتمر کنیت تھی۔ حضرت ابوذر، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مورق میں میم مضموم، واؤ مفتوح اور راء مشدد ہے۔ مشمرج میں میم مضموم، شین مفتوح، میم ساکن اور راء مکسور ہے۔

۹۰۵۔ موسیٰ بن طلحہ ابوعیسیٰ کنیت تھی۔ تیمی و قرشی نسبت رکھتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔ سنہ ۱۰۳ھ میں اس جہانِ فانی کو الوداع کہا۔

۹۰۶۔ موسیٰ بن عبداللہ جہنی و کوفی نسبت رکھتے ہیں۔ مصعب بن سعد اور مجاہد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں یعلیٰ، یحییٰ بن سعید اور شعبہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۰۷۔ موسیٰ بن عبیدہ عبیدہ کے صاحبزادے اور زیدی ہیں۔ محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے سماعت حدیث کی اور ان سے شعبہ اور عبداللہ بن موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ سنہ ۱۵۳ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۸۔ مہاجر بن مسمار زہری ہیں۔ یعنی بنو زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابو ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۰۹۔ مہلب بن ابی صفرہ خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص محاربات اور لڑائیاں منقول ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمر اور سمرہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ بصرہ کے تابعین اول کے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں خراسان کے مقام مرو الروذ میں سنہ ۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

۹۱۰۔ میناء اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عثمان غنی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا اور ان سے عبدالرزاق کے والد نے روایت کی ہے۔ ان کو نقل حدیث کے سلسلہ میں ضعیف کہا گیا ہے۔

تابعات

۹۱۱۔ معاذہ بنت عبداللہ عبداللہ کی صاحبزادی اور عدویہ ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سنہ ۸۳ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔

۹۱۲۔ مغیرہ یہ حجاج بن حسان کی ہمشیرہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک کی زیارت کا شرف انھیں نصیب ہوا اور ان سے سماعتِ حدیث بھی کی۔ ان سے ان کے بھائی حجاج وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث

باب الترجل کے ذیل میں آتی ہے۔

نون ــــــــــ صحابہ

۹۱۳۔ حضرت ناجیہ بن جندب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والد کا نام عمرو تھا اور اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان کا نام پہلے ذکوان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناجیہ تجویز فرمایا تھا کیونکہ انھیں قریش مکہ سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ یہ وہی صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیر لے کر اترے تھے۔ ان سے حضرت عروہ بن زبیر نے روایت حدیث کی ہے حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ میں انتقال کیا

۹۱۴۔ حضرت نافع بن عتبہ عتبہ بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔ بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے جابر بن سمرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۵۔ حضرت نبیشۃ الخیر بنو ہذیل سے تعلق تھا۔ بصری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل بصرہ میں مروج ہیں۔ ان سے ابو قلابہ اور ابو الملیح وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۱۶۔ حضرت ابو نجیح ان کا نام عمرو بن عبسہ تھا۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا جا چکا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت نعمان بن بشیر ابو عبداللہ کنیت تھی۔ انصاری ہیں اور مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر آٹھ سال سات ماہ تھی۔ یہ اور ان کے والدین منصب صحابیت پر فائز تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے۔ بعد میں حمص کے گورنر مقرر ہوئے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے لیے لوگوں کو تیار کرنا شروع کیا۔ اہل حمص نے انھیں ۶۴ھ میں شہید کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔

۹۱۸۔ حضرت نعمان بن عمرو بن مقرن ان کے جد امجد کا نام مقرن تھا کہا جاتا ہے کہ حضرت نعمان فرماتے تھے کہ میں مزینہ کے چار سو افراد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا بصرہ میں اقامت پذیر تھے لیکن پھر منتقل ہو کر کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جیش نہاوند کے حاکم تھے۔ نہاوند کو ۲۱ھ میں فتح کیا اور اسی روز جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے معقل بن یسار اور محمد بن سیرین نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۹۔ حضرت نعیم بن ہمار ہمار کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ غطفان کے فرد ہیں۔ ابو ادریس خولانی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ہمار میں ہا مفتوح اور میم مشدد ہے۔

۹۲۰۔ حضرت نعیم بن عبداللہ یہ عبداللہ کے صاحبزادے قریشی عدوی ہیں۔ نحام کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نحام بن عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ شروع ہی میں مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ یہ حضرت عمر سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنا اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اپنی قوم میں نہایت معزز تھے اور ان کی قوم نے انہیں ہجرت سے منع کر دیا تھا۔ یہ اپنی قوم کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ برداشت کرتے تھے۔ قوم نے ان سے کہا تم کسی دین پر رہو۔ لیکن ہمارے پاس رہو۔ صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہجرت کی اور جنگ اجنادین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۲۱۔ حضرت نعیم بن مسعود مسعود کے صاحبزادے اور اشجعی ہیں۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ خندق کے موقعہ پر مسلمان ہوئے۔ انھوں نے بنو قریظہ اور ابو سفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کیا تھا۔ (اس وقت ابو سفیان احزاب مشرکین کا سردار تھا) انھوں نے ہی مشرکین کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناکام واپس کیا تھا۔ ان کا یہ واقعہ شہرت رکھتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے روایت حدیث کی۔

۹۲۲۔ حضرت نفیع بن حارث حارث کے صاحبزادے اور ثقفی ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکرہ تھی۔ ان کا تذکرہ حرف باء میں کیا جا چکا ہے۔

۹۲۳۔ حضرت نواس بن سمعان بنو کلاب سے تعلق رکھتے تھے ملک شام میں اقامت پذیر تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر اور ابو ادریس خولانی کے نام شامل ہیں۔

۹۲۴۔ حضرت نوفل بن معاویہ انھوں نے دور جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ سو سال تک زندہ رہے۔ سب سے قبل فتح مکہ میں شرکت کی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۹۲۵۔ ناصح بن عبداللہ عبداللہ کے صاحبزادے محلمی ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے۔ انھوں نے سماک اور یحییٰ بن کثیر سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے اسحاق اعلم سلوی اور یحییٰ بن یعلیٰ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۶۔ نافع بن جبیر جبیر کے صاحبزادے ہیں ان کے جد امجد کا نام مطعم تھا قریش میں سے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ اپنے والد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث

کی۔ اِن سے امام زہری نے روایت کی ہے۔

۹۲۷۔ نافع بن سرجس حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں اور دیلمی ہیں۔ اِن کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے۔ انھوں نے حضرت ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے امام زہری اور حضرت مالک بن انس اور محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ حدیث کے سلسلے میں شہرت یافتہ اور ثقہ راویوں میں شمار کیے جاتے ہیں جن سے روایت حاصل کر کے جمع کی جاتی ہیں اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر کی حدیث سن لیتا ہوں۔ تو کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ ۱۱۷ھ میں اِس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ سرجس میں سین مفتوح، راء ساکن اور جیم مکسور ہے۔

۹۲۸۔ نافع بن غالب ابو غالب کنیت تھی۔ خیاط اور باہلی ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے عبدالوارث نے روایت کی ہے۔

۹۲۹۔ نبیہ بن وہب وہب کے صاحبزادے نیز کعبی اور حجازی ہیں۔ ابان بن عثمان اور کعب جو سعید بن العاص کے آزاد کردہ ہیں اُن سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں نافع وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۹۳۰۔ نجاشی یہ حبشہ کا بادشاہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ ان کا نام اصحمہ تھا۔ فتح مکہ سے قبل انتقال ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ان کی وفات کی خبر ہوئی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ زیارتِ نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ انھیں صحابہ میں شمار نہ کیا جائے۔ کیونکہ منصبِ صحابیت ان پر کسی صورت میں صادق نہیں آتا۔ اِن کا ذکر صلوٰۃ الجنازہ وغیرہ میں آیا ہے۔

۹۳۱۔ ابو نضرہ منذر ان کا نام منذر تھا۔ مالک کے صاحبزادے اور عبدی ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمر، ابوسعید اور حضرت ابن عباس سے سماعتِ حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، سعید بن یزید اور ابراہیم تیمی شامل ہیں۔ بصری تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حسن بصری سے کچھ عرصہ پہلے وفات پائی۔

۹۳۲۔ ابو نضر سالم نام تھا۔ ابو اُمیہ کے صاحبزادے ہیں۔ عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ قرشی تیمی اور مدنی ہیں۔ اِن سے روایت کرنے والوں میں امام ثوری، امام مالک اور ابن عیینہ شامل ہیں۔ نضر میں نون مفتوح اور ضاد ساکن ہے۔

۹۳۳۔ نضر بن شمیل ابوالحسن کنیت تھی۔ بنو مازن سے تعلق رکھتے تھے۔ مرو میں اقامت پذیر تھے اور وہیں تقریباً ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ لغت نحو اور فنونِ ادبیہ کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۳۴- نفیلی انھوں نے امام مالک سے سماعت حدیث کی اور ان سے امام ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد کا قول ہے کہ میں نے اِن سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حافظ حدیث تھے۔ سـ۲۳۴ھ میں وفات پائی۔

۹۳۵- ابو نواحہ عبد اللہ نام تھا۔ یہ وہی شخص ہے جو اپنے ساتھی ابن اثال کے ساتھ مسیلمۃ الکذاب کے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن نواحہ مسیلمۃ الکذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہوگیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیجا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف حارثہ بن حضرمی اور اس کے ساتھیوں نے گواہی دی کہ یہ گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو وہ چیزیں پڑھا رہا تھا جو مسیلمہ کی من گھڑت تھیں اور اس کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس دور میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں معلم کے فرائض انجام دے رہے تھے اور حضرت ابو موسیٰ کے دستِ راست تھے۔ یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی۔ انھوں نے ان کی سرکشی کو واضح طور پر پہچان لیا اور ان سے توبہ کرائی گئی۔ انھوں نے توبہ کی تو ان کو معاف کر دیا گیا لیکن ابن نواحہ کی توبہ قبول نہیں کی کیونکہ حضرت ابن مسعود نے اس کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن مسعود نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلاوطن کر دیا اور ان کے دل بھیدوں کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا۔ ورنہ اب توبہ کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا۔ لیکن ابن نواحہ کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مصر رہے کیونکہ یہ زندیق اور زندقہ کا مبلغ تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سرِ بازار قتل کیا۔

واو ــــــــ صحابہ

۹۳۶- حضرت وابصہ بن معبد معبد کے صاحبزادے اور اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو شداد تھی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہوگئے۔ رقہ میں انتقال کیا۔ ان سے زیاد بن ابی الجعد نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۳۷- حضرت واثلہ بن اسقع اسقع کے صاحبزادے اور لیثی ہیں۔ یہ اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے سامان جمع کر رہے تھے۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ تین سال تک خدمتِ نبوی میں حاضر رہے۔ اور ان کا شمار اصحاب صفہ میں ہوتا ہے۔ پہلے بصرہ میں قیام کیا۔ پھر ملک شام میں دمشق سے تین میل کے فاصلے پر بلاط نامی گاؤں میں اقامت پذیر رہے۔ وہاں سے بیت المقدس منتقل ہوگئے۔ سو سال کی عمر میں بیت المقدس میں وفات پائی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۳۸- حضرت ابو واقد حارث نام تھا۔ عوف کے صاحبزادے اور لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔

مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سال مکہ مکرمہ کے قرب و جوار میں رہے اور مکہ ہی میں پچھتر سال کی عمر میں ۶۰ھ میں وفات پائی۔ اور مقام صحیح میں سپرد خاک کیا گیا۔

۹۳۹۔ حضرت وائل بن حجر حجر کے صاحبزادے اور حضرمی ہیں۔ حضرموت کے سرداروں میں شمار کیے گئے تھے۔ حجر حضرموت کے بادشاہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو ان کے آنے سے قبل یہ خوشخبری سنائی تھی اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پاس بہت دور دراز حضرموت سے وائل بن حجر آ رہے ہیں۔ ان کا یہاں آنا اطاعت گزاری اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے شوق و رغبت کے لیے ہے۔ یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں۔ جب یہ خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ عطا فرمائی اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا اور دعا کی کہ اے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو حضرموت کے سرداروں پر افسرِ اعلیٰ مقرر فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادگان علقمہ اور عبد الجبار وغیرہ شامل ہیں۔ حجر میں حا مضموم اور جیم ساکن ہے۔

۹۴۰۔ حضرت وحشی بن حرب حرب کے صاحبزادے اور حبشی ہیں۔ لیکن مکہ مکرمہ کے حبشیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے کفر کی حالت میں جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا۔ غزوۂ طائف کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے جہاد میں شرکت کی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے مسیلمۃ الکذاب کو قتل کیا۔ ان کا کہنا ہے جس نے اپنی تلوار سے دو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ ایک خیر الناس (حمزہ) دوسرے شر الناس (مسیلمۃ الکذاب)۔ شام میں اقامت پذیر رہے۔ حمص میں انتقال کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۴۱۔ حضرت ورقہ بن نوفل ان کے جد امجد کا نام اسد تھا۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے انجیل پڑھے ہوئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔ بہت ضعیف اور نابینا ہو گئے تھے۔

۹۴۲۔ حضرت ولید بن عقبہ ابو وہب کنیت تھی۔ قرشی اور حضرت عثمان بن عفان کے ماں شریک بھائی تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس وقت عالمِ شباب کو پہنچنے والے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ یہ قریش کے جواں مردوں اور شعراء میں سے ہیں۔ ان سے ابو موسیٰ ہمدانی نے روایت کی ہے۔ رقہ میں انتقال کیا۔

۹۴۳۔ حضرت ولید بن ولید قرشی اور مخزومی ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں اسیر ہوئے۔ ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا۔ فدیہ ادا ہونے کے فوراً بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم نے فدیہ کی ادائیگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے اس لیے ایسا نہیں کیا کہیں تمہیں یہ گمان نہ ہو کہ میں نے قید سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسلمان ہونے

کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے میں محبوس کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے اور دوسرے ضعفائے اسلام کے لیے قنوت میں دعا کی۔ کچھ عرصہ بعد اسارت سے رہائی ملی تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور عمرۃ القضاء میں شرکت کی۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۴۴۔ حضرت ابو وہب یہ ابو وہب جشمی ہیں۔ انھیں زیارت نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ابو وہب ہی ان کی کنیت ہے۔ جشمی میں جیم مضموم اور میم مکسور ہے۔

۹۴۵۔ حضرت وہب بن عمیر یہ غزوۂ بدر میں بحالت کفر اسیر ہوئے تھے۔ ان کے والد مدینہ منورہ آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو آزادی کا پروانہ عطا فرمایا۔ تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان کی ایک حیثیت اور مرتبہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر انھیں صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا۔ تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ ملک شام میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

تابعین

۹۴۶۔ ابو وائل شقیق نام تھا۔ سلمہ کے صاحبزادے اسدی کوفی ہیں۔ دور جاہلیت اور دور رسالت دونوں دیکھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی زبان رسالت سے سماعت حدیث کی۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی۔ میں اپنے خاندان کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اور صحابہ کی کثیر تعداد سے سماعت حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں۔ قابل اعتبار اور اپنی روایت پر قائم رہنے والے تابعی ہیں۔ حجاج بن یوسف کے عہد حکومت میں انتقال ہوا۔

۹۴۷۔ وبرہ بن عبدالرحمٰن ابو خزیمہ کنیت تھی۔ بنو حارث سے تعلق رکھتے تھے حضرت ابن عمر اور سعید بن جبیر سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ وبرہ میں واؤ مفتوح اور باء ساکن ہے۔

۹۴۸۔ وحشی بن حرب حرب کے صاحبزادے اور شامی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور ان سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۴۹۔ وکیع بن جراح جراح کے صاحبزادے ہیں۔ کوفہ کے باشندے اور قیس غیلان سے ہیں۔ ہشام بن عروہ، اوزاعی اور امام ثوری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن المدینی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ بغداد میں درس حدیث جاری کیا۔ قابل اعتماد مشائخ حدیث میں سے ہیں۔ جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ انھوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی چیزیں سن رکھی تھیں۔ ۱۲۹ھ میں ولادت ہوئی۔ اٹھانوے سال کی عمر میں ۱۹۷ھ میں دس محرم الحرام کو جب مکہ مکرمہ سے واپس آرہے تھے وفات پائی۔ اور فید میں

مدفون ہوئے۔

کفّار وغیرہ

۹۵۰۔ ولید بن عتبہ یہ عتبہ بن ربیعہ کا بیٹا کافر تھا۔ اس کا ذکر غزوۂ بدر میں ہے۔ اسی غزوہ میں کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

باب ۔۔۔۔۔ صحابہ

۹۵۱۔ حضرت ابو ہاشم شیبہ نام تھا۔ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے اور قرشی ہیں بعض نے ان کا نام ہشام بتایا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا نام ہی ان کی کنیت تھی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور ملک شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار صاحب فضل صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ ان کے نام ونسب کے بارے میں محدثین کا زبردست اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسلام سے پہلے ان کا نام عبد الشمس یا عبد عمر تھا۔ اور اسلام لانے کے بعد عبد اللہ یا عبد الرحمٰن رکھا گیا۔ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ حاکم ابو احمد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک حضرت ابو ہریرہ کے نام کے متعلق سب سے زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ ان کا نام عبد الرحمٰن صخر تھا۔ ان کی کنیت نام پر اس طرح غالب آئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا تھا۔ غزوۂ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شرکت کی۔ پھر ہر وقت خدمت نبوی میں حاضر رہنے لگے۔ صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے یہ بھی ساتھ رہتے تھے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ قوی الحفظ تھے۔ ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوئیں۔ خود فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سے ارشادات سنتا ہوں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھا دو۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی پھر آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں۔ اب مجھے وہ تمام ارشادات یاد تھے جو آپ نے بیان فرمائے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے آٹھ سو سے زیادہ افراد سے روایت نقل کی ہیں ان سے حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس حضرت جابر حضرت انس اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۵۳۔ حضرت ہزال بن ذباب ذباب کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں ابو نعیم کنیت تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے نعیم اور محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ماعز کی حدیث میں آتا ہے۔ جو ان کے رجم کے بارے میں منقول ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت نہیں کی۔ بلکہ

ان کے فرزند نعیم کے واسطہ سے روایت کی ہے۔

۹۵۴۔ حضرت ہشام بن عاص عاص کے صاحبزادے ہیں، اور حضرت عمرو بن العاص کے بھائی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ انھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ جب انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ہوئی تو غزوۂ خندق کے بعد جو مدینہ منورہ میں ہوا۔ مکہ مکرمہ واپس آگئے۔ بڑے صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عبد اللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ جنگ یرموک میں ۱۳ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۹۵۵۔ حضرت ہشام بن عامر عامر کے صاحبزادے اور انصاری ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ بصری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے بیٹے سعد اور حضرت حسن بصری شامل ہیں۔

۹۵۶۔ حضرت ہشام بن حکیم قریش کی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے، صاحب فضل صحابی تھے۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ اپنے والد کی وفات سے پہلے انتقال فرمایا۔ ان کے والد کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔ ان سے حضرت عمر اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔

۹۵۷۔ حضرت ہلال بن اُمیہ اُمیہ کے صاحبزادے اور واقفی انصاری ہیں۔ غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو شریک کے ساتھ متہم کیا۔ ان کا تذکرہ لعان میں ہے۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔

۹۵۸۔ حضرت ابو الہیثم مالک بن تیہان نام تھا۔ ان کا تذکرہ حرف میم میں کیا جا چکا ہے۔

صحابیات

۹۵۹۔ حضرت اُمِّ ہانی فاختہ نام تھا۔ ابو طالب کی صاحبزادی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل ان کو پیغام نکاح دیا تھا اور ہبیرہ ابن ابو وہب نے بھی پیغام دیا تھا۔ لیکن ابو طالب نے ان کا نکاح ابو ہبیرہ سے کر دیا تھا۔ بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا۔ اب دوبارہ آپ نے پیغام دیا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں اب مسلمان ہونے کے بعد تو کیوں ناپسند کروں گی۔ مگر میں بچوں والی عورت ہوں۔ تو آپ نے سکوت فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس کے علاوہ دوسرے صحابہ نے بھی روایت کی ہے۔

۹۶۰۔ حضرت اُمِّ ہشام یہ حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی ہیں۔ زیارتِ نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۶۱۔ حضرت ہند بنت عتبہ عتبہ ابن ربیعہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت ابوسفیان کی بیوی اور حضرت معاویہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوسفیان کے ہمراہ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو جاری رکھا۔ یہ نہایت فصیح و بلیغ اور عاقلہ تھیں۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ رحمت پر دوسری عورتوں کی معیت میں بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کروگی تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں جس کی تنگی ہوتی ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اسی قدر لو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا اور نہ زنا کروگی۔ تو ہندہ عرض گزار ہوئیں آیا کوئی شریف عورت زناکار ہو سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کروگی۔ ہندہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کروا دیا ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا تھا۔ اور بڑے ہوتے پر آپ نے جنگ بدر میں قتل کروا دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال کیا۔ اسی روز حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔ ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۹۶۲۔ ہبیرہ بن مریم مریم کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو فاختہ اور اسحاق شامل ہیں۔ یہ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ مضبوط نہیں۔ سنہ ۶۶ھ میں وفات پائی۔

۹۶۳۔ ہُزیل بن شرحبیل شرحبیل کے صاحبزادے اور ازدی کوفی ہیں۔ قوتِ بصارت سے محروم تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۶۴۔ ہشام بن حسان حسان کے صاحبزادے اور قردوسی قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے یہاں قیام پذیر تھے۔ اس لیے قردوسی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج بن یوسف نے ہاتھ پاؤں باندھ کر قتل کیا ہے ان کی تعداد کا شمار کیا جائے۔ جب شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہوئی۔ انھوں نے حضرت حسن، عطاء اور عکرمہ سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں حماد بن زید اور فضیل بن عیاض وغیرہ شامل ہیں۔

۹۶۵۔ ہشام بن زیاد زیاد کے صاحبزادے ہیں۔ ابوالمقدام کنیت تھی۔ حسن اور قرظی سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے قواریری اور شیبان بن فروخ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۶۶۔ ہشام بن زید یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔

۹۶۷۔ ہشام بن عروہ حضرت عروہ بن زبیر کے صاحبزادے اور قریشی مدنی ہیں۔ ابومنذر کنیت تھی۔ مدینہ طیبہ کے مشہور و معروف تابعی ہیں اور کثرت سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اکابر علماء اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سنہ ۶۱ھ میں ولادت ہوئی۔ انھیں حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس، ثوری، اور ابن عیینہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ خلیفہ منصور کے دورِ خلافت میں بغداد تشریف لائے۔ اور ۱۴۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

۹۶۸- ہشام بن عمار ابو الولید کنیت تھی۔ سلمی و دمشقی ہیں۔ تجوید کے ماہر حافظ حدیث اور دمشق میں خطابت کے فرائض سر انجام دیتے تھے۔ انھوں نے یحییٰ بن حمزہ اور مالک سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے امام بخاری، امام نسائی، امام ابوداؤد اور ابن ماجہ، محمد بن خزیمہ اور باغندی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بانوے سال کی عمر میں ۲۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۶۹- ہشیم بن بشیر بشیر کے صاحبزادے سلمی واسطی ہیں۔ انھوں نے مشہور ائمہ احادیث عمرو بن دینار ایوب سختیانی اور یونس بن عبید وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام ثوری، شعبہ، مالک، ابن المبارک کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔ ۱۰۴ھ میں ولادت پائی۔ اور ۱۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

۹۷۰- ہلال بن عامر عامر کے صاحبزادے اور مزنی ہیں۔ کوفی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی اور رافع مزنی سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے یعلی وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۹۷۱- ہلال بن عبد اللہ ابو ہاشم کنیت تھی۔ بنو باہلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے ابو اسحاق سے سماعتِ حدیث کی ہے اور ان سے مسلم اور عفان نے روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے۔

۹۷۲- ہلال بن علی اپنے جدِ امجد ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور عطاء بن یسار سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے مالک بن انس وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۹۷۳- ہلال بن یساف یساف کے صاحبزادے ہیں۔ اشجع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ سلمہ بن قیس سے روایتِ حدیث کی۔ ابو مسعود انصاری سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۷۴- ہمام بن حارث حارث کے صاحبزادے اور نخعی ہیں۔ حضرت ابن مسعود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور صحابہ کی ایک جماعت سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے ابراہیم نخعی نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۵- ابو ہند یسار نام تھا۔ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے۔ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۹۷۶- ہود بن عبد اللہ اپنے دادا حضرت مزیدہ اور حضرت سعید بن وہب سے روایت حدیث کرتے ہیں، یہ دونوں منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان سے طالب بن حجیر نے روایت کی ہے۔

۹۷۷- ابو ہیاج حصین کے صاحبزادے اور اسدی ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ منصور بن حیان کے والد ہیں۔ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے ابو وائل اور شعبی نے روایت کی ہے۔

یاء ـــــــ صحابہ

۹۷۸۔ حضرت یحییٰ بن اسید ان کے جدِ امجد کا نام حضیر تھا۔ انصار سے تعلق تھا۔ دورِ رسالت میں ولادت ہوئی۔ ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ان ہی کے نام پر ہے۔ ان کا تذکرہ فضیلِ قراۃ وقاری میں ہے۔ ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ ان کی عمر تو سماعتِ حدیث کے لائق تھی۔ لیکن میں نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۷۹۔ حضرت یزید بن اسود اسود کے صاحبزادے سوائی ہیں۔ اہلِ طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے جابر نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہلِ کوفہ میں شہرت کی حامل ہیں۔

۹۸۰۔ حضرت یزید بن شیبان شیبان کے صاحبزادے اور ازدی ہیں۔ منصبِ صحابیت پر فائز تھے۔ ان کا تذکرہ وحدان میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے حضرت ابن مربع سے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی۔ ان کی حدیث حج کے بارے میں ہے۔

۹۸۱۔ حضرت یزید بن عامر عامر کے صاحبزادے سوائی اور حجازی ہیں۔ جنگِ حنین میں مشرکینِ مکہ کی جانب سے شرکت کی۔ اس کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۸۲۔ حضرت یزید بن نعامہ نعامہ کے صاحبزادے اور ضبی ہیں۔ کفر کی حالت میں غزوۂ حنین میں شرکت کی اور اس کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ امام ترمذی کا قول ہے کہ ان کی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث معروف نہیں ہے۔

۹۸۳۔ حضرت ابوالیسر کعب نام تھا۔ عمرو کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف کاف کے تحت آچکا ہے۔

۹۸۴۔ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ یہ تیمی اور حنظلی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ حنین، طائف اور غزوۂ تبوک میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جنگِ جمل میں شرکت کی اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان سے عطا، مجاہد اور صفوان وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۹۸۵۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔ انھیں حدیبیہ، غزوۂ خیبر، غزوۂ حنین، فتح مکہ، غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ کوفی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۸۶۔ حضرت یوسف بن عبداللہ عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے ہیں۔ ابو یعقوب کنیت تھی۔ حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے۔ دورِ رسالت میں

ولادت ہوئی۔ انھیں خدمتِ نبوی میں لایا گیا، آپ نے گود میں لے کر یوسف نام تجویز فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دستِ رحمت پھیرا اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی کچھ روایت ہیں لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ان کی کوئی روایت نہیں۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے۔

صحابیات

۹۸۷۔ حضرت یُسیرہ یہ حضرت یاسر انصاری کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ مہاجر صحابیات میں سے ہیں۔ ان سے ان کی پوتی حمیضہ بنت یاسر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

تابعین

۹۸۸۔ یحییٰ بن حصین حصین کے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے اپنی دادی اُم الحصین اور طارق سے روایت کی ہے۔ اور ان سے شعبہ اور اسحاق وغیرہ نے روایت کی ہے ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۹۸۹۔ یحییٰ بن خلف خلف کے صاحبزادے اور باہلی ہیں۔ معتمر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۲۴۲ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ ان کا تذکرہ باب اعداد آلۃ الجہاد میں آتا ہے۔

۹۹۰۔ یحییٰ بن سعید سعید کے صاحبزادے انصاری و مدنی ہیں۔ بنو اُمیہ کے دور میں مدینہ طیبہ میں فصلِ خصومات کے ذمہ دار تھے۔ پھر خلیفہ منصور نے انھیں عراق بلایا اور ہاشمیہ میں قاضی کے منصب پر فائز کردیئے گئے۔ یہ حدیث و فقہ میں امام ہیں۔ عالم و دین اور پرہیزگار، زاہد، متقی اور نیک سیرت دینی و نقلی بصیرت میں مشہور تھے۔ انھوں نے حضرت انس بن مالک اور سائب بن یزید سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے عروہ، شعبہ، ثوری، ابن عیینہ اور ابن مبارک نے روایت کی ہے۔

۹۹۱۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ۔ مدنی تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے اور ان سے محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۹۹۲۔ یحییٰ بن عبداللہ عبداللہ کے صاحبزادے صنعانی ہیں۔ انھوں نے اُن لوگوں سے روایت کی ہے جن سے فروہ بن مسیک نے سماعت کی اور ان سے معتمر نے روایت کی ہے۔

۹۹۳۔ یحییٰ بن ابی کثیر ابونصر یمامی کنیت تھی۔ بنو طے کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ بصرہ کے باشندے تھے لیکن بعد میں یمامہ میں اقامت پذیر ہوگئے۔ انھیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا اور عبداللہ بن ابی قتادہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عکرمہ اور امام اوزاعی شامل ہیں۔

۹۹۴۔ یزید بن اصم اصم کے صاحبزادے ہیں۔ اور حضرت اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمشیرہ زاد ہیں۔ انھوں

نے حضرت میمونہ اور حضرت ابوہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۹۹۵۔ یزید بن رومان رومان کے صاحبزادے ہیں۔ ابوروح کنیت تھی۔ اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن زبیر اور صالح بن خوات سے سماعت حدیث کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۶۔ یزید بن زریع ابو معاویہ کنیت تھی۔ حافظ حدیث تھے۔ انھوں نے ایوب اور یونس سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابن مدینی اور مسدد نے روایت کی۔ ان کا تذکرہ باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ بصرہ میں دینی و علمی پختگی ان پر ختم ہے۔ اکاسی سال کی عمر میں شوال ۱۸۲ھ میں انتقال ہوا۔

۹۹۷۔ یزید بن زیاد زیاد کے صاحبزادے اور دمشق کے باشندے ہیں۔ انھوں نے امام زہری اور سلیمان ابن حبیب سے سماعت حدیث کی اور ان سے وکیع اور ابونعیم وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۸۔ یزید بن ابی عبید ابوعبید کے صاحبزادے ہیں۔ سلمہ بن الاکوع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے سلمہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۹۹۔ یزید بن ہارون ہارون کے صاحبزادے ہیں۔ سلمی کہلاتے ہیں کیونکہ انھیں کے آزاد کردہ ہیں۔ واسطہ کے رہنے والے تھے۔ بغداد میں تشریف لے گئے اور وہاں درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا پھر واسطہ واپس آئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے ۱۱۸ھ میں ولادت ہوئی۔ ابن المدینی کا قول ہے کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی حافظہ نہیں دیکھا۔ حدیث کے زبردست عالم اور حافظ تھے۔ ثقہ زاہد اور عابد تھے ۲۰۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انھوں نے ایک جماعت سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے امام احمد بن حنبل اور علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔

۱۰۰۰۔ یزید بن ہرمز ہرمز کے صاحبزادے اور مدنی ہیں اور بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں۔ انھیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور امام زہری اور عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۰۱۔ یعقوب بن عاصم ان کا شجرۂ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔ یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی اور حجازی ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔

۱۰۰۲۔ یعلیٰ بن مملک مملک کے صاحبزادے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن ابی ملیکہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ مملک میں پہلا میم مفتوح، دوسرا ساکن اور لام مفتوح ہے۔

۱۰۰۳۔ یعیش بن طخفہ طخفہ کے صاحبزادے اور غفاری ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کے والد اصحاب صُفّہ میں سے تھے۔ ان سے ابوسلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

باب دوم

ائمہ اصولِ حدیث کا بیان

۴۰۰۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ آپ کا نام نامی و اسم گرامی نعمان بن ثابت ہے۔ ثابت بن زوطاہ کے صاحبزادے اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حمزہ زیات کے گھرانے سے تعلق تھا۔ آپ کے والدِ محترم ثابت بن زوطاہ پیدائشی مسلمان تھے۔ آپ کے دادا کابل میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور بعض کے نزدیک بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے جو بعد میں آزاد کر دیئے گئے تھے۔ صحیح بات یہی ہے کہ آپ کے دادا کسی کے غلام نہیں تھے اور امام اعظم کے خاندان پر کبھی غلامی کا دور نہیں گزرا۔ امام ابو حنیفہ کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے اور فارغ البال آدمی تھے۔ والد ماجد کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت علی نے اُن کے لیے اور اُن کی اولاد کے لیے دعائے برکت فرمائی تھی (امام اعظم ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے جن کے ذریعے آپ کے اجتہادی علم کا ظہور ہوا)۔ امام ابو حنیفہ کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی اور ۱۵۰ھ میں آپ اِس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف سدھارے تھے (اسی سال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی تھی)۔ آپ نے بغداد میں وفات پائی کیونکہ عباسی خلیفہ منصور نے آپ کو کوفہ سے بغداد بلا لیا تھا اور اِس آسمانِ فقاہت و اجتہاد کے مہرِ درخشاں کو مقبرۂ خیزران میں دفن کیا گیا تھا۔ بغداد میں آپ کا مزار مشہور امام اور زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حماد بن ابی سلیمان کے درس میں حاضر ہوتے رہے جو کوفہ کے اندر حدیث و فقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے (اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث دانی و فقاہت کے علمبردار تھے)۔ امام اعظم کے زمانے میں صحابۂ کرام میں سے چار حضرات بقیدِ حیات تھے لیکن ان کی کسی سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور نہ انھوں نے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ وہ چار حضرات یہ تھے۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدینہ منورہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مکہ مکرمہ میں حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحق یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ تابعی ہیں۔ آپ نے اِن مذکوروں چاروں صحابۂ کرام کی زیارت کی ہے جبکہ آپ کی وفات کے وقت بارہ صحابۂ کرام دنیا میں موجود تھے۔ امام اعظم کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تبییض الصحیفہ میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تین حدیثیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہیں اور ایک حدیث حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان چاروں حدیثوں کو مع اسناد تبییض الصحیفہ میں درج کیا ہے۔ دیگر کتنے ہی محدثین نے آپ کا صحابۂ کرام سے روایت کرنا تسلیم کیا ہے، امام ابو حنیفہ

نے سماعتِ حدیث عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق سبیعی، محمد بن منکدر، نافع، ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب وغیرہ حضرات سے کی اور ان سے عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن ہارون، قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی وغیرہ حضرات نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباسی خلیفہ منصور نے انھیں کوفہ سے بغداد بلالیا تھا اور یہ اپنی وفات تک وہیں رہے مروان کے دور میں ابن ہبیرہ گورنر نے انھیں کوفہ کا محکمۂ قضاء قبول کرنے پر اصرار کیا۔ انھوں نے سختی سے انکار کیا تو روزانہ دس کوڑے لگائے جاتے رہے۔ جب دیکھا کہ یہ کسی طرح رضامند نہیں ہوتے تو چھوڑ دیئے گئے۔ خلیفہ منصور نے بھی بغداد بلاکر محکمۂ قضاء ان کے سپرد کردینے پر اصرار کیا اور قسم کھائی کہ آپ کو یہ عہدہ قبول کرنا ہوگا۔ آپ نے بھی قسم کھائی کہ آخری دم تک یہ ذمہ داری قبول نہیں کروں گا۔ خلیفہ نے آپ کو قید و بند کی صعوبتیں پہنچائیں۔ اس صبر و استقلال کے پیکر اور حق و صداقت کے علمبردار نے یہ عہدہ قبول کرکے اپنی دنیا نہ سنواری بلکہ زہد و ورع کی لاج رکھتے ہوئے قید میں ہی جانِ عزیز جان آفرین کے سپرد کردی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

حکیم بن ہشام کا بیان ہے کہ شام کے اندر میرے سامنے امام ابو حنیفہ کے متعلق کہا گیا کہ امانت دار ہونے میں وہ اپنے دور کے سب سے بڑے آدمی تھے۔ منصور نے ان سے کہا تھا کہ عہدۂ قضا اور خزانوں کی کنجیاں قبول کرو ورنہ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ انھوں نے آخرت کے عذاب سے ڈر کر دنیا کے عذاب کو لبیک کہا۔ منقول ہے کہ امام عبد اللہ بن مبارک کے سامنے امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا:۔ تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا پیش کی گئی لیکن وہ دنیا کو طلاق دے کر عالم جاودانی میں چلا گیا۔

امام ابو حنیفہ بعض کے نزدیک قد میں متوسط اور بعض کے نزدیک کشیدہ قامت تھے۔ رنگ گندمی، چہرہ خوبصورت اور پُر وقار تھا۔ گفتگو کا انداز دلنشین، آواز شیریں، لب و لہجہ حسین، با وقار تھا۔ شائستہ مجلس، محدود جمعی، زہد و ورع کے پیکر، بہت عبادت گزار، علم و عرفاں کے بحرِ بیکراں اور احباب و اقارب کی خاص طور پر مدد کرنے والے تھے (امتِ محمدیہ کے اندر آپ آسمانِ علم و عرفاں کے مہر درخشاں کی طرح ہیں، جن کی اجتہادی کاوشوں کے دریائے علم سے آج تک عوام و خواص اکتسابِ فیض کرتے آرہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک امتِ محمدیہ ان سے فیض یاب ہوتی رہے گی)۔

امام شافعی کا بیان ہے کہ کسی نے امام مالک سے پوچھا:۔ کیا آپ نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ اس ستون کے متعلق فرماتے کہ یہ سونے کا ہے تو مضبوط دلائل سے یہی ثابت کر دکھاتے۔ امام شافعی کا ارشاد ہے کہ جو فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابو حنیفہ کی مدد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ امام ابو حامد غزالی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نصف شب قیام کیا کرتے تھے۔ ایک روز کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔ یہ بزرگ ساری رات قیام کرتے ہیں۔ اس کے بعد امامِ اعظم ابو حنیفہ ساری رات قیام میں ہی گزارنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کرکے فرمایا:۔ مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ میری طرف ایسی بات منسوب کریں جو میرے اندر نہ ہو۔ شریک نخعی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ ہمیشہ گہری سوچ میں ڈوبے رہتے اور بہت کم گو تھے۔ یہ باطنی علوم سے مالا مال ہونے اور اہم دینی معاملات میں غور و فکر کی روشن علامت ہے کیونکہ جس شخص کو خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہوجائے اُسے پورا علم حاصل ہوجاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب اتنے زیادہ ہیں کہ اگر انھیں شمار کرنے لگیں تو بیان طویل ہوجائے گا اور مقصد کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔ بس اتنا جان لینا ہی کافی ہے کہ آپ عدیم المثال عالم، عمل کی منہ بولتی تصویر، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع کے پیکر اور علوم دینیہ شرعیہ میں امام اعظم تھے۔ اگرچہ اس کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں امام ابوحنیفہ کی کوئی روایت نہیں ہے لیکن ہم نے ان کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھا کہ ایسی ہستی کی علمی جلالت، منصب کی رفعت اور اسم گرامی کی عظمت کے ذکر سے برکت حاصل کی جائے۔

۱۰۰۵- امام مالک بن انس آپ انس بن مالک بن ابوعامر اصبحی کے صاحبزادے ہیں۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ علمائے کرام کے شیخ اور کتنے ہی آئمہ کے استاد ہیں۔ اسی لیے ہم نے ان کی بلند پایہ علمیت، اجتہادی صلاحیت اور تقدیم زمانی کے باعث ان کے ذکر کو مقدم رکھا ہے ورنہ اسی کتاب کے دیباچے میں ہم نے بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا تھا اور وہ ان شرائط کی وجہ سے ہے جن کی رعایت انھوں نے اپنی صحیحین میں رکھی ہے۔ کتابوں کے لحاظ سے وہ حضرات مقدم اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے امام مالک زیادہ مستحق ہیں کہ انھیں مقدم رکھا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے اندر ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور یا عمر میں امام ابوحنیفہ سے پندرہ سال چھوٹے تھے، اور چوراسی سال کی عمر پا کر ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ واقدی نے ان کی عمر نوے سال بتائی ہے۔ امام مالک نہ صرف اہل حجاز کے امام بلکہ حدیث و فقہ میں تمام مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔ ان کے فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ امام شافعی جیسی ہستی کا شمار ان کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ علاوہ بریں محمد بن ابراہیم ابن دینار، ابوہاشم اور عبدالعزیز بن ابوحازم بھی ان کے شاگردوں میں ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے شاگردوں میں ابن معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب جیسے حضرات بھی ہیں جو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے آئمہ محدثین کے استاد ہیں۔ امام مالک نے ابن شہاب زہری، یحییٰ بن سعید، نافع، ابن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے اتنے حضرات نے روایت حدیث کی جن کا شمار بہت مشکل ہے۔ ان کے شاگرد جس ملک میں جا کر اقامت پذیر ہوئے وہ پورے ملک کے امام اور یگانۂ روزگار ثابت ہوئے۔

بکر بن عبداللہ صنعانی کا بیان ہے کہ ہم امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کے واسطے سے حدیثیں سنائیں۔ ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہمیں ان کی روایتیں سناتے ہی چلے جائیں۔ ایک روز امام مالک نے ہم سے فرمایا کہ اگر تم ربیعہ سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو وہ محراب میں سو رہے ہیں۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ ہی ربیعہ ہیں؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے کہا کہ امام مالک آپ کے خزانۂ علم سے مستفیض ہوئے لیکن اس کے باوجود آپ ان کے مقام اجتہاد تک نہیں پہنچ سکے؟ فرمایا کہ یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ تھوڑا سا وہبی علم بھی کسبی علم کی گٹھڑی سے بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح عبدالرحمٰن بن مہدی سے منقول ہے کہ سفیان ثوری حدیث کے تو امام ہیں لیکن فقہ کے نہیں۔ اوزاعی فقہ کے امام ہیں لیکن حدیث کے نہیں جبکہ امام مالک حدیث و فقہ دونوں کے امام ہیں۔

منقول ہے کہ امام مالک احادیث رسول کی تعظیم کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ فرماتے تو تازہ وضو کرتے، داڑھی میں کنگھی کرتے، خوشبو استعمال فرماتے اور بڑے پُروقار اور باہیبت ہو کر

مسند پر جلوہ افروز ہوتے اور پھر احادیث مطہرہ بیان کرتے۔ اس طرز عمل کی اُن سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں احادیث رسول کی عظمت برقرار رکھنے کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابوحازم حدیث بیان کر رہے تھے تو امام مالک اُن کے پاس سے گزرے اور اُن کی مجلس میں نہ بیٹھے بلکہ آگے چلے گئے۔ وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں بھی حدیث سُننا چاہتا تھا لیکن مجلس میں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور کھڑے ہو کر حدیث سُننا میں نے ادب کے خلاف شمار کیا۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ امام مالک سے کسی کی حدیث زیادہ صحیح نہیں ہوتی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہلِ علم حضرات کا ذکر ہو تو امام مالک اُن کے درمیان میں ایسے ہیں جیسے ستاروں کے جھرمٹ میں ماہِ تاباں نیز مجھے تو امام مالک سے بڑھ کر قابلِ اعتماد کوئی اور شخص نظر نہیں آتا۔ وہ فرمایا کرتے کہ جب تمہیں امام مالک سے کوئی روایت ملے تو اُسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لیا کرو۔ جب کوئی باطل پرست امام مالک کی بارگاہ میں گفتگو کرنے آتا تو آپ فرماتے کہ میرے پاس تو میرے دین کی صداقت و حقانیت کے گواہ موجود ہیں جبکہ تم شکوک و شبہات میں مبتلا ہو لہٰذا کسی ایسے شخص سے جاکر مناظرہ کرو جس کو اپنے دین کی صداقت میں شک ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ جس کے اندر خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اُس سے خیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اُن کا مقولہ ہے کہ علم کثرتِ روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے دل میں رکھ دیا کرتا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مسجد میں جلوہ افروز ہیں، آپ کے اردگرد بہت سے لوگ موجود ہیں جنہوں نے شمعِ رسالت کو پروانوں کی طرح اپنے جھرمٹ میں لیا ہُوا ہے۔ آپ کے سامنے ایک مشک رکھی ہوئی ہے جس میں سے کوئی چیز مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو عنایت فرما رہے ہیں اور وہ دوسرے لوگوں پر بھی ڈال رہے ہیں۔ مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اس خواب کی تعبیر علم اور اتباعِ سُنّت سے لی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے کہ میری پھوپھی جان نے فرمایا: آج رات میں نے ایک عجیب بات خواب میں دیکھی ہے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ آج زمین والوں کے سب سے بڑے عالم فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے اُس دن اور تاریخ کو یاد رکھا۔ آخرکار معلوم ہو گیا کہ اُسی روز امام مالک نے وفات پائی تھی۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو اُنہوں نے کہا: کاش آپ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے ہمارے لڑکے آپ سے آپ کی کتاب مؤطا کا درس لیتے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیرالمومنین کی عزت برقرار رکھے، یہ علم آپ ہی کے گھر سے نکل کر دنیا میں پھیلا ہے۔ اگر آپ اسے باعزت رکھیں گے تو یہ باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اس کی قدر و منزلت کو گرائیں گے تو اس کی عظمت دلوں سے نکل جائے گی۔ یہ علم ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس پہنچنا چاہیے نہ کہ اسے اپنے پاس بُلایا جائے۔ ہارون نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا ہے اور اپنے بچوں کو حکم دیا کہ مسجد میں حاضر ہو کر لوگوں کے ساتھ ان سے حدیث کی سماعت کیا کرو۔

ایک دفعہ ہارون رشید نے امام مالک سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس اپنا مکان ہے؟ امام مالک نے نفی میں جواب دیا۔ رشید نے آپ کو تین ہزار دینار دئے کہ ان سے مکان خرید لیجئے۔ امام مالک نے دینار رکھ چھوڑے اور مکان نہ خریدا۔ جب ہارون نے روانگی کا ارادہ کیا تو ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں کیونکہ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو آپ کی مؤطا پر اُسی طرح پابند کروں گا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں

کو ایک ہی قرآنِ مجید پر پابند کر دیا تھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو مؤطا پر پابند نہیں کر سکیں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابۂ کرام مختلف شہروں میں منتشر ہو گئے تھے اور اُنھوں نے وہاں حدیثیں بیان کیں جس کے باعث ہر شہر والوں کے پاس روایات کا ذخیرہ ہے اور اُن تمام ذخائر کے درمیان اختلاف بھی ہے، جس کے متعلق رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔ رہا آپ کے ساتھ چلنے والا معاملہ تو یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لوگوں کے لیے مدینہ بہتر ہے۔ کاش! وہ اِس بات کو جانیں نیز مدینہ کھوٹ کو نکال پھینکتا ہے۔ رہے آپ کے دینار تو وہ میرے پاس موجود ہیں آپ چاہیں تو اُنھیں لے جائیں اور چاہے رہنے دیں۔ امام مالک کا مقصد یہ واضح کر دینا تھا کہ میں دیناروں کو مدینہ منورہ کی برکتوں پر ترجیح نہیں دے سکتا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک کے دروازے پر خراسانی گھوڑے اور مصری خچر کافی تعداد میں بندھے ہوئے دیکھے۔ وہ اتنے تنومند اور فربہ تھے کہ میں نے ایسے دیکھے نہیں تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ گھوڑے اور خچر تو بہت ہی اچھے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابو عبداللہ! یہ میری جانب سے آپ کے لیے ہدیہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اپنی سواری کے لیے تو رکھ لیجیے۔ فرمایا کہ جس مقدس سرزمین سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوں اُس کو اپنی سواری کے کھروں سے روندتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک کبھی مدینہ منورہ میں سوار ہو کر نہیں چلا کرتے تھے۔ غرضیکہ علم و فضل کے اُس کوہِ بلند اور بحرِ بیکراں کے کمالات اتنے ہیں کہ اُن کا احاطہ ممکن نہیں۔

۱۰۰۶۔ امام محمد بن ادریس شافعی ان کی کنیت ابو عبداللہ اور شجرۂ نسب یوں ہے:۔ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔ یعنی آپ قرشی، مطلبی اور ہاشمی ہیں۔ شافع بن سائب نے جوانی کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ سائب بن عبید بنی ہاشم کے علمبردار تھے۔ جب غزوۂ بدر میں قید کر لیے گئے تو فدیہ دے کر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ امام شافعی کی پیدائش غزہ کے مقام پر ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ بعض آپ کی جائے پیدائش عسقلان اور بعض یمن بتاتے ہیں۔ دو سال کے تھے کہ مکہ مکرمہ میں لائے گئے۔ ۱۵۰ھ میں ہی امام ابو حنیفہ کا انتقال ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام شافعی اُسی روز پیدا ہوئے جس روز امام ابو حنیفہ نے وفات پائی تھی۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ دن کا یہ اتفاق بعض روایات میں مذکور ہے جبکہ مؤرخین کے نزدیک اُسی سال میں پیدا ہونا مسلّم ہے۔

محمد بن حکیم فرماتے ہیں کہ امام شافعی جب شکمِ مادر میں تھے کہ اُن کی والدۂ ماجدہ نے خواب دیکھا مشتری ستارہ اُن کے بطن سے نکل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اُس کے اجزا ہر شہر میں جا کر گرے ہیں۔ کسی معبّر نے انھیں تعبیر دی کہ آپ کے بطن سے ایک زبردست عالمِ دین پیدا ہو گا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ارشاد فرمایا: اے لڑکے تم کون ہو؟ عرض گزار ہوا کہ حضور کے خاندان کا ایک فرد ہوں۔ فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ اور اپنا منہ کھولو۔ میں نے قریب ہو کر منہ کھول دیا تو آپ نے اپنا لعابِ دہن لے کر میرے منہ، ہونٹوں اور زبان پر پھیر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں خیر و برکت سے نوازے گا۔ امام شافعی ہی فرماتے ہیں کہ لڑکپن کے اندر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہایت وجیہ انسانی صورت میں مکہ مکرمہ کے اندر دیکھا کہ آپ بیت اللہ میں لوگوں

کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھ گئے اور انھیں تعلیم دینے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کر مجھے بھی تعلیم فرمائیے۔ آپ نے آستین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا کر تمہارے لیے ہے۔ امام شافعی کا بیان ہے کہ میں نے ایک معبّر سے یہ خواب بیان کیا تو اُس نے کہا: علمیت کے لحاظ سے آپ منصبِ امامت پر فائز ہوں گے۔ اور سنتِ نبوی کو قائم کریں گے کیونکہ بیت اللہ کا امام دیگر سب اماموں سے افضل ہوتا ہے اور ترازو سے مراد ہے کہ اشیاء کی حقیقت تک آپ کی رسائی ہو گی۔

لوگوں کا بیان ہے کہ ابتدائی عمر میں امام شافعی تنگ دست تھے۔ جب انھیں معلم کے سپرد کیا گیا تو ان کے لواحقین کے پاس معلم کی خدمت کے لیے کچھ نہ تھا۔ جس کے باعث وہ ان کی طرف خاص توجہ نہیں دیتا تھا لیکن جو کچھ وہ دوسرے بچوں کو پڑھاتا تو اُس کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو امام شافعی اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ جب معلم کبھی ادھر اُدھر چلا جاتا تو امام شافعی دوسرے بچوں کو وہی اسباق پڑھا دیتے جو اُستاد نے انھیں پڑھائے تھے۔ معلم نے محسوس کر لیا کہ جتنا فائدہ میں اس لڑکے کو پہنچا رہا ہوں اُس سے کہیں بڑھ کر یہ مجھے فائدہ پہنچا رہا ہے لہٰذا اُس نے تنخواہ کا مطالبہ ترک کر دیا۔ عمرِ عزیز کی ترمنزلیں طے کرنے تک امام شافعی نے قرآن مجید اور اُس سے متعلقہ تمام ابتدائی علوم پڑھ لیے۔

امام شافعی خود فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ وہاں علماء کی مجالس میں بیٹھتا اور اُن حضرات سے سُن کر حدیثیں اور فقہی مسائل یاد کر لیا کرتا۔ ہمارا گھر مکہ مکرمہ کے اندر شعب خیف میں تھا۔ غربت کے باعث کاغذ خریدنا میری لیاقت سے باہر تھا لہٰذا جو کچھ لکھنا ہوتا وہ میں ہڈی وغیرہ پر لکھا کرتا۔

امام شافعی فقہ کی ابتدائی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کر رہے تھے کہ اُنھیں معلوم ہوا کہ اِس وقت حدیث و فقہ میں امام مالک کا جواب نہیں۔ وہ علماء کے سرخیل اور امام زمانہ ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں امام مالک سے کسبِ فیض اور تحصیلِ علم کی تڑپ پیدا ہوئی۔ اس مقصد کے تحت انھوں نے کسی سے موطا امام مالک عاریتہً لی اور وہ زبانی یاد کر لی۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے والیٔ مکہ مکرمہ سے امام مالک اور والیٔ مدینہ منورہ کے نام سفارشی خطوط حاصل کیے اور مدینہ منورہ میں حاضر ہو گیا۔ والیٔ مدینہ منورہ کو خط دیا تو اُس نے کہا: صاحبزادے! اگر تم مجھ سے مدینہ منورہ کی گلیوں میں پیدل چلنے کے لیے کہو تو یہ امام مالک کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ آسان ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو انھیں بُلا لیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ ایسی بات ہے جو ہو نہیں سکتی۔ بہتر یہی ہے کہ تم اُن کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی کوشش کرو اور اُن کے پاس جا کر رہو۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے لیے بھی اُن کا دروازہ کھُل سکے۔

حاکمِ مدینہ حاضری کے ارادے سے سوار ہو گیا اور امام شافعی بھی ساتھ ہو لیے۔ پہنچنے پر ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک سیاہ فام لونڈی باہر نکلی۔ حاکم نے کہا کہ اپنے آقا سے عرض کرو کہ میں حاضری کی غرض سے دروازے پر آیا ہوں۔ لونڈی اندر چلی گئی اور کافی دیر کے بعد واپس آ کر کہا: آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ پوچھنا ہے تو لکھ دیجیے تاکہ اُس کا جواب دے دیا جائے اور اگر کوئی علاوہ ازیں بات ہے تو باقی باتوں کے لیے جمعرات کا روز مقرر کیا ہوا ہے، اُس روز تشریف لے آنا۔ حاکم نے کہا کہ میں ایک اہم معاملے میں والیٔ مکہ مکرمہ کا خط لے کر حاضر ہوا ہوں۔ لونڈی اندر گئی اور یہ بات عرض کر دی نیز بتا دیا کہ آقا تشریف لا رہے ہیں۔

امام مالک دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ کشیدہ قامت اور باوقار و پُرہیبت آدمی تھے اور طیلسان کا

لباس پہنا ہُوا تھا۔ والیٔ مدینہ منورہ نے والیٔ مکہ مکرمہ کا خط پیش کر دیا۔ آپ پڑھتے گئے اور جب اِس جملے پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف اور لائق لڑکا ہے لیکن غربت کے ہاتھوں مجبور اور آپ سے علومِ دینیہ حاصل کرنے کا شائق ہے۔ یہ جملہ پڑھتے ہی امام مالک نے خط گرا دیا اور فرمایا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی قدر و منزلت اِتنی گھٹ گئی ہے کہ اُسے حاصل کرنے کے لیے سفارشی خطوں کی ضرورت پڑے؟ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں امام مالک کے نزدیک ہو کر عرض گزار ہُوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اور بلند فرمائے، میں عبدالمطلب کی اولاد سے ہُوں۔ میرے حالات ایسے ہیں اور میری تمنا یہ ہے۔ امام مالک صاحبِ فہم و فراست بزرگ تھے۔ کچھ دیر میری طرف دیکھتے رہے اور پھر فرمایا۔ تمھارا کیا نام ہے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ محمد بن ادریس۔ فرمایا کہ اے محمد! اللہ سے ڈرو اور گناہوں سے پرہیز کرنا کیونکہ عنقریب تمھاری شان ظاہر ہوگی۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں ایک نور رکھے گا۔ تم معصیت سے اُسے ضائع نہ کر دینا۔ عرض گزار ہُوا کہ بسر و چشم ان شاء اللہ تعالیٰ ارشادات کی تعمیل کروں گا۔

پھر فرمایا کہ کل جب تم آؤ تو اپنے ساتھ ایسے شخص کو لیتے آنا جو مؤطا کی قرأت کر سکے۔ عرض گزار ہُوا کہ میں اُسے زبانی پڑھ سکتا ہُوں۔ اگلے روز حاضرِ بارگاہ ہُوا تو میں نے مؤطا کی قرأت شروع کر دی۔ اُنھیں میری قرأت اِتنی پسند آئی کہ جب اُن کی تھکاوٹ کا خیال کر کے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو فرماتے کہ برخوردار اور پڑھو۔ میں نے چند ہی روز میں مؤطا کی کتابت مکمل کر لی اور جب تک وہ زندہ رہے میں مدینہ منورہ میں ہی اقامت پذیر رہا۔

امام شافعی جب امام مالک کی کوئی رائے نقل کرتے تو یُوں کہتے۔ یہ ہمارے اُستاد کی رائے ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں والدِ محترم کی خدمت میں عرض گزار ہُوا کہ یہ امام شافعی کون بزرگ تھے؟ میں دیکھتا ہُوں کہ آپ اکثر اُن کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا۔ بیٹے! وہ آفتابِ نصف النہار اور لوگوں کی جائے پناہ تھے۔ آج دنیا میں اُن کا ثانی نہیں ہے۔ دوسرے صاحبزادے صالح بن احمد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز میرے والدِ ماجد کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ والدِ محترم اُنھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے، امام شافعی کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود اُن کے سامنے بیٹھ گئے۔ دیر تک دونوں حضرات کی گفتگو ہوتی رہی۔ جب امام شافعی جانے کے لیے سوار ہوئے تو والدِ محترم نے رکاب تھام لی اور کافی دور تک ساتھ ساتھ پیدل چلے۔ امام یحییٰ بن معین کو اِس بات کا پتہ لگا تو کہنے لگے۔ آپ اِتنے بیمار ہو کر امام شافعی کے ساتھ پیدل کیوں چلے تھے؟ فرمایا کہ ابوزکریا! اگر اُن کی دوسری رکاب آپ نے تھامی ہوئی ہوتی تو بہت فیوض و برکات حاصل کر لیتے۔ جو فقہ حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہو اُسے امام شافعی کے خچر کی دُم سونگھنا ہی پڑے گی۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ آج مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا کہ اسلام کے ساتھ جس کی نسبت امام شافعی کے برابر مضبوط ہو۔ میں ہر نماز کے بعد دعا کرتا ہُوں کہ الٰہی! میرے والدِ ماجد اور میرے اُستاد امام شافعی کی مغفرت فرما۔ حسین بن محمد زعفرانی کا بیان ہے کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعی کے حضور پڑھی اُس کی سماعت کے وقت امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے تھے۔

امام شافعی کا قول ہے کہ جس نے عزتِ نفس اور خوشحالی کے ساتھ علم حاصل کیا وہ منزلِ مقصود تک کبھی نہیں پہنچا لیکن جس نے ذلتِ نفس، تنگ دستی اور علماء کی خدمت کر کے علم حاصل کیا وہ کامیابی سے ضرور ہمکنار ہُوا۔ یہی فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی کسی سے مناظرہ کیا تو میری یہی تمنا ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اِسے راہِ راست پر آنے کی توفیق دے تاکہ یہ ٹھیک

ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی مدد، رعایت و حفاظت کا مستحق ہو جائے۔ میں نے کسی شخص سے مناظرہ نہیں کیا مگر میری دلی خواہش یہی ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ حق کو ظاہر فرما دے خواہ اس کی زبان سے یا میرے منہ سے۔

یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے نزدیک کسی شخص کا شرک کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل کی اُدھیڑ بن میں پھنس جائے۔ خدا کی قسم مجھ تک علم کلام کی وہ باتیں بھی پہنچی ہیں جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جس نے علم کلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔

امام شافعی کے بھانجے ابو محمد اپنی والدۂ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات میں تیس یا کم و بیش مرتبہ امام موصوف کے پاس سے گزرتے تو اُن کے سامنے چراغ جل رہا ہوتا۔ یہ اس کے سامنے بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے یا لکھتے رہتے۔ پھر لونڈی سے فرماتے کہ لے جاؤ۔ پھر ضرورت ہوتی تو منگوا کر لکھنے لگتے۔ ابو محمد سے پوچھا گیا کہ چراغ کو واپس کیوں بھیجا کرتے تھے۔ اُنھوں نے بتایا کہ تاریکی میں دل زیادہ روشن ہوتا ہے۔ امام شافعی نے فرمایا ہے کہ گفتگو میں جان پیدا کرنے کے لیے خاموشی کو اور قوتِ استنباط حاصل کرنے کے لیے غور و فکر کو کام میں لانا چاہیے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جس نے چپکے سے اپنے بھائی کو نصیحت کی اُس نے اخلاص کے ساتھ برتاؤ کیا اور جس نے لوگوں کے سامنے نصیحت کی اُس نے اپنے بھائی کو بدنام کیا اور اُس کے حق میں خیانت کا مرتکب ہُوا۔

حمیدی کا بیان ہے کہ امام شافعی ایک دفعہ دس ہزار سکّے رومال میں باندھ کر صنعا سے مکہ مکرمہ کو آ رہے تھے۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے باہر اپنا خیمہ لگوا لیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے اور آپ ساری رقم اُن پر خرچ کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو سخی نہیں پایا۔ اُنھیں کا بیان ہے کہ ایک عید کی رات کو میں امام شافعی سے راستے میں گفتگو کرتا ہُوا جا رہا تھا کہ اُن کا مکان آ گیا۔ کسی غلام نے آپ کی خدمت میں ایک تھیلی پیش کی اور عرض گزار ہُوا: میرے آقا نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور گزارش کی ہے کہ آپ اس تھیلی کو قبول فرمائیں۔ امام شافعی نے لے کر وہ تھیلی رکھ لی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آ کر عرض گزار ہُوا کہ میرے گھر بچہ پیدا ہُوا ہے اور پلّے پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔ امام شافعی نے وہ تھیلی اُس آدمی کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان کے اندر تشریف لے گئے۔

آپ کے فضائل و کمالات حدود شمار سے باہر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ یگانۂ روزگار اور امام زمانہ تھے۔ خدائے ذوالمنن نے آپ کو علم و عمل کی ایسی وافر دولت عنایت فرمائی تھی جو بہت کم حضرات کے حصے میں آئی ہے۔ زندگی میں ہی آپ نے بڑی شہرت پا لی تھی۔ اور مختلف شہروں اور ملکوں میں آپ کا ذکرِ خیر ہونے لگا تھا۔ امام شافعی نے امام مالک، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور دیگر کتنے ہی حضرات سے سماعتِ حدیث کی ہے جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل، ابو ثور، ابراہیم بن خالد، ابو ابراہیم مزنی، ربیع بن سلیم مرادی اور دیگر کتنے ہی محدثین نے روایت کی ہے۔

امام شافعی ۱۹۵ھ میں مکہ مکرمہ سے بغداد تشریف لے گئے اور دو سال تک وہاں اقامت پذیر رہے پھر مکہ مکرمہ آ گئے اور یہاں چند ماہ قیام کرنے کے بعد مصر چلے گئے اور وہیں کے ہو رہے یہاں تک کہ مصر کے اندر عمرِ عزیز کی چالیس منزلیں طے کرنے کے بعد بروز جمعہ رجب کی آخری تاریخ کو ۲۰۴ھ میں اس جہانِ فانی کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی

کی طرف چلے گئے۔ ربیع کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام وفات پاگئے ہیں اور لوگ اُن کا جنازہ اُٹھانے والے ہیں۔ میں نے بعض علماء کو یہ خواب سُنایا تو اُنھوں نے تعبیر دی کہ دُنیا کے سب سے بڑے عالم وفات پانے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا اور مسجودِ ملائکہ بنایا تھا۔ دیکھا تو چند روز کے بعد امام شافعی کا وصال ہوگیا۔ مزنی کا بیان ہے کہ امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے میں اُن کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوا۔ میں نے مزاج پوچھے تو فرمایا۔ اِس دنیا سے کوچ کرنے والا، دوست و احباب سے جُدا ہونے والا، موت کا پیالہ پینے والا، اپنی بداعمالیوں سے ملنے والا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ہوں۔ پھر اُن پر رقت طاری ہوگئی اور زبان پر یہ اشعار جاری ہوگئے۔

١۔ جب میرا دل سخت اور راستے تنگ ہوگئے تو میں نے تیرے عفو تک پہنچنے کے لیے اپنی اُمید کو زینہ بنالیا۔

٢۔ مجھے اپنے گناہ بہت بڑا ڈھیر معلوم ہوتے تھے لیکن جب اُنھیں تیرے عفو کے مقابلے پر دیکھا تو تیرا عفو تو بہت ہی بڑا معلوم ہُوا۔

٣۔ تُو برابر میرے گناہوں کو معاف کرتا رہا۔ اپنے کرم سے عفو و درگزر کے ذریعے مجھ پر احسان کرکے میری عزت بڑھاتا رہا۔

٤۔ اگر تیری مدد میرے شاملِ حال نہ ہوتی تو شیطان سے کوئی عابد محفوظ نہ رہتا کیونکہ اُس مکار نے حضرت آدم جیسی ہستی کو بھی بہکا دیا تھا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا تو عرض گزار ہُوا۔ حضور والا! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ ارشاد ہُوا کہ میری مغفرت فرما دی، ایک تاج مجھے عنایت فرمایا، ایک بیوی مجھے عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ تمھارے اِس طرزِ عمل کا بدلہ ہے کہ تم ہماری عطا فرمودہ نعمتوں پر نہ اِترائے اور نہ تکبر کیا۔ علمائے فقہ و حدیث اور نحو و لغت سب اِس بات پر متفق ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، امین، عادل، زاہد، متورع، سخی، پسندیدہ سیرت اور عالی مرتبت تھے۔ اِن کے جتنے اوصاف بیان کیے جائیں وہ بھی کم اور گفتگو کو جتنا دراز کیا جائے وہ بھی مختصر ہوگی اور بیان کرنے والا بیان کرنے کا حق ادا نہیں کرسکے گا۔

١٠٠٧۔ امام احمد بن حنبل نام نامی و اسمِ گرامی احمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ حنبل کے صاحبزادے، مروزی اور نو شیبان سے تھے۔ بغداد کے اندر ۱۶۴ھ میں پیدائش ہوئی اور عمرِ عزیز کی ستتر منزلیں طے کرنے کے بعد بغداد میں ہی آسودۂ خاک ہوئے۔ فقہ و حدیث، زہد و ورع اور تقویٰ و عبادت میں مقتدا مانے جاتے ہیں۔ تمام علوم کی تحصیل بغداد میں ہی کی اور ائمہ حدیث سے حدیث کی سماعت کی۔ اِس کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، شام اور جزیرہ کے علماء سے حدیثیں جمع کیں۔ چنانچہ اُنھوں نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید القطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس شافعی اور عبدالرزاق بن الہمام وغیرہ بہت سے حضرات سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی صالح اور عبداللہ نیز ان کے چچا زاد بھائی حنبل بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ علاوہ بریں محمد بن اسمٰعیل بخاری، مسلم بن حجاج نیشاپوری، ابوداؤد سجستانی اور ان کے علاوہ دیگر کتنے ہی محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان سے

بغیر سند کے ایک حدیث بخاری شریف کی کتاب الصدقات کے آخر میں ذکر کی اور اس کے سوا اپنی اس کتاب میں کوئی اور حدیث نقل نہیں کی۔ احمد بن حسین ترمذی نے بھی ان سے صرف ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب حد و شمار سے باہر ہیں۔ ان کی اسلامی خدمات مسلّم اور کتب معتمدہ میں ان کے عالی منصب و درجۂ امامت پر فائز ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔ زندگی میں ہی ان کی شہرت دُور دراز ممالک تک جا پہنچی تھی کیونکہ یہ اہلِ حق کے اُن چار مجتہدین میں سے ہیں جن کے مذہب پر مختلف ممالک میں صدیوں سے عمل ہوتا آرہا ہے۔ ان کے بارے میں اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل کو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنی حجت بنایا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی، زہد و ورع والا، فقیہ اور عالم نہیں چھوڑا۔ احمد بن سعید دارمی کا بیان ہے کہ میں نے کسی کالے سر والے (جوان آدمی) کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر حافظ الحدیث اور قرآن و سنت کی فقہ (سوجھ بوجھ) رکھنے والا نہیں دیکھا۔

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ کسی نے اُن سے پوچھا کہ یہ بات آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟ فرمایا کہ میں نے اُن سے بارہا احادیث پر مذاکرات کیے اور حدیث کے کتنے ہی ابواب قرآن سے حاصل کیے تھے۔ ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ خدائے ذوالمنن نے امام احمد بن حنبل کو امتِ محمدیہ کے اولین و آخرین کے علوم کا جامع بنا دیا تھا۔ اُن کو تمام علوم میں مہارت حاصل تھی اور قبضہ اتنا مضبوط تھا کہ جس علم کو چاہتے بیان کرتے اور جس کو چاہتے روک لیتے تھے۔

ابوداؤد سجستانی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کی مجلس صرف آخرت کے لیے ہوتی اور اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ محمد بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز کے پاس ایک لاکھ دینار میراث میں پہنچے۔ انھوں نے ایک ایک ہزار کی تین تھیلیاں امام احمد بن حنبل کی خدمت میں بھیج دیں اور التجا کی انھیں قبول فرما کر اپنے اہل و عیال پر خرچ کر لیجیے کیونکہ یہ حلال میراث سے پیش کر رہا ہوں۔ امام موصوف نے وہ دینار قبول نہ فرمائے اور یہ کہتے ہوئے واپس کر دیے کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس بقدرِ ضرورت خدا کا دیا ہوا مال موجود ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے نمازوں کے بعد اکثر اپنے والدِ محترم کو یوں کہتے ہوئے سُنا: اے اللہ! جس طرح تُو نے میرے چہرے کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے بچایا ہوا ہے اسی طرح میرے چہرے کو دوسروں سے سوال کرنے سے بھی محفوظ رکھنا۔

میمون بن اصبغ کا بیان ہے کہ میں بغداد ہی میں تھا کہ شور و غل کی آواز سُنی۔ لوگوں سے آواز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ امام احمد بن حنبل کا امتحان ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں بھی اُسی جگہ جا پہنچا۔ جب امام موصوف کو پہلا کوڑا مارا گیا تو انھوں نے کہا: بسم اللہ۔ دوسرا کوڑا مارا گیا تو کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ تیسرا کوڑا مارا گیا تو کہا: اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے۔ چوتھا کوڑا مارا گیا تو کہا: لَنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنی ہمیں مصیبت نہیں پہنچتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے۔ غرضیکہ انتیس کوڑے لگائے گئے۔ اس وقت امام احمد بن حنبل نے کپڑے کا ازار بند ڈال رکھا تھا جو کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا اور آپ کا پاجامہ ناف سے نیچے آگیا۔ امام موصوف نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہونٹوں کو تھوڑی سی حرکت دی تو پاجامہ نیچے سرکنے کے بجائے ناف سے اُوپر ہو گیا۔ ایک ہفتے کے بعد میں اُن کی خدمت میں

دوبارہ حاضر ہوا تو عرض کیا کہ ابتلا کے وقت جو آپ نے آسمان کی طرف دیکھ کر ہونٹوں کو حرکت دی تو کیا پڑھا تھا؟ فرمایا کہ میں بارگاہِ رب العزت میں عرض گزار ہوا تھا کہ اے اللہ! میں تیرے نام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جس سے تو نے عرش کو پُر کر رکھا ہے کہ اگر تیرے نزدیک میں راہِ راست پر ہوں تو میرا پردہ فاش نہ ہونے پائے۔

احمد بن محمد الکندی فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ مجھے بخش دیا ہے اور فرمایا کہ اے احمد! کیا تمہیں ہمارے معاملے میں پیٹا گیا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اے پروردگار! ہاں۔ فرمایا کہ ہمارا دیدار کرو کیونکہ ہم نے تمہیں اپنے دیدار کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

۱۰۰۸۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری اسم گرامی محمد اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے صاحبزادے اور جعفی و بخاری کہلاتے تھے، کیونکہ ان کے جدِ اعلیٰ مغیرہ پہلے آتش پرست تھے اور وہ بخارا کے جعفی حاکم یمان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ اس لیے یہ جعفی و بخاری کہلاتے ہیں۔ جعفی بن سعد بن عشیرہ کے ایک قبیلے کے جدِ اعلیٰ تھے۔

امام بخاری جمعۃ المبارک کے روز ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور عمر عزیز کی باسٹھ منزلیں طے کرتے میں ابھی تیرہ روز باقی تھے کہ اس جہان فانی کو ۲۵۶ھ میں خیرباد کہا۔ انہوں نے اپنے پیچھے کوئی نرینہ اولاد نہیں چھوڑی۔ امام بخاری نے علمِ حدیث کی طلب میں دور دراز کے سفر کیے اور نامور محدثین کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام اور مصر کے نامور محدثین سے حدیث کا سماع کیا جن میں مکی بن ابراہیم بلخی، عبداللہ بن موسیٰ عبسی، ابو عاصم شیبانی، علی بن المدینی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور عبداللہ بن زبیر حمیدی بھی شامل ہیں۔ امام بخاری نے جہاں ہر شہر کے نامور محدث سے حدیثیں حاصل کیں وہاں ہر شہر میں حدیثیں بیان بھی کیں۔ فربری فرماتے ہیں کہ امام بخاری سے ان کی تالیف الجامع الصحیح للبخاری کو نوے ہزار محدثین نے سنا جبکہ ان سے نقل کرنے والا اب دنیا میں میرے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

امام بخاری جب پہلے پہل مشائخِ حدیث کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ دس سال کی عمر سے طلبِ علم میں مشغول ہو گئے تھے۔ امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع الصحیح کو چھ لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے پیش کیا ہے۔ میں اس میں جو حدیث درج کرتا اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں زبانی یاد ہیں جو میرے نزدیک درجۂ صحت پر فائز ہیں اور دو لاکھ ایسی حدیثیں یاد ہیں جو درجۂ صحت پر فائز نہیں ہیں۔ احادیث مکررہ کو شامل کر کے دیکھا جائے تو بخاری شریف کی جملہ احادیث کا شمار سات ہزار دو سو پچھتر ہے۔ اگر مکررات کو شمار نہ کیا جائے تو اب کی بخاری شریف چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ امام بخاری اپنی الجامع الصحیح کو سولہ سال میں مرتب کر کے فارغ ہوئے تھے۔

امام بخاری جب بغداد میں وارد ہوئے تو انہوں نے بھی ان کی علمی مہارت اور محیر العقول حافظے کے متعلق سن رکھا تھا۔ چنانچہ وہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور ایک سو احادیث کا انتخاب کر کے ان میں سے ایک کا متن دوسری حدیث کی سند سے اور ایک کی سند دوسری حدیث کے متن سے جوڑ دیا اور انہیں دس آدمیوں کو دیا کہ جب بل جل کر امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ہر ایک انہیں اسی طریقے سے پیش کرے تاکہ ان کی مہارت اور حافظے کا امتحان ہو جائے۔ جب وہ محدثین امام بخاری کی مجلس میں پہنچے تو ان میں سے ایک نے آپ کے سامنے اپنے منصوبے کے مطابق ایک حدیث پیش کی۔ امام بخاری نے

نے فرمایا کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اُس نے باری باری دسوں حدیثوں کے متعلق پوچھا اور امام موصوف لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔ آخر کار باقی حضرات نے بھی دس دس حدیثیں اُسی طرح پیش کیں اور یہ اُسی طرح جواب دیتے رہے۔ جب پوچھنے والا کوئی نہ رہا تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ نے جو پہلی حدیث کا متن پڑھا تھا اُس کی سند یہ نہیں بلکہ یہ ہے اور دوسری حدیث کی یہ۔ غرضیکہ اسی طرح پوری ایک سو احادیث کے متون کو اُن کی اصل سندوں کے ساتھ ملا کر بیان فرما دیا۔ چنانچہ بغداد کے محدثین آپ کی مہارت اور قوتِ حافظہ پر انگشت بدنداں رہ گئے اور سب نے آپ کے فضل و کمال کے حضور سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اور انھوں نے برملا آپ کے حفظ کا اعتراف کیا۔

ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی کا بیان ہے کہ ہمارے خیال میں امام بخاری فقاہت و بصیرت میں امام احمد بن حنبل سے بھی بڑھ کر ہیں۔ شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ ابو مصعب نے کہا کہ اگر آپ نے امام مالک کو دیکھا ہوتا اور اُن کے چہرے سے امام بخاری کے چہرے کو ملا کر دیکھتے تو بیساختہ پکار اُٹھتے کہ فقہ اور حدیث میں دونوں یکساں ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے کہ یہ مبالغہ تو اُس سے بھی بڑھ کر ہے۔ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ خراسان نے امام بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی۔ اُنھوں نے یہ بھی فرمایا کہ خراسان میں چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے اور اُن میں امام بخاری کو بھی شمار فرمایا کرتے تھے۔ رجاء بن مرجی کا قول ہے کہ امام بخاری کو دوسرے علماء پر اُسی طرح فضیلت ہے جیسے مردوں کو عورتوں پر۔ کسی نے پوچھا۔ اے ابو محمد! یہ کیوں؟ فرمایا کہ وہ زمین کی پشت پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی تھے۔ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے اس آسمان کی چھت کے نیچے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے بڑھ کر حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔

ابو سعید بن منیر کا بیان ہے کہ حاکم بخارا خالد بن احمد ذہلی نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی الجامع الصحیح اور تاریخ لے کر میرے پاس تشریف لے آئیے تاکہ ہم انھیں آپ کی زبانی سنیں۔ امام بخاری نے انکار کیا اور قاصد سے کہہ دیا کہ میں علم کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا کہ اسے لوگوں کے دروازوں پر لیے پھروں۔ اگر امیر بخارا اِن کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو مسجد یا غریب خانے پر تشریف لے آئیں۔ بصورتِ دیگر مجھے مجالس سے منع کر دیں تاکہ قیامت کے روز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کر سکوں، ورنہ میں علم کو نہیں چھپاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس سے علم کی بات پوچھی جائے اور وہ نہ بتائے تو اُس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

بعض حضرات کا بیان ہے کہ امام بخاری کے بخارا سے جانے کا سبب یہ ہوا کہ امیر خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ اُس کے محل میں آکر اُس کے بچوں کو الجامع الصحیح اور تاریخ بخاری پڑھائیں۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اُس نے پیغام بھیجا کہ یہ نہیں تو اتنا ہی کر دیجئے کہ ان بچوں کے لیے ایک خاص نشست مقرر فرما دی جائے، جس میں اِن کے سوا دوسرے نہ ہوں۔ انھوں نے یہ بات بھی منظور نہ کی بلکہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی کسی نشست کو بعض افراد کے لیے خاص کر دوں اور دوسرے بعض کو اُس کے دوران استفادے سے روک دوں۔ امیر خالد کو اس بات پر غصہ آیا اور اُس نے بعض علمائے بخارا کو آپ کے خلاف اُکسایا تو اُنھوں نے آپ کے مذہب پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے، جس کے باعث امیر خالد کو موقع مل گیا اور اُس نے امام بخاری کو بخارا سے جلاوطن کر دیا۔ یہ چونکہ زیادتی تھی لہٰذا امام بخاری نے اُن لوگوں کے لیے بددعا کی جس کے باعث تھوڑے ہی عرصے میں وہ مصائب و آلام کے اندر مبتلا ہو گئے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔

محمد بن احمد مروزی کا بیان ہے کہ میں رکن و مقام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابو زید! تم کب تک ہماری کتاب نہیں پڑھاؤ گے اور محمد بن ادریس شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کی کتاب کونسی ہے؟ فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کی الجامع الصحیح۔ نجم بن فضل کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور امام بخاری آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ جب حضور قدم اُٹھاتے تو امام بخاری بھی اُٹھاتے اور آپ کے نقوشِ قدم کا اتباع کرتے ہوئے اُسی جگہ قدم رکھتے جہاں حضور نے اپنا قدم مبارک رکھا ہوتا۔ عبدالواحد بن آدم طواویسی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک مقام پر پوری جماعت کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عبدالواحد نے اُس جگہ کا نام بھی لیا تھا۔ میں نے سلام کیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ یہاں کس غرض سے قیام فرما ہیں؟ فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کے انتظار میں۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ ہم نے امام بخاری کے وفات پانے کی خبر سُنی۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری نے اُسی روز وفات پائی جس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۰۹۔ مُسلم بن حجاج اسمِ گرامی مسلم اور کنیت ابوالحسین ہے۔ حجاج بن مسلم کے صاحبزادے اور قشیری و نیشاپوری تھے۔ حدیث کے حفاظ اور آئمہ میں سے ایک ہیں۔ پیدائش ۲۰۴ھ میں ہوئی اور رجب المرجب کا مہینہ ختم ہونے میں چھ روز باقی تھے کہ ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ علمِ حدیث کی طلب میں عراق، حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا۔ انھوں نے یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور کتنے ہی علمائے حدیث سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابنِ خزیمہ بھی شامل ہیں۔ طلبِ حدیث میں متعدد بار بغداد کا سفر کیا جبکہ آخری بار ۲۵۹ھ میں بغداد گئے تھے۔

امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع الصحیح کو تین لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے مرتب کیا ہے۔ محمد بن اسحاق بن مندہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی نیشاپوری کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اس آسمان کی چھت کے نیچے حدیث کی کوئی کتاب الجامع الصحیح للمسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں خطیب ابو بکر بغدادی نے فرمایا ہے کہ امام مسلم نے آئمہ حدیث میں سے صرف امام بخاری کی پیروی کی ہے اور پوری طرح اُنھیں کے نقوشِ قدم پر چلے تھے۔ جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور تشریف لائے تو امام مسلم اکثر اُن کے ساتھ رہتے اور برابر اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ جہاں امام بخاری نہ ہوتے وہاں جانے کی امام مسلم ضرورت محسوس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۱۰۔ محمد بن علیسیٰ ترمذی اسمِ گرامی محمد اور ابو عیسیٰ کنیت ہے۔ عیسیٰ کے صاحبزادے اور ترمذی تھے۔ انھوں نے ترمذ کے اندر ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں اس جہانِ فانی کو خیر باد کہا۔ حافظِ حدیث اور شہرت یافتہ عالم تھے۔ فقہ میں بھی اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے۔ انھوں نے علمِ حدیث آئمہ و مشائخ سے حاصل کیا۔ مشائخ کے صدرِ اوّل سے انھیں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جن میں قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنّٰی، سفیان بن وکیع اور محمد بن اسمٰعیل بخاری وغیرہ بھی ہیں۔ ان سے بکثرت محدثین نے روایت کی ہے جن میں محمد بن احمد محبوبی مروزی بھی شامل ہیں۔

علمِ حدیث میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں جامع ترمذی سب سے عمدہ کتاب ہے۔ حُسنِ ترتیب کے لحاظ

سے اِن کی تصانیف کا جواب نہیں، جن میں فوائد زیادہ اور تکرارِ حدیث کی تمام کتابوں سے کم ہے۔ جامع ترمذی کے اندر دُو باتیں ایسی ہیں جو حدیث کی دوسری کتابوں میں نہیں ہیں۔ اولاً ذکرِ مذاہب، طرقِ استدلال، انواعِ حدیث یعنی صحیح حسن اور غریب وغیرہ کے بیان کے ساتھ جرح و تعدیل بھی ہے۔ ثانیاً کتاب کے آخر میں کتاب العلل کے عنوان سے ایک حصّہ ہے جس میں ایسے فوائد جمع کیے ہیں جن کی افادیت ظاہر ہے اور انھیں دیکھنے سے مصنف کی فنی مہارت کا پتہ لگ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو مرتب کر کے علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا تو اُنھوں نے اسے بہت پسند کیا، پھر علمائے خراسان کو دکھایا تو اُنھوں نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ پھر علمائے عراق کو دکھایا تو اُنھوں نے بھی بہت پسند کی۔ اس کتاب کا کسی کے گھر میں ہونا ایسا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس سے گفتگو فرما رہے ہوں۔ ترمذی میں تا مکسور ہے۔ یہ ترمذ سے نسبت کے باعث ہے۔ جو دریائے جیحون کے مشرقی ساحل پر مشہور شہر ہے۔

۱۰۱۱- سلیمان بن اشعث اسمِ گرامی سلیمان اور کنیت ابو داؤد ہے۔ اشعث کے صاحبزادے اور سجستانی تھے۔ یہ اُن حضرات میں سے ہیں جنھوں نے طلبِ حدیث میں دُور دراز کے سفر کیے تھے۔ عراق، خراسان، شام، مصر اور جزیرہ کے محدثین سے حدیثیں حاصل کر کے اُن کا انتخاب پیش کیا جو علمی دنیا کے سامنے سنن ابو داؤد کی شکل میں موجود ہے۔

امام ابو داؤد ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور بصرہ کے مقام پر ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔ بغداد میں کئی مرتبہ وارد ہوئے اور آخری دفعہ ۲۷۱ھ میں آنا ہوا۔ انھوں نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبد اللہ بن مسلمہ، قعنبی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور کتنے ہی محدثین سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں اِن کے صاحبزادے عبد اللہ نیز عبد الرحمٰن نیشاپوری اور احمد بن محمد خلال بھی ہیں۔

امام ابو داؤد کی سکونت بصرہ میں تھی لیکن جب بغداد تشریف لائے اور اپنی تالیف یعنی سنن ابو داؤد کی روایت کی تو وہاں کے محدثین نے اس کتاب کو آپ سے نقل کیا۔ جب یہ کتاب امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کی گئی تو اُنھوں نے فنی محاسن کے باعث تحسین و آفرین کی۔ خود امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ میں نے اس کتاب کا انتخاب پانچ لاکھ حدیثوں سے کیا ہے اور اس میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کی ہیں۔ اس میں تین قسم کی حدیثیں ہیں:- (۱) صحیح (۲) صحیح کے مشابہ (۳) صحیح سے قریب تر ــــــ امام ابو داؤد یہ بھی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے کی خاطر صرف یہ چار حدیثیں کافی ہیں:-

۱- آدمی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتوں کو چھوڑ دے۔
۲- اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔
۳- اُس وقت تک کوئی کامل مومن نہیں ہوتا جب تک دوسروں کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
۴- حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے جبکہ ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

ابوبکر خلال نے فرمایا کہ امام ابوداؤد اپنے زمانے کے امام اور مقتدا ہیں۔ ان کے زمانے میں کوئی شخص تخریج علوم، معرفتِ احادیث و رجال اور مواقع استخراج کی بصیرت میں ان سے بڑھ کر نہیں ہوا۔ علم و عمل، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے۔ احمد بن محمد ہروی نے فرمایا کہ امام ابوداؤد حفاظِ حدیث اور ناقدینِ فن میں سے ایک تھے۔ جہاں بہت بڑے عبادت گزار تھے وہاں آئمہ حدیث میں بھی اپنا خاص مقام رکھتے تھے۔ امام ابوداؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ ہوا کرتی تھی۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہ آستین کتابوں کے لیے کشادہ رکھتا ہوں جبکہ دوسری کو کشادہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خطابی کا بیان ہے کہ سنن ابوداؤد ایسی کتاب ہے کہ کوئی دوسری اس طرح مرتب نہیں کی جا سکی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کو ترک کرنے پر محدثین کا اتفاق ہو۔ ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ امام ابوداؤد نے جب اس کتاب کو مرتب کیا تو قدرت نے اُن کے لیے علم حدیث کو ایسے نرم کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا۔ ابن اعرابی نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن مجید اور سنن ابوداؤد کے سوا کوئی اور کتاب نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اُسے کسی اور کتاب کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

۱۰۱۲- احمد بن شعیب نسائی اسم گرامی احمد اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ شعیب کے صاحبزادے اور خراسان کی ایک بستی نساء کی وجہ سے نسائی کہلاتے تھے۔ ۳۰۳ھ میں مکہ مکرمہ کے اندر وفات پائی اور وہیں آسودہ خاک ہیں۔ حفاظِ حدیث میں سے ہیں اور حدیث و فقہ میں مہارت رکھتے تھے۔ مشائخ حدیث کی ایک جماعت سے ملاقات کی نیز قتیبہ بن سعید، ہناد بن السری، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، ابوداؤد سلیمان بن اشعث اور دیگر کتنے ہی محدثین سے روایتِ حدیث کی۔ ان سے علم حدیث حاصل کرنے والوں میں ابوالقاسم طبرانی، ابوجعفر طحاوی اور حافظ ابوبکر احمد بن اسحاق السنی بھی شامل ہیں۔ حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی بہت سی کتابیں ہیں۔

حافظ مامون مصری کا بیان ہے کہ ابوعبدالرحمٰن کے ساتھ ہم طرطوس کی طرف گئے اور بہت سے علمائے دین جمع ہو گئے جن میں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ محدث بھی تھے۔ ہم سب نے مشورہ کیا کہ ان شیوخ سے گفتگو کرنے کے لیے کون سب سے مناسب رہے گا۔ آخرکار ابوعبدالرحمٰن نسائی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ حاکم نیشاپوری نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی کی حدیث و فقہ میں مہارت ایسی ہے جو الفاظ کے جامے میں نہیں سما سکتی جو اُن کی نسائی شریف کو غور سے دیکھے گا وہ حسنِ کلام اور حسنِ ترتیب پر انگشت بدنداں ہو کر رہ جائے گا۔ انھوں نے ہی فرمایا کہ میں نے کئی دفعہ حافظ علی بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی اپنے زمانے کے شہرت یافتہ حضرات سے بھی علم میں آگے ہیں۔ امام نسائی مذہباً شافعی، کمال درجہ متقی اور سنت کی پوری پوری پیروی کرنے والے تھے۔ نسائی میں نون مفتوح اور سین بلا تشدید ہے۔

۱۰۱۳- ابن ماجہ اسم گرامی محمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یزید بن ماجہ کے صاحبزادے، قزوین کے رہنے والے، حافظ الحدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مؤلف ہیں۔ انھوں نے امام مالک کے کئی شاگردوں اور لیث سے سماعتِ حدیث کی جبکہ ان سے ابوالحسن قطان اور دیگر کتنے ہی محدثین نے سماعتِ حدیث کی ہے۔ امام ابن ماجہ کی پیدائش ۲۰۹ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی چونسٹھ منزلیں طے کرنے کے بعد انھوں نے ۲۷۳ھ میں

اِس جہانِ فانی کو خیر باد کہا۔

۱۰۱۴۔ عبداللہ دارمی اسمِ گرامی عبداللہ اور کنیت ابو محمد ہے۔ عبدالرحمٰن دارمی کے صاحبزادے، حافظ الحدیث اور سمرقند کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انھوں نے یزید بن ہارون، نضر بن شمیل، امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابوداؤد وغیرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام دارمی اپنے زمانے کے امام اور یگانۂ روزگار تھے۔ ۱۸۱ھ میں پیدائش ہوئی اور چوہتر سال کی عمر پا کر ۲۵۵ھ میں اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۰۱۵۔ دار قطنی اسمِ گرامی علی اور کنیت ابوالحسن ہے۔ عمر کے صاحبزادے اور بغداد کے ایک قدیم محلّہ دار قطن سے نسبت رکھنے کے باعث دار قطنی کہلاتے ہیں۔ یہ حافظ الحدیث، جید عالمِ دین، یگانۂ روزگار اور امامِ زمانہ تھے۔ معرفتِ حدیث، نقائصِ حدیث، راویوں کی معرفت اور اسماء الرجال کا علم ان پر ختم تھا۔ امام دار قطنی صداقت و امانت، حفظ و ثقاہت اور عقیدے کی صحت و سلامتی سے بھی مزین تھے۔ ساتھ ہی قرآنی علوم اور مذاہبِ فقہاء سے بھی کمال درجہ واقفیت رکھتے تھے۔ انھوں نے ابو سعید اصطخری سے فقہِ شافعی کا علم حاصل کیا نیز حدیث کے علاوہ اُن سے دیگر علوم بھی سیکھے جن میں شعر و ادب بھی ہیں۔ ابوالطیب کا بیان ہے کہ امام دار قطنی امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ انھوں نے بہت سے محدثین سے سماعتِ حدیث کی جبکہ ان سے حافظ ابونعیم، ابوبکر برقانی، جوہری، قاضی ابوالطیب اور طبری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام دار قطنی ۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور بدھ کے روز ۸ رجب ۳۸۵ھ کو وفات پائی۔

۱۰۱۶۔ ابونعیم اسمِ گرامی احمد اور کنیت ابونعیم ہے۔ یہ اصفہان کے باشندے اور کتاب حلیہ کے مصنف ہیں۔ ایسے مشائخِ حدیث میں سے ہیں جن کی احادیث پر عمل کیا جاتا اور جن کے اقوال کو سند سمجھا جاتا ہے۔ علوم و فنون میں عالی منصب پر فائز تھے۔ پیدائش ۳۳۶ھ میں ہوئی اور عمرِ عزیز کی چورانوے منزلیں طے کرنے کے بعد ۴۳۰ھ میں اس جہانِ فانی کو خیر باد کہا۔

۱۰۱۷۔ اسمٰعیلی اسمِ گرامی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ ابراہیم کے صاحبزادے اور اسمٰعیلی جرجانی ہیں۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ یہ حدیث و فقہ اور اصولِ دین و دنیا کی سرداری کے جامع تھے۔ انھوں نے اپنی حدیث کی کتاب کو امام بخاری کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق مرتب کیا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابو سعید اور جرجان کے فقہاء نے علمِ حدیث حاصل کیا۔ انھوں نے چورانوے سال کی عمر پا کر ۳۷۱ھ کے اندر وفات پائی۔

۱۰۱۸۔ برقانی اِن کا اسمِ گرامی بھی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ خوارزم کے رہنے والے اور برقانی کے لقب سے مشہور تھے۔ انھوں نے اپنے ہی شہر میں ابوالعباس بن احمد نیشاپوری سے سماعتِ حدیث کی، پھر یہ جرجان چلے گئے اور وہیں کے ہو رہے۔ امام برقانی ثقہ، متقی، متورع اور وسیع فہم رکھنے والے بزرگ تھے۔ خطیب ابوبکر بغدادی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیوخ میں ان سے بڑھ کر کسی کو ثقہ و ثبت نہیں پایا۔ یہ حافظِ قرآن، ماہرِ حدیث و فقہ اور کاملِ علوم و فنون تھے۔ علمِ حدیث میں ان کی کئی کتابیں ہیں۔ ان کی پیدائش ۳۳۶ھ میں ہوئی اور نواسی سال کی عمر پا کر رجب ۴۲۵ھ میں فوت ہوئے۔ برقانی میں باء مکسور قاف مفتوح ہے۔

۱۰۱۹۔ احمد السُّنّی اِن کا اسمِ گرامی بھی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ محمد کے صاحبزادے نیز سُنّی، حافظ الحدیث اور دینوری تھے۔ انھوں نے امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے روایتِ حدیث کی جبکہ ان سے

بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ بغوی میں سین مضموم اور زاء مکسور و مشدد ہے۔

۱۰۲۰۔ بیہقی | ان کا اسم گرامی احمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ حسین کے صاحبزادے اور بیہقی ہیں۔ یہ حدیث و فقہ کی واقفیت اور ان کی تدریس و تصنیف میں یگانۂ روزگار تھے۔ یہ امام ابوعبداللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سے سات ایسے گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو اُن سے بہت نفع پہنچا ہے۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔ (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دار قطنی (۲) امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری (۳) حافظ مصر ابو محمد عبدالغنی ازدی (۴) امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۵) حافظ مغرب ابوعمر بن عبدالبر نمری (۶) امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابوبکر احمد بن خطیب بغدادی — امام بیہقی کی پیدائش ۳۸۴ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی چوہتر منزلیں طے کرنے کے بعد نیشاپور کے اندر ۴۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۱۔ محمد بن ابو نصر حمیدی | اسم گرامی محمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ فتوح بن عبداللہ کے صاحبزادے، اندلس کے رہنے والے اور حمیدی تھے۔ حدیث میں کتاب الجامع بین الصحیح البخاری والمسلم ان کی تصنیف ہے۔ یہ امام زمانہ اور مشہور عالم حدیث ہیں۔ اپنے وطن میں سماعت حدیث کرنے کے بعد مصر میں صنہاجی کے شاگردوں سے، مکہ مکرمہ میں ابن فراس کے تلامذہ سے، شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے نیز دوسرے محدثین سے سماعت کی اور جب بغداد میں وارد ہوئے تو امام قطعی کے تلامذہ اور دیگر محدثین سے حدیثیں سنیں اور جمع کیں۔ تاریخ اہل اندلس بھی ان کی ہی تصنیف ہے۔ امیر ابن ماکولا کا بیان ہے کہ میں نے امام حمیدی جیسا بے داغ، پاک دامن اور متورع کوئی اور نہیں دیکھا۔ ان کی پیدائش ۴۲۰ھ سے پہلے ہوئی تھی اور بغداد کے اندر ذی الحجہ ۴۸۸ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۲۔ خطابی | اسم گرامی احمد اور کنیت ابوسلیمان ہے۔ محمد کے بیٹے اور خطابی و بستی تھے۔ اپنے زمانے کی نمایاں علمی شخصیت تھے۔ حدیث و فقہ اور ادب کے جید عالم تھے۔ احادیث کی معرفت میں یگانۂ روزگار تھے۔ معالم السنن اعلام السنن اور غریب الحدیث ان کی مشہور تصانیف اور نادر تالیفات ہیں۔

۱۰۲۳۔ ابو محمد حسین البغوی | اسم گرامی حسین اور کنیت ابو محمد ہے۔ مسعود کے صاحبزادے اور بغوی و شافعی ہیں۔ حدیث میں المصابیح اور شرح السنۃ۔ فقہ میں کتاب التہذیب اور تفسیر میں معالم التنزیل ان کی مایہ ناز تصانیف ہیں۔ ان کے علاوہ بھی امام بغوی کی کئی اور عمدہ تصانیف ہیں۔ حدیث و فقہ میں منصب امامت پر فائز تھے۔ نہایت متورع، علماء کے معتمد علیہ، دین کی حجت اور صحیح العقیدہ بزرگ تھے۔ ان کی نسبت خراسان کے شہر بغشور کی طرف ہے جبکہ ان کی نسبت خلاف قاعدہ معلوم ہوتی ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کے شہر کا نام بغ ہے۔ انہوں نے ۵۱۶ھ میں وفات پائی۔ بغوی میں باء اور غین دونوں مفتوح ہیں۔

۱۰۲۴۔ رزین بن معاویہ | اسم گرامی رزین اور کنیت ابوالحسن ہے۔ معاویہ کے صاحبزادے اور عبدری تھے۔ حافظ الحدیث تھے اور التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں۔ انھوں نے ۵۲۰ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۲۵۔ مبارک بن محمد الجزری | اسم گرامی مبارک اور کنیت ابوالسعادت ہے۔ ابن اثیر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جامع الاصول، مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ زبردست محدث، عالم

اور ماہر لغت تھے۔ انھوں نے کتنے ہی ائمہ حدیث سے روایت کی ہے۔ پہلے جزیرہ میں رہتے تھے کہ سنہ ۵۲۵ھ میں موصل منتقل ہوگئے اور وہیں کے ہو رہے۔ ایک دفعہ حج کے ارادے سے بغداد تک پہنچے تھے لیکن پھر موصل کو چلے گئے اور وہیں ذی الحجہ کے آخر میں جمعرات کے روز سنہ ۵۶۹ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہہ گئے۔

۱۰۲۶۔ ابن جوزی ان کا اسمِ گرامی عبدالرحمٰن اور کنیت ابوالفرج ہے۔ علی بن الجوزی کے صاحبزادے اور مسلکاً حنبلی تھے۔ یہ مشہور محدث اور بغداد کے واعظ تھے۔ ان کی متعدد مشہور تصانیف ہیں۔ سنہ ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۵۹۷ھ میں وفات پائی۔

۱۰۲۷۔ امام نووی ان کا اسمِ گرامی یحییٰ، کنیت ابوزکریا اور محی الدین لقب ہے۔ یہ اپنے زمانے کے مایۂ ناز عالم، فاضل، فقیہ و محدث، صاحبِ تقویٰ و ورع نیز قابلِ اعتماد و لائقِ حجت تھے۔ انھوں نے اپنے پیچھے مشہور تصانیف اور عجیب تالیفات چھوڑیں جن کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ فقہ میں الروضہ، حدیث میں الریاض اور الاذکار، شرحِ حدیث میں شرح صحیح مسلم اور ان کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغۃ جیسی کتابیں ان کی مشہور یادگاریں ہیں۔ انھوں نے کتنے ہی مشائخ سے احادیث حاصل کیں اور بہت سے محدثین نے ان سے سماعت کی ہے۔ انھوں نے شرح مسلم اور الاذکار کو روایت کرنے کی تمام مسلمانوں کو عام اجازت دی ہے۔ یہ دمشق کے ماتحت نویٰ نامی ایک بستی کے رہنے والے تھے۔ وہیں پروان چڑھے اور قرآن مجید حفظ کیا۔ سنہ ۶۴۹ھ میں دمشق چلے آئے۔ جبکہ ان کی عمر انیس سال تھی۔ غربت کی حالت میں قناعت کے سہارے چلتے اور علمی کامیابی کے زینے پر چڑھتے رہے۔ ترقی کرتے ہوئے حدیث و فقہ میں درجۂ کمال تک جا پہنچے۔ حق گوئی شعار تھی۔ خوفِ خدا کے باعث اکثر عبادت میں مشغول رہتے۔ بڑے بارعب تھے لیکن چھوٹی پگڑی استعمال کرتے تھے۔ راتوں کو اکثر بیدار رہ کر علمی کاموں اور عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ عمرِ عزیز کی صرف پنتالیس منزلیں ہی طے کی تھیں کہ رجب سنہ ۶۷۶ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہہ کر جنت مکیں ہوگئے۔ مؤلفِ کتاب (امام ولی الدین) فرماتے ہیں کہ امام نووی کا ذکر اس کتاب کے آخر میں آیا ہے کیونکہ حروفِ تہجی کے لحاظ سے بھی ان کا نام آخر میں ہی آتا ہے جبکہ یہاں ترتیب زمانی لحاظ سے قائم کی ہے۔

یہاں یہ بات واضح کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ راویوں وغیرہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اس فن کے بزرگوں کی کتب معتمدہ سے لکھا ہے جیسے ابن عبدالبر کی کتاب استیعاب سے، ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء اور ابوالسعادت سے، جزری کی جامع الاصول اور مناقب الاخیار سے، ابوعبداللہ ذہبی دمشقی کی کاشف سے۔ میں نے جمعۃ المبارک کے روز ۲۰ رجب سنہ ۷۳۷ھ کو اس کتاب کی ترتیب و تزئین سے فراغت پائی۔

میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور اور اُس کے عفو و مغفرت کا سب سے محتاج بندہ خطیب محمد بن عبداللہ بن محمد (امام ولی الدین) ہوں۔ یہ کام میرے شیخ اور میرے آقا سید المفسرین، رئیس المحققین، امام الواصلین، حجۃ اللہ علی المسلمین، سیدی حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی کی نگاہِ عنایت اور تائید و حمایت سے انجام کو پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی درازیٔ عمر سے مسلمانوں کو نفع بخشے آمین۔ میں نے مشکوٰۃ المصابیح کی طرح اس کتاب (اسماء الرجال) کو بھی اُن کے حضور پیش کیا اور اُنھوں نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس پر بھی تحسین فرمائی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا۔

گدائے درِ اولیاء: عبدالحکیم خاں اختر۔ مجددی مظہری شاہجہان پوری لاہور

جدول

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم ۔ جلد سوم)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الفتن	۲۳۵ تا ۲۵۰	۱۶	۵۱۴۴ تا ۵۴۹۱	۳۴۸
۲	فضائل سید المرسلین	۲۵۱ تا ۲۶۰	۱۰	۵۴۹۲ تا ۵۷۲۴	۲۳۳
۳	ابواب المناقب	۲۶۱ تا ۲۷۵	۱۵	۵۷۲۵ تا ۶۰۳۲	۳۰۸
	میزان	×	۴۱	×	۸۸۹

جنرل گوشوارہ

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم ۔ ہر سہ جلد)

نمبر شمار	نام جلد	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	جلد اوّل	×	۱۲۴	×	۲۶۳۸
۲	جلد دوم	×	۱۱۰	×	۲۵۰۵
۳	جلد سوم	×	۴۱	×	۸۸۹
	میزان کل	×	۲۷۵	×	۶۰۳۲

گدائے در اولیاء، عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قطعاتِ تاریخِ طباعت

از رشحاتِ قلم جناب فدا حسین فدؔا زید مجدہٗ صاحبِ افکارِ پریشاں و مدیر مہر و ماہ ۔ لاہور

(۱)

عرفان و حقیقت کی تقدیس کا آئینہ　　یہ حضرتِ اختر کی تنویرِ عقیدت ہے
لافانی و لاثانی منشورِ نبی اللہ　　گلدستۂ ایماں ہے گلستانِ شریعت ہے
از روئے نبوت تو برجستہ فدا کہہ دے　　مشکوٰۃ شریف اس کی تاریخِ طباعت ہے

۱۴۰۹ھ

(۲)

عجب ترجمہ ہے یہ مشکوٰۃ کا　　ہے گلزارِ شرحِ مبیں سر بسر
یہ ہے کاوشِ اخترِ ذی شعور　　پئے گمرہاں ہادی و راہبر
ہیں اقوال زریں یہ امّی لقب کے　　ہے اک وفترِ شرحِ نقش و خبر
سنِ طبعِ مشکوٰۃ پر لے فدا　　کہا مجھ سے ہاتف نے نورِ نظر

۱۴۰۹ھ

(۳)

ہے مشکوٰۃ اک مشعلِ راہِ حق　　تجلائے مہرِ منیر اللہ اللہ
حقائق معارف کا زریں مرقع　　ہے نطقِ نذیر و بشیر اللہ اللہ
ہے آئینۂ سیرتِ مصطفیٰ یہ　　نہیں اس کی کوئی نظیر اللہ اللہ
جمالِ دلآویز الفاظ اس کے　　ہر اک حرف ہے دل پذیر اللہ اللہ
سنِ طبع اس کا فدا قدسیوں نے　　کہا فیضِ ربِّ قدیر اللہ اللہ

۱۴۰۹ھ